رسائل

# میلادِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلاح الدین سعیدی

رحمانی فاؤنڈیشن 40 اردو بازار لاہور

Marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللهِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ الْکَرِیْم

# رسائلِ

# میلادِ پیغمبر

صلاح الدین سعیدی

DATA ENTERED

Marfat.com

نام کتاب ........................ رسائل میلاد پیغمبر ﷺ

مرتب ........................ صلاح الدین سعیدی

........................ ڈائریکٹر تاریخ اسلام فاؤنڈیشن لاہور

297-56
8
120091

اشاعت اول ........................ ربیع الاوّل 1433ھ جنوری 2011ء

اشاعت دوم ........................ ربیع الاوّل 1436ھ دسمبر 2014ء

صفحات ........................ 480

قیمت ........................ 400 روپے

ناشر ........................ حافظ محمد فارقلیط رحمانی، رحمانی فاؤنڈیشن

36/3 عثمان نگر غازی آباد لاہور، 0321-7269599 -- 0321-4560283

سٹاکسٹ: مکتبہ خلیلیہ سعیدیہ

اصغر علی چشتی سعیدی، ظہور ہوٹل، دربار مارکیٹ لاہور، فون: 0308-4504383

## ملنے کے پتے

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور، مکتبہ حنفیہ، مکتبہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور، مکتبہ فیضان سنت پیپل والی مسجد بوہڑ گیٹ ملتان، مکتبہ مہریہ کاظمیہ جامعہ انوار العلوم نیو ملتان، مکتبہ کریمیہ قذافی چوک ملتان، مکتبۃ المفتاح شاکر ٹاؤن ڈیرہ غازی خان، مکتبہ قادریہ سلطانیہ عیدگاہ جام پور ضلع راجن پور، احمد بک کارپوریشن راولپنڈی۔


Marfat.com

# فہرست



| | |
|---|---|
| ☆ عرضِ سعیدی | 4 |
| ☆ مکتوبِ گرامی<br>شیخ الحدیث حضرت مفتی جمیل احمد نعیمی | 5 |
| ☆ تعارفِ مؤلف<br>از میاں سلیم حماد ہجویری سجادہ نشین داتا گنج بخش | 7 |
| ☆ تقدیم<br>حضرت پیرزادہ اقبال احمد فاروقی | 17 |
| ☆ جمشید جہان عرف المولود<br>حضرت مولانا عبدالحمید صدیقی ظامی | 25 |
| ☆ البرہان القوی<br>مولانا حکیم نذیر احمد کنجاہی | 41 |
| ☆ عیدِ ولادتِ مصطفیٰ ﷺ محمد منیر رضا قادری | 241 |
| ☆ منکرین میلاد سے 40 سوالات<br>مولانا اسرار الحسنین | 289 |
| ☆ میلادِ نور ﷺ<br>حضرت مولانا محمد منشا تابش قصوری | 295 |



Marfat.com

# عرضِ سعیدی

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے سجادہ نشین حضرت میاں سلیم حماد ہجویری نے ایک ملاقات میں فرمایا ''ہم خود کوئی نیا کام نہ بھی کریں اور اپنے بزرگوں کے کام کو اچھے انداز میں قوم کے سامنے پیش کر دیں تو یہ بھی بہت بڑی خدمت ہے'' میں نے ان کی یہ بات پلے باندھ لی اور اس پر عمل شروع کر دیا۔

چھ حصوں میں بزرگان دین کا نعتیہ کلام مرتب کیا۔

ربیع الاوّل ۱۴۲۹ھ میں رسائل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرتب کی۔

۱۴۳۰ھ میں رسائل میلاد الرسول چھپی۔

۱۴۳۰ھ میں محفل میلاد برائے خواتین منصۂ شہود پر آئیں۔

۱۴۳۱ھ میں رسائل میلادِ حبیب شائع ہوئی۔

۱۴۳۲ھ میں رسائل میلادِ محبوب اور رسائل میلاد محمدی منظر عام پر آئی۔

اب ۱۴۳۳ھ میں رسائل میلادِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور رسائلِ میلادِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاتھوں میں ہیں۔

پڑھیے اور ان بزرگوں کو یاد کیجئے جو آپ حضرات کی خاطر اتنا شاندار اور جاندار لٹریچر اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔ اور ہمارے لئے بھی دعا کیجئے کہ ہم بزرگان دین کے ادبی مرغزاروں کی سیر کرتے رہیں اور آپ کیلئے میلاد کے پھولوں کے گلدستے تیار کرتے رہیں۔

زیر نظر مجموعے کی تیاری میں جن دوستوں نے بے لوث تعاون کیا میں ان تمام دوستوں کا شاکر ہوں۔

جن حضرات کے پاس میلاد پر کوئی قدیم یا جدید کتاب یا رسالہ موجود ہو اور وہ اس کار خیر میں شامل ہونا چاہیں تو متعلقہ مواد راقم تک پہنچا کر مشکور و ماجور ہو سکتے ہیں۔ مواد کی ترسیل کے اخراجات ہمارے ذمہ ہوں گے اور آپ کا اجر عظیم اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذمہ کرم پر۔

صلاح الدین سعیدی، لاہور

Marfat.com

# مکتوب گرامی

شیخ الحدیث حضرت مفتی جمیل احمد نعیمی حفظ اللہ تعالیٰ
ناظم تعلیمات دارالعلوم نعیمیہ کراچی

(۱) رسائل میلاد النبی ﷺ (۲) رسائل میلاد الرسول (۳) رسائل میلاد حبیب ﷺ (۴) رسائل میلاد محبوب ﷺ (۵) رسائل میلاد محمدی ﷺ (۶) محفل میلاد برائے خواتین (۷) رسائل میلاد حضور ﷺ (۸) رسائل میلاد پیغمبر ﷺ سے بہت خوشی ہوئی اور دل سے دعا نکلی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے آپ کے قلم میں مزید زور پیدا فرمائے۔ آمین

عزیزم! یہ آنے والے وقت میں نوجوان علماء کیلئے ایک عظیم ہتھیار ہے۔ آپ سے ان تمام اکابر کی ارواح خوش ہیں کہ سوسالہ پرانے جواہر پاروں کو آپ نے (۸) جلدوں میں مرتب فرما کر آنے والے تقریباً سوسال کیلئے محفوظ کر دیا۔ مولائے کریم اپنے حبیب رؤف رحیم ﷺ کے طفیل آپ کی ان مساعی جمیلہ کو منظور ومقبول فرمائے اور مزید آپ کو علمی فکری کتابیں مرتب کرنے کی توفیق اور اصحاب نشر و اشاعت کو خصوصی محبت کے ساتھ کتابیں شائع کرنے کی ہمت وحوصلہ عطا فرمائے۔

تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جائیں
اگر کچھ ہو سکے تو خدمت اسلام کر جائیں

☆......☆......

Marfat.com

## ہیں غیب سے وسائل میلاد پیمبر ﷺ

آؤ پڑھیں رسائل میلاد پیمبر
آؤ سنیں فضائل میلاد پیمبر

مقصود ہے خصائل میلاد پیمبر
مضمون ہے شمائل میلاد پیمبر

ہیں انبیاء بھی مائل میلاد پیمبر
اور اولیاء بھی قائل میلاد پیمبر

کوئی نہیں ہے حائل میلاد پیمبر
شیطاں ہے فقط گھائل میلاد پیمبر

میں ہوں سعیدی سائل میلادِ پیمبر
ہیں غیب سے وسائل میلاد پیمبر

(صلاح الدین سعیدی)

Marfat.com

# تعارف مؤلف

## ازمیاں سلیم حماد ہجویری، سجادہ نشین حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

میدانِ قلم و قرطاس کے دھنی، مصنف، مولف اور صحافی محمد صلاح الدین سعیدی ابن نظام الدین ابن شرف الدین ابن لعل دین رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ ۱۲ شعبان ۱۳۸۵ھ بمطابق دسمبر ۱۹۶۵ء کو الفلاح پارک سبزہ زار، لاہور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم فیڈرل گورنمنٹ سکول نمبر ۱ کینٹ لاہور سے حاصل کی۔ ۱۹۷۹ء سے ۱۹۹۵ء تک کراچی میں رہائش پذیر رہے۔ کراچی میں ریڈی میڈ گارمنٹس انڈسٹری سے وابستہ رہے۔ کراچی میں سکونت کے ابتدائی دور میں حضرت مولانا محمد الیاس قادری امیر دعوت اسلامی کی صحبت نصیب ہوئی اور ان سے نعتیہ شاعری میں اصلاح لی۔

۱۹۸۵ء میں جمعیت علماء پاکستان سے وابستہ ہو کر امام شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں جدوجہد کی۔ ہفت روزہ ''احوال'' کراچی سے صحافتی کیرئیر کا آغاز کیا۔ ۹۲ء سے ۹۵ء تک ماہرِ رضویات پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کی علمی صحبت اختیار کی اور ان کی ترغیب کے زیر اثر تصنیف و تالیف کے میدان میں قدم رکھا۔

۱۹۹۵ء کو سعیدی صاحب نے دوبارہ لاہور میں سکونت اختیار کر لی۔ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی کی صحبت و سنگت میں وقت گزارا اور فاروقی صاحب کے علمی کاموں میں معاونت کی۔ ۲۰۰۶ء میں فاروقی صاحب کے تحریری شہ پارے ''باتوں سے خوشبو آئے'' کے نام سے مرتب کئے، جسے مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور نے شائع کیا۔ شخصیت کے حوالے سے کتاب کو پسند کیا گیا اور بہت پذیرائی ملی۔ ہجویری فاؤنڈیشن نے اس کتاب کی تقریب رونمائی ۱۱ جنوری ۲۰۰۷ء کو زیر سایہ مزار گنج بخش جامعہ

Marfat.com

ہجویریہ میں منعقد کی۔

اس کے علاوہ مختلف مواقع پر مختلف علمائے کرام کی کتابوں کو شائع کر کے مفت تقسیم کیا۔

① امام احمد رضا کی عالمی اہمیت' از ڈاکٹر محمد ہارون رحمۃ اللہ علیہ (۲۰۰۰/۲۰۰۲ء)
② اسلام اور اس کے تقاضے (۲۰۰۲ء)
③ حدیث استشارہ از مولانا احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ (۲۰۰۲ء)
④ حجیت حدیث از مولانا احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ (۲۰۰۴ء)
⑤ تاریخ و تحقیق بیبیاں پاک دامن لاہور از صلاح الدین سعیدی (۲۰۰۴ء)
⑥ انتخاب حدائق بخشش (۲۰۰۴ء)

## موجودہ صحافتی مصروفیات

ماہنامہ ''انوار لاثانی'' لاہور، ماہنامہ ''لا نبی بعدی'' لاہور، ماہنامہ ''نور العرفان'' لاہور، ماہنامہ ''جہانِ رضا'' لاہور، ماہنامہ ''النعیمیہ'' لاہور، ماہنامہ ''احیائے اسلام'' ملتان میں ذمہ داری نباہ رہے ہیں۔ ملکی اخبارات و رسائل میں آپ کے مختلف موضوعات پر مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔

## سعیدی کا نمونہ کلام

جس جگہ اہل محبت نے پکارا دل سے — تیرے جلوؤں نے وہیں انجمن آرائی کی
وقفِ توصیفِ پیمبر ہے سعیدی کا قلم — اس لئے اہلِ محبت نے پذیرائی کی

☆☆

بخشی ہے ہمیں دولت ایماں حضور نے — دکھلا دیا ہے جادۂ عرفاں حضور نے
فکر و نظر کے زاویے تبدیل کر دیئے — عقل و شعور پر کئے احساں حضور نے
دربارِ کردگار میں امت کے واسطے — پھیلا رکھا ہے آج بھی داماں حضور نے

☆☆

Marfat.com

اے خامۂ جلال کی تخلیق کے جمال　　دنیا ہے اک فسانہ تو مرکزی خیال
تاریخ کروٹیں لے تہذیب رنگ بدلے　　امکان ہی نہیں ہے لائیں تری مثال

......☆......☆......

دنیا بنی ہے شاہِ مدینہ تیرے لئے　　ہوگا جہانِ حشر بھی برپا تیرے لئے
اے یوسفِ مدینہ تری شان کیا کہوں　　عالم بنا ہوا ہے زلیخا ترے لئے

......☆......☆......

بسی ہے رحمت پروردگار آنکھوں میں
بسا ہے جب سے کسی کا مزار آنکھوں میں

کھلائے حسن عقیدت نے آنسوؤں کے گلاب
مہک رہا ہے کوئی لالہ زار آنکھوں میں

## فہرست کتب سعیدی

① نعت سعیدی حصہ اوّل (۱۹۸۶ء) کراچی
② جشن عید میلاد النبی ﷺ (۱۹۹۲ء) کراچی
③ جشن عید میلاد النبی ﷺ (۱۹۹۵ء) رحیم یار خان
④ جشن عید میلاد النبی ﷺ (۱۹۹۶ء) فیصل آباد
⑤ معراج النبی ﷺ (۱۹۹۶ء) ڈیرہ غازی خان
⑥ نعت سعیدی حصہ دوم (۱۹۹۸ء) لاہور
⑦ اسلام اور اس کے تقاضے (۲۰۰۲ء) الرضا لائبریری مغل پورہ لاہور
⑧ تاریخ و تحقیق بیبیاں پاک دامن (۲۰۰۴ء) لاہور
⑨ انتخاب حدائق بخشش (۲۰۰۵ء) قادری رضوی کتب خانہ لاہور
⑩ باتوں سے خوشبو آئے (جون ۲۰۰۶ء) ناشر مکتبہ [illegible] لاہور

Marfat.com

۱۱ نظام مصطفیٰ میں جہیز کا تصور (اگست ۲۰۰۶ء) ناشر ادارہ محمدیہ لاہور

۱۲ جنوبی پنجاب میں فکر رضا کے اوّلین ترجمان (ستمبر ۲۰۰۶ء) ادارہ محمدیہ لاہور

۱۳ رشوت کی مذمت (اکتوبر ۲۰۰۶ء) ادارہ محمدیہ لاہور

۱۴ بچوں کیلئے بنیادی اسلامی معلومات (دسمبر ۲۰۰۶ء) اسلامیہ لائبریری لاہور

۱۵ بزرگانِ دین کا نعتیہ کلام حصہ اوّل (مارچ ۲۰۰۷ء) مدنی بک سنٹر لاہور

۱۶ بزرگانِ دین کا نعتیہ کلام حصہ دوم (جولائی ۲۰۰۷ء) صراط مستقیم پبلی کیشنز لاہور

۱۷ بزرگانِ دین کا نعتیہ کلام حصہ سوم (فروری ۲۰۰۸ء) قادری رضوی کتب خانہ لاہور

۱۸ نظام مصطفیٰ میں جہیز کا تصور مع اضافات (۲۰۰۸ء) قادری رضوی کتب خانہ لاہور

۱۹ رسائل میلاد النبی (فروری ۲۰۰۸ء) قادری رضوی کتب خانہ لاہور

۲۰ رسائل میلاد الرسول (فروری ۲۰۰۹ء) قادری رضوی کتب خانہ لاہور

۲۱ رسائل میلاد حبیب (جنوری ۲۰۱۰ء) قادری رضوی کتب خانہ لاہور

۲۲ شخصیات اسلام حصہ اوّل (جون ۲۰۱۰ء) ادارہ نوید وسحر لاہور

۲۳ رسائل میلاد محبوب (اکتوبر ۲۰۱۰ء) مکتبہ فیضان ختم نبوت ڈھوڈا' سیالکوٹ

۲۴ رسائل میلاد محمدی (جنوری ۲۰۱۱ء) احمد جاوید پبلشرز لاہور

۲۵ رسائل میلاد حضور (جنوری ۲۰۱۲ء) ہجویری بک شاپ، لاہور

۲۶ رسائلِ میلادِ پیغمبر (جنوری ۲۰۱۲ء) احمد جاوید فاروقی پبلشرز، لاہور

۲۷ شخصیات اسلام حصہ دوم (زیر طبع)

۲۸ سیّدنا صدیق اکبر کے تاریخ ساز فیصلے مقصود پبلشرز اُردو بازار لاہور

۲۹ سیّدنا فاروق اعظم کے تاریخ ساز فیصلے مقصود پبلشرز اُردو بازار لاہور

۳۰ سیّدنا عثمان غنی کے تاریخ ساز فیصلے مقصود پبلشرز اُردو بازار لاہور

۳۱ سیّدنا علی المرتضیٰ کے تاریخ ساز فیصلے مقصود پبلشرز اُردو بازار لاہور

۳۲ تجلیات ختم نبوت (۲۰۱۲ء)

Marfat.com

## وہ کتابیں جن پر دیباچے، مقدمے، منظوم تاثرات اور تقاریظ لکھیں

مولانا محمد صالح نقشبندی کی کتاب ''تحفہ حنفیہ'' قادری رضوی کتب خانہ لاہور

ڈاکٹر اشرف آصف جلالی کی ''محاسن اخلاق'' صراط مستقیم پبلی کیشنز لاہور

مفتی جلال الدین امجدی کی ''خلفائے راشدین'' روحانی پبلشرز لاہور

مفتی جلال الدین امجدی کی ''تعلیم اسلام'' مکتبہ کریمیہ قذافی چوک ملتان

مولانا غلام قادر اشرفی اور مولانا رشید احمد نوری کی ''محمدی نماز'' اویسی بک سٹال

غزالہ سعید کی ''امام احمد رضا کے تعلیمی نظریات کا تحقیقی جائزہ'' اویسی بک سٹال

امام احمد سعید کاظمی کی ''الحق المبین'' اویسی بک سٹال گوجرانوالہ

ڈاکٹر اشرف آصف جلالی کی ''بیانات میلاد'' صراط مستقیم پبلی کیشنز لاہور

مفتی بشیر احمد نقشبندی کی ''فقہ اسلامی'' ادارہ تعلیمات قرآن لاہور

نعیم طاہر رضوی کی ''تفہیم ختم نبوت'' کنز الایمان سوسائٹی صدر کینٹ لاہور

حضرت فرید الدین عطار کی ''پند نامہ'' روحانی پبلشرز لاہور

مفتی خلیل احمد سلطانی کی ''صلوٰۃ وسلام'' مکتبہ سلطانیہ جام پور

مفتی غلام رسول فیضی کی ''فضائل ومسائل نماز جنازہ'' مکتبۃ المفتاح ڈیرہ غازی خان

پیر سیّد ظفر علی شاہ کی ''فضیلت حضرت سیّدہ فاطمہ'' مدرسہ غوثیہ مہریہ لودھراں

مفتی اکرام الدین کی ''سعادت الکونین فی ذکر حسین'' قادری رضوی کتب خانہ لاہور

حافظ امانت علی سعیدی کی ''گلشن ابراہیمی'' ادارہ نوید سحر لاہور

حافظ امانت علی سعیدی کی ''حیات غزالی زماں'' ادارہ نوید سحر لاہور

سعید بدر قادری کی ''دل دل مدینہ'' مقبول اکیڈمی لاہور

مفتی خلیل احمد سلطانی کی ''پردہ اسلامی غیرت کا اظہار'' مکتبہ سلطانیہ جام پور

مفتی خلیل احمد سلطانی کی ''ماں باپ کے ذمہ اولاد کے حقوق'' مکتبہ سلطانیہ جام پور

مولانا اختر محمود عطاری کی ''علم غیب'' مطبوعہ ادارہ تحقیقات اہلسنت کبیر والا

علامہ اللہ بخش نیر کی ''فاتح کربلا'' مکتبہ کریمیہ ملتان قادری رضوی کتب خانہ لاہور

علامہ اللہ بخش نیر کی ''مقالات نیر جلد دوم'' مکتبہ کریمیہ ملتان

ڈاکٹر اشرف آصف جلالی کی ''عید میلاد النبی کی دھوم'' صراط مستقیم پبلی کیشنز لاہور

ڈاکٹر اشرف آصف جلالی کی ''فہم دین جلد دوم'' صراط مستقیم پبلی کیشنز لاہور

مولانا رکن الدین الوری کی ''رکن دین'' مطبوعہ احمد جاوید فاروقی پبلشرز لاہور

مولانا تنویر قادری کی ''میلاد مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ'' میلاد پبلشرز لاہور

Marfat.com

مولانا غلام مرتضیٰ ساقی کی ''خطبات رمضان'' اویسی بک سٹال گوجرانوالہ
مولانا عابد حسین غزالی کی ''صراط مستقیم'' ادارہ محمدیہ مغل پورہ لاہور
مولانا یٰسین قصوری کی ''تذکرہ حضرت ایشاں'' ادارہ تعلیمات نقشبندیہ لاہور
مولانا عبدالاحد قادری کی ''رسائل میلاد رسول عربی'' قادری رضوی کتب خانہ لاہور
حافظ امانت علی سعیدی کی ''گلشن کاظمی'' ہجویری بک شاپ داتا دربار لاہور
سید فیض عباس بخاری کی ''مقالات بخاری'' زیر طبع
سید فیض عباس بخاری کی ''احکام الجنائز'' ہجویری بک شاپ
پیر سید ارشد سعید کاظمی کی ''عظمتِ والدین'' ادارہ نوید سحر لاہور
علامہ عبدالمصطفیٰ کی ''جنتی زیور'' مکتبہ امام احمد رضا لاہور، اویسی بک سٹال گوجرانوالہ
پیر کبیر علی شاہ کی ''ردائے کبیر'' آستانہ عالیہ لاہور
ڈاکٹر مظہر الحق پشاوری کی ''ندائے حق'' اویسی بک سٹال گوجرانوالہ
علامہ بشیر احمد چشتی گولڑوی (برطانیہ) کی ''کنز العبادات'' ''فضائل ومسائل قربانی''
مولانا محمد عرفان طریقتی کی ''منگیتر کو دیکھنا کیسا؟'' بہار اسلام پبلی کیشنز لاہور
حافظ محمد تنویر وٹالوی کی ''نوجوان توبہ کے دروازے پر'' ''اسلامی تربیتی نصاب'' ''ہمارے سچے عقائد'' تحریک صراط الاسلام آزادی کشمیر
مولانا عبدالاحد قادری کی ''حیات خضر'' ''رسول اللہ کے حقوق''
پروفیسر عبدالروف قریشی کی ''رموز القرآن'' نذیر سنز لاہور
مولانا محمد نواز بشیر جلالی کی ''اربعین ختم نبوت''
''برصغیر کا مسیلمہ کذاب'' جلالیہ پبلی کیشنز منڈی بہاء الدین
ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد کی ''دینی و دنیاوی مشکلات کا حل'' مقصود پبلشرز لاہور
صادق علی زاہد کی ''مرزا قادیانی کا طبی محاسبہ'' اویسی بک سٹال گوجرانوالہ
حافظ امانت علی سعیدی کی ''غزالی زمان کا طرز استدلال'' ادارہ کنز العلوم لاہور
حافظ امانت علی سعیدی کی ''کرامات کاظمی'' مکتبہ خلیلیہ سعیدیہ لاہور
علامہ عبدالحق ظفر چشتی کی ''اولیاء اللہ اور ان کی پہچان'' مکتبہ کریمیہ ملتان
علامہ عبدالحق ظفر چشتی ''مجھے بھی مدینے بلا میرے مولا'' کرماں والا بک سٹال
علامہ عبدالحق ظفر چشتی ''اسماء الحسنیٰ'' کرماں والا بک سٹال
پیر عبدالغفار کشمیری کی ''عشرہ کاملہ درود شریف اول، دوم'' قادری رضوی کتب خانہ لاہور
حافظ امانت علی سعیدی کی ''میلاد کی تقریریں'' احمد جاوید فاروقی پبلشرز

Marfat.com

# تقدیم

## حضرت پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

آج کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس کے انتظار میں پیر کہن سالِ دہر نے کروڑوں برس صرف کر دیئے، سیارگانِ فلک اِسی دن کے شوق میں ازل سے چشم براہ تھے چرخ کہن مدت ہائے دراز سے اِسی صبح جان نواز کے لیے لیل ونہار کی کروٹیں بدل رہا تھا۔ کارکنانِ قضاوقدر کی بزم آرائیاں، عناصر کی جدّت طرازیاں، ماہ وخورشید کی فروغ انگیزیاں، ابر وباد کی تر دستیاں، عالمِ قدس کے انفاس پاک، توحید ابراہیم، جمالِ یوسف، معجز طرازیِ موسیٰ، جان نوازیِ مسیح سب اِسی لیے تھے کہ یہ متاع ہائے گراں ارزشاہنشاہِ کونین ﷺ کے دربار میں کام آئیں گے۔

آج کی صبح وہی صبح جان نواز، وہی ساعتِ ہمایوں، وہی دَورفرّخ فال ہے۔ اربابِ سیر اپنے محدود پیرایہ بیان میں لکھتے ہیں کہ "آج کی رات ایوانِ کسریٰ کے ۱۴ کنگرے گر گئے۔ آتش کدہ فارس بجھ گیا۔ دریائے ساوہ خشک ہوگیا۔

لیکن سچ یہ ہے کہ ایوانِ کسریٰ نہیں، بلکہ شانِ عجم، شوکتِ روم، اوجِ چین کے قصر ہائے فلک بوس گر پڑے، آتش فارس نہیں بلکہ جحیم شر، آتش کدہ کفر، آذر کدہ گمراہی سرد ہو کر رہ گئے۔ صنم خانوں میں خاک اڑنے لگی۔ بت کدے خاک میں مِل گئے۔ شیرازۂ مجوسیت بکھیر گیا۔ نصرانیت کے اوراقِ خزاں دیدہ ایک ایک کر کے

Marfat.com

جھڑ گئے۔ توحید کا غلغلہ اٹھا۔ چمنستانِ سعادت میں بہار آ گئی، آفتابِ ہدایت کی شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں۔ اخلاقِ انسانی کا آئینہ پرتو قدس سے چمک اٹھا۔ یعنی یتیم عبداللہ، جگر گوشہ آمنہ، شاہ حرم، حکمران عرب، فرمان روائے عالم شہنشاہِ کونین عالمِ قدس سے عالم کائنات میں تشریف فرمائے عزت و اجلال ہوئے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ وسلم۔ (سیرت النبی شبلی)

حضور اقدس ﷺ 12 ربیع الاول کو بروز پیر علی الصبح ابھی بعض ستارے آسمان پر نظر آرہے تھے پیدا ہوئے بدن بالکل پاکیزہ اور تیز کستوری کی طرح خوشبودار۔ ختنہ کیے ہوئے۔ ناف بریدہ چہرہ چودھویں رات کی طرح نورانی، آنکھیں قدرتی طور پر سرمگین۔ دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوّت درخشاں۔

آپ کی والدہ نے آپ کے دادا عبدالمطلب کو جو اس وقت خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے بلا بھیجا۔ وہ حضرت کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اپنی گود میں اٹھا کر بیت اللہ شریف میں لے جا کر آپ کے لیے خلوص دل سے دعا کی اور اللہ تعالیٰ کی اس نعمتِ عظمیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ آپ کے چچا ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے ابولہب کو آپ ﷺ کے پیدا ہونے کی خبر دی تو اس نے انگلی کے اشارے سے اُسے آزاد کر دیا۔

حضور ﷺ جس مہینے میں پیدا ہوئے اس کا نام تو ربیع تھا مگر وہ موسم بھی ربیع تھا۔

رَبِیْعٌ فِیْ رَبِیْعٌ فِیْ رَبِیْعٌ
نُوْرٌ فَوْقَ نُوْرٌ فَوْقَ نُوْرٌ

ترجمہ: ''آپ کا چہرۂ نور۔ موسم ربیع (بہار) میں نمودار ہوا۔ آپ نور ہیں نورٌ علیٰ نورٌ ہیں۔ نُور مِن نُوْرٌ اللہ ہیں۔''

نورِ نظر سیّدنا عبداللہ اور جگر گوشۂ سیدہ آمنہ دنیا میں تشریف لائے۔ ہاتف

Marfat.com

نے آواز دی اے ساکنانِ خطۂ ہستی! آج سے کائناتِ ارضی کی قسمت جاگ اٹھی ہے۔ اَب یہ اجڑی ہوئی زمین آباد ہو گی۔ اے ظلم سہنے والو! تمہیں مبارک ہو۔ ظلم کا خاتمہ کرنے والے جلوہ گر ہو رہے ہیں۔ اے یتیمو! اے بے کسو! حوصلہ کرو! آفت نصیبو! اور غریبو! تمہیں مبارک ہو۔ کہ تمہاری فریاد سننے والے آ پہنچے ہیں۔

دنیا میں ٹھوکریں کھا کھا کر پیہم گرنے والو! تمہیں مبارک ہو! دشتِ غربت میں بھٹکنے والو! تمہیں مبارک ہو کہ تمہارے ماوٰی وملجا کا ظہور ہو گیا ہے آج کے بعد کوئی زبردست، کسی زیردست پر ہاتھ نہ اٹھا سکے گا۔ آج کے بعد کوئی خود پرست ابھر نہیں سکے گا۔ آج سے ظلمت کے بادل پھٹ گئے۔ نور کا آفتاب طلوع ہو گیا ہے۔

کیوں کہ آج:

بصد انداز یکتائی بغایت شان زیبائی!
امین بن کر امانت آمنہ کی گود میں آئی

سیّدہ آمنہ حضور ﷺ کی آمد کے وقت آسمان سے نازل ہونے والے فرشتوں کی آواز سنتی تھیں اور مَولدِ نبی پر جھک کر سلامی دینے والے فرشتوں کی ٹولیاں یوں سلام پیش کرتی تھیں:

سلام اے آمنہ کے لعل اے محبوبِ سُبحانی
سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی
سلام اے ظلّ رحمانی، سلام اے نور یزدانی
ترا نقش قدم ہے زندگی کی لوحِ پیشانی

سلام اے سرِّ وحدت اے سراجِ بزم ایمانی
زہے یہ عزت افزائی زہے تشریف ارزانی

Marfat.com

ترے آنے سے رونق آگئی گلزار ہستی میں
شریک حالِ قسمت ہو گیا پھر فضل ربانی

سلام اے صاحب خلق عظیم، انساں کو سکھلا دے
یہی اعمالِ پاکیزہ، یہی اشغالِ روحانی

تری صورت تری سیرت ترا نقشہ ترا جلوہ
تبسم، گفتگو، بندہ نوازی، خندہ پیشانی

اگرچہ فقر و فخری رتبہ ہے تیری قناعت کا
مگر قدموں تلے ہے فرِ کسرانی و خاقانی

زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا
بہت کچھ ہو چکی اجزائے ہستی کی پریشانی

زمیں کا گوشہ گوشہ نور سے معمور ہو جائے
ترے پرتو سے مل جائے ہر اک ذرے کو تابانی

ترا در ہو، میرا سر ہو، مرا دل ہو، ترا گھر ہو
تمنا مختصر سی ہے مگر، تمہید طولانی

حفیظؔ بے نوا بھی ہے گدائے کوچۂ الفت
عقیدت کی جبیں تری مروت سے ہے نورانی

❁❁❁

Marfat.com

سلام اے آتشیں زنجیر باطل توڑنے والے
سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے

سیدہ آمنہ کی گود میں آفتاب و ماہتاب کے حسن و جمال کو شرما دینے والی شکل وصورت میں اس نبی مکرّم نور مجسّم کو جو بھی دیکھتا رُک جاتا، دیکھتا ہی جاتا، نظریں ہٹانے کو دل نہ چاہتا اور زبانِ حال سے کہتا:

سر تا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول

دل بستہ و خوں گشتہ نہ خوشبو نہ لطافت
کیوں غنچہ کہوں ہے مرے آقا کا دہن پھول

دندان و لب و زلف و رخ شہ کے فدائی
ہیں درِ عدن، لعل یمن، مشک ختن، پھول

بو ہو کے نہاں ہو گئے تاب رخ شہ میں
لو بن گئے ہیں اب تو حسینوں کے دہن پھول

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ''حدائق بخشش'')

آپ کو آپ کی والدہ ماجدہ نے کئی روز دودھ پلایا۔ پھر ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی حضرت ثویبہ دودھ پلاتی رہیں۔ چند روز کے بعد حلیمہ سعدیہ نے یہ خدمت اپنے ذمّہ لی۔ عرب کے دستور کے مطابق شہر کے رؤساء اور شرفا کے شیر خوار بچّے بدوی آبادی میں بھیج دیئے جاتے تا کہ اس آزاد اور لطیف فضا میں پل کر فصاحتِ زبان اور

Marfat.com

خصوصیات عرب سے آغاز زندگی کریں۔حلیمہ نے آپ کو گود میں لیا اور اپنے علاقہ قبیلہ بنو سعد میں لے گئیں یہ علاقہ ان دنوں قحط کی گرفت میں تھا حضور پہنچے تو باران رحمت کا نزول ہوا۔وادیاں شاداب ہو گئیں۔مویشی سیر ہو کر آئے۔دودھ کی فراوانی ہوئی۔تنگ دستی اور قحط سالی دور ہونے لگی۔حلیمہ سعدیہ کا خاندان خصوصی برکات سے مشرف ہوا۔

حلیمہ سعدیہ ہمیشہ حضور نبی کریم ﷺ کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھتیں۔ دُور نہ جانے دیتیں۔ایک دن آپ کے رضاعی بہن بھائی شیما اور عبداللہ آپ کو بکریاں چرانے کے لیے ساتھ لے گئے۔حلیمہ آپ کو گھر میں نہ پا کر بے چین ہو گئیں۔تلاش میں نکلیں۔آپ کو شیماء کے ساتھ پایا، کہنے لگی۔ایسی تپش میں؟ شیما بولی! اماں جان میرے بھائی نے تپش محسوس نہیں کی۔بادل آپ پر سایہ کرتا تھا جہاں ٹھہرتے بادل ٹھہر جاتا۔جب چلتے تو بادل کا ٹکڑا بھی ساتھ ساتھ چلتا۔یہی حال رہا۔ یہاں تک کہ ہم اس جگہ آپہنچے۔(علامہ توکلی، سیرتِ رسولِ عربی)

انہی ایام میں حضور ﷺ کی ذات گرامی سے ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جو عام معمولات زندگی سے ممتاز تھا ایک دن حسبِ معمول آپ بکریوں کی چراگاہ میں اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ تھے چند نوری لباس اشخاص آسمان سے اترتے دکھائی دیئے انہوں نے آپ کو پکڑا اور زمین پر لِٹا کر سینہ چاک کر دیا۔یہ واقعہ آپ کے رضاعی بھائی عبداللہ نے دیکھا تو دہشت زدہ ہو کر گھر دوڑا دوڑا آیا اور حلیمہ سعدیہ کو سارا واقعہ سنایا حلیمہ سعدیہ اپنے خاوند کے ساتھ وادی میں پہنچیں۔تو حضور کو کھڑے پایا اٹھایا گلے سے لگا لیا۔پوچھا، بیٹا! کیا ہوا آپ نے بتایا۔میرے پاس سفید لباس میں دو شخص آئے مجھے پہلو کے بل لٹا کر سینہ چاک کیا۔دھویا اور پھر ایمان و حکمت سے

Marfat.com

بھر کر سی دیا۔ حضرت حلیمہ آپ کو گھر لائیں قبیلہ کے تجربہ کار، عمر رسیدہ اور کہانت کے ماہر لوگوں سے صورت حال بیان کی مگر کوئی بھی تسلی بخش جواب نہ دے سکا۔

اس دن کے بعد حلیمہ سعدیہ کے دل میں حضور کی زندگی کے بارے میں خدشات پیدا ہونے لگے۔ آپ کو مکہ مکرّمہ لے آئیں۔ حضرت آمنہ کی خدمت میں پیش کیا اور حقیقتِ حال بیان کی۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرا بیٹا بڑی شان والا ہے اس کی اللہ خود حفاظت کرے گا۔

چھ سال کی عمر میں والدہ مکرّمہ سیّدہ آمنہ کا انتقال ہو گیا۔ ان دنوں آپ اپنی والدہ کے ساتھ اپنے دادا کے ننھیال مدینہ منوّرہ میں گئے ہوئے تھے۔ یہ موضع حضرت عبداللہ والد رسول اللہ کی قبر مبارک کے قریب ہی تھا۔ مقام ابواء میں پہنچ کر وصال ہوا اور وہیں آسودۂ خاک ہوئیں۔ آپ ابواء سے حضرت ام ایمن کے ساتھ مکّے آئے جہاں آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے آپ کو اپنی نگرانی میں لے لیا۔ مگر دو سال بعد حضرت عبدالمطلب کا بھی انتقال ہو گیا اور آپ اپنے چچا ابو طالب کی زیر کفالت آ گئے۔ عبداللہ کا یہ دُرِّ یتیم۔ آمنہ کا نورِ نگاہ اور خاندانِ عبدالمطلب کا گُلِ چیدہ بچپن کی ساری رعنائیوں سے محروم اپنے اللہ کی نگاہ حفاظت میں زندگی کا سفر کرنے لگا۔ انہی ایام میں مکّہ کی وادی باران رحمت سے بے پروا ہو گئی۔ اہل مکّہ قحط سالی کا شکار ہو گئے۔ قریشِ مکّہ ابو طالب کے پاس آئے اور شہر اور مضافات کی حالتِ زار کو بیان کیا اور التجا کی کہ آپ دعا کے لیے باہر میدان میں تشریف لے چلیں آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلی پکڑی اور کعبہ کی دیوار کے سایہ میں کھڑے کر کے دعا کی:

Marfat.com

و ابیض یستسقی الغمام بوجهه
ثمال الیتامٰی عصمته لا ارامل

(ابن عساکر)

''اے گورے رنگ والے! جن کا چہرہ دیکھ کر بادل برسنے لگیں۔ آپ یتیموں کے ماویٰ وملجا ہیں اور غریبوں اور درویشوں کے نگہبان ہیں۔''

نبی کریم ﷺ کی تربیّت ونگہداشت ابوطالب کی زندگی کا بڑا اہم کارنامہ ہے آپ کی خدمت کی برکات سے ابوطالب کا نام بنو ہاشم کے ہاں سرِ فہرست آیا مکّہ کے شرفاء میں ممتاز مقام حاصل ہوا۔ قبائل عرب میں آپ کی شخصیت محترم ومکرّم سمجھی جانے لگی۔ تجارتی دنیا میں آپ کا مقام بلند ہوگیا۔ جس قافلے میں آپ ہوتے وہ سفر کے خطرات سے محفوظ رہتا جس کاروان میں آپ کا مال ہوتا وہ نفع بخش ہوتا یہ برکاتِ جلیلہ تھیں جو حضور ﷺ کی وجہ سے خاندانِ ابوطالب کو نصیب ہوئیں!

جب آپ کی عمر بارہ سال کی ہوئی تو حضرت ابوطالب حسبِ دستورِ سابق قریشی تاجروں کے ساتھ بغرض تجارت ملک شام جانے کے لیے تیار ہوئے ان کا خیال آپ کو ساتھ لے جانے کا نہیں تھا مگر آپ ان سے لپٹ گئے اور کہا کہ میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا۔ حضرت ابوطالب کا دل بھر آیا پیار سے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: خدا کی قسم میں تمہیں ضرور اپنے ساتھ لے چلوں گا چنانچہ انہوں نے آپ کو ساتھ لے لیا۔

جب یہ قافلہ سرزمینِ شام کے مقام بُصریٰ میں پہنچا تو وہاں بحیرا نامی ایک راہب اپنے کینسہ میں رہتا تھا جو تورات وانجیل اور کتب آسمانی کا بہت بڑا عالم تھا اور

Marfat.com

اِسی کینسہ میں اس کے اسلاف کی کتب تھیں جو نسلِ بعد نسلاً چلی آ رہی تھیں وہ اچانک اپنے کینسہ سے باہر نکلا اور اس آتے ہوئے قافلہ کو غور سے دیکھنے لگا اس نے دیکھا کہ ایک بادل کا ٹکڑا ابرابر نبی اکرم ﷺ پر سایہ کیے ہوئے آ رہا تھا قافلہ کے لوگ اس کے کینسہ کے پاس آ کر ایک درخت کے نیچے اترے جب آپ اس درخت کے قریب آئے تو اس کی شاخیں آپ پر جھک پڑیں اور بادل کا ٹکڑا ٹھہر گیا۔

بحیرا نے کینسہ کے خدّام کو کھانا تیار کرنے کا حکم دیا اور قافلہ والوں کو پیغام بھیجا کہ آپ سب لوگ میرے یہاں کھانا کھا کے جائیں گے قریشی تاجروں میں سے ایک نے کہا کہ ہم پہلے بھی کئی مرتبہ اسی راستے اور اِسی کینسے کے پاس سے گزرے ہیں۔آپ نے ہماری کبھی دعوت نہیں کی آج کیا بات ہے؟

بحیرا نے کہا تم لوگ مہمان ہو میں نے چاہا کہ تمہاری عزّت کروں اور کھانا کھلاؤں! سب لوگ اس حسن سلوک سے حیران تھے۔کھانا تیار ہونے پر اس نے سب کو بلایا۔سب کے سب اس کے پاس جمع ہو گئے لیکن نبی کریم ﷺ بہ سبب اونٹوں کی نگہبانی کے نہ گئے اور ان لوگوں کے کجادوں کے پاس بیٹھے رہے جب بحیرا نے ان سب پر نظر ڈالی تو اس نے اس مقصود ذات کو نہ پایا، طفیلی ہی طفیلی نظر آئے تو کہنے لگا اے گروہ قریش کہیں ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی شخص بھی اس کھانے سے پیچھے رہ جائے؟

انہوں نے کہا سوائے ایک چھوٹی عمر کے لڑکے کے کوئی پیچھے نہیں رہا بحیرا نے کہا اس کو بھی بلا لو! حارث بن عبدالمطلب آپ کو لانے کے لیے اٹھے اور بحیرا بھی نکل کر دیکھنے لگا اس نے دیکھا کہ آپ آ رہے ہیں اور بادل کا ٹکڑا آپ پر سایہ کیے آ رہا ہے آپ تشریف لے آئے اور سب لوگوں کے ساتھ بیٹھ گئے بحیرا آپ کو بہت ہی غور

Marfat.com

سے دیکھتا رہا اور آپ کے جسدِ مبارک کے خاص خاص مقامات کا معائنہ کرنے لگا۔
جب لوگ کھانے سے فارغ ہو کر منتشر ہوئے تو بحیرا آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔
اے لڑکے میں تجھے لات وعزا کی قسم دے کر چند باتیں پوچھتا ہوں مجھے جواب دے۔ بحیرا نے لات وعزیٰ کی قسم اس لیے دی کہ اس نے آپ کی قوم قریش کو دورانِ گفتگو ان دونوں کی قسمیں کھاتے ہوئے سُنا تھا، آپ نے فرمایا:

لَا تَسئلنی بالّلاتِ و العُزّیٰ فَوَ اللہ ما ابغضت ساقط بغضھما و لکن اسئلنی با اللہِ اخبرك قال لَہٗ بحیرا باللہ الا ما خبرتنی عمّا اسئلك عنہ قال سلنی بذلك۔

ترجمہ: ''لات وعزیٰ کی قسم دے کر مجھ سے نہ پوچھ! خدا کی قسم مجھے جتنا ان دونوں سے بغض ہے اور کسی چیز سے نہیں ہاں مجھ سے اللہ کی قسم دے کر پوچھ میں بتاؤں گا۔ بحیرا نے کہا: اچھا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر جو کچھ پوچھتا ہوں وہ بتائیے! فرمایا: پوچھو میں بتاؤں گا۔''

چنانچہ اس نے آپ سے آپ کے احوال کے متعلق چند باتیں پوچھیں، آپ نے جواب دیا پھر اس نے آپ کی نیند کے متعلق پوچھا، فرمایا میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا، پھر اس نے آپ کی آنکھوں اور مہر نبوت کو دیکھا۔ غرض اس نے آپ کے تمام اوصاف کو کتب سماویہ کے بیان کے موافق پایا۔ آپ کے معاملے میں اس کی محویت اور غور وفکر کو قریشی تاجروں نے تشویش کی نگاہ سے دیکھا اور ابو طالب بہت خائف ہوئے۔ چنانچہ بحیرا نے ابو طالب کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا آپ کا اس لڑکے کے ساتھ کیا رشتہ ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ میرا بیٹا ہے، اس نے کہا یہ تمہارا بیٹا

١٢٥٥٩١

Marfat.com

نہیں اس کا باپ تو زندہ نہیں ہونا چاہیے۔ فرمایا: ٹھیک ہے یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اور اس کا باپ اس وقت انتقال کر گیا تھا جب کہ یہ شکم مادر میں تھا۔ اس نے کہا تم ٹھیک کہتے ہو پھر اس نے کہا:

ابو طالب! اس بچے کو لے کر واپس چلے جاؤ اور یہود سے اس کی حفاظت کرو! خدا کی قسم اگر انہوں نے اس کو دیکھ لیا اور اس کے متعلق جو کچھ میں نے جانا ہے انہوں نے بھی جان لیا تو وہ ضرور اس کو ضرر پہنچائیں گے اور ابو طالب یاد رکھنا ہم اپنی کتابوں میں پاتے ہیں کہ اس کی بہت بڑی شان ہونے والی ہے۔

چنانچہ ابو طالب آپ کو لے کر وہیں سے مکہ واپس آ گئے بعض روایتوں میں آیا ہے کہ آپ نے ایک جماعت کے ساتھ آپ کو مکہ بھیج دیا اور خود شام کو روانہ ہوئے۔ کتب سیر میں یہ واقعہ بھی مذکور ہے کہ بحیرا آپ کے متعلق ابو طالب سے مصروفِ گفتگو تھا تو روم کے سات آدمی جو آپ کے قتل کی غرض سے اپنے ملک سے نکلے تھے آئے بحیرا نے اُن سے آنے کی غرض و غایت دریافت کی انہوں نے کہا ہمیں معلوم ہوا کہ یہ نبی اس مہینہ میں اور اس راستے سفر کرے گا۔ اِس واسطے ہمارے بادشاہ نے تمام راستوں پر آدمی متعیّن کر دیئے تا کہ یہ کسی راستہ سے نکل نہ جائے اور ہمارے بادشاہ کا حکم ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے اس پر ہمارا تعیّن ہوا ہے اور ہم اس نبی کو قتل کرنے آئے ہیں۔ بحیرا نے کہا:

اَفَرَاَیْتُمْ اَمْرًا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَقْضِیَهٗ هَلْ یَسْتَطِیْعُ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ رَدَّهٗ؟ قَالُوْا لَا! قَالَ فَبَایَعُوْهُ وَ اَقَامُوْا مَعَهٗ۔

ترجمہ: ''کیا تم نے کوئی ایسا امر دیکھا ہے جس کو اللہ پورا کرنا چاہے اور آدمیوں میں

Marfat.com

سے کوئی اس کے پھیرنے کی طاقت رکھتا ہو انہوں نے کہا نہیں! تو بحیرا نے کہا اس قتل کے ناپاک ارادے سے باز آؤ۔"

یعنی جب اللہ کی نصرت وحمایت ان کے ساتھ ہے اور اللہ اس امر کو پورا کرنا چاہتا ہے تو تم کیا کر سکتے ہو۔ ساری دنیا کے لوگ بھی نکل کھڑے ہوں تب بھی امرِ الٰہی غالب رہے گا۔ بحیرا کی بات ان کی سمجھ میں آ گئی اور انہوں نے بحیرا کے ہاتھ پر بیعت کی کہ ہم اس نبی کو کسی قسم کی ایذا وغیرہ نہ دیں گے اور وہ واپسی کا ارادہ ترک کر کے بحیرا کے پاس ہی مقیم ہو گئے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ہم نے اپنے بادشاہ کی حکم عدولی کی ہے لہٰذا واپس جائیں گے تو جانوں کی خیر نہیں۔

ہم نے سرکارِ دو عالم کی ولادت باسعادت پر چند واقعات درج کر دیئے ہیں ورنہ اہل محبت نے آپ کی آمد پر دفتروں کے دفتر قلم بند کیے ہیں۔ ہر زبان، ہر انداز اور ہر بیان میں سرکار کی ولادت پر لکھا ہے اور حضرت سعدی شیرازی نے کیا خوب کہا:

دفتر تمام گشت بپایاں رسید عمر
ماہم چناں در اوّل وصف تو ماندہ ایم

عزیز گرامی صلاح الدین سعیدی بھی میلاد مصطفیٰ پر اردو زبان میں بہترین کتابیں مرتب کر رہے ہیں۔

اس کتاب سے پہلے موصوف کی ۷ کتابیں آ چکی ہیں جو اپنے اپنے دور کے بہترین رسائل کے مجموعے ہیں اب یہ آٹھواں مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ اپنے حبیب کے صدقے ان کی یہ کتابیں بارگاہِ رسالت میں قبول کرے۔

❀❀❀

Marfat.com

# جمشید جہاں
# عرف المولود

مصنف

حضرت مولانا

عبد الحمید صدیقی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

شاگرد خاص

حضرت مولانا

غلام قادر بھیروی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# جلوۂ توحید

خدا کو جانا تو رنگ رنگ میں عجیب قدرت کمال دیکھی
پتہ نہ پایا ولے مکاں کا نہ کوئی اُس کی مثال دیکھی

جو پڑھ کے قرآں کو ہم نے دیکھا عجیب اُس کے ہیں بھید اَخفیٰ
کہیں ہے عرش بریں پہ جلوہ فَاَیۡنَمَا کی بھی قال دیکھی

اِدھر بھی دیکھا اُدھر بھی دیکھا ولے نہ پایا مقام یکجا
وہاں پہ حضرت کلیمؑ نے ہے جو لن ترانی کی چال دیکھی

یہاں پہ اَقرب کی دھن مچی ہے جو ڈھونڈے اس کو وہ پائے جلدی
کیا ہے مومن کے دل پہ جلوہ عجیب قدرت کمال دیکھی

ہوا جو جوشِ وصالِ حضرت تو شب کی شب میں بلا لیا واں
نہ پہنچے جس جا پہ کوئی مرسل وہاں محمد کی چال دیکھی

وہاں پہ موسیٰ ترس رہے ہیں اولو العزم جو کلیم حق ہیں
یہاں پہ یارو ہے اُدۡنُ مِنِّیۡ نبی کی صفتِ کمال دیکھی

Marfat.com

رموزِ قابَ قوسین پڑھ کر عجیب حضرت کی شان دیکھی
خدا ہے یکتا ہیں یہ بھی یکتا نہ کوئی اُن کی مثال دیکھی

مسیح نے گرچہ ہزاروں مردے باذنِ ربّی کیے ہیں زندہ
یہاں پہ حضرت کے خادموں کی عجیب قدرت کمال دیکھی

دوئی کا پردہ اُٹھا کے حق نے جمال اپنا دکھایا ظاہر
وہاں پہ حضرت ابوبکر نے یہ ساری صدقِ مقال دیکھی

## دلدادہ چاند

واہ رے چاند!
پیارے کی آمد کے پیارے چاند
دنیا کے رنگیلے چاند
یہ رنگ کیسا یہ ڈھنگ کیسا یہ نور کمال کیسا
یہ ظہور وصال کیسا
واہ رے من موہنے چاند
اللہ اللہ دریائے توحید کی صبغت میں رنگے ہوئے
مولائی جلوہ دکھاتے ہوئے پیارے وصل سے مخمور و معمور پیارے چاند۔
جس نے اسلامی دنیا میں اپنے چمکتے ہوئے نور کی جھلک دکھا دی
وہ اک مچا دی

Marfat.com

سوتی دنیا جگا دی

دیکھ او چشمِ منتظر دیکھ اور حقیقت کی آنکھوں سے دیکھ۔

پردہ غفلت کو اُٹھا۔ صدیوں کے دکھوں کو مٹا۔

کیونکہ یہ دلدادہ چاند تیرے دکھوں کو مٹاتے والا ہے۔

یہ چاند تیری سوتی قسمت کو جگانے والا ہے۔

جس نے نورِ وحدت چمکا دیا۔

رحمت کا دریا بہا دیا۔

برسوں کے بچھڑوں کو ملا دیا۔

کینہ کی آتش کو بجھا دیا۔

دشمنوں کو دوست بنایا۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا دور چلا دیا۔ ہاں ہاں یہ تیرے آقا و مالک کے ظہور کا

چاند

فخرِ آدم و بنی آدم کے نور کا چاند۔

امت غریب امت کی نگاہیں

مسرور نگاہیں، جام وحدت سے مخمور نگاہیں

دین و دنیا کے مالک و متصرف کی محبت و الفت میں بھرپور نگاہیں او چاند

تیرے انتظار فیض آثار میں پتھرا گئی تھیں چکرا گئی تھیں۔

آج تجھے دیکھتے ہی متوالی ہوگئی ہیں۔

نور سے مجلّی ہوگئی ہیں۔

اور دل عشق حقیقی کی ضرب کھائے ہوئے دل

کن کے دل

Marfat.com

امت کے دل

بادۂ عرفان کے نونہالوں کے دل

باکمالوں کے دل، جو برسوں سے عشق حقیقی کے دور چلانے والے گیت، اپنے آقا وسردار امت مرحومہ کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو پار اُتارنے والے حقیقی غمخوار و غمگسار کی یاد کو زندہ کیے ہوئے لوح دل پر نقش کر چکے ہیں۔ چاند، اے بے نقاب چاند

آج وہ تجھ پر تیرے حسن پر، تیری بہار پر، تیری رفتار پر، قربان ہیں۔

اس آنے والے دلدار کی محبت میں محو ہیں۔

غلام ہیں، سرنگوں ورام ہیں۔ تصدق ہونے کے لیے بے قرار ہیں۔

آ بلند ہو، پہنچ عوج کمال پر پہنچ، اپنی جھلک دکھا۔

اپنے شیدائیوں کو فدائیوں کو، دیوانوں کو، بوڑھوں کو اور جوانوں کو، مجنوں وار بے تاب مستانوں کو تسکین دے۔

دنیا والوں کو اُس حسن کے متوالوں کو

مژدہ جانفزا سنا دے۔

صبح کی نورانی جھلک دکھا دے۔

افضال رحمانی کی خوشخبری سنا دے۔

اے مہِ انور ربیع جلوہ نمائی کیجئے
جلوۂ نورِ نظر نورِ الٰہی کیجئے

سال بھر سے منتظر تھیں دیدہ عشاق نبی
آج عُشاقان احمد کی رسائی کیجئے

Marfat.com

منتظر ہے چشم ظامیؔ خستہ حالت سر بسر
عید میلاد النبی کی ہاں دوہائی کیجئے

# ہیں؟ عید! کیسی عید؟

آہا! آج عید ہے، کیسی عید؟

کس کی عید؟ رمضان المبارک کی عید؟ نہیں جی نہیں تو پھر کیا حج کی عید؟

اجی حضرت وہ بھی نہیں۔

تو پھر فرمایئے کس کی عید؟

او دل مسلم او مشتاق مسلم!

یہ عید اِن دونوں عیدوں سے افضل و برتر عید میلاد النبی ﷺ ہے

آج آسمان کی نورانی فوجیں رحمت کے مینہ برسا رہی ہیں۔

بہشتوں کی حوریں جوق در جوق آ رہی ہیں۔

ادھر عاشقوں، جانباز عاشقوں کے دھڑکتے ہوئے مضمحل دلوں پر خوشبو کی خماری طاری ہے۔

واہ تیاری کس کی تیاری،

فخر کونین کی تیاری،

حوران بہشت نے جنت کو خالی کر دیا۔ آسمان والوں نے زمین کو عنبر سے بھر دیا۔

او دل، اپنے یگانہ آقا و مالک کی محبت و الفت والے نام پر مٹا ہوا دل

عالی جاہ دربار کا دریوزہ گر

سچے مونس و غمخوار کا نام لیوا

Marfat.com

مخلوق کو، بادہ توحید میں غوطے لگائی ہوئی مخلوق کو اپنی ناز پرور کرم گستر رخ انور کا

عشق حقیقی میں غرقاب مستِ الست دنیا کو جلوہ دکھا رہا ہے۔

ہاتف غیبی یوں نعرے لگا رہا ہے:

عید عشاقان حق ہے عید قربانِ جگر
عید اکبر فخر سرور عید ارمان صدر

آج اُن کی عید ہے جن کو سرورِ دید ہے
جن کے قربان ہونے پہ کعبہ کو ہے ناز وفخر

اللہ اللہ عید الضحیٰ اور آئی عید فطر
بہر استقبال عید سید خیر البشر

کشتگان خنجر عشق و محبت دائما
جس کی نظر ناز پہ مرتے تھے عاشق سربسر

آج ان کی عید ہے جن کی تڑپ تھی برملا
ہے یہ عید مرہم زخم صدر خون جگر

ظامیٔ مسکین و بیکس کشتۂ روز الست
اس ضمیرِ مستتر پہ اب چلا کلک گہر

آؤ ہم بتائیں! یہ کیسی عید ہے کس کی عید ہے

Marfat.com

یہ اُن کی آمد کی خوشی کی عید ہے۔ دنیا کے دلربا اور ڈوبتی دنیا کو بچانے والے کی عید ہے

جن کی مہک نے ظلمت دنیا کو دور کر کے دم بھر میں اجالا کر دیا۔

نور سے دوبالا کر دیا۔

اُن کی پیدائش ہے جن کی ایک آواز نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔

مشرکوں کو تہ و بالا کر دیا۔

وہ جن کی نورانی مشعل نے کفرستان کی ظلمت کو دھو ڈالا۔

جن کی آمد سے قیصر و کسریٰ کو جان کے لالے پڑ گئے۔

آج اس سرکار کے میلاد کا دن ہے

جو غریبوں، بے کسوں کے غمخوار، مظلوموں فریاد خواہوں کے فریاد رس و غمگسار، بیواؤں کی خبر گیری کرنے والے، یتیموں کے دکھوں دردوں میں کام آنے والے،

وہ دنیا اور بھولی ہوئی بے خبر دنیا کے سچے رہبر،

وہ جنہوں نے سوتی دنیا کو جگا دیا۔

اپنے حقیقی مالک سے دور پڑی ہوئی مخلوق کو پیارے اور واحد خدا کا پیغام پہنچا دیا

بھڑکتی ہوئی شعلہ زن آتش سے یک بارگی بچا دیا۔

توحید کی ضرب سے نار جہنم کو بجھا دیا۔

وہ سرکار خدائے علام الغیوب کے گھر کے مختار۔

## وہ کون سرکار؟

وہ سرکارِ عالی تبار آقائے ذی وقار باعث ایجاد عالم فخرِ آدم علیہ السلام و بنی آدم سرورِ کائنات سید السادات خاتم الرسل ہادی السُبل مقتدائے کل فی الکل الغنی حضرت

Marfat.com

دل! اے مضمحل دل!

تو نے جانا کس سرکار کا ظہور ہوا ہے۔

تیرے پیارے آقا تیرے دین دنیا کے مختار کا تولد ہوا ہے۔

وہ ایسی عالی جاہ سرکار، جن کا نام لیوا مسلم،

خاطی و گنہگار مسلم زُہاد پر فخر کر رہا ہے۔

اپنے پیارے آقا شفیع المذنبین آقا کی شفاعت کا دم بھر رہا ہے۔

وہ پیارا محبوب خدا کا محبوب

جس نے امت غریب اور ضعیف اُمّت کی بخشش اور مغفرت کا ذمہ اٹھایا ہے

اور شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ کا زریں اٹل اور بے بدل مژدہ سنایا ہے۔

# پیدائش کی مقبول صبح

اللہ اللہ! دل خوشی کے مارے پھولے نہیں سماتا۔

یہ عظیم الشان پیدائش!

واہ رے نوری پیدائش،

حضور کی حضوری پیدائش،

خدا کے اُس دلربا محبوب اکرم، حبیب اکرم خلیفہ اعظم

فخر کونین مصرف الامور فی المشرقین والمغربین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا پر جلوہ فرما ہونے کی مبارک صبح ہے۔

یہ اُن کملی والے حضور کے پیدا ہونے کی صبح ہے جو مدینہ منورہ میں

Marfat.com

استراحت فرماتے ہوئے آئینہ خدائی سے دنیا اور عجوبات دنیا کو دیکھ رہے ہیں۔

اللہ اللہ یہ مبارک صبح

سبحان اللہ، یہ اُن کی عید کی صبح ہے۔ جو دور اور لاکھوں میلوں سے گنبد اخضر میں جلوس فرماتے ہوئے مومن کے اعمال کو ملاحظہ فرما رہے ہیں

اور تُعْرِضُ عَلٰی اَعْمَالُ اُمَّتِیْ کے ارشاد سے حیات ابدی کا دور چلا رہے ہیں

او دل، مستانہ دل اپنے حبیب کی محبت میں کشتہ و دیوانہ دل

اٹھ اور باادب ہو کر تعظیم کر۔

یَا مُنَزِّلَ الْاٰیَاتِ وَ الْاَنْبِیَاءِ

اَنْزِلْ عَلَیَّ مَعَالِمَ الْاَسْمَاءِ

آج سید کونین سلطان دارین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہزاروں اور لاکھوں جاہ وجلال عظمت کمال دولت سرائے لازوال اقبال میں ظہور اجلال فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ و بارك وسلمْ۔

اب راحتِ قلوب کا ذکر ظہور ہے
دعویٰ ہے عاشقی کا تو اٹھنا ضروری ہے

آج فخرِ انبیاء صَلِّ علیٰ پیدا ہوئے
شافعِ روز جزا صَلِّ علیٰ پیدا ہوئے

نزع میں محشر میں مرقد میں کریں گے جو مدد
عاصیو وہ رہنما صَلِّ علیٰ پیدا ہوئے

Marfat.com

جو کہ ہر امت سے پہلے بخشوائیں گے ہمیں
خاطیو وہ پیشوا صَلِّ علیٰ پیدا ہوئے

محفلِ میلاد میں ظامیؔ نے آکر یوں کہا
مظہر ذاتِ خدا صَلِّ علیٰ پیدا ہوئے

## مختصر آداب و شرائط محفل میلاد

ہر طالب برکت کو چاہیے کہ
مجلس میں باوضو باادب دوزانو ہو کر بیٹھے۔ بے ادب، بے نصیب ہوتا ہے۔ کوئی خلاف ادب حرکت و دنیاوی کلام ہرگز نہ کرنی چاہیے چونکہ ختمات اور وظائف کے لیے اجازت کسی بزرگ مشائخ کی شرط اولیٰ ہے۔ پس یہ ختم بزرگان دین کا معمول ہے اور اس کی فقیر کو اجازت ہے۔

## بزم میلاد

آج بزم مصطفیٰ ہے سب کو آنا چاہیے
عاشقانِ مصطفیٰ تشریف لانا چاہیے

آج ہے مولود اکرم آج ہے نعت رسول
مومنوں کو جان و دل سے یاں پہ آنا چاہیے

Marfat.com

ہیں کدھر وہ منکران اُلفت خیر البشر
بے تمیزوں کو ذرا مجھ تک تو لانا چاہیے

ہے احادیث صیحہ کا یہ مضمون لا کلام
اُلفت خیر البشر دل میں بڑھانا چاہیے

ہو نہ کامل جب تلک ہاں اُلفت خیر البشر
مومن کامل نہیں اس کو سوجھانا چاہیے

حضرت خیر الوریٰ آتے ہیں خود میلاد میں
منکروں خو کھول کر ''توضیح'' دکھانا چاہیے

نعت گوئی حضرت ختم الرسل ہے مستحب
محفلِ میلاد میں عنبر لگانا چاہیے

جس کو ہے انکار اس محفل سے وہ مردود ہے
فتوائے جمہور ہے اُس کو سنانا چاہیے

ہوتی ہے جس گھر میں رونق محفل میلاد کی
عطر و عنبر سے زمین اس کی دھلانا چاہیے

Marfat.com

حور و غلمان کرتے ہیں اُس کی زیارت تا قیام
بانیٔ محفل کو دوزخ سے بچانا چاہیے

شوق میرا بڑھ رہا ہے رات دن اے دوستو
محفل میلاد کو عظمت دلانا چاہیے

ظامی مسکین کی ہے التجا یہ حنفیو
مجلس میلاد اب گھر گھر کرانا چاہیے

Marfat.com

# نعت شریف

ملتجا میں یا نبی جب حاضر تمام ہو گا
تو بارگاہ پہ جاتے تمامی کا کام ہو گا

روضہ کو دیکھتے ہی کفارۂ گناہ ہو
بخشش کا میری واں پر پھر انتظام ہو گا

روضے پہ آپ کے شہ اوصاف کیا لکھوں میں
جنت سے بڑھ کر اُس کا ہاں احترام ہو گا

قدوسیاں نہ کیونکر سر کو جھکائیں یکسر
خدمت سے جبکہ حبشی اہل انعام ہو گا

سارے جہاں کا عاصی چومے جو حجر اسود
بوسے سے اُس کے یارو وہ نیک نام ہو گا

حوریں کریں نہ کیونکر طواف دار اخضر
جنت میں آپ سے ہی جب ان کا کام ہو گا

Marfat.com

کیا تاب ہے بشر کو لکھے جو وصف حضرت
محشر تلک نہ ہرگز اک وصف تام ہو گا

مَا کَانَ اور یَکُوْن حضرت کو سب خبر ہے
محشر میں آپ کا ہی سب انتظام ہو گا

صدیق با صفا بھی واں پر کھڑے ہوئے ہیں
اہل حَیَا عمر کا کچھ اِنصرام ہو گا

حضرت غنیٔ عثمان جلوہٗ دکھا رہے ہیں
حیدر کا حوضِ کوثر میں اہتمام ہو گا

خوش اعتقاد حنفی تابع امام اعظم
دیکھیں نبی جو اُن کو تو رشک عام ہو گا

سب اُمتوں سے افضل امت نبی کی ہو گی
چاروں طرف سے یار و جلوہ انام ہو گا

حضرت کے عاشقوں کے ہوں گے براق نوری
واں پر بھی غوث اعظم کا سایہ عام ہو گا

Marfat.com

کرتے ہیں نعت خوانی دنیا میں جو کہ مل کر
اُن کے جلوس کا واں اعلیٰ مقام ہو گا

محشر میں جب ہوں اتنے یار و ہمارے حامی
ہم جیسے عاصیوں کا پھر کیوں نہ کام ہو گا

کھولیں گے جب کہ نامۂ اعمال روز محشر
حضرت کے عاشقوں میں ظامیؔ کا نام ہو گا

Marfat.com

# البرہان القوی

مصنف

مولانا حکیم نذیر احمد کنجاہی

Marfat.com

# اللہ تعالیٰ کا احسان

الحمد للہ الذی خلق نبیّہٗ و زیّنہٗ بمکارم الوجود و فضّلہٗ بالشفاعۃ الکبریٰ و المقام المحمود اشھد ان لآ اِلٰہ الّا اللہ الملك المعبود و اشھد ان سیّدنا محمداً عبدہٗ و رسولہٗ اکرم الخلق و احسن المولود و الصلوٰۃ و السلام علیٰ من میلادہٗ سعید و بقاءہٗ مسعود و علیٰ اٰلہ الطّیّبین الطّاھرین و اصحابہ المکرّمین المعظّمین و علینا معھم اجمعین الی الیوم الموعود

اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَقَدْ مَنَّ اللہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ (پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیہ ۱۶۴)

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا مومنین پر کہ ان ہی میں سے اپنا برگزیدہ رسول مبعوث فرمایا جو اُن پر اللہ تعالیٰ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور ان کو پاکیزہ فرماتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کا علم سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی

Marfat.com

گمراہی میں تھے۔"

تشریح: اس آیت قرآنیہ کی تلاوت کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر و باہر ہوئی ہے کہ خالقِ کائنات نے ہر چیز خلق فرمائی لیکن احسانِ عظیم ہے جس احسان کو خود ذات لم یزل نے اپنے کلام مقدس قرآنِ مجید فرقانِ حمید ارشادِ رشید میں اجاگر فرمایا۔

قرآن پاک کا بغور مطالعہ کرتے جایئے۔ ہر نعمت پر ہر عنایت پر شکریے کا اور اس کے تحدث کا ارشاد فرمایا۔ خالق نے اپنا ذکر فرمایا، نبیوں رسولوں کا ذکر فرمایا، فرشتوں کا حوروں کا ذکر فرمایا، آسمان و زمین کا ذکر فرمایا، جنت و دوزخ، لوح و قلم، عرش و کرسی کا ذکر فرمایا، آب مٹی ہوا آگ سب کا ذکر فرمایا، خشکی تری، شجر حجر، نباتات جمادات، چرند پرند حتیٰ کہ ہر شے کا ذکر فرمایا۔ منعم ازلی و ابدی نے ہر نعمت عطا فرمائی کسی نعمت کی عطا پر لفظ احسان صادر نہیں فرمایا لیکن ایک نعمت عظیمہ وہ جو باعث تخلیق کائنات ہے۔ جس کی تشریف آوری تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے اور بنی نوع انسانیت کے لیے منبعِ ہدایت اور ذریعہ نجات ہے۔ تو نعمتِ عظمیٰ یہی محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت مبارکہ ہے۔ ذرا غور کیجئے گا کہ جب رب العلیٰ نے ہر نعمت پر شکریہ کا حکم فرمایا ہے تو اس نعمت عظیمہ کا شکریہ تو سب سے زیادہ ضروری و لازمی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ شکریہ کیسے ادا کیا جائے۔ اس کی ادائیگی کے دو ہی طریقے ہیں۔ اوّل اگر عطا کرنے والا خالق ہے تو اس کی عبادت کی جائے اور اگر عطا بذریعہ مخلوق ہے تو اس کی خدمت کی جائے، عزت و تعظیم کی جائے۔ دوم عطا شدہ نعمت کا ذکر کیا جائے۔ تعریف و چرچا کیا جائے۔ بس اسی شکریہ کے اظہار کی نوعِ مکمل میلاد شریف کی محفل منعقد کرنا ہے۔ صدقات و خیرات، خوشی منانا، فضائل و خصائل و شمائلِ حضور پرنور ﷺ پر مبنی ذکر کرنا، سنانا اور سننا، یہی شکریہ کی ایک

Marfat.com

دلیل اور طریقہ ہے۔

قرآن پاک اس نعمت کے شکریہ ادا کرنے کے لیے واضح ثبوت فراہم فرماتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب بے مثل و لاریب میں ہر عنایت، ہر عطائے نعمت پر شکریہ ادا کرنے کا، ہر نعمت کا ذکر، چرچا و تعریف کرنے کا پر زور جگہ جگہ ارشاد فرماتا ہے۔

اب پہلے ہم اس نعمتِ اعلیٰ کے صدقے میں ملنے والی نعمتوں اور اس کے شکریہ کے بارے غور وخوض کریں گے۔

Marfat.com

# شکریہ کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ کا قرآن

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

(البقرہ پارا آیہ ۵۲)

ترجمہ: ”پھر اس کے بعد ہم نے تمہیں معافی دے دی تا کہ تم میرا شکر ادا کرو۔“

تشریح: اس آیہ کریمہ میں خالق و مالک نے معافی عطا فرمائی اور اس معافی حاصل ہونے کی خوشی پر شکریہ کا حکم فرمایا۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

(پارہ ا، سورہ البقرہ آیہ ۵۶)

ترجمہ: ”تم کو مرنے کے بعد پھر ہم نے زندہ کر دیا تا کہ تم شکر بجا لاؤ۔“

تشریح: اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات نے مارنے کے بعد زندہ فرما کر اپنی قدرت کاملہ کا اظہار فرمایا اور شکریہ ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

آگے ارشاد ہوتا ہے:

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ

(پارہ ۲، سورہ البقرہ، آیہ ۱۵۲)

ترجمہ: ”پس تم میری یاد کرو میں تمہارا ذکر کروں گا اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔“

تشریح: اس آیہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر مبارک کرنے کا یہ صلہ ملتا

Marfat.com

ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ذاکر کا ذکر فرماتا ہے اور شکریے کا حکم صادر فرماتا ہے اور ناشکری سے منع فرماتا ہے۔

ایسا ہی آگے ارشاد فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ

(پارہ ۲، سورہ البقرہ، آیہ ۱۷۲)

ترجمہ: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں کھاؤ اور اللہ کی بارگاہ میں شکریہ ادا کرو اگر تم خاص اسی کی عبادت کرتے ہو۔

تشریح: اس آیہ کریمہ میں اللہ کریم نے خاص ایمان والوں کو حکم فرمایا ہے کہ طیّب و طاہر رزق اللہ کی طرف سے ملنے پر اور اس کے کھانے پر اللہ تعالیٰ کے لیے شکریہ ادا کرو اور خاص اسی معبود کی عبادت کرتے رہو۔

آگے ارشاد فرمایا:

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (پارہ ۲ البقرہ آیہ ۱۸۵)

ترجمہ: "اور اس لیے کہ تم صحیح گنتی پوری کر لو اور اللہ کی بڑائی یعنی تکبیر بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت بخشی تا کہ تم شکریہ ادا کرو۔"

تشریح: اس ارشاد ربانی سے ثابت ہوا کہ جب رمضان شریف کے روزوں کی گنتی مکمل کر لی جائے تو اللہ تعالیٰ کی تکبیر بلند کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خاص کر اپنی مہربانی سے رمضان شریف کے روزے رکھنے والے کے لیے رحمت، برکت اور نجات کا مژدہ سنایا اسی نے اس عظمت کو حاصل کرنے کے لیے ہدایت بخشی۔ اس لیے کہ تم شکریہ ادا کرتے رہو تو جان لینا چاہیے کہ رمضان شریف کے روزوں کی گنتی مکمل ہو

Marfat.com

جانے کے بعد نمازِ عید الفطر اسی شکریہ میں ادا کی جاتی ہے۔ اس شکریے کی ادائیگی کو عید الفطر کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اسی آیت سے نمازِ عید الفطر کی واجبیت ثابت ہوتی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۖ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۗ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ (پارہ ۲ سورہ البقرہ، آیہ ۲۴۳)

ترجمہ: ''اے محبوب! (ﷺ) کیا تم نے نہ دیکھا تھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے موت کے ڈر سے وہ کئی ہزاروں کی تعداد میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ مرجاؤ پھر انہیں زندہ فرمادیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے، مگر اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔''

تشریح: اس آیہ کریمہ میں ایک واقعہ بیان فرمایا گیا ہے کہ کچھ بستیوں یا شہروں میں کسی بیماری کی وجہ سے بہت لوگ موت کے ڈر سے اپنے گھر چھوڑ کر جنگلوں میں رہنے لگے تاکہ وہاں بیماری سے بچ سکیں اور موت نہ آئے۔ وہ کئی ہزاروں کے شمار میں اکٹھے ہو کر جنگلوں میں تھے۔ تو قادر مطلق نے اپنی قدرت کاملہ کا یہ کرشمہ دکھانا مقصود فرمایا کہ گھر ہو یا جنگل، آبادی ہو یا ویرانہ۔ کوئی کہیں بھی ہو موت سے بچ نہیں سکتا۔ تو اللہ کریم نے سب پر موت وارد فرمادی تو تمام لوگ مر گئے۔ پھر مدتیں گزر گئیں تو ایک دفعہ اس جگہ سے حضرت حزقیل علیہ السلام کا گزر ہوا تو ان کی ہڈیوں وغیرہ کی نشانیاں دیکھ کر بارگاہِ الٰہی میں ان کے زندہ ہونے کی دعا فرمائی۔ ان کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے ان سب لوگوں کو پھر زندہ فرمادیا۔

(کتاب من عاش بعد الموت از امام حافظ ابی بکر ابن ابی الدنیا، ف ۲۸۱ ھ)

Marfat.com

آگے ارشاد فرمایا:

وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ (پارہ ۱۴، سورہ نحل، آیہ ۱۴)

ترجمہ: ''وہ ذات پاک ہے جس نے تمہارے لیے دریا کو مسخر کیا اور اس میں سے تازہ مچھلی وغیرہ کا گوشت کھاتے ہو اور اس میں سے موتیوں کا گہنا نکالتے ہو، جسے تم پہنتے ہو تو اس میں کشتیاں دیکھتے ہو جو پانی چیر کر چلتی ہیں۔ یہ اس لیے کہ تم اللہ کا فضل تلاش کرو تاکہ تم اللہ کا شکریہ ادا کرو۔''

تشریح: اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے دریاؤں میں سے مچھلی وغیرہ پکڑ کر کھانے اور اس میں سے ہیرے موتی جواہرات نکال کر زیورات میں جڑ کر سجانے کا بیان فرمایا اور ان کشتیوں کا ذکر بھی کیا کہ تمہارا سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہیں تاکہ تمہیں اس میں منافع حاصل ہو۔ یہ سب عنایات فرما کر رب کریم نے شکر ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

آگے ارشاد فرمایا:

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (پارہ ۱۴، سورہ نحل آیہ ۱۱۴)

ترجمہ: ''پس اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی حلال اور پاکیزہ روزی کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو۔ اگر تم خاص اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے ہو۔''

آگے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا

(پارہ ۱۵، سورہ بنی اسرائیل آیہ ۳)

ترجمہ: ''اے ان کی اولاد جن کو ہم نے حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ سوار کیا تھا، بے شک نوح علیہ السلام اللہ کے بہت بڑے شکر گزار بندے تھے۔''

تشریح: اللہ تعالیٰ نے اس آیہ معظّمہ میں طوفانِ نوح کے وقت کشتی میں سوار ہو کر بچ جانے والوں کی تمام اولاد کے سامنے اللہ کی بارگاہ میں حضرت نوح علیہ السلام کی شکر گزاری والی صفت کو اجاگر فرمایا۔

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ (پارہ ۱۹، سورہ نمل، آیہ ۱۹)

ترجمہ: ''تو وہ (حضرت سلیمان علیہ السلام) اس (چیونٹی) کی بات سے مسکرا کر ہنسا اور عرض کی اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے ان احسانوں کا کہ جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیے اور توفیق دے کہ میں بھلے کام کروں جو تجھے پسند آئیں اور مجھے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما جو تیرے قربِ خاص کے سزاوار ہیں۔''

تشریح: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام کا وہ واقعہ بیان فرمایا جبکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا لشکر سفر میں تھا تو ایک چیونٹی نے اپنی ساتھی چیونٹیوں سے کہا کہ بلوں میں گھس جاؤ۔ کہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کا لشکر بے خبری سے تمہیں روند نہ ڈالے۔ یہ بات اس چیونٹی کی میلوں دور سے پیغمبر خدا سن کر ہنس

Marfat.com

پڑے اور عرض کی، اے اللہ! تیری ان نعمتوں کا جو مجھ پر کی گئیں۔ یا میرے والدین پر کی گئیں۔ ان کا شکر ادا کرنے کی توفیق بخش دے۔ مجھے نبوت بخشی، بادشاہت بخشی، ہر چرند پرند جنات و انسان پر حکومت عطا فرمائی اور ان کی سب بولیاں سکھائیں اور ہوا کو بس میں کر دیا اور ان کے والد حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت بخشی۔ لوہے جیسی سخت چیز کو ہاتھ لگنے سے نرم کر دیا۔ آواز میں خوش الحانی بخشی۔ کتاب زبور ایک لمحہ میں ساری پڑھ لینے پر عبور بخشا۔ ان سب نعمتوں پر حضرت سلیمان علیہ السلام نے شکر ادا کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ سے مانگی۔ ثابت ہوا کہ مولا کریم کی ہر نعمت پر شکر ادا کرنا سنتِ پیغمبراں ہے۔

آگے ارشاد فرمایا:

قَالَ الَّذِیۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمٌ مِّنَ الۡكِتٰبِ اَنَا اٰتِیۡكَ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ یَّرۡتَدَّ اِلَیۡكَ طَرۡفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسۡتَقِرًّا عِنۡدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ ۟ۖ لِیَبۡلُوَنِیۡۤ ءَاَشۡكُرُ اَمۡ اَكۡفُرُ ؕ وَمَنۡ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشۡكُرُ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیۡ غَنِیٌّ كَرِیۡمٌ ﴿۴۰﴾ (پارہ ۱۹، سورہ نمل آیہ ۴۰)

ترجمہ: ”(حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب تختِ بلقیس کو سامنے پایا تو) فرمایا یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں جو کوئی بھی شکر کرتا ہے وہ اپنے لیے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے پروا ہے۔ سب خوبیوں والا ہے۔“

تشریح: اس آیہ کریمہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شکر کی کتنی فضیلت اور کتنی عظمت ہے۔

آگے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ (پارہ ۲۰، سورہ نمل آیہ ۷۳)

ترجمہ: ''بے شک تیرا رب اپنے بندوں پر عظیم فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔''

تشریح: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے اپنے فضل وکرم پر شکریہ ادا کرنے کا تقاضا فرمایا ہے۔

آگے فرمایا:

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

(پارہ ۲۰ سورۃ القصص آیہ ۷۳)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن بنائے کہ رات میں تم آرام کرو اور دن میں اس کا فضل یعنی روزی تلاش کرو تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو۔''

تشریح: اس آیت میں اللہ کریم نے دن اور رات قائم فرما کر مخلوق کے آرام اور روزی کمانے کا وقت متعین فرمایا اور اس پر شکر ادا کرنے کا تقاضا فرمایا۔

آگے ارشاد ربانی ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (پارہ ۲۱ سورۃ روم آیہ ۴۶)

ترجمہ: ''اور یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ ہوائیں بھیجتا ہے مژدہ سناتی ہوئی اور اس لیے کہ تمہیں اپنی رحمت کا ذائقہ دے اور کشتیاں اس کے حکم سے چلیں تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور

Marfat.com

اس کا شکر ادا کرو۔"

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ (پارہ ۲۱ سورہ لقمان آیت ۱۲)

ترجمہ: "اور بے شک ہم نے (حضرت) لقمان (علیہ السلام) کو حکمت اور دانائی عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر ادا کر اور جو کوئی بھی شکر ادا کرے گا وہ اپنے ہی بھلے کے لیے شکر ادا کرے گا اور جو ناشکری کرے تو بے شک اللہ تعالیٰ بے پروا ہے، سب خوبیوں کے لائق ہے۔"

تشریح: اس آیہ کریمہ میں شکر کرنے والوں اور ناشکری کرنے والوں کے فرق کو واضح فرما دیا۔

آگے ارشاد فرمایا:

وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ (پارہ ۲۳ سورہ زمر آیہ ۷)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کی (طرف سے) ناشکری پسند نہیں اور اگر تم شکر کرو تو اسے تمہارے لیے پسند فرماتا ہے۔"

تشریح: سبحان اللہ! اس عبارت قرآنیہ سے کیسا صاف صاف ظاہر ہوا کہ شکر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کتنی پسندیدہ چیز ہے اور ناشکری کس قدر بری چیز ہے۔

ارشادِ خالق ہے:

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ۔ (پارہ ۲۴، سورہ زمر آیہ ۶۶)

ترجمہ: "بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کرو اور اس کے شکر گزار بندوں میں شمار ہو جاؤ۔"

Marfat.com

إِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ (البقرہ، آیت ۲۴۳)

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر فضل عظیم فرماتا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔“

ارشادِ حق ہے:

نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ

(پارہ ۲۷ سورۃ قمر آیۃ ۳۵)

ترجمہ: ”بچا لیا ہم نے ان کو عذاب سے اپنی خاص نعمت فرما کر۔ ہم یونہی صلہ دیتے ہیں اسے جو شکر کرے۔“

ارشادِ حق ہے:

قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ (پارہ ۲۹، سورۃ ملک آیۃ ۲۳)

ترجمہ: ”تم فرماؤ اللہ تعالیٰ وہی ذات ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا اور تمہارے لیے کان، آنکھیں اور دل بنائے۔ تم کتنا کم شکر کرتے ہو۔“

تشریح: اس آیت ربانی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تمہیں زندگی بخشی اور قوتِ سماعت کان کے ذریعے اور قوت بصارت آنکھ کے ذریعے عطا فرمائی اور دل کو ادراک اور عقل کا خزانہ بنایا لیکن تم نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا کہ جو سنا، وہ نہ مانا جو دیکھا، اس سے عبرت حاصل نہ کی اور جو سمجھا اس میں غور نہ کیا۔ یہی ناشکری کا سبب ہے۔

ارشادِ حقانی ہے:

إِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ إِمَّا شَاكِرًا وَّإِمَّا كَفُوْرًا

(سورہ الانسان، آیۃ ۳)

Marfat.com

ترجمہ: ''بے شک ہم نے اسے ہدایت کی راہ بتائی کہ شکر گزار بنتا ہے یا ناشکری کرتا ہے۔''

تشریح: اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے پیغمبر بھیج کر، کتابیں نازل فرما کر اپنی آیات اور دلائل قائم فرما کر آزمایا ہے کہ شکر گزار ہو کر مومن سعید بنتا ہے یا ناشکری کر کے کافر شقی ہو جاتا ہے۔ قرآنِ پاک کی ان آیات سے ناظرین کو پوری طرح یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ان آیات پر غور کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ شکر کرنے کی اہمیت کتنی اعلیٰ چیز ہے اور ناشکری کتنی بری چیز ہے۔

ان سب آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کی دینی و دنیاوی نعمتوں کا ذکر فرما کر شکر ادا کرنے کا تقاضا فرمایا ہے اور شکر کرنے والوں کو اپنی بارگاہ میں کتنی عزت بخشی ہے اور ناشکری کرنے والوں پر کتنا عتاب فرمایا ہے۔ جیسا کہ انسان کی خِلقت، اس کے اعضائ، دریا اور اس میں کشتیاں، کہیں تجارت میں نفع، کہیں مچھلیوں کا شکار، کہیں سواری کے جانور، کہیں زمین اور اس کے باغات اور ان کے ثمرات، کہیں زمین سے غلہ، کہیں برے لوگوں سے نیکوں کو نجات دلانا، یا اپنی نازل کردہ کتابوں کا ذکر فرما کر، کہیں اپنے رسولوں کو بھیج کر دعوتِ حق پہنچا کر، کہیں زمین و آسمان کی آیات اور دلائل قائم فرما کر ہر طرح سے اپنی نعمتوں کا ذکر فرمایا اور ہر طرح کی نعمت پر شکر ادا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ شکر کرنے والوں کو پسند فرمایا اور ناشکری کے بارے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا جیسا کہ اس آیہ کریمہ میں صاف طور پر ذکر فرمایا۔

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ

Marfat.com

وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
عَظِيْمٌ ۝ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ
لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ

(پارہ ۱۳، سورہ ابراہیم آیہ ۵-۷)

ترجمہ: "اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر کرنے والے اور شکر گزار کے لیے اور جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا۔ یاد کرو اللہ تعالیٰ کا وہ احسان جو تم پر کیا گیا ہے کہ جب اس نے تمہیں فرعون والوں سے نجات بخشی جو تم کو بری طرح دکھ دیتے تھے کہ تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے۔ اس میں تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی۔ اور یاد کرو کہ جب تمہارے رب نے سنا دیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ نعمتیں عطا کروں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب سخت تر سخت ہے۔"

تشریح: قاموس میں ہے کہ ایام اللہ سے مراد اللہ کی نعمتیں ہیں۔ حضرت ابن عباس، ابی ابن کعب، مجاہد و قتادہ رضی اللہ عنہم نے بھی ایام اللہ کی تفسیر میں اللہ کی نعمتیں ہی مراد فرمائی ہیں۔

حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ایّام اللہ سے بڑے بڑے واقعات مراد ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے امر سے واقع ہوئے۔

بعض مفسرین نے فرمایا کہ ایّام اللہ سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر انعامات فرمائے جیسا کہ بنی اسرائیل کے لیے من و سلویٰ اتارنے کا دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا میں راستہ بنانے کا دن۔ تفسیر خازن،

Marfat.com

مدارک، مفرداتِ راغب۔

ان سب ایام اللہ میں سب سے بڑی نعمت نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کا دن اعلیٰ ہے اور معراج شریف کی رات اعلیٰ ہے۔ ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے۔ شکر کی اصل یہ ہے کہ آدمی اس نعمت کا تصور اور اس کا اظہار کرے۔ شکر کی حقیقت نعمت کی تعظیم اور اعتراف اور نعمت کا چرچا کرنے پر اجاگر ہوتی ہے جو لوگ ایام اللہ کی تخصیص میں کلام کرتے ہیں، ان کو اس آیہ کریمہ سے نصیحت پکڑنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ناشکری کرنے والوں کے لیے عذابِ شدید کا پیغام سنا دیا ہے۔ تو اب سوچنا یہ ہے کہ شکریہ کس طرح ادا کیا جائے۔ شکریہ ادا کرنے کے دو ہی طریقے ہیں۔ ایک تو احسان کرنے والا محسن اگر مخلوق ہے تو خدمت کی جائے۔ اگر احسان خالق کی طرف سے ہے تو اس کی عبادت کی جائے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جو نعمت بخشی گئی ہے، اس کا تذکرہ کیا جائے، اس کی تعریف کی جائے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ہر نعمت پر شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ نعمت کا ذکر کرنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا جیسا کہ ان آیات کریمہ سے ظاہر ہے۔

یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ

(پارہ ۱، سورہ البقرہ آیہ ۴۰)

ترجمہ: ”اے یعقوب علیہ السلام کی اولاد ذکر کرو میری نعمت کا جو میں نے تمہیں عطا کی۔“

آگے ارشاد فرمایا:

وَاذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ کُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِہٖۤ اِخۡوَانًا

(پارہ ۴، سورہ آلِ عمران آیۃ ۱۰۳)

Marfat.com

ترجمہ: ''اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم میں آپس کی دشمنی تھی۔ اس نے تمہارے دل میں محبت پیدا فرما دی تو اس کے فضل سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

(پارہ ۶ سورہ مائدہ، آیہ ۱۱)

ترجمہ: ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، ذکر کرو اللہ کی ان نعمتوں کا جو تمہیں تمہارے خالق نے عطا فرمائی ہیں۔''

آگے ارشادِ حق ہے:

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ (پارہ ۶، سورہ مائدہ آیہ ۲۰)

ترجمہ: ''اور جب کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے۔ اے میری قوم ذکر کرو اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا جو ہم پر اتاری گئی ہیں۔''

ارشاد باری ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

(پارہ ۲۱، سورہ احزاب، آیہ ۹)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ کا احسان یاد کرو، جو تم پر اس نے فرمایا ہے۔''

يَاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ط

(پارہ ۲۲، سورہ فاطر آیہ ۳)

ترجمہ: ''اے تمام لوگو! تم کو اللہ تعالیٰ نے جو نعمت بخشی ہے، اس کا ذکر کرتے رہو۔''

Marfat.com

مالک ومولا کے کلام میں ہے:

لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ

(پارہ ۲۵،سورہ زخرف آیہ ۱۳)

ترجمہ: ''جب تم سواریوں کی پیٹھوں پر ٹھیک بیٹھ جاؤ تو اپنے رب کی نعمت کا ذکر کرو، چرچا کرو۔''

ان آیات مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے شکر کرنے کو ذکر کرنے کا درجہ عطا فرمایا ہے۔ جہاں بھی جیسا شکر کا ذکر آیا ویسا ہی ذکرِ نعمت کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے شکر کو جو درجہ دیا ہے وہ بامعنی ذکر کے ظہور میں آتا ہے۔ ہر نعمت کا ذکر کرنا تعریف کرنا بھی شکر کرنا ہے۔

Marfat.com

# اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت پر شکریہ ادا کرنے کی اہمیت

(حدیث پاک سے)

عن ابی هريرة عن النبی ﷺ قال لا يشكر الله من لا يشكر الناس.

(کتاب ادب المفرد صفحہ ۶۵، ابو داؤد مترجم جلد سوم صفحہ ۴۳۵، کتاب ترمذی شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۶۰، کتاب قضاء الحوائج صفحہ ۶۷ الحافظ ابوبکر ابن ابی الدنیا)

ترجمہ: ''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کا شکریہ قبول نہیں فرماتا جو بندوں کا شکریہ ادا نہ کرتا ہو۔''

عن جابر عن النبی ﷺ قال من اعطی عطاءً فوجد فليجز به و من لم يجد فليثن فان من اثنى فقد شكر و من كتم فقد كفر. (ترمذی مترجم جلد دوم صفحہ ۸۱)

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی کو کچھ بخشش کیا جائے تو اس کو چاہیے کہ اس کا نعم البدل ادا کرے اور اگر استطاعت نہ ہو تو محسن کی تعریف کرے کیونکہ اس کا تعریف کرنا ہی شکریہ ادا کرنا ہے۔ جس نے شکریہ ادا نہ کیا اس نے اللہ کی ناشکری کی۔''

عن اسامة بن زيد قال قال رسول الله ﷺ من صنع عليه معروفا فقال لفاعله جزاك الله خيرا فقد بلغ فی الثناء. (ترمذی جلد دوم صفحہ ۸۱)

ترجمہ: ''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی کے ساتھ کچھ بھلائی کی

Marfat.com

جائے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے بہتر جزا کی دعا کرے اور اس کی تعریف کرے۔"

عن جابر عن النبی ﷺ قال من ابلی بلاءً فذکرہٗ فقد شکرہٗ و ان کتمہ فقد کفرہٗ۔

(ابوداؤد مترجم جلد سوم صفحہ ۵۳۵)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ جس شخص کو کوئی چیز بخشش ملے وہ اس کا ذکر کرے تو اس نے شکریہ ادا کر دیا اور جو تذکرہ نہ کرے اس نے ناشکری کی۔

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ من اعطی عطاء فوجد فلیجز بہ فان لم یجد فلیثن بہٖ فمن اثنٰی بہٖ فقد شکرہ و من کتمہ فقد کفرہٗ۔

(ابوداؤد مترجم جلد سوم صفحہ ۵۳۴)

ترجمہ: "جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جس کو کوئی چیز ملے تو وہ اس کا بدل دے۔ اگر بدل نہ پا سکے تو اس کی تعریف کرے۔ پس جس نے اس کی اچھی تعریف کی بے شک شکریہ ادا کیا اور جس نے تعریف نہ کی، اس نے بے شک کفران نعمت کیا۔"

من زلفت الیہ یدفان علیہ من الحق ان یجزی بھا فان لم یفعل فلیظھر اثناء فان لم یفعل فقد کفر النعمۃ۔ (قضاء الحوائج صفحہ ۱۷، الحافظ ابوبکر بن ابی الدنیا)

ترجمہ: "جس کو پہنچے کوئی چیز پس اس کے اوپر ضروری ہے کہ وہ اس کا بدل دے۔ اگر وہ بدل نہیں دے سکتا تو اس کی تعریف کرے۔ اگر اظہار تعریف بھی نہیں کرتا تو بے شک اس نے

Marfat.com

کفرانِ نعمت کیا۔"

عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ من اولی معروفا فلیکافئ به و ان لم یستطع فلیذکرہ فاذا ذکرہ فقد شکر۔ (قضاء الحوائج صفحہ ۷۵ الحافظ ابوبکر بن ابی الدنیا)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پس پہنچے جس کو کوئی بھلائی، ہو سکے تو اس کا بدلہ دے۔ اگر بدلے کی استطاعت نہیں تو پھر اس بھلائی کا تذکرہ کرے۔ جب اس کا ذکر کرے گا تو اس کا شکر ادا ہو جائے گا۔"

عن جابر بن عبد الله الانصاری قال قال رسول ﷺ من صنع الیه معروفا فلیجز به فان لم یجد مَا یجز به فلیثن علیه فانهٗ اذا اثنی علیه فقد شکرهٗ و ان کتمهٗ فقد کفرهٗ۔ (کتاب ادب المفرد بخاری صفحہ ۶۴)

ترجمہ: "حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جس کو کوئی نعمت ملے وہ اس کا بدلہ دے۔ اگر بدلہ دینے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کی تعریف کرے، جب وہ تعریف کرے گا تو اس کا شکریہ ادا ہو جائے گا۔ اگر اس نے نعمت کو چھپایا تو بے شک اس نے نعمت کا انکار کیا۔

عن انس ان المهاجرین قالوا یا رسول الله ﷺ زهبت الانصار بالاجر کلّه قال لاماد عوتم الله لهم و اثنیتم علیهم۔ (ابوداؤد مترجم جلد سوم صفحہ ۵۳۴)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ انصار تو سارا ثواب لوٹ لے گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم کو بھی ثواب ملتا رہے گا جب تک تم اللہ

Marfat.com

سے ان کے لیے نیک دعا کرتے رہو گے اور ان کی تعریف
کرتے رہو گے۔''

ان تمام مذکورہ آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے ہر عطا شدہ نعمت پر شکریہ کرنے اور ان کا تذکرہ اور چرچا و تعریف کرنے کا پرزور حکم صادر فرمایا گیا ہے کیونکہ انسان کو دو بنیادی ضرورتوں کا محتاج بنایا گیا ہے۔ اول ضرورت انسان کے لیے بقائے حیات قائم رکھنے کے لیے ان اشیاء کے حصول کی ضرورت ہے جو انسان کی مادی و جسمانی حاجتوں کی تکمیل کریں تو اس بقائے حیات اور دیگر مادی و جسمانی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے خالق عزوجل نے کرہ ارض میں مختلف اسبابِ معیشت کا ایک لامتناہی خزانہ عطا فرما دیا ہے۔ جسے انسان اپنی عقل اور اپنے تدبر کو کام میں لاکر ہر دور میں اپنی ضروریات کے مطابق ہر چیز کائنات کے اندر سے حاصل کر لیتا ہے۔

اگر انسان صرف اسی حیات اور انہی ضروریات تک محدود رہتا تو انسان ہرگز اشرف المخلوقات کہلانے کا حقدار نہ بنتا اور نہ ہی احسن تقویم کی تاج پوشی کے لائق ہوتا کیونکہ اس طرح بقائے حیات کے لیے مادی اور جسمانی ضروریات تو حیوان، چرند، پرند، درندے حتیٰ کہ عالم میں ہر جاندار کو ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس انسان کو عالم کی مخلوقات سے اشرف و ممتاز اور منفرد کرنے کے لیے باقاعدہ ہدایت اور راہنمائی کے لیے مستقل نظام قائم فرمایا۔

انسان کی یہ دوسری فطری ضرورت ہے۔ چنانچہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے باقاعدہ ہدایت اور راہنمائی کے لیے مستقل نظام قائم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لیے اپنے انبیاء و رسل کا طویل سلسلہ قائم فرمایا۔

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اس قافلۂ ہدایت کا نورانی سفر جاری رہا۔ ہر قوم، ہر نسل اور ہر علاقہ کے مقتضائے حال کے مطابق کوئی نہ کوئی نبی آتا رہا اور پیغامِ حق سنا کر بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہِ حق پر گامزن کرتا رہا۔ پھر ایک

Marfat.com

دور ایسا بھی آیا کہ انسان، انسانیت کے مفہوم سے بالکل نا آشنا ہو گیا۔ طرح طرح کے فاسد عقائد اور بیہودہ رسوم کا شکار ہو گیا۔ حق شناسی اور حق پرستی ذہنوں سے نکل گئی۔ جہالت اور ظلم عروج پر آ گیا۔ بے دردی اور نا انصافی کا دور دورہ ہو گیا۔ انسان کہیں آگ کی پوجا کرنے لگا، کہیں چاند، سورج اور ستارے پرستش کے لائق سمجھے جانے لگے۔ کہیں جھیلوں، دریاؤں، ندی نالوں کو، کہیں حیوانوں اور جانوروں کو معبود مانا جانے لگا۔ کہیں اپنے ہی تراشیدہ پتھروں کو پوجنے لگے۔ کہیں بیٹیوں کو زندہ ہی دفن کیا جانے لگا۔ غلاموں پر ظلم وستم کا بازار گرم تھا۔ عورتوں کو کھلونوں کی طرح کھیلنے کے بعد جب چاہا، جہاں چاہا پھینک دیا جاتا تھا۔ قبیلوں میں ذرا سی بات کے باعث سینکڑوں سالوں تک جنگ جاری رہتی تھی۔

انسان کی تاریخ کی یہ شبِ ظلمت طویل ترین مدت کے بعد اپنی انتہا کو پہنچی۔ تو رب کردگار رحیم پروردگار نے ایسی صبح صادق کا اہتمام فرمایا جو قیامت تک پھیلنے والی روشنی کی بنیاد ونقیب تھی۔ افق عالم پر وہ نورانی کرن چمکی جس کی ایک جھلک نے ہزاروں سالوں سے بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں کو ہمیشہ کے لیے راکھ کر کے رکھ دیا۔ سرزمین مکہ کی مقدس فضاؤں میں یکا یک اللہ اکبر کی ایک معصوم آواز بلند ہوئی جس نے بتکدۂ عالم میں ہل چل مچادی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی تخلیقِ اول کو جو حقیقتِ نور میں جلوہ گر تھی ہدایت بشریت کے لیے جامہ بشریت سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی مبارک گود میں کونین کی تمام سعادتیں اور نعمتیں ڈال دیں۔ مرحوم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر کے در و دیوار چمک اٹھے۔ محلہ بنو ہاشم کی فضائیں اتنی مہکیں کہ کائناتِ ہست و بود کی بہاریں خیرات مانگنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان بلکہ کائنات کی ہر شے کی رہنمائی کے لیے اس نعمتِ عظمیٰ کو مبعوث فرمایا اور اسے وہ جامع و کامل کتاب عطا فرمائی کہ تمام عالموں کے گوشہ گوشہ میں فیض جاری ہوا اور تمام عالموں کی جسمانی و روحانی ضرورتیں پوری ہوئیں کیونکہ آپ ہی خلقِ اول، عقلِ کل اور باعثِ تخلیقِ کائنات ہیں۔ آؤ ذرا اس طرف بھی سیر کر لیں۔

Marfat.com

# اللہ تعالیٰ کی مخلوقِ اوّل حضور نبی اکرم ﷺ ہیں

قُلۡ اِنِّیۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَسۡلَمَ (پارہ ۷ سورہ انعام آیۃ ۱۴)

ترجمہ: ''اے محبوب! تم فرما دو کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے گردن جھکانے والا بنوں۔''

اس آیہ قرآنیہ کے ماتحت حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

و جعلنی فاتحا و خاتما فقال ابراهیم علیه السلام بهذا فضلکم محمد ﷺ

ترجمہ: ''(فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ) مجھ کو خلق فرمایا اللہ تعالیٰ نے سب سے اول اور مبعوث فرمایا سب سے آخر میں۔ پس فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے کہ یہ فضیلت حضرت محمد ﷺ ہی کے لیے ہے۔''

تفسیر درمنثور جلد چہارم صفحہ ۱۴۵، ترمذی جلد دوم صفحہ ۲۰۳، دارمی شریف جزواوّل صفحہ ۶۴، شفا شریف جزواول صفحہ ۲۴، مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۸۴، خصائص کبریٰ صفحہ ۱۱۸، حجۃ اللہ علی العالمین ۴۴ جواہر البحار جلد دوم صفحہ ۳۲۶

ان سب کتب میں اَوَّلَ مَنۡ اَسۡلَمَ کی یہی تفسیر کی گئی ہے۔

لَا شَرِيۡكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرۡتُ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ

(پارہ ۸، سورہ الانعام، آیہ ۱۶۳)

ترجمہ: ''اس ذات پاک کا کوئی شریک نہیں اور اسی کے ساتھ میں حکم کیا گیا ہوں اور میں ہی سب سے پہلے گردن جھکانے والا ہوں۔''

Marfat.com

تشریح: اس آیت کے ماتحت مفسرین کرام نے لکھا ہے:

و انا اول المسلمین عند الایجاد لامر کن کما قال اول ما خلق اللہ نوری۔

ترجمہ: ''اور میں سب تسلیم کرنے والوں کا اول ہوں اللہ تعالیٰ کے امرِ کُن کے ایجاد کے وقت سے جیسا کہ فرمایا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔''

(تفسیر نیشاپوری جلد ۸، صفحہ ۵۵ تفسیر عرائس البیان جلد اول صفحہ ۲۳۸، تفسیر در منثور جلد ۵، صفحہ ۱۸۴ تفسیر روح المعانی جلد اول صفحہ ۹۷)

اوّل نام نبی دا کتنیا فضل تے شرف ودھایا
جو وچہ پیدائش اول خلقیا پچھے دنیا آیا

(تفسیر محمدی، منزل ۵، صفحہ ۲۰۷)

ان آیات کریمہ اور ان کی تفاسیر مبارکہ سے نبی کریم ﷺ کی تمام کائنات سے اولیت ثابت ہوئی جیسا کہ تمام کائنات رب کی بندگی کرتی ہے۔

وَلَهٗۤ اَسۡلَمَ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّكَرۡهًا وَّاِلَيۡهِ يُرۡجَعُوۡنَ۔ ﴿آل عمران: ۸۳﴾

ترجمہ: ''اور اسی کے حضور سر جھکاتا ہے جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے خوشی سے یا مجبوری سے اور سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔''

وَلِلّٰهِ يَسۡجُدُ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّكَرۡهًا وَّظِلٰلُهُمۡ بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ۝۱۵ السجدۃ (پارہ ۱۳، سورہ رعد، آیۃ ۱۵)

ترجمہ: ''اور اللہ ہی کے سامنے سجدہ کرتے ہیں جو کچھ بھی زمینوں اور آسمانوں میں ہیں خوشی سے خواہ مجبوری سے اور ان کے سائے

Marfat.com

بھی صبح و شام جھکتے ہیں۔"

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (پارہ ۱۴ سورہ نحل آیہ ۴۹)

ترجمہ: "اور اللہ ہی کے سامنے سجدہ کرتا ہے جو کچھ بھی زمینوں اور آسمانوں میں ہے۔"

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿الاسراء: ۴۴﴾

ترجمہ: "اسی کی پاکی بولتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں سے ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد نہ کرتی ہو اور اس کی پاکی نہ بولتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔"

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿۹۳﴾ (پارہ ۱۶، مریم آیہ ۹۳)

ترجمہ: "آسمانوں اور زمین میں جتنے بھی ہیں، رحمن کے حضور عبادت کرتے والے ہو کر حاضر ہوں گے۔"

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم کے تمام فرشتے، حوریں، لوح و قلم عرش و فرش، مکان و لامکان سب نے اس کی بندگی کا اظہار کیا۔ زمین کا ہر ذرہ، ہر شجر کا پتہ پتہ، پانی کا ہر قطرہ، ہواؤں کا ہر جھونکا، آگ کا ہر شعلہ غرضکہ کائنات کا ہر پست و بالا، کوئی ذی روح یا غیر ذی روح چیز ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ نہ کرتی ہو۔ زمین و آسمان کی وسعتوں میں کوئی وجود ایسا نہیں جو خدا کی بندگی سے نا آشنا ہو اور اس کی عظمت کے سامنے سرنگوں نہ کرتا ہوں۔ ان آیات کریمہ سے جب یہ ثابت ہو گیا کہ تمام کائنات کی کل اشیاء اللہ کریم کے سامنے اظہار بندگی کرتی ہیں اور پہلی آیات سے یہ ثابت ہو گیا تھا کہ جس میں حضور ﷺ کے قول مبارک کو

Marfat.com

قرآن پاک نے یوں بیان فرمایا:

فانا اول العبدین۔ و انا اول المسلمین۔ اول من اسلم۔

ان قرآنی آیات اور حمانی عبارات سے صاف ظاہر ہوا کہ حضور سب سے اول عبادت کرنے والے سب سے اول توحید کے ماننے والے سب سے اوّل گردن جھکانے والے ہیں اگر کوئی چیز بھی حضور نبی کریم ﷺ سے پہلے ہوتی تو ضرور پہلے وہ اظہارِ بندگی کرتی۔ ثابت ہوا کہ آپ کی عابدیت یعنی عابد ہونا سب سے اوّل ہے۔ قرآن پاک کی اس پوری مکمل سیر سے یہ حاصل ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی تمام کائنات میں حضور سب سے خلقت میں اوّل ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس خلقت اول کے صدقے میں بعد کی سب نعمتیں حاصل ہوئیں۔ تمام کائنات میں اس نعمت عظمیٰ کا صدقہ تمام نعمتیں میسر ہوئیں۔

Marfat.com

# اللہ تعالیٰ کی جامع اور عظیم نعمت

فرمان ذوالجلال ہے:

اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَؕ۝۱ (پارہ ۳۰، سورہ کوثر آیت ۱)

ترجمہ: ''اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔''

تشریح: اس آیہ کریمہ میں ربِ قدیر نے عطائے کوثر ارشاد فرمایا کوثر کا مادہ کثرت ہے اور مراد تمام خیر کثیر ہے۔ یعنی ہر قسم کی بھلائی آپ کو عطا ہوئی اور پھر آپ کی طفیل سب کو ملی۔ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی ہر عطا حضور ﷺ کے ذریعے سے ہے۔

جیسا کہ اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا:

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ۝۱۰۷

(پارہ ۱۷، سورہ انبیاء آیۃ ۱۰۷)

ترجمہ: ''اے محبوب نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت بنا کر تمام جہانوں کے لیے۔''

تشریح: اس آیۂ لاریب میں حضور ﷺ کو خالقِ کائنات نے رحمتِ کائنات فرمایا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ ہی اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت کی اصل ہیں یعنی کسی کو اولاد ملے، صحت ملے، جائیداد ملے، عزت ملے یا جہان کی اور کوئی بھی نعمت ملے، ہر انسان یہی کہتا ہے کہ یہ اللہ کی رحمت ہے۔ یعنی ہر نعمتِ ربانی کے حصول کا اصل سبب حضور ہی ہیں۔ جیسا کہ آپ نے خود ارشاد فرمایا:

عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ انما انا قاسم اقسم بينكم قال فى حديث اخر فانّما

Marfat.com

بعِثت قاسِمًا اقسم بینکم قال فی حدیث اٰخر انّما جعلت قاسما اقسم بینکم۔

(صحیح مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۲۰۶ کتاب الآداب)

ترجمہ: ''جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں بانٹنے والا ہوں اور تم میں بانٹتا ہوں۔ دوسری حدیث میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بانٹنے والا مبعوث فرمایا اور میں تم میں بانٹتا ہوں۔ تیسری حدیث میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بانٹنے بنایا ہے اور میں تم میں بانٹتا ہوں۔''

و عن ثوبان قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ زوٰی لی الارض فرایت مشارقھا و مغاربھا و ان امتی سیبلغ ملکھا مازوٰی لی منھا و اعطیت الکنزین الاحمر و الابیض۔ (مسلم شریف کتاب الفضائل جلد دوم صفحہ ۲۴۵)

ترجمہ: ''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خداوند تعالیٰ نے میرے لیے سمیٹ (کر ہتھیلی کے برابر کر) دیا۔ میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو دیکھا اور عنقریب میری امت کی بادشاہت اس حد تک پہنچ جائے گی، جس قدر زمین کو مجھے سمیٹ کر دکھایا گیا اور مجھ کو دو خزانے دیئے گئے۔ ایک سرخ اور ایک سفید، یعنی سونا اور چاندی۔''

عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ ﷺ بعثت بجوامع الکلم و نصرت بالرعب و بینا انا نائم اتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی۔

(مسلم شریف جلد اول صفحہ ۱۹۹، بخاری جلد دوم مترجم صفحہ ۱۲۰)

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جامع کلمات کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں اور بذریعہ رعب میری مدد کی گئی ہے اور جبکہ میں سو رہا تھا تو میرے پاس تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں دے دی گئیں۔''

آگے ارشادِ رسول ہے:

عن عقبة بن عامر ان رسول الله ﷺ خرج يوما فصلّٰى على اهل أُحد صلاته على الميّت ثُمّ انصرف الى المنبر فقال انى فرط لكم و انى شهيد عليكم و انى و الله لانظر الى الحوض الاوانى قد اعطيت مفاتيح خزائن الارض.

(بخاری مترجم جلد اول صفحہ ۵۰۶، مسند احمد جلد چہارم صفحہ ۱۴۹)

ترجمہ: ''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نکلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور شہدائے احد پر ہم نے نماز پڑھی جیسا کہ میت پر نماز پڑھتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا میں تم سب کا قائد ہوں اور تم سب پر گواہ ہوں اور میں حوض کوثر کو اس وقت یہاں سے دیکھ رہا ہوں اور مجھ کو اللہ تعالیٰ نے زمینوں کے تمام خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائیں۔''

عن عبد الله قال نبيكم مفاتيح كل شئ.

(مسند احمد جلد اول صفحہ ۳۸۶/۴۳)

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ نے کہا تمہارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اشیا

Marfat.com

کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں۔"

عن جابر بن عبد الله الانصاری قال قال رسول الله ﷺ سمّوا باسمی و لا تکنوا بکنیتی فانما انا قاسم۔ (بخاری شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۱۷۱)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ تم میرا نام رکھ سکتے ہو مگر میرے نام کے ساتھ میری کنیت نہ رکھو کیونکہ بانٹنے والا تو میں ہی ہوں۔"

عن معاویة قال قال رسول الله ﷺ و الله المعطی و انا قاسم۔ (بخاری شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۱۷۱)

ترجمہ: "حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ ہی عطا فرمانے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔"

عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ لا تجمعوا اسمی و کنیتی انا ابو القاسم۔ الله یرزق و انا اقسم۔ (دلائل النبوۃ بیہقی جلد اول صفحہ ۱۶۳)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی پاک ﷺ نے کہ میرے اسم اور کنیت کو جمع نہ کرو میں ابو القاسم ہوں۔ اللہ تعالیٰ رازق ہے اور میں بانٹنے والا ہوں۔"

عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ الله یعطی و انا اقسم۔ (دلائل النبوۃ بیہقی جلد اول صفحہ ۱۶۳)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔"

Marfat.com

عن معاویة بن ابی سفیان قال سمعت رسول ﷺ یقول انما انا خازن و انما یعطی اللہ۔

(طبرانی شریف جلد ۱۹ صفحہ ۳۷۱)

ترجمہ: ''حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سنا میں نے نبی کریم ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ بے شک جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے، اس کا میں ہی خازن ہوں۔''

کل ما ظھر فی ھٰذا العالم انّما یعطیہ سیّدنا محمد ﷺ الذی بیدہ المفاتیح فلا یخرج من الخزائن الالٰھیّۃ شیء الا علی یدیہ ﷺ۔ (مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات صفحہ ۲۳۶)

ترجمہ: ''جو کچھ بھی تمام عالم میں ظاہر ہے وہ حضرت سیدنا محمد ﷺ کی طرف سے ہی عطا ہوتا ہے کیونکہ آپ ہی کے مبارک ہاتھ میں کنجیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے کوئی چیز نہیں نکلتی مگر نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ سے۔''

شاہِ رسل، شفیعِ امم، خواجۂ دوکون
نورِ ھدیٰ، حبیبِ خدا، سیدِ انام

ترجمہ: ''اے رسولوں کے بادشاہ! تمام امتوں کے شفیع، دونوں جہانوں کے سردار! ہدایت کے نور، اللہ کے محبوب، تمام مخلوق کے سردار۔''

مقصود ذاتِ اوست دیگر ہا ہمہ طفیل
منظور نورِ اوست دگر جملگی ظلام

ترجمہ: ''آپ کی ذاتِ اقدس کائنات کا مقصود اور اصل ہے۔ باقی سب طفیلی ہیں۔ آپ کا نور ہی اصل ہے باقی سب اندھیرے ہیں یعنی عدم۔''

ہر مرتبہ کہ بود در امکان او بروست
ہر نعمتے کہ داشت خدا، شد برو تمام

Marfat.com

ترجمہ: ''جو بلند مرتبہ بھی ممکن ہو آپ اس پر فائز ہیں اور اللہ تعالیٰ کی جتنی نعمتیں بھی ہیں، وہ سب آپ پر تمام ہیں۔ (آپ کو حاصل ہیں)'' (اخبار الاخیار شیخ عبدالحق محدث دہلوی صفحہ ۱۱ مقدمہ)

ان سب اقوالِ خداوندی اور اقوالِ نبوی اور اقوالِ محدثین سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت حضور کے دستِ رحمت سے کائنات میں بٹتی ہے، تو ثابت ہوا کہ اصل اور بنیادی نعمتِ خداوندی خود حضور کی ذاتِ پاک ہے اور کائنات میں کوئی نعمت ایسی نہیں جو حضور پاک ﷺ کے صدقے یا آپ کے دستِ رحمت سے نہ ملی ہو۔ حضور ﷺ نعمتِ عظیم، خلقِ اول اور نورِ مجسم ہیں جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

## خلقت اوّل نورِ مجسم

عن جابر بن عبد الله قال قلت یا رسول الله بابی انت و امّی اخبرنی عن اوّل شی خلقه الله تعالیٰ قبل الاشیاء قال یا جابر ان الله تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیّك من نوره فجعل ذلك النور یدور بالقدرة حیث شاء الله تعالیٰ و لم یكن فی ذلك الوقت لوح و لاقلم و لا جنّة و لا نار و لا ملك و لا سماء و لا ارض و لا شمس و لا قمر و لا جنّ و لا انس۔

(عبدالرزاق ابوبکر بن ہمام استاد امام شافعی و احمد، دادا الاستاد بخاری و مسلم رحمۃ اللہ علیہم)

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے خبر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کیا چیز پیدا فرمائی۔ حضور ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا: اے جابر! بے شک تمام مخلوق سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ پھر وہ نور مشیتِ ایزدی کے مطابق جہاں چاہا سیر کرتا رہا۔ اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ جنت تھی نہ دوزخ، نہ فرشتہ تھا نہ آسمان و زمین، نہ چاند سورج تھے اور نہ جن و انس۔"

## فنِ حدیث میں امام عبد الرزاق کی فوقیت

و قال احمد بن صالح المصری قلت لاحمد بن حنبل رایت احدا احسن حدیثاً من عبد الرزاق قال لا۔ (تہذیب التہذیب جلد ششم صفحہ ۳۱۱، میزان الاعتدال جلد دوم صفحہ ۶۱۴)

ترجمہ: "امام احمد بن صالح مصری فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے فنِ حدیث میں عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر کسی کو دیکھا؟ تو فرمایا کہ نہیں۔"

حدیث عبد الرزاق عن معمر احب الیّ من حدیث هؤلاء البصریین۔ (تہذیب التہذیب جلد ششم صفحہ ۳۱۲)

ترجمہ: "امام عبد الرزاق کا معمر سے حدیث روایت کرنا مجھے ان تمام بصرے والوں سے زیادہ محبوب ہے۔"

ثقةٌ، حافظٌ، مصنفٌ، شهیرٌ۔

(تقریب التہذیب جلد اول صفحہ ۵۰۵)

ترجمہ: "امام عبد الرزاق ثقہ ہیں، حافظِ حدیث ہیں، مشہور مصنف ہیں۔"

قال ابوزرعة الدمشقی قلت لاحمد بن حنبل کان عبد الرزاق یحفظ حدیث معمر؟ قال نعم۔

(میزان الاعتدال جلد دوم صفحہ ۶۰۹)

Marfat.com

ترجمہ: کیا ابو زرعہ دمشقی نے کہ میں نے کہا احمد بن حنبل [illegible]

کہ امام عبد الرزاق [illegible] کہا احادیث معمر کے حافظ [illegible]

امام احمد [illegible]

[illegible]

ترجمہ: اس حدیث کے تمام اسناد صحیح ہیں۔

امام احمد قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں، امام زرقانی [illegible] اللدنیہ زرقانی میں۔ امام دیار بکری نے تاریخ الخمیس میں۔ امام محمد المہدی [illegible] مطالع المسرات میں۔ امام عبد الغنی نابلسی نے الحدیقۃ الندیہ شرح الطریقۃ المحمدیہ میں، شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے مدارج النبوت میں، علی بن برہان الدین حلبی نے سیرت حلبیہ میں اور امام یوسف نبہانی نے انوار محمدیہ میں اس حدیث کو درج فرمایا۔ ان سب حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام تمام مخلوقات سے اول خلق ہیں۔ اب اس کے بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک خلقت کی حقیقت وضاحت کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔

Marfat.com

## حضور ﷺ کا نور ہونا آیاتِ قرآنیہ اور اقوالِ مفسرین سے

قَدْ جَآءَكُم مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِينٌ ﴿۱۵﴾

(پارہ ۶، سورہ مائدہ آیت ۱۵)

ترجمہ: "بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور کتاب روشن۔"

تشریح: مذکورہ آیت کی تفسیر مفسرِ اعظم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور کے حقیقی چچا کے زاد بھائی، جن کو گود مبارک میں لے کر بارگاہِ ایزدی میں دعا فرمائی: "اے اللہ! اس میرے چچا زاد بھائی کو اپنی کلام مقدس کا صحیح علم عطا فرما۔" وہ اپنی مشہور تفسیر ابن عباس میں فرماتے ہیں:

قد جاء کم من اللہ نور (رسول یعنی محمد ﷺ) و کتاب مبین (بالحلال و الحرام)۔ (صفحہ ۷۲)

ترجمہ: "قد جاء کم من اللہ نور سے مراد محمد ﷺ ہیں اور و کتاب مبین سے مراد قرآن مجید فرقان حمید ہے جس میں حلال و حرام کی پوری وضاحت موجود ہے۔

(تفسیر در منثور جلد اول صفحہ ۳۲۷، تفسیر روح المعانی جلد اول ۹۷، تفسیر روح البیان جزو اول صفحہ ۳۷۰، تفسیر حسینی صفحہ ۲۲۳، شفا شریف جزو اول صفحہ ۱۱، نسیم الریاض جلد اول صفحہ ۱۰۹)

یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم و یابی اللہ الا ان یتم نورہٗ و لو کرہ الکفرون۔ (پارہ ۱۰ سورہ توبہ، آیہ ۳۲)

اسی کے ماتحت یہ روایت ہے:

و اخرج ابن ابی حاتم عن الضحاک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

فی قولہ یریدون ان یطفئوا نور اللہ یقول یریدون ان یہلک محمد ﷺ۔ (تفسیر درمنثور، جلد سوم صفحہ ۲۳۱)

ترجمہ: ''ابن ابی حاتم نے لکھا حضرت ضحاک سے کہ اللہ تعالیٰ کا قول کہ کفار چاہتے ہیں کہ بجھا دیں اللہ تعالیٰ کے نور کو۔ کفار ارادہ کرتے تھے محمد ﷺ کے قتل کا۔''

اس آیت مبارکہ میں بھی نور سے مراد حضور ﷺ کی ذات عالیہ ہی ہے۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ

(پارہ ۱۸، سورہ نور، آیہ ۳۵)

مندرجہ ذیل آیت کے ماتحت مفسرین یہ رقم کرتے ہیں:

و اخرجہ عبد بن حسید و ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ عن شمز بن عطیۃ قال جاء ابن عباس رضی اللہ عنہ الی کعب الاحبار فقال حدثنی عن قول اللہ اللہ نور السمٰوات و الارض مثل نورہٖ قال مثل نورہ محمد ﷺ۔

تفسیر ابن جریر جلد ۱۸ صفحہ ۹۵، تفسیر خازن جلد ۵ صفحہ ۶۳۔ تفسیر ابن کثیر جلد چہارم صفحہ ۱۷، تفسیر درمنثور جلد پنجم صفحہ ۴۹ مطبوعہ بیروت، مستدرک جلد دوم صفحہ ۳۲۷، شفا شریف جلد اول صفحہ ۱۱، مواہب اللدنیہ جلد دوم صفحہ ۱۷۱، نسیم الریاض جلد دوم صفحہ ۴۴۹

ان تمام کتب میں مَثَلُ نُوْرِهٖ سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔

یایہا النبی انا ارسلنٰک شاہدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ سراجا منیرا۔

(پارہ ۲۲، سورہ احزاب، آیہ ۴۵-۴۶)

اسی کے ماتحت درج ذیل حدیث موجود ہے۔

Marfat.com

عن عرباض بن سارية رضی الله عنه سمعت رسول الله ﷺ یقول انی عبد الله و خاتم النبیین و ابی منجدل فی طینته و اخبرکم عن ذلک انا دعوة ابراهیم و بشارة عیسیٰ و رؤیا امّی الّتی رات و کذلک امهات النبیین یرین عن ام رسول الله ﷺ رات حین و ضعته نورا اضاء ت لها قصور الشام ثم تلا یایها النبی انا ارسلنک شاهدا و مبشرا و نذیرا الی قوله سراجا منیرا۔

ترجمہ: ''حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرماتے تھے۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اور نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں اور اس وقت میرا باپ آدم مٹی اور گارے میں تھا۔ میں تم کو اپنے بارے میں خبر دوں۔ میں دعائے ابراہیم ہوں۔ بشارتِ عیسیٰ ہوں اور میں اپنی والدہ محترمہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا جیسا کہ نبیوں کی مائیں دیکھتی ہیں اور نبی پاک ﷺ کی والدہ ماجدہ نے جبکہ حضور کو جنا۔ انہوں نے ایک نور دیکھا۔ جس کی روشنی میں شام کے محلات نظر آئے اور پھر تلاوت فرمایا۔ اے نبی! ہم نے بھیجا ہے آپ کو گواہ بنا کر اور بشارت دینے اور ڈر سنانے والا اور اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ روشنی دینے والا۔''

(تفسیر ابن جریر جلد ششم صفحہ ۹۲، تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۳۹۵، تفسیر ابن کثیر جلد چہارم صفحہ ۱۷، تفسیر معالم التنزیل جلد دوم صفحہ ۲۳، تفسیر مدارک جلد اول صفحہ ۲۰۶، تفسیر درمنثور جلد پنجم صفحہ ۲۰۷، تفسیر روح المعانی جلد اول صفحہ ۹۷، تفسیر بیضاوی جلد سوم صفحہ ۹۲، تفسیر صاوی جلد اول صفحہ ۲۷۵، تفسیر حسینی صفحہ ۲۳۳، تفسیر جلالین صفحہ ۹۷، مستدرک جلد سوم صفحہ ۳۲۷، مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۱۷۱، شفا شریف جلد اول صفحہ ۱۱، زاد المعاد ابن قیم جلد اول صفحہ ۳۱، موضوعات کبیر ملا علی قاری صفحہ ۶۲، تفسیر روح البیان جزو ششم صفحہ ۳۷۰، عوارف المعارف از سہروردی صفحہ ۱۵۴، جواہر البحار جلد دوم صفحہ ۳۲۶)

Marfat.com

## نبی کریم ﷺ کا اپنے بارے میں اپنا عقیدہ

انّہ خرج من بین رجلیھا سراج اضاءت بہ قصور الشام جلد ا صفحہ ۱۱۱ قد ورد فی الحدیث اوّل ما خلق اللہ نوری۔

ترجمہ: "بے شک وارد ہوا حدیث پاک میں، فرمایا حضور ﷺ نے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو خلق فرمایا۔"

(مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۲۳۷، خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۱۱، میلاد النبوی از امام جوزی صفحہ ۲۲، تفسیر روح البیان جلد دوم صفحہ ۳۳۵، مدارج النبوت جلد دوم صفحہ ۱۱، جواہر البحار جلد اول صفحہ ۲۱، تعلیقات کبریٰ صفحہ ۱۰۰، مقالس رحیمیہ صفحہ ۳۲)

## حضرت جبرئیل علیہ السلام کا عقیدہ

اظھر یا نور من نور اللہ۔ (میلاد نبوی از امام جوزی صفحہ ۳۳)

ترجمہ: "تشریف لائیے اے نور من نور اللہ۔"

## حضرت آدم علیہ السلام کا عقیدہ

و قال یا بنی ان اللہ تبارک و تعالیٰ امرنی ان اخذ علیک عھد امن اجل ھذا النور۔

ترجمہ: "فرمایا آدم علیہ السلام نے اے میرے بیٹے! بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں تم سے عہد لوں اس نور مقدس کے بارے میں۔" (میلاد نبوی از امام جوزی صفحہ ۳۲)

## حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

رواہ لیث عن معاویۃ فقال و ان امنۃ رأت حین وضعتہ نورًا اضاءت منہ قصور الشام۔

(مسند احمد جلد چہارم صفحہ ۱۸۵، مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۱۳۰، مستدرک جلد دوم صفحہ ۶۰۰، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۳، تفسیر عزیزی صفحہ ۱۱۹)

Marfat.com

ترجمہ: ''امام لیث نے روایت کیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا نے یک نور دیکھا۔ جس کی روشنی میں شام کے محلات نظر آئے۔''

## حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

و اخرج ابو نعیم عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان وجہ رسول اللہ ﷺ کدارۃ القمر۔

(حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۲۷۹، دلائل النبوت بیہقی جلد اول صفحہ ۳۰۱، خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۱۵۷)

ترجمہ: ''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تھا نبی پاک ﷺ کا چہرہ مبارک چاند کی طرح چمکتا روشن۔''

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

لو کنت من شی سوی بشر کنت امضیئی لیلۃ البدر۔ (دلائل النبوہ بیہقی صفحہ ۳۰۱)

## حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

عن عثمان بن عفان و کان عبد اللہ احسن من روی فی قریش قط فخرج یوماً علی نساء من قریش مجتمعات، فقالت امرأۃ منھن۔ یا نساءَ قریش ایّتکنّ تتزوّج ھذا الفتی فتصطاد النور الذی بین عینیہ! و ان بین عینیہ نورًا قال فتزوجتہ اٰمنۃ بنت وھب بن عبد مناف بن زھرۃ فجامعھا

Marfat.com

فحملت برسول اللہ ﷺ (دلائل النبوۃ بیہقی جلد اول صفحہ ۸۷)

ترجمہ: ''حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ قریش قبیلہ میں بہت خوبصورت تھے۔ ایک دن قریش کی بہت ساری عورتیں اکٹھی تھیں انہوں نے دیکھا۔ ان میں سے ایک نے کہا: اے قریش کی عورتو! تم میں سے کون ہے جو اس جوان سے نکاح کر کے وہ نور حاصل کرے گی جو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان چمک رہا ہے اور بلاشبہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور ہے پس آمنہ بنت وہب کی آپ سے شادی ہوگئی۔ قربت پر وہ نور مبارک ان کی طرف منتقل ہوا اور وہ رسول اللہ کے ساتھ حاملہ ہوگئیں۔''

## حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

عن علی رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ علیہ وسلّم عرفه فی وجهه اللؤلؤ۔

(مواہب اللدنیہ جلد دوم صفحہ ۵۳۵، حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۶۹۲)

## حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

عن عائشة قالت لمّا قدم رسول اللہ ﷺ المدینة جعل النساء و الصّبیان و الولائد یقلن: طلع البدر علینا۔ من ثنیات الوداع۔ وجب الشکر علینا۔ ما دعیٰ للہ داع۔

(القول البدیع امام سخاوی صفحہ ۱۴۷، بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۴۴، الوفا صفحہ ۲۵۲)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب حضور اکرم ﷺ داخل ہوئے مدینہ منورہ میں تو عورتیں اور بچے سب بڑے

Marfat.com

چھوٹے مل کر باہم یہ گا رہے تھے: ہم پر روشن ہوا ایک چاند ثنیات الوداع کی پہاڑیوں کی طرف سے، ہم پر واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر کرتے رہیں جب تک کوئی دعا کرنے والا دعا کرے۔

## حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

عن ام سلمه قلت عن ام رسول الله ﷺ قالت لمّا ولدته خرج منی نور اضاء له قصور الشام حتی راتها۔ (حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۲۲۷، خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۱۱۹)

ترجمہ: ''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ جب حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اس وقت مجھ سے ایک نور خارج ہوا جس کی روشنی میں میں نے شام کے محلات دیکھے۔''

## حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

عن الحسن بن علی قال سالت خالی هند ابن ابی هالة و کان و صافا عن حلیة النبی ﷺ فقال کان رسول الله ﷺ فخماً مفخماً یتلا لأ وجهه تلالؤ القمر لیلة البدر ثم قال اقنی العرنین له نور۔

(شمائل ترمذی صفحہ ۹، خصائص کبریٰ صفحہ ۱۵۸)

ترجمہ: ''حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے اپنے ماموں ہندا بن ابی ہالہ سے کہا کہ مجھے حضور ﷺ کے اوصاف مبارکہ سناؤ تو انہوں نے کہا کہ جب حضور ﷺ گفتار فرماتے تو چہرہ مبارک سے نور ٹپکتا تھا اور چہرہ مبارک چودھویں رات کے

Marfat.com

چاند کی طرح چمکتا تھا اور حضور کی بینی مبارکہ اونچی تھی اور نور چمکتا تھا۔"

## حضرت علی، امام حسین و امام زین العابدین رضی اللہ عنہم کا عقیدہ

عن علی بن حسین عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال قال رسول اللہ ﷺ کنت نور ابین یدی ربی عزوجل قبل ان یخلق ادم باربعة عشر الف عام۔

(مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۱۰۱، سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ ۲۱۶، انوار محمدیہ صفحہ ۲۳۲، حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۲۱۶)

ترجمہ: "حضرت امام زین العابدین نے کہا میں نے سنا اپنے باپ حسین رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے سنا اپنے باپ علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں تخلیقِ آدم سے چودہ ہزار سال قبل بارگاہِ خداوندی میں بصورت نور موجود تھا۔"

## حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

فسمعت العباس یقول یا رسول اللہ ﷺ انی ارید ان امتدحك فقال له رسول اللہ ﷺ قل لا یفضض اللہ فاك فقال عباس رضی اللہ عنہ: [و انت لما ولدت اشرقت الارض و ضاء ت نبورك الافق] [فنحن فی ذلك الضیاء و فی النور و سبل الرشاد نخترق۔]

(مستدرک جلد سوم صفحہ ۳۲۷، کتاب الوفا جوزی صفحہ ۳۵، نسیم الریاض جلد دوم صفحہ ۲۰۵، حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۲۲۳)

Marfat.com

ترجمہ: ”حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا وہ کہتے تھے کہ یا رسول اللہ کیا میں آپ کی تعریف میں کچھ عرض کروں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیان کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سلامت رکھے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یوں عرض کیا کہ جب آپ پیدا ہوئے تو سب زمین چمک اٹھی اور آپ کے نور سے آفاق روشن ہو گئے۔ پس ہم اسی نور کی روشنی میں رشد و ہدایت کی راہوں پر گامزن ہیں۔“

## حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ ﷺ افلج الثنتین اذا تکلم رای کانہ یخرج من بین ثنایاہ۔

(دارمی شریف جلد اول صفحہ ۳۳، شمائل ترمذی صفحہ ۲۷، خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۱۱۹، شواہد النبوت صحہ ۵۰)

ترجمہ: ”حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانتوں کے درمیان کشادگی تھی۔ جب آپ کلام فرماتے تھے تو آپ کے دندان مبارک کے درمیان سے نور نکلتا نظر آتا تھا۔“

## حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

عن ابی ہریرۃ (رضی اللہ عنہ) قال ما رایت شیئًا احسن من رسول اللہ ﷺ کان الشمس تجری فی وجہہ۔

(ترمذی شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۴۶، شفا شریف جزو اول صفحہ ۳۹، معارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۲۱، نسیم الریاض جلد اول صفحہ ۳۳۸)

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے نہیں دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حسین کسی کا چہرہ۔ آپ کا چہرہ مبارک سورج سے زیادہ چمکدار تھا۔

## حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

عن انس بن مالك لما كان اليوم الذى دخل فيه رسول الله ﷺ المدينة اضاء سنه كل شى۔

(طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۲۳۴، دارمی شریف جلد اول صفحہ ۴۳، مسلم شریف جلد اول صفحہ ۹۱، بخاری شریف جلد اول مترجم صفحہ ۴۱۵، خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۱۵۹)

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو مدینہ شریف کی ہر چیز چمک اٹھی۔''

## حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

لقد خاب قوم زال عنهم نبيّهم     وقدس من يسرى اليهم ويغتدى
ترحّل عن قوم فضلّت عقولهم     و حلّ علىٰ قوم نبور مجددى

(مستدرک جلد سوم صفحہ ۱۰)

ترجمہ: ''وہ قوم نقصان میں چلی گئی جس کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کو چھوڑ گئے اور وہ قوم (ہر برائی سے) پاک ہوگئی جس کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ اپنی قوم (قریش) سے ہجرت کر گئے تو ان کی عقلیں گم ہوگئیں اور آپ دوسری قوم (انصار) کے پاس نورِ مجدد لے آئے۔''

## حضرت بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

عن كعب بن مالك رضى الله عنه كان رسول الله

Marfat.com

ﷺ اذا سرّ استنار وجهه کاہ قطعة القمر۔

(حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۶۸۹، خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۱۷۵، نسیم الریاض جلد اول صفحہ ۳۴۹)

ترجمہ: ''حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ خوشی میں ہوتے تو آپ کا چہرہ انور چاند کی طرح چمکتا تھا۔''

## حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

عن جابر بن سمرہ انہ سئل کان وجہ رسول اللہ ﷺ مثل السیف قال لابن مثل الشمس و القمر مستدیرا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۶۸۸، مسلم شریف جلد اول صفحہ ۲۵۹، دارمی شریف جلد اول صفحہ ۳۳، خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۱۷۵، شمائل ترمذی صفحہ ۲۴)

ترجمہ: ''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ حضور ﷺ کا چہرہ مبارک کیا تلوار کی طرح تھا؟ فرمایا: نہیں بلکہ سورج اور چاند کی طرح گول اور چمکدار تھا۔''

## حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

عن براء بن عازب قال سئلہ رجل ارایت کان وجہ رسول اللہ ﷺ مثل السیف قال لابل مثل القمر۔

(شمائل ترمذی صفحہ ۲۴، بخاری شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۳۴۳، دارمی شریف جلد اول صفحہ ۳۴، مدارج النبوت جلد اول صفحہ ۱۱)

ترجمہ: ''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کسی آدمی نے سوال کیا۔ کیا آپ نے حضور ﷺ کا چہرہ مبارک دیکھا کیا وہ مثلِ تلوار تھا؟

Marfat.com

فرمایا: نہیں بلکہ مثل چاند کے گول اور چمک دار تھا۔"

## حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

عن عبد الله بن سلام رضی الله عنه قال لمّا قدم النبی ﷺ المدینة انجفل الناس و کنت فی من اتی فلمّا رایت وجهه عرفت انه غیر وجه کذاب۔ (طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۲۳۵، کتاب الوفا صفحہ ۲۵۲)

## تمام اہلِ مدینہ کا حضور انور ﷺ کے بارے عقیدہ

عن عائشة رضی الله عنها قالت لمّا قدم رسول الله ﷺ المدینة جعل النساء و الصبیان و الولائد یقلن [طلع البدر علینا من ثنیات الوداع۔] وجب الشکر علینا ما دعا لِله داع۔

(الوفا صفحہ ۲۵۲)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور ﷺ مدینہ النبی میں داخل ہوئے تو عورتیں اور بچے اور سب چھوٹے بڑے یہ کہہ رہے تھے۔ ہم پر روشن ہوا ایک چاند ثنیات الوداع کی پہاڑیوں کی طرف سے۔ ہم پر واجب ہے کہ شکر کرتے رہیں جب تک کوئی ایک دعا کرنے والا بھی دعا کرتا رہے۔"

## حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

عن ابی عبیدة بن محمد قال قلت لربیع بنت معوذ بن عفراء صفی لنا رسول الله ﷺ فقالت یا بنی لو رایته لرایت الشمس طالعة۔

(دارمی شریف جلد اول صفحہ ۳۳، خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۱۷۶)

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت ابو عبیدہ ابن محمد رضی اللہ عنہ نے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہا کہ اوصافِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ اے بیٹا! اگر تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتے تو کہتے سورج طلوع ہو رہا ہے۔''

## حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا عقیدہ

عن جابر بن عبد الله قال ان النبی ﷺ کان اذا سجد یرٰی بیاض ابطیه۔

(طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۴۲۱، خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۱۵۹)

ترجمہ: ''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو آپ کے بغل مبارک کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔''

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

ظلماً بها نور یضیئی له    ما حوله کاضاء ة البدر

ترجمہ: ''کالے بادلوں میں روشن نور تھا، جس نے اردگرد روشن کر دیا چودھویں رات کے چاند کی طرح۔''

## حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

قال سمعت النبی ﷺ یقول انی عند الله فی اول الکتٰب خاتم النبیین و ان اٰدم لمنجدل فی طینته و سانبّئکم بتاویل ذلك دعوة ابراهیم و بشارة عیسٰی قومه وَ رؤیا اُمّی الّتی رأت انهٗ خرج منها نور اضاء ت قصور الشام۔

(مسند احمد جلد چہارم صفحہ ۱۲۷، مستدرک جلد دوم صفحہ ۶۰۰)

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ اللہ کے نزدیک اول کتاب میں میں خاتم النبیین لکھا گیا تھا جبکہ آدم علیہ السلام مٹی اور گارے میں تھے اور ابھی خبر دوں میں تم کو اپنے بارے میں، میں اپنے والد ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور اپنی والدہ ماجدہ آمنہ کا خواب ہوں جو میری ولادت کے وقت دیکھا تھا۔ اس سے نور خارج ہوا جس کی روشنی سے شام کے محلات نظر آئے۔

## حضرت کعب الاحبار کا عقیدہ

عن کعب الاحبار لما اراد اللہ تعالیٰ ان یخلق محمدا صلی اللہ علیہ وسلم امر جبریل علیہ السلام ان یاتیہ فاتاہ بالقبضۃ البیضاء التی ھی موضع قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعجنت بماء التسنیم ثم غمست فی انہار الجنۃ و طیف بہا فی السمٰوات و الارض فعرفت الملئکۃ محمدا و فضلہ قبل ان تعرف اٰدم ثم کان نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم یری فی غرۃ جبھۃ اٰدم۔

(الوفا صفحہ ۳۴)

ترجمہ: ''حضرت کعب الاحبار نے کہا: جب اللہ رب العزت نے ارادہ فرمایا خلقتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تو جبریل علیہ السلام کو حکم دیا حضور کی قبر والی جگہ سے مٹی لے گئے۔ پھر جنت کے آبِ تسنیم میں بھگویا اور جنت کی نہروں میں غوطہ دیا۔ پھر زمین و آسمان بلکہ ہر جگہ پھرایا۔ پس فرشتوں اور (کائنات کی ہر چیز) نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی فضیلت کو پہچان لیا حضرت آدم علیہ السلام

Marfat.com

کو پہچاننے سے پہلے۔ پھر نورِ محمد ﷺ کو آدم علیہ السلام کی پیشانی میں چمکایا۔''

## حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

عن عثمان بن ابی العاص قالت امّی حین ولادۃ رسول اللہ ﷺ خرج منھا نور اضاء ت لہ قصور الشام۔ (دلائل النبوۃ بیہقی جلد اول صفحہ ۸۳، انوار محمدیہ صفحہ ۱۶)

ترجمہ: ''حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے کہا کہ جب نبی کریم ﷺ کی ولادت پاک ہوئی تو ایک نور چمکا جس سے شام کے محلات نظر آ گئے۔''

## حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

قال سمعت ابا امامۃ قال قلت یا نبی اللہ ما کان اول بدء امرک قال دعوۃ ابراھیم و بشریٰ عیسٰی ورأت امّی ان یخرج منھا نور اضاء ت منھا قصور الشام۔ (مسند احمد جلد پنجم صفحہ ۲۶۲، بیہقی دلائل النبوۃ جلد اول صفحہ ۸۴)

ترجمہ: ''حضرت لقمان نے کہا کہ میں نے ابوامامہ سے سنا کہ کہتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے اپنے اول کی خبر دیں۔ فرمایا: میں دعائے ابراہیم اور بشارتِ عیسیٰ ہوں اور میری امی جان نے نور دیکھا جس کی روشنی میں شام کے محلات نظر آئے۔''

## حضرت خالد بن معدان کا عقیدہ

انھم قالوا یا رسول اللہ ﷺ اخبرنا عن نفسک

Marfat.com

فقال دعوۃ ابی ابراھیم و بشریٰ عیسٰی و رات امّی حین حملت بی انه خرج منھا نور اضاء ت له بُصریٰ۔ (مستدرک جلد دوم صفحہ ۶۰۰)

ترجمہ: ''حضرت خالد بن معدان سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمیں خبر دیجئے اپنے (اول کے) بارے میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دعائے ابراہیم علیہ السلام ہوں اور بشارتِ عیسیٰ علیہ السلام ہوں اور میری والدہ نے میری ولادت کے وقت نور دیکھا جس سے بُصریٰ کے در و دیوار نظر آئے۔''

## حضرت اسحاق بن عبد اللہ کا عقیدہ

عن اسحاق بن عبد اللہ ان ام النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لمّا ولدتہٗ خرج منی نور اضاء لہٗ قصور الشام۔

(خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۱۲۰، طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۲۳۰)

ترجمہ: ''حضرت اسحاق بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت مجھ سے ایک نور ظاہر ہوا جس کی روشنی میں شام کے محلات نظر آئے۔''

## حضور ثور بن یزید کا عقیدہ

عن ثور بن یزید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رأت امّی حین وضعتنی سطع منھا نور اضاء ت له بصریٰ۔

ترجمہ: ''حضرت ثور بن یزید سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میری ولادت ہوئی اس وقت میری والدہ سے ایک

Marfat.com

شعاعِ نور ظاہر ہوئی جس سے بُصریٰ کے محلات نظر آئے۔"

## حضرت ذکوان کا عقیدہ

عن ذکوان ان رسول اللہ ﷺ لم یکن یرٰی له ظلّ فی الشمس و القمر و کان نور۔ (حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ٦٨٦)

ترجمہ: "حضرت ذکوان نے فرمایا کہ حضور ﷺ کے جسم مبارک کا سایہ سورج یا چاند کی روشنی میں نظر نہ آتا تھا اور آپ نور تھے۔

## حضرت کعب بن مالک کا عقیدہ

عن کعب بن مالك وَ کان بشیراً لنا منذرا و نوراً لناضوء ہ قد اضا۔ (طبقات ابن سعد جلد دوم صفحہ ٣٢٥)

ترجمہ: "کعب بن مالک نے اپنے اشعار میں کہا کہ حضور ﷺ ہمارے لیے بشارت دینے والے اور ڈر سنانے والے ہیں۔ ہمارے لیے نورانی روشنی جس سے تمام روشنیاں ہیں۔"

## حضرت عبدالرحمن بن کعب کا عقیدہ

عن عبد الرحمن بن کعب سمعت کعب بن مالك یقول لما سلمت علی الرسول ﷺ و هو یبرق وجهه و کان رسول اللہ ﷺ اذا سر استنار وجهه کانه قطعة القمر۔ (مستدرک جلد ٢ صفحہ ٦٥)

ترجمہ: "حضرت عبدالرحمن بن کعب کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ جب میں نے اسلام قبول کیا حضور ﷺ کا چہرہ مبارک ایسی چمک مارتا تھا خوشی سے اور یوں لگتا تھا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔"

Marfat.com

## حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

عن عکرمه ان النبی ﷺ لمّا ولدته امه وضعته تحت برمة فانفلقت عنه۔ قالت فنظرت علیه فاذاهر قد شق بصره ینظر الی السماء۔

(کتاب الوفاء صفحہ ۹۵، خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۱۳۰)

ترجمہ: ”جب نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ پر ہانڈی لوٹائی گئی۔ اس ہانڈی کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ آپ چشم مبارک کھولے آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے اور ساری زمین نور سے منور ہوگئی۔“

## حضرت کعب بن زہیر کا عقیدہ

عن کعب بن زهیر ان الرسول لنور یستضاء به و صارم من سیوف الله مسلول۔ (مستدرک جلد سوم صفحہ ۵۸۱)

ترجمہ: ”حضرت کعب بن زہیر نے اپنے اشعار میں کہا: بے شک حضور ﷺ نور ہیں جس سے کائنات روشن ہے اور (آپ کا کلام) اللہ کی تلوار ہے تیز دھار والی۔“

## حضرت عتبہ بن عبد السلمیٰ کا عقیدہ

عن عتبة بن عبد السلمی ان رجلا سئل رسول الله ﷺ کیف کان اوّل شانك یا رسول الله قال ذلك فقالت امی انی رایت خرج منی نور اضاء ت منه قصور الشام۔

ترجمہ: ”عتبہ بن عبد السلمیٰ نے کہا ایک شخص نے حضور نبی کریم ﷺ

Marfat.com

سے سوال کیا کہ آپ اپنی شانِ اول کے بارے میں کچھ فرمایئے تو آپ نے فرمایا کہ میری امی جان کہتی تھیں کہ بے شک مجھ سے خارج ہوا ایک نور جس کی روشنی میں شام کے محلات نظر آئے۔"

## جمیع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ

اما الصورة و جمالها و تناسب اعضائه محمد حسنها فقد جاء ت الآثار الصحيحة و المشهورة الكثيرة بذلك من حديث على و انس بن مالك و ابى هريرة و البراء بن عازب و عائشة و ابن ابى هالة و ابى جُحيفه و جابر بن سمرة و ام معبد و ان عباس و معرّض بن معيقيب و ابى الطفيل و العدّاء بن خالد و حريم بن فاتك و حكيم بن حزام و غيرهم رضى الله عنهم من انه ﷺ كان ازهر اللّون ادعج انجل اشكل اهدب الاشغار ابلج ازجّ اقنّى افلج مدوّر الوجه واسع الجبين كثّ اللّحية تملأُ صدره سواء البطن و الصّدر واسع الصدر عظيم المنكمين ضخم العظام عبل العضدين و الزارعين و الاسافل رحب الكفين و القدمين سائل الاطراف انور المتجرد دقيق المسربة ربعة القدّ ليس بالطويل البائن و لا القصير المتردد و مع ذلك فلم يكن يماشيه احد ينسب الى الطول الّا

Marfat.com

طالہ ﷺ اجل الشعر اذا افتر ضاحکا افتر عن مثل سنا البرق و عن مثل حب الغمام اذا تکلم رؤی کالنور یخرج من ثنایاہ۔ (شفا شریف جلد اول صفحہ ۳۸)

ترجمہ: ''آپ حضور ﷺ کی صورت مبارک اور جمال مبارک اور آپ کے اعضاء مبارک اور قویٰ کے متناسب ہونے میں بہت سی احادیث صحیحہ اور مشہور منقول و مروی ہیں۔ من جملہ ان کے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یعنی حضرت علی، حضرت انس بن مالک، حضرت ابوہریرہ، حضرت براء بن عازب، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابن ابی ہالہ، حضرت ابن ابی جحیفہ، حضرت جابر بن سمرہ، حضرت ام معبد، حضرت عبد اللہ ابن عباس، حضرت معرض بن معیقیب، حضرت ابی طفیل، حضرت عداء بن خالد، حضرت حریم بن فاتک، حضرت حکیم بن حزام وغیرہم رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث مروی ہے کہ حضور ﷺ کا رنگ گورا، سیاہ و کشادہ آنکھیں سرخ ڈورے والی، لمبی پلکیں، روشن چہرہ، باریک ابرو، اونچی بینی، چوڑے دانت، گول چہرہ مبارک، فراخ پیشانی، گھنی ریش مبارک جو سینے کو ڈھانپ لے۔ شکم و سینہ ہموار، چوڑا سینہ، بڑے کاندھے بھری ہوئی ہڈی، موٹے بازو کلائیاں اور پنڈلیاں، ہتھیلیاں فراخ، قدم مبارک چوڑے، ہاتھ پاؤں لمبے، بدن مبارک خوب چمکتا ہوا، سینہ سے ناف بالوں کی باریک سی لکیر، میانہ قد نہ زیادہ طویل نہ زیادہ چھوٹا، اس کے باوجود جو سب سے لمبا آدمی ہوتا اگر آپ کے برابر کھڑا ہوتا تو آپ اس سے بلند معلوم ہوتے

Marfat.com

تھے، آپ کے بال نہ بالکل سیدھے نہ بل دار جب آپ ہنستے تو دندان مبارک سے نور چمکتا تھا۔ جب آپ گفتگو فرماتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ نور کی پھلجھڑیاں آپ کے دندان مبارک سے جھڑ رہی ہیں۔

# صحابیات کا عقیدہ

## حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

عن حلیمة السعدیة قالت لی ام خولة السعدیة اتوقدین النار فی منزلك طول اللیل فقلت لا و الله لا اوقد نارا ولکنه نور محمد صلی الله علهیه وسلم۔ (میلاد النبوی علامہ ابن جوزی صفحہ ۵۳)

ترجمہ: ''حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے ام خولہ سعدیہ نے کہا کہ کیا تم اپنے گھر میں رات بھر آگ روشن رکھتی ہو؟ میں نے کہا بخدا نہیں میں آگ تو روشن نہیں رکھتی لیکن یہ روشنی نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔''

## حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

و قالت شفاء ام عبد الرحمن لمّا ولدت امنة محمدا صلی اللہ علیہ وسلم و وضع علی یدی استھل صارخا فسمعت قائلا یقول رحمك ربك قالت الشفاء فاضاء لی مابین المشرق و المغرب حتی نظرت الی قصور الشام۔ (الوفا صفحہ ۹۴)

ترجمہ: ''حضرت شفاء ام عبد الرحمن فرماتی ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

ولادت باسعادت حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ہوئی تو آپ میرے ہاتھوں آئے تو میں نے غیب سے آواز سُنی۔ تیرے رب کا تجھ پر رحم ہو۔ شفاء کہتی ہیں۔ اس نور سے زمین میرے لیے مشرق و مغرب تک روشن ہوگئی یہاں تک کہ میں نے شام کے محلات دیکھے۔"

## ہند بنت اثاثہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

قالت هند بنت اثاثه رضی الله تعالیٰ عنها قد كنت بدر او نور ایستضاء به علیك تنزل من ذی العزة الكتاب۔ (طبقات ابن سعد صفحہ ۲۳۲ جلد ۲)

ترجمہ: "بے شک آپ ہیں نورانی چاند، کل کائنات میں آپ کی روشنی ہے اور آپ کے اوپر عزت والی کتاب نازل ہوئی۔"

## حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

و قالت ام ایمن رضی الله تعالیٰ عنها و قد كان بعد ذلك نوراً و سراجاً يضيئى فى الظلماء۔

(طبقات ابن سعد جلد دوم صفحہ ۳۳۳)

ترجمہ: "بے شک آپ وہ نور ہیں اور وہ سورج اندھیروں میں روشنی دینے والے۔"

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نورِ مجسم ماننے والے محدثین اور ان کی کتابوں کی مختصر فہرست

| نام کتاب | مصنف | متوفی |
|---|---|---|
| قصیدہ نعمانیہ صفحہ ۲۳ | امام اعظم نعمان بن ثابت بن زوطی | ۱۵۰ھ |
| فقہ مالکیہ جلد دوم صفحہ ۳۵۵ | امام مالک بن انس بن عامر | ۱۷۹ھ |

Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| مسند شافعی جلد سوم صفحہ ۴۳۶ | امام شافعی بن ادریس | ۲۰۴ھ |
| مسند احمد جلد چہارم صفحہ ۱۸۵ | امام احمد بن حنبل | ۲۲۱ھ |
| مصنف عبدالرزاق جلد سوم صفحہ ۶۴۲ | امام عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی | ۲۱۱ھ |
| سیرت ابن ہشام جلد اول صفحہ ۹۹ | امام محمد بن عبدالملک بن ہشام | ۲۱۳ھ |
| مسند حمیری جلد اول صفحہ ۲۵۴ | امام ابوبکر عبداللہ ابن زبیر حمیری | ۲۱۹ھ |
| طبقات ابن سعد جلد دوم صفحہ ۳۲۲ | امام محمد بن سعد بن منیع بصری | ۲۳۰ھ |
| مصنف ابن ابی شیبہ جلد گیارہ صفحہ ۵۱۳ | امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ | ۳۵ھ |
| دارمی جلد اول صفحہ ۳۳ | امام ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی | ۲۵۵ھ |
| بخاری مترجم جلد دوم صفحہ ۳۴۴ | امام محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بخاری | ۵۶ھ |
| مسلم شریف جلد اول صفحہ ۹۱ | امام مسلم بن حجاج نیشاپوری | ۲۶۱ھ |
| ابن ماجہ جلد اول مترجم صفحہ ۳۹۷ | امام ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ | ۲۷۳ھ |
| ابوداؤد جلد دوم صفحہ ۳۳۵ | امام ابوداود سلیمان بن اشعث | ۲۷۵ھ |
| ترمذی جلد دوم مترجم صفحہ ۶۴۶ | امام محمد بن عیسیٰ ترمذی | ۲۷۹ھ |
| ابن قتیبہ جلد اول صفحہ ۴۱ | امام محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری | ۲۷۶ھ |
| نسائی جلد اول صفحہ ۲۳۷ | امام احمد بن شعیب نسائی | ۳۰۳ھ |
| من عاش بعد الموت صفحہ ۶۸ | امام ابوبکر بن ابی الدنیا | ۲۸۱ھ |
| دارقطنی جلد سوم صفحہ ۴۵ | امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی | ۳۸۵ھ |
| حلیۃ الاولیاء جلد دوم صفحہ ۳۳۶ | امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی | ۳۰ھ |
| مستدرک حاکم جلد دوم صفحہ ۶۰۰ | امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری | ۴۳۲ھ |
| دلائل النبوۃ جلد اول صفحہ ۸۳ | امام حافظ ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی | ۴۸۵ھ |
| مسند ابی عوانہ جلد دوم صفحہ ۳۱۴ | امام ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق | ۳۱۶ھ |

Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| الشفاء جلد اول صفحہ ۱۰ | امام ابوالفضل قاضی عیاض بن موسیٰ | ۵۴۴ھ |
| الوفاء صفحہ ۹۴ | امام عبدالرحمن جوزی | ۵۹۷ھ |
| دقائق الاخبار صفحہ ۲ | امام محمد غزالی | ۵۰۵ھ |
| ابن عساکر جلد اول صفحہ ۲۳۰ | امام ابوالقاسم علی بن حسن بن عساکر | ۵۷۱ھ |
| مسند فردوس جلد چہارم صفحہ ۲۲۷ | امام ابوشجاع شیرویہ بن شہردار دیلمی | ۵۰۹ھ |
| شرح مسلم جلد اول صفحہ ۹۱ | امام ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف نووی | ۶۷۶ھ |
| مثنوی جلد دوم صفحہ ۳۶ | مولانا جلال الدین رومی | ۶۷۲ھ |
| شرح بخاری جلد سوم صفحہ ۲۴۵ | امام شمس الدین بن محمد بن یوسف کرمانی | ۶۷۴ھ |
| زاد المعاد جلد اول صفحہ ۳۸ | ابوعبداللہ بن قیم جوزیہ | ۷۵۱ھ |
| زوار المقابر صفحہ ۱۱۵ | تقی الدین بن تیمیہ الحرانی | ۷۲۸ھ |
| مدخل جلد دوم صفحہ ۳۵ | امام ابوعبداللہ بن محمد بن الحاج مالکی | ۷۳۷ھ |
| نزہۃ المجالس جلد دوم صفحہ ۱۱۶ | مولانا عبدالرحمن صفوری | ۷۵۳ھ |
| شرح بخاری جلد چہارم صفحہ ۳۴۲ | امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی | ۸۵۲ھ |
| شرح بخاری جلد ششم صفحہ ۲۰۹ | امام بدرالدین محمود بن احمد عینی | ۸۵۵ھ |
| شواہد النبوۃ صفحہ ۵۶ | امام نورالدین عبدالرحمن جامی | ۸۸۵ھ |
| مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۸۴، ۹۰ | امام احمد بن محمد بن ابوبکر قسطلانی | ۹۲۳ھ |
| قول البدیع صفحہ ۷۵ | امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمن سخاوی | ۹۰۲ھ |
| خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۱۵۹ | امام جلال الدین سیوطی | ۹۱۳ھ |
| معارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۹ | ملا معین الدین الواعظ کاشفی | ۹۰۷ھ |
| جمع الوسائل جلد اول صفحہ ۱۳ | امام علی بن سلطان بن محمد القاری | ۱۰۱۴ھ |
| سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ ۵۰ | امام علی بن برہان الدین حلبی | ۱۰۴۴ھ |

Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۳ | شیخ عبدالحق بن سیف الدین محدث دہلوی | ۱۰۵۲ھ |
| مکتوبات شریف دفتر سوم صفحہ ۱۵۴ | الشیخ مجدد الف ثانی احمد سرہندی | ۱۰۳۴ھ |
| نعمت کبریٰ صفحہ ۶ | امام ابن حجر مکی | ۹۷۳ھ |
| حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۲۲۳ | علامہ یوسف بنہانی | ۱۳۵۰ھ |
| دلائل الخیرات صفحہ ۴۶ | امام ابوعبداللہ بن سلیمان جزولی | ۸۷۰ھ |

# تفسیروں اور مفسرین کرام کی مختصر فہرست

| نام کتاب | مصنف | متوفی |
|---|---|---|
| تفسیر ابن عباس صفحہ ۲۷ | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ | ۶۸ھ |
| تفسیر ابن جریر جلد اٹھارہ صفحہ ۹۵ | ابوجعفر محمد بن جریر | ۳۱۰ھ |
| تفسیر معالم التنزیل جلد دوم صفحہ ۲۳ | حسین بن مسعود بغوی | ۴۶۰ھ |
| تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۳۹۴ | فخر الدین بن ضیاء الدین رازی | ۶۰۶ھ |
| تفسیر قرطبی جلد دوم صفحہ ۱۷۲ | ابوعبداللہ بن احمد قرطبی | ۶۷۱ھ |
| تفسیر مدارک جلد اول صفحہ ۲۰۶ | حافظ الدین عبداللہ بن احمد نسفی | ۷۰۱ھ |
| تفسیر خازن پارہ ۲۷ صفحہ ۱۹۰ | علاؤ الدین علی بن محمد بغدادی | ۷۲۵ھ |
| تفسیر البیضاوی جلد سوم صفحہ ۹۲ | ناصر الدین عبداللہ بن عمر بیضاوی | ۷۹۱ھ |
| تفسیر ابن کثیر جلد چہارم صفحہ ۱۷ | عماد الدین ابی الفدا ابن کثیر | ۷۷۴ھ |
| تفسیر در منثور جلد پنجم صفحہ ۴۹ | جلال الدین سیوطی | ۹۱۱ھ |
| تفسیر روح البیان جلد چہارم صفحہ ۳۷۰ | شیخ اسماعیل حقی | ۱۱۳۷ھ |
| تفسیر جمل جلد دوم صفحہ ۲۲۷ | سلیمان بن عمر الجمل | ۱۲۰۴ھ |
| تفسیرات احمدیہ | شیخ احمد عرف ملا جیون | ۱۱۳۰ھ |
| تفسیر صاوی جلد اول صفحہ ۲۷۵ | احمد بن محمد صاوی | ۱۲۰۴ھ |

Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| تفسیر روح المعانی پارہ ۲۷ صفحہ ۴۵ | شہاب الدین محمود آلوسی | ۱۲۷۰ھ |
| تفسیر مظہری پارہ ۶ صفحہ ۷۲ | قاضی ثناء اللہ پانی پتی | ۱۲۲۵ھ |
| تفسیر عزیزی پارہ ۳۰ صفحہ ۲۱۹ | شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی | ۱۲۳۹ھ |
| تفسیر حسینی صفحہ ۲۳۳ | ملاحسین کاشفی | ۹۱۱ھ |

## لغت اور صاحبانِ لغت کی فہرست

| نام کتاب | مصنف | متوفی |
|---|---|---|
| لسان العرب | جمال الدین محمد بن مکرم مصری | ۷۱۱ھ |
| مفردات | امام راغب اصفہانی | ۵۰۲ھ |
| منجد | لویس معلوف عیسائی | ۷۳۵ھ |
| صحاح جوہری | اسماعیل بن حماد جوہری | ۳۳۲ھ |
| قاموس | محمد بن یعقوب بن محمد فیروز آبادی | ۸۱۶ھ |

## اولیائے کرام کا عقیدہ مبارکہ

### شیخ عبدالقادر جیلانی (متوفی ۵۶۱ھ) کا عقیدہ

از جان و جہان و ہر چہ در عالم ہست — مقصود توئی و بر محمد صلوات

چوں ذرہ ذرہ شود ایں تنم بہ خاکِ لحد — تو بشنوی صلوٰۃ از جمیع ذرات

ترجمہ: ''جمیع ماکان و مایکون کا آپ مقصود ہیں۔ یا محمد آپ پر درود و سلام ہو۔ قبر میں اگر میرے جسم کا ذرہ ذرہ ہو جائے تب بھی آپ میرے جسم کے تمام ذروں سے درود و سلام کی آواز سنیں گے۔'' (افضل الصلوات صفحہ ۴۳، سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی م ۵۶۱ھ)

Marfat.com

## خواجہ عثمان ہرونی متوفی ۶۱۷ھ کا عقیدہ

پھر وہاں سے روضۂ رسول اللہ ﷺ کی زیارت پاک کے لیے مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے تو حضور پرنور کے روضہ منورہ پر حاضری دی تو حضرت خواجہ نے مجھ معین کو ارشاد فرمایا کہ اب تم حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر سلام کرو۔ میں نے عرض کیا: الصّلوٰۃ و السلام علیك یا نور اللہ۔ الصّلوٰۃ و السلام علیك یا رسول اللہ۔ تو روضہ انور سے آواز آئی و علیکم السلام یا قطب المشائخ تو خواجہ نے ارشاد فرمایا کہ معین الدین اب تمہارا کام پورا ہو گیا۔ (انیس الارواح مترجم صفحہ ۱۴ خواجہ عثمان ہارونی متوفی ۶۱۷ھ)

## خواجہ معین الدین چشتی اجمیری متوفی ۶۳۳ھ کا عقیدہ

از امتانِ دیگر ما آمدیم برسر     واں را کہ نیست باور برہان نورِ محمد است
در باغ و بوستانم دیگر مجو معینے     باغم بس است قرآں بستاں نورِ محمد است

(انیس الارواح فارسی، طبع قدیم صفحہ ۳)

ترجمہ: ''دوسری امتوں کے سردار ہیں۔ وہ چاہے نہ مانے ہماری دلیل و برہان نورِ محمد ہے۔ اے معین میرے باغ اور بوستان اس کے سوا کچھ نہیں کہ باغ میرا قرآن ہے بستان نورِ محمد ہے۔''

## خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۳۲ھ کا عقیدہ

اے از شعاعِ نورِ تو خورشیدِ تاباں را ضیاء
آنی کہ ہستی را شرف بالا تر از عرشِ علیٰ

ترجمہ: ''خورشیدِ درخشاں آپ کے روئے منور سے نورانی ہے۔ آپ کی ذاتِ گرامی وہ ہے کہ آپ کو عرشِ اعظم پر شرف حاصل ہے۔ (رسالہ قمر الچشت (جلد ۶۰، ۱۳۸۴ھ) انوار چشت صفحہ ۲۲)

Marfat.com

## حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۸۴ھ کا عقیدہ

صاحبِ معراج و صدرِ کائنات سایۂ حق نورِ آں خورشید ذات
نورِ او مقصودِ مخلوقات بود اصلِ معدودات و موجودت بود

ترجمہ: ''اے معراج جانے والے کائنات کے سرور! آپ ظلِ الٰہی اور خورشیدِ ذات کا نور ہیں۔ آپ کا نور تمام مخلوقات کا مقصود ہے اور تمام موجودات کی اصل آپ ہی کا نور ہے۔''

(انوار چشت صفحہ ۳۳، منطق الطیر صفحہ ۴۲)

## حضرت نظام الدین اولیاء محبوبِ الٰہی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۲۵ھ کا عقیدہ

آن چہ اول شد پدید از حبیبِ غیب بود نورِ پاکِ او بے ہیچ ریب
چوں شُد آں نورِ معظم آشکار در سجود افتاد پیشِ کردگار

ترجمہ: ''پردۂ غیب سے جو چیز سب سے پہلے ظاہر ہوئی وہ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ پاک تھا جونہی وہ نورِ معظم ظاہر ہوا تو اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں پڑ گیا۔'' (انوار چشت صفحہ ۳۳، منطق الطیر صفحہ ۴۲)

## حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۰۵۲ھ کا عقیدہ

کہ او صلی اللہ علیہ وسلم کہ باوجود نشا عنصری از نورِ حق جل وعلا مخلوق گشتہ است۔

ترجمہ: ''کیونکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود عنصری پیدائش کے اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔'' (مکتوبات شریف دفتر سوم صفحہ ۷۵)

## خواجہ عبد الاحد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۱۲۶ھ کا عقیدہ

جمالِ پاکش از نورِ جلال است وجود نور را سایہ محال است

ترجمہ: ''آپ کا وجودِ مقدس نورانی جلال سے ہے۔ اسی لیے نورانی جسم کا سایہ نہ تھا۔''

Marfat.com

## حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۰۵۲ھ کا عقیدہ

اللھمّ صلّ علٰی سیّدنا محمّد ن السابق للخلق نورہٗ و رحمۃ للعلمین ظھورہٗ۔

ترجمہ: ''اے اللہ رب العزت! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا نور سب خلق سے پہلے ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور تمام عالموں کے لیے رحمت ہے۔''

(جذب القلوب صفحہ ۲۷۶ شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

## حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری لاہوری متوفی ۴۶۵ھ کا عقیدہ

حبیبِ خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عبدٌ نوّر اللہُ قلبہٗ بالایمان۔

ترجمہ: ''وہ ایسا بندہ ہے جس کا دل اللہ نے نورِ ایمان سے منور کر دیا ہے۔ اسی نور کے فیض سے اس کا چہرہ چاند کی طرح چمکتا ہے اور وہ نورِ ربانی کا پیکر ہے۔'' (کشف المحجوب اردو صفحہ ۹۵)

## حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی متوفی ۶۳۲ھ کا عقیدہ

ان کے قلب کو بینائی عطا کی گئی اور اس قلب نے اس نور کی شعاع سے اللہ تعالیٰ کی طرف راہ پائی اور اسی نور یعنی سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر چیز روشن تھی کیونکہ پیدائشی طور پر آپ اصلِ عالم ہیں۔ اور تمام کائنات آپ کی طفیلی ہے۔

(عوارف المعارف مترجم صفحہ ۱۵۴)

## حضرت نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ قادری دہلوی متوفی ۱۲۸۶ھ کا عقیدہ

ملائک نے کیا تھا اس سبب سے سجدہ آدم کو

Marfat.com

کہ پیشانی سے ان کی نور تھا پیدا محمد کا

(گلزار شیفتہ صفحہ ۱۵ نواب مصطفیٰ خان قادری دہلوی)

## حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ کا عقیدہ

پس ظہور جمیع اسماء متقابلہ چوں ہادی و مضل و معطی و مانع و معز و مذل و باسط و قابض و رافع و خافض و اسماء غیر متقابلہ و جمیع حقائق مختلفہ و جمیع افراد متعددہ از اعلیٰ و ادنیٰ و نفیس و خسیس از عرش تا بہ فرش و ملائکہ علوی و جنہ سفلی ہمہ ناشی ازاں حقیقتِ محمدی ست و قول رسول مقبول۔ اوّل مَا خلق الله نوری و قول لولاك لما خلقت الافلاك و نغمه لولاك لما اظهرت الربوبية و نداء يا محمد انت عشقي و انا عشقك - تا ہفتاد ہزار سال برآں آند۔

(انفاس رحیمیہ صفحہ ۱۳ ارشادات شاہ عبد الرحیم متوفی ۱۱۳۱ھ)

## حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۳۹ھ کا عقیدہ

وسایۂ ایشاں برزمین نمی افتاد۔

ترجمہ: ''حضرت مصطفیٰ ﷺ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا۔''

(تفسیر عزیزی پارہ ۳۰ صفحہ ۲۱۹)

# علماء دیوبند کے مقتدا کا عقیدہ

## مولانا عبد الحی لکھنوی متوفی ۱۳۱۴ھ کا عقید:

و نور نبینا ﷺ انه خلق من نور الله و انه نور من نور الله۔ (عمدۃ الرعایہ جلد دوم صفحہ ۲۶۲ حاشیہ ۵)

ترجمہ: ''اور ہمارے نبی ﷺ کا نور اللہ کے نور سے خلق ہیں بلکہ آپ نور ہیں اللہ تعالیٰ کے نور سے۔''

Marfat.com

## مولانا قاسم نانوتوی متوفی ۱۲۹۷ھ بانی مدرسہ دیوبند کا عقیدہ

کہاں وہ رتبہ کہاں عقل نارسا اپنی
کہاں وہ نورِ خدا، کہاں یہ دیدہ زار

تو بوئے گل ہے اگر مثلِ گل اور نبی
تو نورِ شمس گر اور انبیاء ہیں شمس و نہار

حیاتِ جاں ہے تو ہیں اگر وہ جانِ جہاں
تو نورِ دیدہ ہے ہیں اگر وہ دیدۂ بیدار

رہا جمال پہ تیرے حجابِ بشریت
نہ جانا کون ہے کسی نے بھی بجز ستار

اگر قمر میں کچھ آجائے تیرے چہرے کا نور
تو رات دن ہو اور آگے ہو اس کے دن شبِ تار

(قصائد قاسمی صفحہ ۶)

## مولانا محمد یعقوب نانوتوی متوفی ۱۳۰۲ھ کا عقیدہ

تمہارا نور ہوا اصل نورِ ہستی کا — کسی کا نام نہ تھا جب ہوا تمہارا نام
وہ نور، نورِ الٰہی ہے روئے انور میں — خجل ہے مہر حقیقت بھی کچھ بدر تمام
وہ نور آپ کا تھا جو ہوئی امانت عرض — سماء و ارض و جبال و شجر رہے جی تھام

## مولانا رشید احمد گنگوہی متوفی ۱۳۲۳ھ کا عقیدہ

قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین۔

اور نور سے مراد حبیبِ خدا ﷺ کی ذات ہے۔ نیز حق تعالیٰ نے فرمایا:
اے نبی ہم نے تم کو نور اور مژدہ سنانے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کی طرف بلانے والا اور چراغ منیر بنا کر بھیجا ہے اور منیر روشن کرنے والے اور دوسروں کو نور دینے

Marfat.com

والے کو کہتے ہیں۔ (امداد السلوک صفحہ ۱۵۷)

## مولانا اشرف علی تھانوی متوفی ۱۳۶۲ھ کا عقیدہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت جو مصنف عبد الرزاق میں ہے بیان کر کے فرمایا:

"اس حدیث سے نور محمدی کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقیہ ثابت ہوا۔" (نشر الطیب صفحہ ۱۳)

اسی طرح صفحہ ۳۰۰ پر ہے:

نامِ احمد چوں چنیں یاری کند   تا کہ نورش چوں مددگاری کند

## محمد انور شاہ کاشمیری متوفی ۱۳۵۲ھ کا عقیدہ

تعالی الذی کان و لم یکن اسویٰ   و اول ما جلّی العماء بمصطفٰی

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ اس وقت بھی موجود تھا جب اور کچھ بھی نہ تھا۔ پھر اللہ نے مخلوق کو بنانا چاہا تو سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا فرمایا۔" (ضرب الخاتم علی حدوث العالم صفحہ ۲)

اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے اس نورِ اول سے اپنی قدرت کاملہ کے ساتھ تمام کائنات کا اظہار فرمایا۔

## مولانا ادریس کاندھلوی متوفی ۱۳۴۸ھ کا عقیدہ

سراج منیر کشمس الضحیٰ   و خیر البرایا و نور قدیم

ترجمہ: "آپ روشن چراغ ہیں سورج کی طرح نوری اور تمام مخلوق میں بہتر وہی نور قدیم ہیں۔" (مقدمہ مقامات حریری صفحہ ۳)

## مولانا زکریا کاندھلوی متوفی ۱۳۶۷ھ کا عقیدہ

کتاب شمائل ترمذی صفحہ ۳۵۴ کی شرح میں لکھتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

تو سراسر نور تھے۔

## علماء اہل حدیث کا عقیدہ

### ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ کا عقیدہ

رسول اللہ ﷺ پر جب آثارِ وفات ظاہر ہوئے تو آپ ﷺ شدتِ تکلیف کی وجہ سے اپنی چادر مبارک کو بار بار اپنے نوری چہرے پر ڈال لیتے تھے۔

(زوار المقابر مترجم صفحہ ۱۱۵)

### ابن قیم متوفی ۷۵۱ھ کا عقیدہ

انہ قال انا سید ولد ادم و لا فخر و سماہ اللہ سراجاً منیرًا۔

ترجمہ: ''بے شک اس ذات گرامی نے فرمایا کہ میں تمام انسانیت کا سردار ہوں۔ مجھ کو اس پر فخر نہیں اور اللہ نے آپ ﷺ کا نام نورانی چراغ فرمایا ہے۔'' (زاد المعاد جلد اول صفحہ ۳۸)

### مولانا محمد اسمٰعیل دہلوی متوفی ۱۲۴۶ھ کا عقیدہ

آرے کسیکہ بے بصر است البتہ از نور افشانی او بے خبر است

(منصب امامت صفحہ ۱۶)

ترجمہ: ''ہاں جو آدمی ہدایت کی آنکھ سے اندھا ہے وہ بے شک آپ کی نور افشانی سے بے خبر ہے۔''

### نواب محمد صدیق حسن خاں بھوپالی متوفی ۱۳۲۳ھ کا عقیدہ

نور الٰہی تجلّی رحمۃٍ حتّٰی انا رحنادس الغبراء

ترجمہ: ''حضرت محمد ﷺ خدا کے نور ہیں۔ رحمت کی تجلی ہیں۔ حتیٰ کہ

Marfat.com

آپ ﷺ نے سخت اندھیروں کو روشن فرمادیا۔"

(نفح الطیب صفحہ ۶۰، الشمامۃ العنبریہ صفحہ ۱۰)

## مولانا وحید الزمان متوفی ۱۳۲۵ھ کا عقیدہ

بدء الله سبحنه الخلق بالنور المحمدی.

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے نور محمدی سے خلق کو شروع فرمایا۔"

(ہدیۃ المہدی جزءاول صفحہ ۵۶)

## مولانا حافظ محمد بارک اللہ لکھوی متوفی ۱۳۱۱ھ کا عقیدہ

چمن ویلے مائی ڈٹھا نور کنوں چمکارا

جو شام ولایت شہر دسادے اس نوروں آشکارا

(تفسیر محمدی منزل ہفتم صفحہ ۴۲۹)

## مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی متوفی ۱۳۷۲ھ کا عقیدہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آنحضرت ﷺ سے محبت و الفت محتاجِ بیان نہیں۔ محبت ہی تو تھی جس نے ان کی نظر میں سرورِ عالم ﷺ کی ذاتِ گرامی کی تعظیم اور آپ ﷺ کے ارشادات کی تعمیل اور آپ ﷺ کی سیرت و سنت کی اتباع کے سامنے ان کے مال و جان، عزت و آبرو، وطن و مکان، زن و فرزند سب کچھ ہیچ اور بے حقیقت کر دیئے تھے۔ وہ حضور پر نور ﷺ کی مرضی کو اپنی مرضی و خواہش پر مقدم رکھتے تھے۔ (تاریخ اہل حدیث صفحہ ۳۱۴)

## مولانا ثناء اللہ امرتسری متوفی ۱۳۶۸ھ کا عقیدہ

سلام اس نور رب العالمین پر سب اس کی آل پر اور اصحابِ دیں پر

(کتاب ترک الاسلام صفحہ ۱۳)

Marfat.com

## مولانا مولوی نور حسین گرجاکھی کا عقیدہ

ہر کہ بر دینِ محمد شد فدا
میر سد در مرتبۂ اولیاء

ہادیٔ عالم ہے وہ نورِ مبیں
ہے مخالف ان کا ناری بالیقیں

سورج وانگ محمد سرور دیوے خوب شاعیں
سارا عالم روشن کیتا مشرق مغرب تائیں

Marfat.com

# نور کا ظہور

و روی عبد الرزاق بسنده عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قال قلت یا رسول الله بابی انت و امّی اخبرنی عن اوّل شیءٍ خلقه الله قبل الاشیاء قال یا جابر ان الله تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نوره فجعل ذلك النور یدور بالقدرة حیث شاء الله تعالیٰ و لم یکن فی ذلك الوقت لوح و لا قلم و لا جنة و لا نار و لا ملك و لا سماء و لا ارض و لا شمس و لا قمر و لا جنّی و لا انسی فلما اراد الله تعالیٰ ان یخلق الخلق قسم ذلك النور اربعة اجزاء فخلق من الجزء الاوّل القلم و من الثانی اللّوح و من الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الجزء الاوّل حملة العرش و من الثانی الکرسی و من الثالث باقی الملٰئکة ثم قسم الجزء الرابع اربعة اجزاءٍ فخلق من الاول السمٰوات و من الثانی الارضین و من الثالث الجنة و النار ثم قسم الجزء الرابع

Marfat.com

اربعة اجزاء فخلق من الاول نور ابصار المؤمنين و من الثانی نور قلوبھم و ھی المعرفة باللہ تعالیٰ و من الثالث نور انسھم و ھو التوحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ترجمہ: ''حضرت امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، تمام اشیاء سے قبل اللہ تعالیٰ نے جو شے پیدا کی ہے، مجھ کو اس کی خبر دیجئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے جملہ اشیاء سے قبل اپنے نور سے تیرے نبی کے نور کو پیدا کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جس جگہ چاہا، اس کی قدرت سے وہ نور دورہ کرنے لگا۔ اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم اور نہ جنت تھی نہ دوزخ، نہ کوئی فرشتہ تھا نہ کوئی آسمان تھا نہ زمین تھی نہ کوئی سورج تھا نہ کوئی چاند نہ کوئی جن تھا نہ انسان، جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ فرمایا کہ مخلوق کو پیدا کرے، تو اس نور کو چار اجزاء پر تقسیم کیا۔ (یعنی اس نور کی چار شعاعیں ظاہر فرمائیں)

اوّل جزو سے اس نور کے قلم پیدا کیا اور دوسرے جزو سے لوح اور تیسرے جزو سے عرش پیدا کیا۔ پھر چوتھے جزو کو مزید چار شعاعوں میں ظاہر فرمایا۔

اوّل جزو سے حاملانِ عرش پیدا کیے۔ دوسرے جزو سے کرسی پیدا فرمائی۔ تیسرے جزو سے کل ملائکہ پیدا فرمائے۔ پھر اس

Marfat.com

نور کی چوتھی شعاع سے مزید چار شعاعیں ظاہر فرمائیں۔
پہلے جزو سے سات آسمان پیدا فرمائے۔ دوسرے جزو سے سات زمینیں پیدا کیں۔ تیسرے جزو سے جنت اور دوزخ پیدا کیے۔ پھر چوتھے جزو سے چار مزید اشعاع پیدا فرمائیں۔
اول جزو سے مومنوں کے ابصار کے نور کو پیدا کیا اور دوسرے جزو سے مومنوں کے قلوب کے انوار کو پیدا فرمایا۔ یہی وہ نور اللہ کی معرفت ہے اور تیسرے جزو سے مومنوں کے انس کے نور کو پیدا فرمایا اور وہ توحید ہے۔ یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

(مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۹۹، سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ ۵۰، انوار محمدیہ صفحہ ۸، حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۲۸)

Marfat.com

# انتقالِ نور

اللہ تعالیٰ نے جب بعثتِ محمدی ﷺ کا ارادہ فرمایا تو مروی ہے:

عن كعب الاحبار قال لمّا اراد الله تعالىٰ ان يخلق محمّدا ﷺ امر جبريل عليه السلام ان ياتيه فاتاه بالقبضة البيضاء التى هى موضع قبر رسول الله ﷺ فعجنت بماء التسنيم ثم غمست فى انهار الجنة و طيف بها فى السمٰوات و الارض فعرفت الملٰئكة محمّداً و فضله قبل ان تعرف اٰدم. ثمّ كان نور محمّد صلى الله عليه وسلّم يُرٰى فى غرة جبهة اٰدم، و قيل له يا اٰدم هذا سيد ولدك من النبياء المرسلين فلما حملت حوّاء بشيث انتقل عن اٰدم الى حوّاء، و كانت تلد فى كل بطن ولدين الاشيثا فانها ولدته وحده كرامة لمحمّد ﷺ ثم لم يزل ينتقل من طاهر الىٰ طاهر الى ان وُلد ﷺ۔

ترجمہ: ''حضرت کعب الاحبار سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا تخلیقِ محمد ﷺ کا تو اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو حکم دیا کہ جائے اور ایک مٹھی مٹی جہاں قبرِ رسول ﷺ قرار پائی ہے لائے۔ وہ تسنیم کے پانی میں بھگو دو اور جنت کی نہروں میں غوطہ دو اور ہفت زمین اور ہفت آسمان میں پھیراؤ۔ تاکہ تمام ملائکہ

Marfat.com

محمد ﷺ اور ان کی فضیلت کو پہچان لیں۔ یہ آدم علیہ السلام کے عرفان سے پہلے کی بات ہے۔ پھر نورِ محمد ﷺ کو پیشانیٔ آدم میں چمکایا اور آدم کے لیے کہا گیا: اے آدم یہ سردار ہے تیری اولاد میں کل نبیوں اور رسل کا پس جب حضرت حوّا، حضرت شیث سے حاملہ ہوئیں تو یہ نور حضرت آدم سے حضرت حوّا کی طرف منتقل ہو گیا۔ وہ ہر حمل میں دو بچے جنا کرتی تھیں مگر شیث علیہ السلام یکتا پیدا ہوئے۔ یہ فضیلت تھی حضرت محمد ﷺ کی۔ پھر وہ نور اسی طرح انتقال فرماتا رہا پاکیزہ اصلاب سے طاہرہ ارحام کی طرف۔ یہاں تک کہ حضرت محمد ﷺ کی ولادت پاک ہوئی۔

(الوفاء صفحہ ۳۴، انوار محمدیہ صفحہ ۱۰، سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ ۵۰)

تفسیر بحر العلوم نسفی میں تحریر ہے کہ تخلیقِ آدم کے بعد نور محمدی ﷺ ان کی پشت پر امانت رکھا گیا تھا۔ جناب آدم علیہ السلام جب بھی فرشتوں سے ملاقات فرماتے تو تمام فرشتے آپ کے پیچھے عزت واحترام کے ساتھ چلتے۔ ایک دفعہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں کے آپ کے پیچھے پیچھے چلنے کے بارے حضرت حق سے سوال کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا: اے آدم یہ استقبال واحترام اس نور مبارک کے لیے ہے جو تمہاری پشت مبارک میں ودیعت ہے اور تمہارے سرور کا سبب ہے۔ یہ سب فرشتے اس نور کی تعظیم کرتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: یا الٰہی کیا ہی اچھا ہو کہ اس نور مبارک کو میرے جسم کے کسی ایسے حصے میں منتقل کر دیا جائے جس کو میں دیکھ سکوں اور خوشی حاصل ہو۔ اللہ رب العزت نے آپ کے اس نور کو آپ کے انگوٹھے کے پاس والی انگلی میں منتقل فرما دیا۔ جب حضرت آدم علیہ السلام نے اس نور مبارک کی زیارت فرمائی تو انگلی اٹھا کر دو مرتبہ شہادت دی۔ اسی دن سے اس انگلی کو شہادت کی انگلی کہا جانے لگا۔ اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے انگلی کو چوما اور آنکھوں سے لگایا اور نبی آخر الزمان ﷺ پر ہدیہ درود وسلام پیش فرمایا۔ کہا جاتا

Marfat.com

ہے کہ اذان میں اشھد ان محمداً رسول اللہ سن کر انگشتِ شہادت چومنا اور آنکھوں سے لگانا سنتِ آدم علیہ السلام ہے اور اس کی فضیلت میں بہت سی احادیث مروی ہیں۔ (مترجم معارج النبوت رکن اول صفحہ ۴۳۶)

فلمّا ایقن اٰدم بالموت اخذ بید ولدہ شیث و قال یا بُنیّ انّ اللہ تبارك و تعالیٰ امرنی ان اٰخذ علیك عھدًا من اجل ھذا النّور۔

ترجمہ: ''جب حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے آخری وقت یعنی اجل کا یقین ہو گیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے فرزند ارجمند حضرت شیث علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے میرے فرزند مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ میں اس نور مبارک کے بارے میں تم سے عہد لوں۔'' (طبقات ابن سعد صفحہ ۳۸، سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ ۵۰، انوار محمد صفحہ ۱۰)

یہ نور مبارک اسی طرح پشت در پشت چلتا آیا جس طرح کہ نسب نامہ سے ظاہر ہے جو کہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک کافی کتابوں میں لکھا گیا ہے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عدنان تک نسب نامہ بالکل صحیح ہے۔ اس سے آگے قابل اعتماد نہیں ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ حضرت اسمٰعیل، حضرت ابراہیم، حضرت نوح، حضرت ادریس، حضرت شیث علیہم السلام حضور کے آبا و اجداد میں سے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ باقی نسب نامہ کے اسماء میں کافی کمی بیشی تاریخ کی کتابوں مین پائی جاتی ہے لیکن عدنان تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق بالکل صحیح نسب نامہ ہے۔

## حضرت عبد اللہ کا حُسنِ مبارک

و کان عبد اللہ احسن من روی فی قریش قط فخرج یوما علی نساءٍ من قریش مجتمعات. فقالت امراۃ

Marfat.com

منهن، یا نساء قریش، ایّتکن تتزوج هذا الفتٰی فتصطاد النور الذی بین عینیه؟ و ان بین عینیه نورا۔ قال فتزوجته اٰمنة بنت وهب بن عبد مناف بن زهرة فجامعها فحملت برسول الله ﷺ۔

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بہت خوبصورت تھے تمام قریش میں ایک دن وہ گزرے تو بہت سی عورتیں قریش کی جمع تھیں۔ وہ عورتیں کہنے لگیں کہ اے قریش کی عورتو! اس جوان سے بھی کسی کی شادی ہو گی جس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں نور چمک رہا ہے۔ راوی نے کہا: پھر آپ کی شادی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ سے ہوگئی۔ جب قربت فرمائی وہ نورِ مقدس حضرت عبد اللہ سے حضرت آمنہ کو بطور امانت ودیعت ہوا۔''

(دلائل النبوت بیہقی جلد اول صفحہ ۸۷، سیرت ابن ہشام جلد اول صفحہ ۱۸۰، طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۹۶، سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ ۶۳، معارج النبوت رکن اول صفحہ ۸۶، مدارج النبوت جلد اول صفحہ ۳۰)

## حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عبد اللہ تک مختصر حالات

حضرت آدم علیہ السلام کے ہاں ہر سال کے بعد حضرت حوّا کے بطن سے دو بچے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے۔ چالیس حمل کے بعد اکتالیسویں حمل کی ولادت میں صرف ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام شیث (علیہ السلام) رکھا گیا۔ یہ حضرت آدم علیہ السلام کا آخری بیٹا تھا۔ نورِ محمدی ﷺ اسی کو تفویض ہوا اور اسی کو ساتھ لے کر آدم علیہ السلام نے کعبہ شریف تعمیر کیا اور وہ چمکدار پتھر جس کو وہ جنت سے اپنے ہمراہ لائے تھے، کعبہ شریف کی دیوار میں نصب کر دیا۔ جو حجر اسود کے نام سے مشہور ہوا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں نکاح کا طریقہ یہ تھا کہ پہلے حمل کی لڑکی کا دوسرے

Marfat.com

حمل کے لڑکے کے ساتھ نکاح کر دیا جاتا تھا کیونکہ اس وقت سوائے اس کے اور کوئی سبیل ہی نہ تھی۔ اس طرح ان سے نسلِ انسانی کا سلسلہ شروع ہوا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کی ایک ہزار سالہ زندگی میں ان کی اولاد چالیس ہزار تک پہنچ چکی تھی اور حضرت آدم علیہ السلام کے ایک لڑکے نے جس کا نام قابیل تھا وہ اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر کے اپنی جڑواں بہن اقلیماء کو بطور بیوی ہمراہ لے کر اغواء کر کے عدن میں آیا اور یہاں آکر رہنے لگا۔ چنانچہ اس کی اولاد میں زنا، چوری، شراب خوری، ناچ گانا وغیرہ برائیوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ہابیل کی جڑواں بہن کا نکاح حضرت شیث علیہ السلام سے کر دیا اور ان کو اپنا خلیفہ اور نائب مقرر کیا۔ چنانچہ حضرت شیث علیہ السلام، حضرت آدم علیہ السلام پر نازل شدہ صحائف کے مطابق اپنی اولاد میں تبلیغ فرماتے رہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ایک ہزار سال عمر پا کر انتقال فرمایا اور منیٰ میں جہاں آج کل مسجد خیف ہے، دفن ہوئے۔ آپ کے ایک سال بعد حضرت حوّا نے انتقال فرمایا اور بحر قلزم کے کنارے جدہ میں دفن ہوئیں۔ اسی وجہ سے اس کا نام جدۃ ہوا۔

حضرت شیث علیہ السلام کی اولاد میں سب سے چھوٹے بیٹے کا نام حضرتِ انوش ہے۔ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ان میں منتقل ہوا۔ حضرت شیث علیہ السلام نے ۹۱۲ برس کی عمر پا کر وفات پائی اور عراق کے شہر موصل میں دفن ہوئے۔

حضرت انوش اپنے دادا حضرت آدم علیہ السلام کی زندگی میں ہی پیدا ہو چکے تھے۔ جس وقت آپ پیدا ہوئے، آپ کے والد حضرت شیث علیہ السلام کی عمر ۱۶۰ برس تھی، اور آپ کے دادا حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ۴۸۰ برس کی تھی۔ جب حضرت انوش کی عمر ۱۹۰ سال کی ہوئی تو آپ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام قینان رکھا گیا۔ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں منتقل ہوا۔ حضرت انوش نے ۹۶۲ برس عمر پا کر انتقال فرمایا۔

Marfat.com

حضرت قینان کی عمر ۱۶۰ برس کی ہوئی تو ان کے ہاں مہلائیل پیدا ہوئے۔ نور محمدی ﷺ ان میں منتقل ہوا۔ حضرت قینان نے ۷۲۰ برس عمر پا کر انتقال فرمایا۔

مہلائیل کی عمر جب ۱۳۵ برس کی ہوئی تو آپ کے ہاں ایک فرزند پیدا ہوئے، جن کا نام الیارد رکھا گیا اور یہی نور محمدی ﷺ کے امین ہوئے۔ حضرت مہلائیل ۹۶۵ برس کی عمر میں وصال فرما گئے۔

جب الیارد کی عمر ۱۶۲ برس کی ہوئی تو آپ کے ہاں ایک فرزند اخنوخ یعنی حضرت ادریس علیہ السلام پیدا ہوئے۔ نور محمدی ﷺ ان میں منتقل ہوا۔ نام اخنوخ تھا لیکن بوجہ کثرتِ درسِ صحفِ آسمانی آپ کا لقب ادریس پڑ گیا۔ آپ پر تیس صحائف نازل ہوئے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کی عمر جب ۶۵ سال ہوئی تو آپ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام متوشلخ رکھا گیا۔ نورِ محمدی ﷺ کے یہی امین ہوئے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کو ۳۶۵ برس کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا۔

متوشلخ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام لمک رکھا گیا۔ نور محمدی ﷺ انہی کو تفویض ہوا۔ جب لمک کی عمر ۱۸۰ برس کی ہوئی تو ان کے ہاں حضرت نوح علیہ السلام پیدا ہوئے۔ نام عبد الغفار رکھا تھا لیکن زاری و نوحہ کی کثرت کی وجہ سے نوح مشہور ہو گئے۔ قوم کی ایذائیں اور سختیاں برداشت کرنے کے بعد آخر نوح علیہ السلام کی دعا سے ایک طوفان آیا اوپر اور نیچے پانی ہی پانی ہو گیا۔ اس نے سوائے اہلِ حق کے جو کشتی نوح میں سوار تھے، سب کا خاتمہ کر دیا۔ از سرِ نو نوح علیہ السلام کے تین بیٹوں، یافث، حام اور سام سے نسلِ انسانی کا سلسلہ چلا۔ اس لیے نوح علیہ السلام کو آدمِ ثانی کہا جاتا ہے۔ سام کی اولاد شام، فلسطین، اردن، حجاز، یمن، نجد اور عراق وغیرہ میں پھیلی اور یافث کی اولاد یونان، ترکستان، چین، روس، جاپان وغیرہ میں پھیلی۔

نورِ محمدی ﷺ سام سے منتقل ہو کر ان کے سب سے چھوٹے بیٹے عابر

Marfat.com

الھود کوتفویض ہوا۔ عابر الھود کے دو بیٹے مشہور ہیں۔ ایک کا نام قحطان اور دوسرے کا فالخ ہے۔ قحطان کے چھ بیٹے تھے۔ عمان، عامر، حضرموت، جرہم، یمن، یوب۔ لیکن نور محمدی ﷺ فالخ کوتفویض ہوا۔

ان کے دو بیٹے مشہور ہیں۔ ملکان اور ارغو۔ نور محمدی ﷺ ارغو کو تفویض ہوا۔

ارغو کے چھوٹے فرزند شاروخ جونور محمدی سے سرفراز نعمتِ کبریٰ ہوئے۔

ان سے ان کے بیٹے ناحور کو یہ شرف حاصل ہوا۔ حضرت ناحور کے آٹھ بیٹے تھے۔ عوض، بیقال، باعور، سیول، فہویل، ہاران، تارخ، آذر بیقال کی اولاد سے لقمان حکیم ہوئے، جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ حضرت سیدہ سارہ زوجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہاران کی بیٹی تھی۔ نور محمدی ﷺ تارخ میں منتقل ہوا۔

حضرت تارخ کے تین بیٹے تھے۔ ناحور، ہاران، ابراہیم۔ تارخ سے نور محمدی ﷺ منتقل ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السلام میں آیا۔

حضرت سارہ کی خادمہ حضرت ہاجرہ کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا پیدا ہونا مقدر ٹھہرایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نور محمدی ﷺ منتقل ہو کر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو تفویض ہوا۔ نور محمدی ﷺ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں منتقل ہوتا ہوا حضرت عدنان میں آیا۔

عدنان حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اکیسویں پشت میں ہیں۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں چالیس پشتوں کے بعد عدنان آتے ہیں۔ عدنان سے بیس پشتوں کے بعد نبی کریم ﷺ آتے ہیں۔ اس طرح سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں حضور ﷺ اکسٹھویں یا ساٹھویں پشت میں ہیں۔

عدنان کے بعد حضرت معدّ کو یہ نور تفویض ہوا۔ حضرت معدّ کے بیٹے کثیر التعداد تھے۔ لیکن یہ نور محمدی ﷺ نزار کے حصے میں آیا۔

Marfat.com

تو حضرت نزار سے یہ نور محمدی ﷺ آپ کے بیٹے مضر کو تفویض ہوا جو چوتھے بیٹے تھے۔

حضرت مضر کے دو بیٹے مشہور تھے۔ عیلان اور الیاس۔ نور محمدی ﷺ مضر سے ہو کر الیاس ہی کو سرفرازی عطا کر گیا۔ حضرت الیاس ہی ہیں کہ سب سے پہلے قربانی کے اونٹ بیت اللہ شریف کو بھیجتے۔ جب حج کو تشریف لے جاتے تو اپنے جسم میں سے نبی کریم ﷺ کا اللّٰھمّ لبّیك کہنا سنتے تھے۔

حضرت الیاس علیہ السلام سے ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام مدرکہ تھا۔ آپ کی پیشانی میں نور مصطفیٰ ﷺ روشن تھا۔

مدرکہ کے پانچ بیٹے تھے لیکن نور محمدی ﷺ ان میں سے حضرت خزیمہ کو منتقل ہوا۔

آپ کے سات بیٹے تھے سب سے بڑے کنانہ تھے۔ نور محمدی ﷺ انہی کو تفویض ہوا۔

حضرت کنانہ کے چودہ بیٹے تھے لیکن نور محمدی ﷺ ان میں سے نضر کو تفویض ہوا جو کہ نور محمدی ﷺ کی وجہ سے بہت زیادہ حسین و جمیل تھے۔ حضرت نضر کے آٹھ بیٹے تھے مگر نور محمدی ﷺ ان میں سے مالک کو تفویض ہوا۔

مالک بہت بڑے سخی اور مہمان نواز تھے۔ آپ کے بڑے بیٹے فہر کو نورِ محمدی ﷺ کی امانت کا شرف حاصل ہوا۔

فہر کا لقب قریش تھا۔ جس سے قبیلہ قریش مشہور ہوا۔ حضرت فہر کے سات بیٹے تھے۔ جن میں سے آپ کے بڑے لڑکے غالب کو نور محمدی ﷺ نصیب ہوا۔

غالب بڑے عقلمند اور دانا تسلیم کیے جاتے تھے۔ نور محمدی ﷺ غالب سے منتقل ہو کر ان کے بیٹے لُوی کو تفویض ہوا۔

حضرت لُوی سے یہ امانت نور محمدی ﷺ آپ کے بڑے فرزند حضرت

Marfat.com

کعب کو قدرتِ حق نے سونپی۔

حضرت کعب نے ایک دن قریش کو جمع کر کے نبی آخر الزماں ﷺ کے مبعوث ہونے کا ذکر فرمایا اور یہ بھی کہا کہ وہ نبی آخر الزماں میری ہی اولاد میں مبعوث ہوں گے۔ عربوں میں حضرت کعب کو بڑی عظمت حاصل تھی۔ ان سے نور محمدی منتقل ہو کر آپ کے فرزند حضرت مُرّہ کو قدرتِ حق سے سونپا گیا۔

حضرت مُرّہ کے تین بیٹے تھے، کلاب، تیم، یقظہ لیکن نورِ رسالتِ محمدی ﷺ کلاب کو امانت میں ملا۔

حضرت کلاب کے دو بیٹے تھے۔ زمرہ اور قُصَی، نور حضور پر نور ﷺ قصی کو کلاب سے امانت میں تفویض ہوا۔

قُصَیٰ سے یہ امانتِ ایزدی آپ کے فرزند عبد مناف کو ورثہ میں ملی۔

عبد مناف کے کئی بیٹے تھے۔ عبد مناف اسی نور کی وجہ سے اتنے حسین و جمیل تھے کہ لوگ آپ کو قمر البطحیٰ کہتے تھے۔ آپ کے چار بیٹے تھے۔ نوفل، مطلب، عبد الشمّس، ہاشم۔

لیکن نور محمدی ﷺ حضرت ہاشم کو امانت میں تفویض ہوا۔ عبد الشمّس کے ایک بیٹے کا نام اُمیّہ تھا۔ جس کی اولاد بنی امیہ کہلائی۔ حضرت جبیر بن مطعم نوفل کی اولاد سے ہیں اور حضرت مسطح بدری، حضرت امام شافعی، مطلب کی اولاد سے ہیں۔

حضرت ہاشم سے نور محمد رسول اللہ ﷺ منتقل ہو کر حضرت عبد المطلب کے حصے میں آیا۔ حضرت عبد المطلب کے تیرہ لڑکے تھے۔ قثم، عبد الکعبہ، ضرار، المقوم، حجل، الحارث، ابولہب، ابو طالب، الزبیر، العباس، حمزہ، عبد اللہ لیکن عبد المطلب سے یہ امانتِ نور محمدی ﷺ آپ کے سب سے چھوٹے فرزندِ ارجمند حضرت عبد اللہ کی پیشانی میں آ جلوہ فرما ہوئی۔ جن پر قریش کی ہر عورت فدا تھی۔ ایک عورت نے اس طرح آپ کی خدمت میں کہا:

Marfat.com

رایت نور النبوۃ فی وجھک فاردت ان یکون
ذالك فی و ابی اللہ الّا ان یصیر حیث احب۔

ترجمہ: ''میں نے تمہارے چہرے میں نورِ نبوت دیکھا تھا اور میں نے
چاہا تھا کہ وہ نور مجھ میں منتقل ہو جائے مگر اللہ کو منظور نہیں تھا۔
اس نے جہاں چاہا، رکھ دیا۔''

و لما حوت منه امنة ما حوت فحیرت نفحر الذلك ثانی

ترجمہ: ''اور جب بی بی آمنہ نے ان سے وہ چیز حاصل کر لی تو وہ اس
چیز کے شرف سے ایسی فخر والی ہو گئی کہ دنیا میں اس کا کوئی ثانی
نہیں رہا۔'' (خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۴۱، طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۹۷)

عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فلما خلق
اللہ ادم القی ذلك النور فی صلبه قال رسول اللہ
ﷺ فاھبطنی اللہ الی الارض فی صلب ادم
وجعلنی فی صلب نوح و قذف بی فی صلب
ابراھیم ثم لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب
الکریمة و الارحام الطاھرة حتی اخرجنی من بین
ابویّ لم یلتقیا علی سفا۔

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے
آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا کہ پھر نور کو ان کے صلب میں رکھا۔ پھر
اللہ تعالیٰ نے مجھے صلب آدم میں رکھ کر زمین پر اتارا اور مجھے
صلبِ نوح اور صلبِ ابراہیم علیہما السلام میں پہنچایا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے
اصلابِ طیبہ اور ارحامِ طاہرہ میں منتقل فرماتا رہا۔ یہاں تک کہ
مجھے میرے والدین سے خارج فرمایا۔ آدم علیہ السلام سے میرے

Marfat.com

والدین تک کوئی بھی زانی نہیں ہوا۔

(ابونعیم، مواہب اللدنیہ، خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۳۹)

عن انس قرأ النبی ﷺ لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِکُمْ بفتح الفاء و قال انا انفسکم نسبًا و صھراً و حسبًا لیس فی اٰبائی من لدن اٰدم سفاح کلنا نکاح۔ (مواہب اللدنیہ، خصائص کبریٰ جلد ا صفحہ ۳۹)

ترجمہ: ''حضرت انس (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ نبی ﷺ نے لقد جاء کم رسول من انفسکم کو فا کی زبر سے پڑھا اور فرمایا کہ میں حسب ونسب وصہر میں تم سب سے اعلیٰ تر اور نفیس ترین ہوں۔ آدم علیہ السلام سے آج تک میرے آبا و اجداد میں میرے والدین تک کوئی زانی نہیں ہوا۔ سب نے نکاح کیا ہے۔''

Marfat.com

# لفظِ میلاد

میلاد الرجل: اسم الوقت الذی وُلِدَ فیه۔
(لسان العرب جلد ۳ صفحہ ۴۶۸)

ترجمہ: ''انسان کی پیدائش: اس وقت کا تعین، جس وقت میں پیدا ہوا ہو۔'' (جمال الدین بن مکرم متوفی ۷۱۱ھ)

میلاد: وقت الولادۃ۔
(المنجد صفحہ ۱۰۱۹ مصنفہ لویس معلوف متوفی ۷۳۵ھ)

ترجمہ: ''میلاد: پیدائش کا وقت۔''

اَلْوَلَدُ: مذکر مونث واحد تثنیہ جمع پر بولا جاتا ہے۔ (المنجد صفحہ ۱۱۰۵)

مَوْلِد: ولادت کی جگہ یا وقت۔ (المنجد صفحہ ۱۱۰۶)

اَلْوَلَدُ: جو جنا گیا ہو۔ (مفردات صفحہ ۱۱۳۹ امام راغب اصفہانی متوفی ۵۰۲)

ماجاء میلاد النبی۔ (ترمذی باب فضائل صفحہ ۶۳۵)

میلاد: وقت الولادۃ او وقائع۔

ترجمہ: ''پیدائش کا وقت یا واقعات۔''

(صحاح جوہری مصنفہ اسماعیل بن حماد جوہری متوفی ۳۳۲ھ)

میلاد: اسم الوقت الذی ولد فیه او حالة۔

ترجمہ: ''میلاد: پیدائش کے وقت یا اس کے حالات کو کہتے ہیں۔''

(قاموس مصنفہ محمد بن یعقوب بن محمد فیروز آبادی متوفی ۸۱۶ھ)

تمام تر ذخیرہ تفاسیر و کتب احادیث و تواریخ یا کتب سیرت یا شمائل پڑھ کر دیکھیں تو آپ ہر کتاب میں حضور ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر موجود پائیں

Marfat.com

گے بلکہ قرآن مجید میں بھی جگہ جگہ ذکر تشریف آوری کا واضح موجود ہے تو اس ذکر کو لفظ بدعت میں اگر کوئی شمار کرے اور خود کو مسلمان بھی کہتا ہو تو اس کے ایمان کا خدا ہی حافظ ہے۔ خداوند قدوس نے اپنی کلام مقدس میں کافی انبیائے علیہم السلام کے میلاد بیان فرمائے ہیں۔ غور کا مقام ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کی ولادت باسعادت کا تذکرہ جب قرآن میں پڑھا جاتا ہے تو بدعت کیسے رہا؟

## انبیاء کا میلاد اور قرآن

1. پارہ اول سورہ بقرہ آیت ۳۰ سے ۳۸ تک خلقت آدم علیہ السلام کا بیان ہے۔
2. پارہ چودہ سورہ حجر آیت ۲۸ سے ۴۱ تک قصہ خلق آدم علیہ السلام ارشاد فرمایا گیا۔
3. پارہ سولہ سورہ مریم آیت ۵۶ سے ۵۷ تک ادریس علیہ السلام کا حکم فرمایا ہے۔
4. پارہ انتیس سورہ نوح آیت ا سے ۲۸ تک نوح علیہ السلام کا میلاد پڑھا گیا۔
5. پارہ سولہ سورہ مریم آیت ۴۱ سے ۴۸ تک میلاد ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ موجود ہے۔
6. پارہ سولہ سورہ مریم آیت ۴۹ سے ۵۰ تک میلاد اسحاق و یعقوب علیہما السلام پڑھا گیا۔
7. پارہ سولہ سورہ مریم آیت ۵۴ سے ۵۵ تک میلاد اسمٰعیل علیہ السلام بیان کیا گیا ہے۔
8. پارہ سولہ سورہ مریم آیت ۵۳ میں میلاد ہارون علیہ السلام ذکر فرمایا گیا ہے۔
9. پارہ بیس سورہ قصص آیت ۷ سے ۱۴ تک میلاد موسیٰ علیہ السلام پڑھا گیا۔
10. پارہ بائیس سورہ سبا آیت ۱۰ سے ۱۱ تک فضیلت داؤد علیہ السلام واضح بیان

Marfat.com

فرمائی۔

۱۱ پارہ انیس سورہ النمل آیت ۱۶ سے ۴۴ تک سارے کا سارا میلادِ سلیمان علیہ السلام پڑھا گیا۔

۱۲ پارہ تیسرا سورہ آلِ عمران آیت ۳۵ سے ۳۷ تک میلاد مریم قرآن میں موجود ہے۔

۱۳ پارہ سولہ سورہ مریم آیت ۱ سے ۱۵ تک اللہ تعالیٰ نے میلاد یحییٰ علیہ السلام بیان فرمایا۔

۱۴ پارہ سولہ سورہ مریم آیت ۱۶ سے ۴۰ تک میلاد عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کا بیان ہوا۔

ناظرین کرام! دیکھا آپ نے کہ حق تعالیٰ نے مکرم و معظم انبیائ علیہم السلام کے حالات ولادت اور فضائل و خصائل و شمائل معجزات و کرامات کس نرالے انداز سے بیان فرما کر یہ بات ثابت کر دی کہ ذکرِ انبیاء و اولیاء موجبِ رحمت اور ذریعہ اجر و ثواب حصولِ خیر و برکت راہِ صراطِ مستقیم اور سامانِ نجات ہے تو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء ہیں تو پھر ان کا ذکر سید الاذکار ہوا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہٗ کے محبوب ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ پاک اللہ تعالیٰ کو کتنا پسندیدہ و محبوب ہو گا۔ ذرا غور کیا جائے تو ذکر میلاد النبی کی عظمت و بزرگی اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔

## میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید

۱ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾

(پارہ ۶، سورہ مائدہ آیت ۱۵)

ترجمہ: ”بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آیا اور روشن کتاب۔“

۲ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ط (پارہ ۶، سورہ مائدہ، آیت ۱۹)

Marfat.com

ترجمہ: ''پس بے شک آیا تمہارے پاس بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا۔''

۳ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

(پارہ ۱۱، سورہ توبہ آیت ۱۲۸)

ترجمہ: ''بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں گزرتا ہے۔ تمہاری بھلائی کے لیے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال مہربان رحمت والے۔''

۴ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ (پارہ ۱۷، سورہ انبیاء آیت ۱۰۷)

ترجمہ: ''اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت بنا کر تمام جہانوں کے لیے۔''

۵ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾

(پارہ ۲۲، سورہ احزاب آیت ۴۵، ۴۶)

ترجمہ: ''اے غیب بتانے والے نبی! بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔''

۶ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾

(پارہ ۲۲، سورہ احزاب آیت ۴۷)

ترجمہ: ''اور ایمان والوں کو خوش خبری دے دو کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔''

Marfat.com

٧ إِنَّآ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا ۝٨

(پارہ ۲۶، سورہ فتح، آیت ۸)

ترجمہ: ''بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔''

٨ هُوَ الَّذِيۡ بَعَثَ فِي الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ ۚ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِيۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۝٢

(پارہ ۲۸ سورہ جمعہ آیہ ۲)

ترجمہ: ''وہی ذات پاک ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں اور وہ بے شک اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔''

٩ كَمَآ اَرۡسَلۡنَا فِيۡكُمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡكُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيۡكُمۡ وَيُعَلِّمُكُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُعَلِّمُكُمۡ مَّا لَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ۝١٥١ (پارہ ۲ سورہ بقرہ آیت ۱۵۱)

ترجمہ: ''جیسا کہ ہم نے بھیجا تم میں ایک رسول تمہی میں سے کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور کتاب وحکمت کا پختہ علم سکھاتا ہے اور وہ تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہیں تھا۔''

١٠ لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ ۚ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِيۡ

Marfat.com

ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ﴿۱۶۴﴾ (پارہ ۴، سورہ آل عمران آیت ۱۶۴)

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہوا، ایمان والوں پر کہ ان میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اُن پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب وحکمت کا علم سکھاتا ہے وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں ہے۔"

﴿۱۱﴾ رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ﴿۱۲۹﴾ (پارہ ۱، سورہ بقرہ آیہ ۱۲۹)

ترجمہ: "اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول ان ہی میں سے جو اُن پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں پاکیزہ فرمائے بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔" (یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے)

﴿۱۲﴾ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ يَّاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِى اسۡمُهٗۤ اَحۡمَدُ ؕ

(پارہ ۲۸ سورہ صف آیہ ۶)

ترجمہ: "اور (میں) بشارت دینے والا ہوں اس رسول کی جو آئے گا بعد میرے۔ نام اس کا احمد ہے۔" (یہ بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے)

Marfat.com

# میلادِ خاتم النبیین ﷺ کیوں منایا جاتا ہے

میرے عزیزو اور دوستو! یہاں ایک سوال ذہن میں ابھرتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ولادت پیدائش تو سبھی کی ہوتی ہے۔ ہم اور آپ بھی پیدا ہوئے۔ تمام اولیاء تمام انبیائے علیہم السلام کی بھی ولادت ہوئی۔ مگر کیا وجہ ہے کہ ہم مسلمان کسی کی ولادت و پیدائش کا خیال نہیں رکھتے۔ اور حضور خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کسی اور نبی و رسول کا جلسۂ میلاد منعقد نہیں کرتے جبکہ ہم تمام انبیاء و رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ سب کو سچے اور اللہ کی طرف سے نبی مانتے ہیں۔ سب کی تعظیم و تکریم بھی کرتے ہیں۔ لا نفرّق بین احدٍ منھم کا خیال بھی اپنے ذہن میں صحیح ہے لیکن کسی نے حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا میلاد پڑھا ہو یا ان کی پیدائش ولادت کا بیان کرنے کے لیے کوئی محفل سجائی ہو۔ آج تک کبھی آپ نے یہ نہیں سنا ہوگا آخر میلاد مصطفیٰ ﷺ میں وہ کون سی ایسی خصوصیت ہے کہ مسلمان آج تک اپنے اس رسول ﷺ کی ولادت کو نہیں بھول سکا۔ غور تو کیجیے کہ مسلمان اپنے تخت و تاج اور سلطنت کو بھول گیا۔ اپنے نظم و ضبط اور شان و شوکت کو بھول گیا۔ اپنے اسلاف کے کارناموں اور ان کی عزت و عظمت کو بھول گیا۔ اپنا سب کچھ بھول گیا۔ مگر آج تک اپنے رسول کی ولادت باسعادت کو فراموش نہیں کر سکا۔ دیکھ لیجیے، شادی ہو تو میلاد شریف، غمی ہو تو میلاد شریف۔ کسی کے بچہ پیدا ہو تو میلاد شریف، نیا مکان بنایا تو میلاد شریف۔ چودہ سو برس گزر جانے کے باوجود مسلمان اپنے رسولِ معظم ﷺ کی ولادت باسعادت کو نہیں بھولا تو اس سوال کا جواب چار حصوں میں تقسیم ہوگا۔ یعنی اس سوال کے جواب کے چار وجوہات سامنے آتے

Marfat.com

ہیں۔ان شاء اللہ پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیے جائیں گے۔

## وجہ اول

بے شک تمام انبیاء اور رسولوں کی پیدائش ضرور ہوئی۔ اولیاء وغوث و قطب بھی پیدا ہوئے۔مگر جس طرح حضور محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت ورسالت ان کی ہر ہر صفت بے مثل و بے مثال ہے۔اسی طرح آپ کی ولادت باسعادت بے مثل و بے مثال ہے۔ مسلمانو! آپ نے کبھی اس پر غور کیا کہ اس دنیا میں آج تک جتنے پیدا ہونے والے پیدا ہوئے، سب روتے ہوئے پیدا ہوئے۔ ہر بچہ پیدا ہوتے ہی روکر اپنی زندگی کا اعلان کرتا ہے۔ جب پیدائش ہوتی ہے تو کتنا پتلا حال ہوتا ہے۔ مٹھی بندھی ہوئی، دم گھٹا ہوا، سانس گُم، گٹھڑی کی طرح زمین پر ڈھیر ہو جاتے ہیں۔ ماں باپ پریشان ہو جاتے ہیں تو سب سے پہلے ایک چوکی روئے اور رو رو کر اپنی زندگی کا اعلان کیا تو ماں باپ کی جان میں جان آئی کہ الحمد للہ بچہ زندہ پیدا ہوا۔آج تک جتنے پیدا ہونے والے پیدا ہوئے، روتے ہوئے پیدا ہوئے۔

مگر برادرانِ ملت! اسی آسمان کے نیچے، اسی زمین کے اوپر ایک ایسا بھی پیدا ہونے والا پیدا ہوا ہے جو روتا ہوا پیدا نہیں ہوا بلکہ تمام جہان کے روتے ہوؤں کو ہنساتا ہوا پیدا ہوا۔ یہ مکہ مکرمہ میں حضرت عبداللہ کے گھر حضرت بی بی آمنہ کی گود میں پیدا ہوئے۔ یہ مولود مسعود وہ ہیں جو پیدا ہو کر روئے نہیں بلکہ پیدا ہوتے ہی سر سجدۂ معبود میں رکھ کر حق سے عرض کی۔ یا ربّ ھب لی اُمّتی یا ربّ ھب لی امّتی۔

## وجہ دوم

اللہ اکبر! برادرانِ ملت و ناظرین کرام دیکھ لیا آپ نے رحمتِ عالم ﷺ پیدا ہو کر روئے یا بلبلائے نہیں۔ آہ وزاری نہیں کی بلکہ پیدا ہوتے ہی اپنی ننھی سی پیشانی کو معبودِ حقیقی، مالک و خالق کی بارگاہ عظمت میں سجدہ ریز کر دیا اور اپنے ننھے

Marfat.com

ننھے گلابی ہونٹوں سے آپ نے دعا مانگی۔ پھر دعا بھی کس کے لیے؟ اپنے لیے نہیں، اپنی لاڈلی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے نہیں۔ اپنے جنتی پھولوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے لیے نہیں، اپنے ماں باپ کے لیے نہیں یا عزیز و اقارب کے لیے نہیں بلکہ سب سے پہلے آپ کے قلب پاک میں جس کا خیال آیا وہ ساری امت کا خیال تھا۔ سب سے پہلی دعا جو لبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آئی وہ ساری امت کے لیے تھی۔ سب سے پہلی دعا جو لبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آئی وہ ساری امت کے لیے تھی۔ اللہ اللہ! رسولِ رحمت کا یہ کرم عظیم ہے کہ مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کے تمام لا الٰہ الّا اللہ محمّد رّسول اللہ پر ایمان لانے والوں کو یاد فرمایا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ اب جبکہ یہ ثابت ہو گیا کہ نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادت کے وقت ہم کو یاد کیا اس لیے ہم اس میلاد کو ہمیشہ یاد کرتے ہیں۔ بھلا ہم اس میلاد کو کس طرح فراموش کر سکتے ہیں۔ جس میلاد کے وقت صاحبِ میلاد نے ہم کو یاد فرمایا ایماندار شخص اس احسان کو فراموش نہیں کر سکتا۔ قیامت تک مسلمان اس میلاد کو نہیں بھلا سکتے۔ ایک کتا بھی روٹی کے ایک ٹکڑے کا احسان مانتا ہے بلکہ دم ہلا ہلا کر زبان سے محسن کے قدم چاٹتا ہے۔ پھر انسان صاحبِ ایمان ہو کر اس رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانوں کو کس طرح فراموش کرے گا؟ کہ جس رحمۃ للعلمین نے پیدا ہوتے ہی ہمیں یاد کیا غاروں میں رو رو کے ہمارے لیے دعائیں مانگیں اور تمام ظاہری زندگی میں ہمیں یاد کرتے رہے۔ اب قبر انور میں بھی ہمیں یاد فرما رہے ہیں اور کل میدان محشر میں بھی امت ہی کی یاد میں بے قرار ہوں گے۔ کبھی پل صراط پر، کبھی میزانِ عمل پر، کبھی جہنم کے دروازے پر پہنچ کر اپنے گناہ گار امتیوں کو پہچانتے ہوں گے۔

سبحان اللہ! قابلِ احترام ناظرین! محسنِ اعظم نبی مکرم نور مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ہم پر ایسے ایسے عظیم احسانات ہیں کہ ہمارے جسم کے رونگٹے رونگٹے کو لاکھ لاکھ زبانیں مل جائیں پھر بھی سرکار نبوت کے عظیم احسانوں کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا مگر ہم

Marfat.com

اتنے احسان فراموش کیوں ہو جائیں کہ آپ کی ولادت باسعادت کو بھی بھول جائیں کہ اتنا بھی یاد نہ رکھیں کہ آپ کب پیدا ہوئے تھے، کس شان سے پیدا ہوئے تھے اور کہاں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کا حسب ونسب کیا ہے۔ آپ کے والدین کریمین کا کیا نام ہے۔ مسلمانو للہ ذرا انصاف کیجئے گا کہ یہ میلاد مقدس منانا اور اللہ تعالیٰ کی اس نعمت عظیم اور اپنے محسنِ اعظم کے احسان کا شکریہ ادا کرنا چاہیے یا کہ اس کو بدعت کا فتویٰ چپکا کر چھوڑ دینا چاہیے؟

وجہ سوم

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ (پارہ ۴، سورہ آل عمران آیت ۱۶۴)

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہوا ایمان والوں پر کہ ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اُن پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کا علم سکھاتا ہے۔ وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔“

اس ارشاد ربانی سے یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسنِ تقویم کا تاج پہنا کر شرف بخشا۔ دینی، دنیاوی، روحانی، نفسانی چھوٹی بڑی جسم کے لیے، روح کے لیے، ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائیں۔ سب کا بیان فرمایا لیکن احسان کسی کا نہیں جتایا۔ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی سب کائنات میں سے پسندیدہ اور اعلیٰ محبوب ترین مخلوق حضور ﷺ ہیں۔ جن کو رب کریم نے مبعوث فرما کر ہر ایمان والے پر احسان جتایا۔ اس ارشاد ربانی سے کھلم کھلا یہ بات سامنے آتی ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں میں سے یہی نعمت اعلیٰ و ارفع ہے۔ تو ہر ایمان

Marfat.com

والے کے لیے یہ واجب اور لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اِس احسانِ عظیم کا شکر یہ ادا کرے اور ہر دم اور ہر لحظہ اس احسان کو یاد رکھے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس قدر اعلیٰ اور عظمیٰ نعمت کے ملنے کے وقت کو سالہا سال ضرور اس کی یاد مناتا رہے۔ جس نعمت کو خالقِ کائنات نے عطا فرما کر احسان جتایا تو اس کی عظمت کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے اور اس کا کیا شمار کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا اس کی یاد منانا لازم ہے۔

## وجہ چہارم

اَلَمْ ترَ الی الّذین بدّلوا نعمت اللہ کفرًا۔

ترجمہ: ''کیا تم نے نہ دیکھا ان لوگوں کو بدلا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو انکار سے۔'' (پارہ ۱۳، سورہ ابراہیم آیت ۲۸)

الّذین بدّلوا کفار مکّۃ نعمت اللہ محمّد و القراٰن۔ (تفسیر ابن عباس صفحہ ۱۶۲)

ترجمہ: ''وہ لوگ بدلا جنہوں ں ے اللہ کی نعمت کو انکار میں کفار مکہ ہیں۔ اللہ کی نعمت سے مراد حضرت محمد ﷺ اور قرآن ہے۔''

بدّلوا نعمت اللہ کفرًا قال ھم کفار اھل مکّۃ۔
(بخاری باب تفسیر القرآن جلد ۲ صفحہ ۴۲۴)

ترجمہ: ''بدلا جن لوگوں نے اللہ کی نعمت کو انکار میں وہ کفار مکہ ہیں۔''

وَ اِن تعدّوا نعمت اللہ لا تحصوھا۔ (پارہ ۱۴، سورہ نحل آیت ۱۸)

ترجمہ: ''اور اگر تم شمار کرنا چاہو اللہ کی نعمت کا تو ہرگز نہ کر سکو گے۔''

عن سھل قال نعمت اللہ محمد۔ (شفا شریف جلد ۱ صفحہ ۱۴)

ترجمہ: ''حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نعمت اللہ سے مراد محمد ﷺ ہیں۔''

نعمت اللہ محمد۔ (دلائل الخیرات، اسماء شریفہ صفحہ ۳۵)

Marfat.com

ترجمہ: ''اللہ کی نعمت حضور ﷺ۔''

یعرفون نعمت اللہ ثم ینکرونہا (پارہ ۱۴، سورہ نحل، آیت ۸۳)

ترجمہ: ''وہ پہچانتے ہیں اللہ کی نعمت کو پھر اس کا انکار کرتے ہیں۔''

یعرفون نعمت اللہ عرفان محمّد ینکرونہا کفار و یہود و نصٰری۔ (تفسیر ابن عباس)

ترجمہ: ''اللہ کی نعمت کی پہچان حضرت محمد ﷺ کی پہچان ہے اور انکار کرنے والے کفار، یہود اور نصاریٰ۔''

اخرج ابن ابی شیبۃ ابن جریر ابن المنذر ابی حاتم عن سدی یعرفون نعمت اللہ قال محمّد۔

(درمنثور جلد ۴ صفحہ ۱۲۷)

ترجمہ: ''بیان کیا ابن ابی شیبہ نے امام ابن جریر و ابن المنذر ابی حاتم نے امام سدی سے (رحمۃ اللہ علیہم) کہ نعمت اللہ کا پہچاننا کیا ہے تو فرمایا کہ نعمت اللہ سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔''

ان آیاتِ قرآنیہ اور اقوالِ مفسرین سے ثابت ہوا کہ نعمت اللہ سے مراد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ پاک ہے۔ ارشادِ ربانی ہوتا ہے:

وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴿۱۱۴﴾

(پارہ ۱۴، سورہ نحل آیہ ۱۱۴)

ترجمہ: ''شکریہ کرو اللہ کی نعمت کا اگر ہو تم خاص اُسی (اللہ) کی عبادت کرتے۔''

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

(پارہ ۶ سورہ مائدہ آیت ۱۱)

ترجمہ: ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، ذکر کرو اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا

Marfat.com

جو تم پر فرمائی گئی ہے۔''

وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾ (پارہ ۳۰ سورہ والضحیٰ آیت ۱۱)

ترجمہ: ''اور اپنے رب کی نعمت کا خوب سے خوب چرچا کرو۔''

رواه بغوی عن النعمان بن بشير قال النبی يقول على المنبر و التحدث بنعمت الله شكر و تركه كفر (تفسیر مظہری، جزو ۱۰ صفحہ ۲۸۷)

ترجمہ: ''امام بغوی سے روایت ہے کہ کہا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے اوپر منبر کے جو تحدیث کرے یعنی خوب چرچا کرے اللہ تعالیٰ کی نعمت کا، وہ شکریہ ادا کرتا ہے اور جو ذکر کو ترک کرے وہ نعمت کا انکار کرنے والا ہے۔''

اور رب کریم نے ارشاد فرمایا:

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ﴿۴﴾ (پارہ ۳۰، سورہ الم نشرح آیت ۴)

اسی کے ماتحت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ حدیث قدسی نقل فرماتے ہیں:

يقول املأُ العالم من اتباعك كلهم يثنون عليك و يصلون عليك و يحفظون سنتك۔

(تفسیر کبیر جلد ۳۱ صفحہ ۵)

ترجمہ: ''(حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تیری اتباع کرنے والوں سے تمام عالم کو بھر دوں گا۔ وہ تیری تعریف کریں گے اور تجھ پر درود پڑھیں گے اور تیری سنت کی حفاظت کریں گے۔''

Marfat.com

# میلادِ مصطفیٰ ﷺ خدا تعالیٰ نے منایا

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۸۱﴾

(پارہ ۳، سورہ آل عمران آیہ ۸۱)

ترجمہ: ”اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے وہ رسول جو کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا تو ایک دوسرے (کے اقرار) پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔“

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کا میلاد شریف اس شان سے پڑھا کہ سبحان اللہ! جب اپنی ربوبیت کا اقرار سب سے کروایا تو ہر حالت کی روحیں موجود تھیں لیکن جب اپنے محبوب ﷺ کے میلاد کا سماں آیا تو گویا سب کو فرمایا کہ جاؤ۔ اس جلسہ میلاد میں صرف اور صرف انبیاء کرام علیہم السلام شامل ہوں گے۔ تاکہ میری ربوبیت کا اقرار کر کے جو انکار کرے گا، میں قادر مطلق ہوں لیکن میرے محبوب کے میلاد کی محفل میں کوئی انکار کرنے والا نہ شامل ہو اور پھر فرمایا کہ

Marfat.com

تمام انبیاء میرے اس محبوب پر ایمان لائیں۔ اس کا اظہار شبِ معراج مسجدِ اقصیٰ میں فرما دیا اور اس کی مدد کرنا۔ اس فرمان الٰہی سے ثابت ہوا کہ دور ہونے والے یا قبر میں چلے جانے والے بھی مدد فرما سکتے ہیں کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے وَلَتَنۡصُرُنَّهٗ فرمایا تھا تو اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات عیاں تھی کہ جب میرا محبوب تشریف لائے گا اس وقت تمام انبیاء یا تو قبور میں ہوں گے یا آسمان اور جنت میں ہوں گے یا غائب ہوں گے۔ ظاہراً زمین پر اس وقت کوئی نبی بظاہر زندہ نہ ہوگا۔ اس فرمانِ الٰہی سے ثابت ہوا کہ قبر والا ہو یا آسمانوں پر ہو یا جنت میں ہو یہ سب ہی مدد کر سکتے ہیں۔ اگر ان حالات میں مدد نہ کر سکتے ہوں تو فرمانِ الٰہی نعوذ باللہ من ذلك غلط ثابت ہوگا۔ قرآن پاک کا ایک حرف بھی غلط ماننا کفر ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اجتماعِ انبیاء بھی ہے۔ خداوندِ قدوس خود خطیب ہے اور تشریف آوریٔ سرکار دوعالم کا ذکر فرمایا جا رہا ہے۔

## حضرت جبرئیل علیہ السلام کی زبانی میلادِ حضور

''تاج المذکرین وثمار الفرادیس'' میں یہ واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی زبانی درج ہے کہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: یا محمد جس دن اللہ تعالیٰ نے مجھے خلعتِ وجود عطا فرمایا تو مجھے اٹھارہ ہزار سال عرش کے نیچے ساکن ہونے کا حکم دیا۔ پھر مجھ سے پوچھا۔ تمہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ میں نے کہا: اے پروردگار! تیری ذات پاک نے پیدا کیا ہے۔ پھر مجھے اٹھارہ ہزار سال کوئی خطاب نہ فرمایا گیا۔ پھر دریافت فرمایا گیا۔ جبریل تمہیں کس نے پیدا کیا اور میں کون ہوں؟ میں نے عرض کیا: اے پروردگار! تو میرا خالق ہے اور رازق ہے تو ہی زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہے۔ پھر اٹھارہ ہزار سال مجھے خطاب سے نہ نوازا گیا۔ پھر مجھے خطاب ہوا۔ میں کون ہوں اور تم کون ہو؟ میں نے عرض کی تو اللہ ہے اور خالق ہے۔ میں عبد ہوں اور عاجز۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جبریل تم

Marfat.com

نے صحیح کہا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ مجھ کو پیدا کرنے سے پہلے تو نے کوئی اور مخلوق بھی پیدا فرمائی ہے؟ حکم ہوا: سامنے دیکھو تو میں نے دیکھا کہ ایک نور چمک رہا تھا اور اس کی ضیاؤں سے میری آنکھیں چندھیائی جا رہی تھیں۔ میں نے عرض کیا: یا اللہ یہ نور کیا ہے؟ فرمایا یہ نور اس شخصیت کا ہے، جس کی خاطر میں نے تجھے پیدا کیا۔ تمام فرشتوں کو اور دوسری مخلوقات صرف اسی کی برکت سے پیدا کروں گا۔ عرش، کرسی، لوح و قلم، بہشت دوزخ۔ زمین و آسمان اسی ہستی کے طفیل عالمِ وجود میں آئیں گے۔ (معارج النبوت رکن دوم صفحہ ۲۵)

## حضرت آدم علیہ السلام کی زبانی میلادِ حضور

''شرح تعرف'' میں لکھا ہے کہ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام نے پایہ عرش پر لآ اِلٰہ الاّ اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا، تو سرکار کا رتبہ ذہن میں مرتسم ہو گیا۔ بہشت میں داخل ہوئے، تو مشرق و مغرب، در و دیوار، اشجار و اثمار، عرش و کرسی، لوح، قلم، مدارجِ جنان کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی جو نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے آراستہ نہ ہو۔ ایک دن حضرت شیث علیہ السلام سے گفتگو کر رہے تھے حضرت شیث علیہ السلام نے اپنے والدِ مکرم سے پوچھا کہ آپ کا مرتبہ بلند ہے یا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: بیٹا! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں میری ایک ہی بات یاد رکھ لو جو مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے:

لولاك لما خلقت الافلاك و لا الدنيا و لا
الأخرة و لا السمٰوات و لا الارض و لا العرش و
لا الكرسى و لا اللوح و لا القلم و لا الجنة و لا
النار لولا محمّد ما خلقتك يا اٰدم۔

(معارج النبوت رکن دوم صفحہ ۲۷)

ترجمہ: ''اے محبوب! اگر آپ مقصود نہ ہوتے، تو میں یہ سارے

Marfat.com

افلاک کو خلق نہ کرتا اور نہ دنیا کو نہ آخرت کو نہ آسمانوں کو نہ زمینوں کو نہ عرش و کرسی کو، نہ لوح و قلم کو اور نہ جنت و دوزخ کو۔ اگر ہستیٔ محمد ﷺ مقصود نہ ہوتے تو اے آدم تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔ (یہ اجرامِ علویہ اور اجسامِ سفلیہ سب تو تمہاری خاطر بنائے گئے ہیں، مگر تم میرے حبیب ﷺ کے لے بنائے گئے ہو۔)''

## حضرت شیث علیہ السلام کی زبانی میلادِ مصطفیٰ ﷺ

''خلاصۃ الحقائق'' میں لکھا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر وارد ہوئے تو خدا تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ سے حضرت آدم علیہ السلام کو فرمایا کہ اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام سے عہد لیں کہ وہ اس عہد پر کاربند رہیں کہ وہ نورِ کامل السرور سید الانبیاء سند الاصفیا ﷺ کو کسی صورت میں ناراض نہ کریں یہ وصیت نسل در نسل جاری رکھنا۔ پھر جب تک حضرت شیث علیہ السلام زندہ رہے، ان کی زبان پر درودِ مصطفیٰ ﷺ جاری رہا۔ (معارج النبوت رکن دوم صفحہ ۳۱)

## حضرت نوح علیہ السلام کی زبانی میلادِ مصطفیٰ ﷺ

حضرت نوح علیہ السلام کشتی بنانے میں مصروف تھے۔ حکم ہوا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار تختے بنائے جائیں۔ ان تمام پر اسماءِ انبیائے علیہم السلام لکھو۔ آغاز ہمارے نامِ نامی سے کرو اور ختم میرے حبیب حضرت محمد ﷺ کے نام پر کرو۔ جبرئیل بتاتے گئے۔ حضرت نوح علیہ السلام تمام اسماء لکھتے گئے۔ خدائے رب العالمین کے نام سے آغاز کیا جب آخری اسمِ گرامی محمد ﷺ کندہ کیا گیا تو غیب سے آواز آئی:

یا نوح الآن قد تمت سفینتك۔

ترجمہ: ''اے نوح اب تمہاری کشتی مکمل ہو چکی ہے۔''

(معارج النبوت رکن دوم صفحہ ۳۲)

Marfat.com

## حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبانی میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث بیان کی ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بہشت کو خواب میں دیکھا۔ بہشت کی وسعت زمین آسمان کی وسعت کے برابر ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی: اے اللہ یہ مبارک جگہ اور پرامن مقام کس کی ملکیت ہے؟ آواز آئی:

اعدّت لمحمّد صلّی اللہ علیہ وسلم و امّتہ۔

ترجمہ: ''یہ تیار کی گئی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے لیے۔''

تو ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا:

یا رب اجعلنی من امتہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ''اے اللہ مجھ کو آپ کی امت میں بنا۔''

(معارج النبوت رکن دوم صفحہ ۳۴)

## حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت یوسف علیہ السلام کو چاہِ کنعان میں بعض غیبی احوال واضح ہوئے۔ حور و قصور دیکھے عرشِ مجید کے گرد ملائکہ کو مشغولِ استغفار پایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے بارے میں پوچھا تو آپ کو بتایا گیا کہ نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اس مصیبت سے نجات چاہو۔ (معارج النبوت رکن دوم صفحہ ۳۴)

## حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبانی میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وَ مَا کُنتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَیْنَا کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا ہوئی تو آپ فرطِ مسرت میں کھڑے ہو کر بارگاہِ الٰہی میں دعا کرنے لگے: اے اللہ تو نے مجھے بہت بڑی نعمت سے نوازا ہے جو اس سے پہلے کسی کے حصہ میں نہیں آئی۔ وحی آئی کہ اے

Marfat.com

موسیٰ میں نے اپنے بندوں کے دلوں پر نگاہ کی تو تمہارے دل کو خالص پایا یہی وجہ ہے کہ میں نے تجھے اپنی رسالت اور کلام سے سرفراز فرمایا۔ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ۔ "میں نے جو تمہیں عطا کیا ہے لے لو اور شکر گزار بن جاؤ۔" و مت علی التوحید و علی حبّ محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم۔ "اور توحید اور حبِ محمد ﷺ پر زندگی کا خاتمہ کر دو۔" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: یا اللہ حضرت محمد ﷺ کون ہیں جن کی محبت تیری توحید کے ساتھ ضروری ہے۔ جن کا اسم گرامی موت کے وقت بھی ضروری ہے۔ فرمایا اے موسیٰ! محمد ﷺ وہ ہیں جن کا نامِ نامی عرش عظیم کے کنگروں پر لکھ دیا تھا۔ فرمایا: اے موسیٰ! تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے نزدیک اتنا رہوں جتنی تمہاری بات تمہاری زبان سے، تمہارا خیال تمہارے دل سے، تمہاری روح تمہارے بدن سے۔ تمہاری بصارت تمہاری آنکھ سے، تمہاری سماعت تمہارے کانوں سے، تمہاری آنکھوں کی سیاہی سفیدی سے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے اللہ میری خواہش تو یہی ہے کہ میں تیرے قریب تر ہوں۔ فرمایا: موسیٰ! اگر یہ چاہتے ہو تو پھر میرے محبوب ﷺ پر بے پناہ درود پاک پڑھا کرو۔" (معارج النبوت رکن دوم صفحہ ۳۵)

## حضرت داؤد علیہ السلام کی زبانی میلادِ مصطفیٰ ﷺ

حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی: اے اللہ! جب بھی میں زبور کی تلاوت کرتا ہوں تو مجھے ایک نور نظر آتا ہے۔ میرا محراب خوشی سے جھومنے لگتا ہے۔ میرا قلب راحت محسوس کرتا ہے۔ میرا حجرہ منور ہو جاتا ہے۔ یا اللہ وہ نور کیسا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ نورِ محمدی ہے۔ میں نے اسی نور کے طفیل دنیا آخرت آدم حوا جنت اور دوزخ کو پیدا فرمایا تھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے بلند آواز سے نام محمد کا نعرہ لگایا تو پرندے، جنگلی وحشی، کوہ و دشت، بیابان صحرا گونج اٹھے کہ اے داؤد آپ نے صحیح کہا۔ اس دن کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام جب بھی زبور کی تلاوت فرمانے لگتے

Marfat.com

تو لَآ الٰہ الّا اللہ محمّد رسول اللہ پڑھ لیتے تھے۔ (معارج النبوت رکن دوم صفحہ ۳۶)

## حضرت سلیمان علیہ السلام کی زبانی میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو خطاب فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دو سوار دکھائے ہیں۔ ایک گدھے پر سوار تھا، ایک اونٹ پر۔ گدھے پر سوار ماہتاب و آفتاب کے حسن کا مالک تھا۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔ مگر شتر سوار ماہتاب و آفتاب کے حسن کو شرمارہا تھا۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ (معارج النبوت صفحہ ۳۸)

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

امام ثعلبی نے ''عرائس'' میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین مچھلی کا شکار کر رہے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وہاں سے گزر ہوا۔ آپ نے پوچھا کیا کر رہے ہو؟ کہنے لگے: مچھلی کا شکار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: آؤ میرے ساتھ مل کر انسانوں کا شکار کریں۔ انہوں نے پوچھا: اے نوجوان! تمہارا کیا نام ہے؟ اور کیا کام کرتے ہو؟ آپ نے بتایا: میں عیسیٰ بن مریم ہوں۔ اللہ کا بندہ ہوں اور رسول بھی۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا آپ سے بڑھ کر کسی اور رسول کو مرتبہ ملا ہے؟ فرمایا: ہاں پیغمبر آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اگر میں ان کے نعلین پا میں کھڑا ہوسکوں تو میری خوش قسمتی ہے۔ (معارج النبوت صفحہ ۳۸ رکن دوم)

## اس وقت کے حالات جب کہ آپ شکم مادر میں سکون پذیر تھے

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان من دلالۃ حمل اٰمنۃ برسول اللہ ﷺ ان کل دابۃ لقریش نطقت تلک اللیلۃ ای التی حمل فیھا ای فی الیوم قبلھا برسول اللہ ﷺ ای بناء علی ما ھو

Marfat.com

الظاهر مما تقدم انه حين وقع عليها انتقل اليها ذلك النور وقالت حمل برسول الله ﷺ و رب الكعبة و لم يبق سرير لملك من ملوك الدنيا الا اصبح منكوسا۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حملِ مبارک میں آنا اس پر یہ دلالت ہے کہ جتنے بھی چوپائے قریش کے تھے، وہ سب اس رات بولنے لگے اور ایک دوسرے کو بشارتیں دیتے تھے کہ آج آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطنِ مبارک میں حضور ﷺ تشریف فرما ہوئے ہیں اور ہر شے کہنے لگی کہ ربِ کعبہ کی قسم آج حضور ﷺ صلبِ والد سے بطنِ مادر میں تشریف لے آئے۔ اب تمام دنیا کے بادشاہوں کے تخت قائم نہ رہیں گے یہاں تک کہ صبح اوندھے پائے جائیں گے۔“ (سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ ۷۶)

و عن كعب الاحبار رضى الله عنه ان فى صبيحة تلك الليلة اصبحت اصنام الدنيا منكوسا۔

ترجمہ: ”حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک جب اس رات کی صبح ہوئی، صبح کو دنیا کے تمام بت منہ کے بل اوندھے پڑے تھے۔“ (سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ ۷۶)

اى و كانت تلك السنة التى حمل فيها برسول الله صلى الله عليه و سلم يقال لها سنة الفتح و الا بتهاج فان قريشا كانت قبل ذلك فى جدب و ضيق عظيم فاخضرّت الارض و حملت الاشجار

Marfat.com

و اتاهم الرغد من كل جانب فی تلك السنة قد اذن الله تلك السنة لنساء الدنیا ان یحملن ذكور اكرامة لرسول الله ﷺ۔

ترجمہ: ''اور ہوا جس سال میں حمل نبی کریم ﷺ کا اپنی والدہ محترمہ کے شکم مبارک میں کہا جاتا ہے۔ اسے فتح اور فراخی کا سال۔ بے شک اس سے پہلے قریش بڑی تنگی میں تھے۔ زمین سے ہر شے اُگ آئی اور ہر شجر ثمرات سے پُر ہو گیا اور اس سال جس طرف دیکھا جاتا تھا خوشی ہی خوشی تھی۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اس سال میں تمام دنیا کی عورتیں جو حاملہ ہیں، وہ لڑکے جنیں۔ یہ بزرگی حضور ﷺ کی ہے۔''

(مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۲۴۰، سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ ۷۸، انوار محمدیہ صفحہ ۱۵)

لما فاتهن من حسنه و جماله و بقی عبد الله فی صحبة اٰمنة و النور یتلا لا فی جبهته و فرت و حوش المشرق الی و حوش المغرب بالبشارات و كذلك اهل البحار یبشر بعضهم بعضا۔ وله فی كل شهر من حمله نداءٌ فی الارض و نداءٌ فی السماء ان ابشروا فقد اٰن ان یظهر ابو القاسم محمّد المصطفی ﷺ۔

ترجمہ: ''جب ہی نور محمدی ﷺ حضرت آمنہ کے بطن اقدس میں آیا تو مشرق کے جانور مغرب کے جانوروں کو بشارت دینے کے لیے دوڑے۔ اسی طرح مغرب کے جانور مشرق کے جانوروں کی طرف دوڑے اور اسی طرح سمندر کے جانوروں

Marfat.com

نے بھی ایک دوسرے کو خوش خبریاں دیں۔ حضور ﷺ کے حمل کے ہر مہینے ایک ندا آسمان میں اور ایک نداز میں دی جاتی کہ خوش خبری ہو۔ ابو القاسم محمد مصطفیٰ کے ظہور کا وقت قریب ہے۔ جن کے دم قدم سے چمنِ عالم میں بہار آئے گی اور ہر طرف امن و برکت کا دور دورہ ہوگا۔"

(نعمت کبریٰ صفحہ ۲۴، مواہب لدنیہ جلد اول صفحہ ۱۳۷)

قالت اٰمنة لمّا حملت بحبیبی محمد ﷺ فی اول شهر من حملی و هو شهر رجب الاصم بینما انا ذات لیلة فی لذة المنام اذ دخل علی رجل ملیح الوجه طیب الرائحة و انواره لائحة و هو یقول مرحبا بكَ یا محمد قلت له من انت؟ قال انا اٰدم ابو البشر قلت له ما ترید قال ابشری یا اٰمنة فقد حملت بسید البشر و فخر ربیعة و مضر و لمّا کان الشهر الثانی دخل علی رجل و هو یقول السلام علیك یا رسول الله قلت له من انت قال انا شیث قلت له ما ترید قال ابشری یا اٰمنة فقد حملت بصاحب التاویل و الحدیث و لمّا کان الشهر الثالث دخل علیّ رجل و هو یقول السلام علیك یا نبی الله قلت له من انت قال انا ادریس قلت ما ترید قال ابشری یا امنة فقد حملت بالنبی الرئیس و لما کان الشهر الرابع دخل علیّ رجل و هو یقول السلام علیك یا حبیب الله

Marfat.com

قلت له من انت قال انا نوح قلت له ما ترید
قال ابشری یا اٰمنة فقد حملت بصاحب النصر و
الفتوح و لما کان الشهر الخامس دخل علیّ رجل
و هو یقول السلام علیك یا صفوة الله قلت له
من انت قال انا هود قلت ما ترید قال ابشری یا
اٰمنة فقد حملت بصاحب الشفاعة العظمٰی فی
الیوم الموعود و لمّا کان الشهر سادس دخل
علیّ رجل و هو یقول السلام علیك یا رحمت الله
قلت له من انت قال انا ابراهیم الخلیل قلت له
ما ترید قال ابشری یا اٰمنة فقد حملت بالنبی
الجلیل و لما کان الشهر السابع دخل علیّ رجل و
هو یقول السلام علیك یا من اختاره الله قلت له
من انت قال انا اسماعیل الذبیح قلت له مَا
ترید قال ابشری یا اٰمنة فقد حملت بالنبی
الرجیح الملیح و لما کان الشهر الثامن دخل
علیّ رجل و هو یقول السلام علیك یا خیرة الله
فقلت له من انت قال انا موسی بن عمران قلت
له ما ترید قال ابشری یا اٰمنة فقد حملت بمن
ینزل علیه القراٰن و لما کان الشهر التاسع دخل
علی رجل و هو یقول السلام علیك یا خاتم
رسل الله دنی القرب منك یا رسول الله قلت له
مَن انت قال انا عیسیٰ بن مریم قلت له ما ترید

Marfat.com

قال ابشری یا امنة فقد حملت بالنبی المکرم و

الرسول المعظم ﷺ

ترجمہ: ''حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ جب نور محمدی ﷺ میرے بطن میں جلوہ گر ہوا تو حمل کے پہلے مہینے جو رجب کا مہینہ تھا، ایک رات جب میں اپنے گھر میں سو رہی تھی تو خواب میں دیکھتی ہوں کہ مرد کامل جس کے چہرے سے ملاحت ٹپک رہی تھی جس سے عمدہ خوشبو آ رہی تھی میرے پاس آیا اور کہنے لگا مرحبا یا محمد! میں نے ان سے پوچھا آپ کون ہیں؟ کہا میں ابو البشر آدم ہوں۔ میں نے پوچھا: آپ کس لیے تشریف لائے ہیں؟ فرمایا: اے آمنہ بشارت ہو کہ تم سید البشر فخر ربیعہ و مضر سے حاملہ ہو۔

جب دوسرا مہینہ ہوا، اسی طرح ایک اور شخص میرے پاس آیا اور کہہ رہا تھا: السّلام علیك یا رسول الله! میں نے کہا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں شیث ہوں۔ میں نے کہا آپ کیسے آئے ہیں تو فرمایا کہ اے آمنہ خوش خبری ہو کہ تم صاحب تاویل وحدیث سے بارور ہو۔

جب تیسرا مہینہ ہوا، تو ایک اور صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے۔ السلام علیك یا نبی الله۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ادریس ہوں۔ میں نے کہا آپ کیسے آئے؟ فرمایا: اے آمنہ بشارت ہو کہ تم نبیوں کے سردار سے حاملہ ہو۔

جب چوتھا مہینہ ہوا، ایک بزرگ میرے پاس آئے اور کہنے

Marfat.com

لگے: السلام علیک یا حبیب اللہ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں نوح ہوں۔ میں نے کہا: آپ کیسے تشریف لائے؟ فرمایا: اے آمنہ خوش خبری ہو کہ تم نبی محترم صاحب نصرت و فتح سے حاملہ ہو۔

جب پانچواں مہینہ ہوا تو اسی طرح ایک حضرت میرے پاس آئے اور کہنے لگے: السلام علیک یا صفوۃ اللہ میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ہود ہوں۔ میں نے کہا: آپ کیسے آئے؟ فرمایا: اے آمنہ بشارت ہو کہ تم اس نبی معظم سے حاملہ ہو، جو قیامت کے دن شفاعت عظمیٰ کے مالک ہوں گے۔

جب چھٹا مہینہ ہوا تو ایک بزرگ میرے پاس اور کہنے لگے: السلام علیک یا رحمۃ اللہ۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ کہنے لگے: میں ابراہیم خلیل اللہ ہوں۔ میں نے کہا: کیسے تشریف آوری ہوئی؟ فرمانے لگے: اے آمنہ خوشخبری ہو کہ تم نبی جلیل ﷺ سے بارور ہو۔

جب ساتواں مہینہ ہوا تو اسی طرح ایک بزرگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے: السلام علیک یا من اختارہ اللہ۔ میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا میں اسماعیل ذبیح اللہ ہوں میں نے کہا کہ آپ کیسے تشریف لائے؟ فرمایا: اے آمنہ خوش خبری ہو تم نبی رجیح و ملیح سے بارور ہو۔

جب آٹھواں مہینہ ہوا تو ایک صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے: السلام علیک یا خیرۃ اللہ میں نے پوچھا:

Marfat.com

آپ کون ہیں؟ کہنے لگے: میں موسیٰ ہوں۔ میں نے کہا: آپ کیسے آئے؟ تو کہنے لگے کہ خوش خبری ہو اے آمنہ! تم صاحبِ قرآن نبی سے حاملہ ہو۔ جب نواں مہینہ ہوا تو اسی طرح ایک بزرگ میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے: السلام علیك یا خاتم رسل اللہ! میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمانے لگے، میں عیسیٰ بن مریم ہوں۔ میں نے کہا: آپ کیسے آئے؟ تو کہا کہ اے آمنہ خوش خبری ہو کہ نبی مکرم رسولِ معظم ﷺ سے بارور ہو۔"

(نعمتِ کبریٰ صفحہ ۴۵، میلادِ نبوی ابن جوزی صفحہ ۳۶)

قال الواقدی رحمہ اللہ لمّا کان اوّل لیلۃ من الربیع الاول حصل لامّہ منہ السّرور و الھناۃ و فی اللیلۃ الثانیۃ بشرت بنیل المُنٰی و فی اللیلۃ الثالثۃ قیل لاٰمنۃ یا اٰمنۃ حان وقت من یقوم بحمدنا و بشکرنا و فی اللیلۃ الرابعۃ سمعت اٰمنۃ تسبیح الملئِکۃ معلنا۔ و فی اللیلۃ الخامسۃ رأت اٰمنۃ فی منامھا الخلیل و ھو یقول ابشری بھٰذا النبی الجلیل۔ صاحب النور و البھاء و الفضل و العزّ و الثناء۔ و فی اللیلۃ السادسۃ ظھرت الانوار فی الاقطار بصاحب المدح و الثناء۔ و فی اللیلۃ السابعۃ حجّت الملئکۃ بیت اٰمنۃ فما فترعنھا الفرح و لاوَنَا و فی اللیلۃ الثامنۃ نادیٰ لسان الفرح و السرور و الھنا و قال قد قرب

Marfat.com

ميلاده و دنا. و فى الليلة التاسعة نادى منادى اللطف عن ساحة العطف فزال عنها الهم و العنا. و فى الليلة العاشرة استبشر الخيف و منى. و فى الليلة الحادية عشر بميلاده تباشر اهل الارض و السماء. و فى الليلة الثانية عشر قالت اٰمنة و كانت ليلة مقمرة و ليس فيها ظلام. و كان عبد المطلب قد اخذ اولاده و انطلق نحو الحرم يصلح ما تهدم من جدرانه. و لم يبق عندى احد. لا انثى و لا ذكر. فبكيت على وحدتى و قلت و اوحدتاه. لا امرأة تعضّدنى و لا خلّ يؤانسنى و لا جارية تسندنى. قالت اٰمنة ثمّ نظرت الى ركن المنزل فاذا هو قد انشق و خرج منه اربع نسوة طوال كانّهن الاقمار و قد غشتها الانوار متازرات بأزر بيض. يفوح المسك من ارديتهن كانهن من بنات عبد مناف. فتقدمت الاولى منهن و قالت مَن مثلكِ يا اٰمنة و قد حملت بسيد البشر و فخر ربيعة و مضر. ثم جلست عن يمينى فقلت لها من انت. قالت انا حوّاء ام البشر (رضى الله عنها) ثم تقدمت الثانية منهن و قالت من مثلك يا اٰمنة و قد حملت بالطهر الطاهر و العلم الزاهر و البحر الزاخر و النور الباهر و السر الظاهر. ثم

Marfat.com

جلست عن شمالی فقلت لها من انت؟ قالت انا سارة امرأة الخلیل (رضی اللہ عنہا) ثم تقدمت الثالثة منهن و قالت من مثلك یا امنة و قد حملت بالحبیب الاسنی صاحب المدح و الثناء۔ ثم جلست من و راء ظهری فقلت لها من انت؟ قالت انا اسیة بنت مزاحم (رضی اللہ عنہا) ثم تقدمت الرابعة منهن و هی اکثرهن هیبة و احسنهن بهجة و قالت من مثلك یا امنة و قد حملت بصاحب البراهین و المعجزات و الآیٰت و الدلالات سید اهل الارض و السمٰوات۔ علیه من الله تعالیٰ افضل الصّلوات و اکمل التسلیمات۔ ثم جلست بین یدیّ وَ قالت القی بنفسك علیّ و میلی بکلّك الیّ۔ فقلت لها من انت؟ قالت انا مریم بنت عمران۔ (رضی اللہ عنہا) نحن دایاتك و قوابل المصطفیٰ ﷺ۔

ترجمہ: ”امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ربیع الاول کی پہلی شب ہوئی، تو حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ کو آپ کی ذاتِ اقدس سے عجیب کیف و سرور حاصل ہوا۔ دوسری شب حصولِ مقصد کی بشارت دی گئی۔ تیسری شب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہو کر کہا گیا: اے آمنہ! اب اس جانِ عالم کے ظہور کا وقت قریب آ گیا ہے۔ وہ اللہ کی حمد و ثنا اور شکر بجالائے گا۔ چوتھی شب حضرت آمنہ نے ملائکہ کی بلند آواز سے تسبیح سنی۔ پانچویں

Marfat.com

شب حضرت آمنہ نے خواب میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی زیارت کی۔ وہ فرما رہے تھے: اس نبیٔ جلیل کی خوش خبری ہو جو صاحب نور و جمال اور فضل و کمال کے مالک ہیں اور تعریف و ثنا جن کو سزاوار ہے۔ چھٹی شب صاحبِ مدح وثنا حضرت سید الانبیاء کے انوار سارے عالم میں جلوہ گر ہوئے۔ ساتویں شب ملائکہ حضرت آمنہ کے مکان پر آئے۔ جس سے خوشیاں دوبالا ہو گئیں۔ آٹھویں شب مبارک بادی کے فرشتے نے ندا کی کہ حضور سرورِ کائنات کی ولادت کا وقت قریب آ گیا ہے۔ نویں شب لطف و مہربانی کے فرشتے نے ندا کی کہ حضور کی والدہ ماجدہ سے غم و الم زائل ہو گئے۔ دسویں شب خیف و منیٰ نے بشارت دی۔ گیارہویں شب زمین و آسمان والوں نے ایک دوسرے کو حضور کی ولادت باسعادت کی خوش خبری دی۔ بارہویں شب حضرت آمنہ فرماتی ہیں۔ چاندنی رات تھی۔ حضرت عبد المطلب اپنی اولاد کو لے کر حرم کی طرف گئے ہوئے تھے تاکہ دیواروں کی مرمت کریں۔ میرے پاس اس وقت کوئی نہ تھا۔ نہ کوئی مرد، نہ کوئی عورت، میں اپنی تنہائی پر غمگین تھی اور کہہ رہی تھی: ہائے یہ تنہائی! اس وقت نہ کوئی عورت ہے جو میری مدد کرے۔ نہ کوئی سہیلی ہے جو غمخوار بنے۔ نہ کوئی کنیز ہے جو مجھے سہارا دے۔ حضرت آمنہ فرماتی ہیں پھر میں نے اپنے مکان کے ستون کی طرف دیکھا۔ کیا دیکھتی ہوں کہ چاندسی، دراز قد چار عورتیں اس سے ظاہر ہوئیں۔ انہیں انوار نے ڈھانپ رکھا تھا۔ انہوں نے سفید رنگ کی چادریں،

Marfat.com

لپیٹ رکھی تھیں، جن سے کستوری کی خوشبو آرہی تھی۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ وہ عبد مناف کی بیٹیاں ہیں۔ ان میں سے پہلی آگے بڑھیں اور کہا: اے آمنہ تمہاری مانند کون ہے کہ تم سید البشر اور فخر ربیعہ و مضر سے حاملہ ہو۔ یہ کہہ کر وہ میری دائیں جانب بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ کہنے لگیں: میں سب انسانوں کی ماں حوّا ہوں۔ پھر دوسری آگے بڑھیں اور کہا: اے آمنہ آج تم فخر کرو کہ تم اس ہستیٔ مقدس سے حاملہ ہو، جو پاک صاف، علم کا مینارہ اور معارف کا بحرِ بیکراں، نورِ مجسم اور کائنات کا کُھلا راز ہے۔ یہ کہہ کر وہ میری بائیں جانب بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ کہنے لگیں۔ میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی بیوی سائرہ ہوں۔ پھر تیسری آگے بڑھیں اور کہا: اے آمنہ! آج تم سب سے بہتر ہو کہ تم اس ذات اقدس سے حاملہ ہو جو باری تعالیٰ کے حبیب اعظم اور صاحبِ مدح وثناء ہیں۔ یہ کہہ کر وہ میری پشت کی جانب بیٹھ گئیں میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ کہنے لگیں: میں آسیہ بنت مزاحم ہوں۔ پھر چوتھی آگے بڑھیں۔ وہ ان سب سے پر شکوہ، ذی وجاہت اور حسین و جمیل تھیں اور کہا: اے آمنہ! تیری مانند آج کون ہے؟ کہ تم اس فخر عالم سے حاملہ ہو، جو معجزات کے مالک، دلائل و آیات کے حامل اور اہلِ زمین و آسمان کے سردار ہیں اور حضور پر اللہ تعالیٰ کا بہترین اور کامل ترین صلوٰۃ وسلام ہو۔ یہ کہہ کر وہ میرے سامنے کی طرف بیٹھ گئیں اور فرمایا: اے آمنہ! اپنا جسم میری طرف مائل کرو۔

Marfat.com

میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ کہنے لگیں میں مریم بنت عمران ہوں۔ ہم تمہاری دائیاں ہیں اور ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کی خدمت انجام دینے آئی ہیں۔"

(انوار محمدیہ صفحہ ۱۴ نعمتِ کبریٰ صفحہ ۶۴-۶۵، میلاد النبوی از محدث ابن جوزی صفحہ ۴۰ سیرت حلبیہ اول صفحہ ۸۶، مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۲۱۲)

بلبِ مسیح شفائے او بیدِ کلیم عصائے او
بسرِ خلیل عطائے او ہمہ عالمست گدائے او
بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدّجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلّوا علیہ و اٰلہ
ہمہ نوریاں بہ ثنائے او ہمہ عرشیاں بہ دعائے او
ہمہ فرشیاں بولائے او ہمہ عرش و فرش برائے او
بلغ العُلیٰ بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ و اٰلہٖ

ملائک آمنہ خاتون کو مژدہ سناتے ہیں
ابو القاسم محمد مصطفیٰ تشریف لاتے ہیں

حبیب اللہ کی امّ القریٰ میں آمد آمد ہے
شواہد قدرتِ حق کے خلائق کو دکھاتے ہیں

اگر کعبہ کی دیواریں کریں سجدہ عجب کیا ہے
کہ مصداقِ دعائے حضرت ابراہیم آتے ہیں

فرشتے منتظر تھے آمنہ خاتون کے گھر میں
کہ اب حضرت جمالِ حق نما اپنا دکھاتے ہیں

Marfat.com

حرم سے تابہ ملکِ شام روشن ہے زمین یکسر
کہ دار الملک جن کا شام ہے وہ شاہ آتے ہیں

قالت اُمنة فاستأنست بهن و جعلت انظر الى شباح و هم يدخلون علىّ افواجا و نظرت الى منزلى فاذا هو قد اعتكر علىّ باصوات مشتبهات و لغات مختلفات الغالب عليها السريانيّة۔ قالت اُمنة ثم نظرت فى تلك الساعة فاذا الشهب يتطايرون يمينا و شمالا ثم ان الله الكريم امر الامين جبرائيل عليه السلام ان يا جبرائيل صف راح الارواح فى اقداح الشراب يا رضوان زين الكواعب الاتراب و افتح نوافح المسك الزكية لظهور محمّد سيد البرية۔ يا جبرائيل انشر سجادات القرب و الوصال لصاحب النور و الرفعة و الاتصال يا جبرائيل امر مالكاً ان يغلق ابواب النيران۔ يا جبرائيل قل لرضوان ان يفتح ابواب الجنان۔ يا جبرائيل البس حُلة الرضوان۔ يا جبرائيل. اهبط الى الارض بالملئكة الصافين و مقربين و الكروبيّين و الحافين۔ يا جبرائيل ناد فى السموات و الارض فى طولها و العرض قد اُن او ان اجتماع المحب و المحبوب و الطّالب. و المطلوب۔ فامتثل الامين جبرائيل عليه

Marfat.com

السلام ما امره الرب الجليل جلّ جلاله و اوقف الملئكة على جبال مكّة واحد قوا بالحرم. و اجنحتهم كانّها سحابة بيضاء كافوريّة. فترنمت الاطيار و حنت الوحوش من القفار. كلّ ذلك بامر الملك الجليل الجبّار. قالت امنة فكشف الله عن بصرى فرايت قصور بُصرىٰ من ارض الشام و رايت ثلثة اعلام منصوبات علما بالمشرق و علمًا بالمغرب و علمًا على سطح الكعبة. قالت امنة فبينما انا كذلك و اذا انا بطائفة من الطيور مناقيرهم حُمر كالذهب الاحمر و اجنحتهم كالجوهر الابهر فنشروا فى حجرتى لؤلؤا و مرجاناً ثم وقفت الطيور يسبّحون الله تعالىٰ حولى و انا اطلق ساعة بعد ساعة و الملئكة تتنزل علىّ افواجًا افواجًا و بايديهم مباخر من ذهب احمر و فضة بيضاء و اطلق الند و العود والعنبر و البخور و رفعوا اصواتهم بالصلوٰة و السلام على الرسول المكرم و الحبيب المفخم ﷺ و شرّف عظّم. قالت امنة و انتشر القمر فوق رأسى كالخيمة و اصطفّت النجوم على رأسى كالقناديل البهيّة و اذا انا بشربة بيضاء كافوريّة اشد بياضامن اللبن و احلىٰ من السكرو العسل و ابرد من الثلج و كان

Marfat.com

قد لحقنی عطش شدیدٌ فتنا و لتھا و شربتھا فلم اجد شیئًا الذّ منھا و اضاء علیّ منھا نور عظیم ثم نظرت و اذا انا بطیرٍ ابیض قد دخل علیّ فی حجرتی ثم مرّ بجناحیہ علی فؤادی۔

ترجمہ: حضرت آمنہ فرماتی ہیں: میں ان بیبیوں سے گُھل مل گئی۔ اس وقت مجھے لمبے لمبے نوری پیکر نظر آنے لگے جو جوق در جوق میرے حجرے میں داخل ہوئے۔ ان کی آوازیں ملتی جلتی تھیں لیکن زبانیں مختلف تھیں جن میں سریانی غالب تھی۔ یوں نظر آتا تھا کہ مکان کی دیواریں میری طرف جھکی ہوئی ہیں اور میرے دائیں بائیں نور کے بکے اڑ رہے تھے۔ میلاد شریف کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ اے جبرائیل! جنت میں پینے کے جام بہترین خوشبوؤں سے بھر دو۔ اور اے رضوان خازنِ جنت! جنتی حوروں سے کہو۔ زیبائش و آرائش کریں۔ مشک پاکیزہ کے نافے کھول دو کہ تمام مخلوقات کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ظہور فرمانے والے ہیں۔ اے جبرائیل! محبوبِ اعظم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو سب سے مقرب اور افضل و اعلیٰ ہیں، قرب و وصال کے سجادے پھیلا دو اور مالک کو حکم دو کہ جہنم کے تمام دروازے بند کر دے۔ رضوان سے کہو، کہ جنت کے تمام دروازے کھول دے۔ اے جبرائیل تم خود بھی بہشتی جوڑا زیبِ تن کرو اور زمین و آسمان کے شرق و غرب، شمال و جنوب میں منادی کر دو کہ محبوب و محب، مطلوب و طالب کے وصال کا وقت آ گیا۔

Marfat.com

جبرائیل امین نے رب کریم کے حکم کی تعمیل کی۔ اور فرشتوں کو مکہ کے پہاڑوں میں لا کھڑا کیا۔ ان فرشتوں نے کعبہ شریف کو گھیرے میں لے لیا۔ اطراف و اکناف میں پرندے چرندے گیت گانے لگے اور جنگلوں اور صحراؤں کے جانور میلاد مقدس کی خوشی میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا۔ حضرت آمنہ فرماتی ہیں، کہ وقت ولادت اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے تمام حجابات اٹھا لیے اور مجھے سرزمینِ شام اور بُصریٰ کے محلات نظر آنے لگے۔ میں نے تین عظیم الشان جھنڈے دیکھے۔ ایک مشرق میں لگایا گیا، ایک مغرب میں، اور ایک کعبہ کی چھت پر نصب کیا گیا۔ اسی عالم میں مجھے پرندوں کا ایک غول نظر آیا۔ جن کی چونچیں سرخ سونے کی طرح تھیں اور پر آبدار موتیوں کی مانند تھے۔ وہ میرے حجرہ نور میں آکر زرو جواہرات اور لؤ لؤ اور مرجان نچھاور کر رہے تھے۔ پھر وہ میرے اردگرد آکر اللہ کی تسبیح کرنے لگے۔ میں انہیں لحہ بہ لحہ اپنے سے ہٹاتی۔ اسی دوران میں فرشتے صف بہ صف میرے ہاں اترتے رہے۔ ان کے ہاتھ میں سرخ سونے اور سفید چاندی کی طشتریاں تھیں اور وہ عود و عنبر اور مختلف خوشبوئیں بکھیرتے رہے اور بلند آواز سے رسولِ مکرم، حبیبِ معظم پر الصّلوٰۃ و السلام علیك یا رسول اللہ وسلم علیك یا حبیب اللہ پڑھنے لگے۔ حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ چاند خیمے کی طرح میرے سر پر چھا گیا اور ستارے خوبصورت قندیلوں کی طرح لٹک گئے۔ مجھے سفید اور کافوری

Marfat.com

شربت پیش کیا گیا۔ جو مشک سے زیادہ خوشبودار تھا اور دودھ سے زیادہ سفید۔ شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا۔ مجھے پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ لہٰذا اسے لے کر پی لیا۔ میں نے اس سے زیادہ لذیذ مشروب کہیں نہیں دیکھا۔ اس کے بعد مجھ پر ایک نور عظیم ظاہر ہوا۔ میں نے دیکھا۔ ایک سفید رنگ کا پرندہ میرے کمرے میں آیا اور میرے دل پر سے پرواز کی۔"

(مواہب لدنیہ، جلد اول صفحہ ۱۵۴، انوار محمدیہ صفحہ ۱۵، نعمت کبریٰ صفحہ ۶۴-۶۵، سیرت حلبیہ صفحہ ۱۵، کتاب الوفا صفحہ ۹۶، میلاد نبوی از ابن جوزی صفحہ ۴۲)

عن ابن عباس.......... فوضعت محمّدا ﷺ فنظرت الیه فاذا هو ساجد قد رفع اصبعیه الی السماء کالمتضرع المبتهل ثم رایت سحابة بیضاء قد اقبلت من السماء حتی غشیته فغیّبته عنّی فسمعت منادیا ینادی طوفوایه مشارق الارض و مغاربها و ادخلوه البحار لیعرفوه باسمه و نعته و صورته ثمّ تجلّت عنه فی اسرع وقت. وروی الخطیب البغدادی ان اٰمنة قالت لمّا وضعته علیه الصلوٰة و السلام رایت سحابة عظیمة لها نور. اسمع فیها صهیل الخیل و خفقان الاجنحة و کلام الرجال حتی غشیته و غیّب عنّی فسمعت منادیا ینادی طوفوا بمحمّد ﷺ فی جمیع الارض، و اعرضوه علیٰ کل روحانی من الجن و الانس و الملٰئکة و الطیور و الوحوش

Marfat.com

و اعطوه خلق ادم و معرفة شیث و شجاعة نوح و
خلة ابراھیم و لسان اسماعیل و رضا اسحق و
فصاحة صالح و حکمة لوط و بشری یعقوب و
شدة موسٰی و صبر ایوب و طاعة یونس و جھاد
یوشع و صون داؤد وحب دانیال و وقار الیاس و
عصمة یحیٰی و زھد عیسٰی و اغمسوہ فی اخلاق
النبیین۔

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ ابن عباس اپنے والد عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت آمنہ نے فرمایا کہ جب محمد ﷺ حقیقت نور پر لباس بشریت پہن کر تشریف لائے۔ میں نے آپ کی طرف دیکھا۔ آپ کو سجدہ میں پایا اور عاجزی کرنے والے کی طرح آپ نے اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں کو آسمان کی طرف اٹھا رکھا تھا اور باقی انگلیاں بند تھیں۔ پھر مجھ پر سفید ابر ظاہر ہوا۔ جس نے آپ کو ڈھانپ لیا اور آپ مجھ سے غائب ہو گئے۔ ایک ندا کرنے والا ندا کر رہا تھا کہ محمد ﷺ کو جمیع کائنات کا طواف (سیر) کراؤ اور تمام جن، انس، ملائکہ، طیور، درندے، چرندے اور دریاؤں کے رہنے والے، صحراؤں کے رہنے والوں کو آپ کی زیارت کراؤ۔ تاکہ وہ سب آپ کی صورت، سیرت، نعت اور صفت جان لیں۔ آپ کو آدم علیہ السلام کا خلق، شیث علیہ السلام کی معرفت، نوح علیہ السلام کی شجاعت، ابراہیم علیہ السلام کی خلت، اسماعیل علیہ السلام کی زبان، اسحاق علیہ السلام کی رضائی، صالح علیہ السلام کی فصاحت، لوط علیہ السلام کی حکمت، یعقوب علیہ السلام کی

Marfat.com

بشارت، موسیٰ علیہ السلام کی شدت قوت، ایوب علیہ السلام کا صبر، یونس علیہ السلام کی طاعت، یوشع علیہ السلام کا جہاد، داؤد علیہ السلام کی آواز، دانیال علیہ السلام کی حُب، الیاس علیہ السلام کا وقار، یحییٰ علیہ السلام کی عصمت، اور عیسیٰ علیہ السلام کا زہد عطا کرو اور جمیع انبیائے کرام علیہم السلام کے تمام اخلاق میں آپ کو غوطہ دو۔ تاکہ جو صفات کائنات میں اعلیٰ و عظمیٰ ہیں، وہ آپ میں سب سے اعلیٰ تر جمع ہو جائیں۔"

(مواہب لدنیہ جلد اول صفحہ: ۱۴۱، انوار محمدیہ صفحہ ۱۵)

و روی عن عثمان بن ابی العاص عن امّہ فاطمة قالت لما حضرت ولادة رسول الله علیه وسلم رایت البیت حین وقع قد امتلا نورًا و رایت النجوم تدنو حتیٰ ظننت انها ستقع علیّ.

ترجمہ: "حضرت عثمان بن ابی العاص اپنی ماں فاطمہ سے روایت کرتے ہیں، کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں وہاں حاضر تھیں، تو میں نے دیکھا۔ اس وقت تمام گھر روشن ہو گیا۔ میں نے دیکھا ستاروں کو کہ وہ جھک رہے تھے۔ مجھے خوف تھا کہ کہیں مجھ پر گر نہ پڑیں۔"

(انوار محمدیہ صفحہ ۱۶، کتاب الوفا صفحہ ۹۳، مواہب لدنیہ صفحہ ۱۴۳ جلد اول، سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ ۹۱)

و من عجائب و لادته ﷺ ماروی من ارتجاج ایوان کسریٰ و سقوط اربع عشرة شرفة من شرفاته و غیض بحیرة طبریه و خمود نار فارس و کان لها الف عام لم تخمد کما روی کثیرون و من ذلك ما وقع من زیادة حراسة السماء فی

Marfat.com

الشهب وقطع رصد الشياطين و بمنهم من استرق السمع۔ و ولد ﷺ مختونا مسرورًا ای مقطوع السرۃ کما روی عن ابن عمر وغیرہ۔

ترجمہ: ”آپ کے عجائبات ولادت سے یہ بھی ہے کہ ایوانِ کسریٰ کو زلزلہ ہوا اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے اور طبریہ کا بحیرہ خشک ہو گیا اور فارس کی آگ بجھ گئی جو ایک ہزار سال سے نہیں بجھی تھی اور شیطان کی جماعتیں جو آسمان پر جاتی تھیں اور اسرار کا انتظار کرتی تھیں، ان کا جانا قطع کر دیا گیا اور شہاب ثاقب جو جنوں کو آگ کے شعلے مارتے ہیں۔ شیاطین کے دفع کے لیے بھیجے گئے ہیں اور رسول کریم ﷺ ختنہ کیے ہوئے اور ناف کٹے ہوئے تشریف لائے۔ جیسا کہ ابنِ عمر وغیرہ سے روایت ہے۔“

(انوار محمدیہ صفحہ ۱۷، مواہب لدنیہ جلد ۱ صفحہ ۷ ۱۴، زرقانی شریف جلد اول)

ربیع الاول امیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا
دعاؤں کی قبولیت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

خدا نے ناخدائی خود کی انسانی سفینے کی
کہ رحمت بن کے چھائی بارہویں شب اس مہینے کی

مرادیں بھر کے دامن میں مناجاتِ زبور آئی
امیدوں کی سحر پڑھتی ہوئی آیاتِ نور آئی

یکایک ہو گئی ساری فضا تمثالِ آئینہ
نظر آیا معلق عرش تک اک نور کا زینہ

بجائی بڑھ کے اسرافیل نے پُر کیف شہنائی
ہوئی فوجِ ملائک جمع زیرِ چرخِ مینائی

Marfat.com

خدا کی شانِ رحمت کے فرشتے صف بصف اترے
پرے باندھے ہوئے سب دین و دنیا کے شرف اترے
سحابِ نور آ کر چھا گیا مکے کی بستی پر
ہوئی انوار کی بارش بلندی اور پستی پر
ہوا عرشِ معلی سے نزولِ رحمت باری
تو استقبال کو اٹھی حرم کی چار دیواری
ابھی جبریل اترے بھی نہ تھے کعبہ کے منبر سے
کہ اتنے میں صدا آئی یہ عبد اللہ کے گھر سے
مبارک ہو کہ ختم المرسلیں تشریف لے آئے
جنابِ رحمۃ للعالمیں تشریف لے آئے

## حضور ﷺ کی رضاعت مبارکہ کے حالات

رضاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:
قیل لمّا عرضوا المراضع علی النبی السامی الشریف التہامی اعرضت عنہ النساء الامن اختارھا اللہ لرضاعہ و وفّقھا فنشر لواء السعادۃ لحلیمۃ السعدیۃ نفازت بالقصد و الامنیۃ لانھا حازت قصبات الرحان و اخذت سبقھا جعل الحلم فی حلیمۃ و اللہ رزقھا قیل و لما حملۃ علی اتانھا و قصدت الرحیل الی اوطانھا و الحمال قد طوقھا کانت اذا مرّت بہ علی و ادیابس اخضرت ببرکتہ و تسمع الاحجار تنطق بسلامھا علیہ و الاشجار تخرّ باغصانھا الیہ و الحسدۃ قد ابدت

Marfat.com

غيظها و حسدها. و لما وصلت به المنازل و قد
حصل الشرف للمنازل رات الارض قد للبست
جديدها و خلعت خلقها و سمعت قائلا يقول
بشراك يا حليمة بمولود ساد جميع قبائل العرب
و فرقها و لم تزل فى بركاته قالت حليمة و لقد
اخذته و ما فى ثديي درلبن و لقد كن النساء
يسرن الىّ و اولادهن حتى ارضعتهن اى بعد ذلك
و لقد كن عندى شياه لا نجد فيهن ما نشربه و لا
ما نعمله ادمًا فو الله لا بني وضعت يده المبارك
على الاغنام فجلت ما كفانا لاربعين بيتا فى تلك
الليلة و كنت اذا ارضعته لى المنزل استغنى به
عن المصباح و لقد قالت لى ام خولة السعدية
اتوقدين النار فى منزلك طول الليل فقلت لا و
الله لا اوقد النار و لكنّه نور محمّد صلى الله عليه و
اله وسلّم قالت و كان لى من الاغنام سبعة
فبقيت ببركته مائة و لقد حُصل لى من الخير
حتى كان الصعاليك يعيشون فى كنفى و حملت
اغنامى الجميع فقالت نساء بنى سعد ما شان
حليمة فقد كثر خيرها و كثرت اغنامها و نحن
لم تحمل لنا شاة واحدة قالت حليمة فساق
القوم اغنامهم لبلدى و قالوا عودى علينا من
بركات محمد ﷺ قالت فغسلت رجليه فى الحوض
و سقيت فحملت الغنم جميعا و كثر الخير على

Marfat.com

الجیران ببرکۃ محمد ﷺ و کان اذا انتبہ فی اللیل طلب الرضاع ینزل القمر و شاغلہ و یقول سبحان اللہ و الحمد للہ فیقول النبی ﷺ و لآ الہ الّا اللہ و اللہ اکبر و لا حول و لا قوۃ الّا باللہ العلی العظیم۔ قالت و کنت معہ فی سرور عظیم ما غسلت لہ بولا قط الّا طھارۃ و نظافۃ و لقد کنت اسال اللہ تعالی بہ الحوائج فتقضیی۔ قالت حلیمۃ ثم انہ خرج یوما من الایام مع ولدی ضَمُرَۃَ لرعی الاغنام قالت فبینما انا کذلک و اذا بولدی ضمرہ یقول یا اماہ ان اخی محمّد الحجازی اذا وقف لقدمیہ فی الوادی الیابس اخضر لوقتہ و ساعتہ و اذا نام فی الشمس تاتیہ غمامۃ فتظلہ و یاتیہ الوحش فیقبّل اقدامہ و اذا مشی علی الرمل لا اثرلہ یبین و اذا مشی علی الصخر یغوص تحت قدمیہ کالعجین۔ قالت حلیمۃ یا ولدی توصّ باخیک خیرا و لا تُعلِم احدًا بما ذکرتہ قالت حلیمۃ ثم انہما خرجا علی عادتہما فبینما انا کذ لک و اذا بولدی ضمرہ یشتد صادخا و یقول یا اماہ یا ابتاہ ادرکی اخی محمد الحجازی فقد اصیب فما اظنکما تلحقاہ الّا مقتولا قالت حلیمۃ فانتہینا فاذا ھو قائم منتقع اللوّن علی ذروۃ جبل سالما من الاحوال فضممتہ الی صدری و قبلت بین عینیہ و قلت لہ یا حبیبی ما

Marfat.com

الذی اصابك قال خیر یا اماہ بینما نحن و اقفون اذا قبل علینا ثلثة نفر کان وجوھھم القمر فی ید احدھم ابریق من الجوھر ملأن من الثلج المذاب بماء الکوثر و فی ید الأخر مندیل من السندس الاخضر فاحتملونی و صعد و ابی ھذا الجبل فاضجعونی علی الارض لطیفا و شقوا بطنی شقا خفیفا ثم اخرجوا قلبی و شقوہ فلم اجد لذلك الَمًا ثم اخرجوا منه علقة سوداً فرموا بھا و قالوا ھٰذہٖ حظّ الشیطان منك فما بقی للشیطان علیك سبیل ثم غسلوا قلبی بذالك الماء ثم اخرج احدھم مندیلا فنشف به قلبی و احشاہ طیبا و قال له املأہ کما امرت بالحلم و العلم و الرضوان ثم ردّوہُ الی مکانه فالتام شقی و صدری کما کان فقمت صحیحا سالما بقدرۃ الله تعالیٰ فقالت حلیمة الحمد لله الذی حیاك و عافاك۔ ثم اخذت محمدا و قبّلته و ضممته الی صدری و جئت به الی جدّہٖ عبد المطلب و سلمته الیه و اخرجت من ضمانه و کفالته ﷺ و الحمد لله رب العالمین۔ (المیلاد النبوی ابن جوزی صفحه ۵۱)

ترجمہ: ”مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو دودھ پلانے والی عورتوں کے سامنے لایا گیا، تو ان عورتوں نے یتیم جان کر اعراض کیا۔ مگر اس عورت نے دودھ پلانے کے لیے قبول کر لیا، جسے اللہ تعالیٰ نے اس کی توفیق بخشی۔ چنانچہ یہ نیک بختی کا

Marfat.com

جھنڈا حضرت حلیمہ سعدیہ کے نصیب میں آیا۔ وہ اپنے مقاصد کی تکمیل میں کامیاب ہو گئی اور اس سعادت کے حصول میں سبقت کی اور اس بنا پر حلم سے حلیمہ ان کا نام ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا حلم دیا جب انہوں نے حضور کو گود میں لے کر اپنی سواری پر سوار ہو کر وطن کی طرف کوچ کرنے کا قصد کیا قافلہ چلنے لگا تو جب بھی کسی خشک وادی پر یہ قافلہ پہنچتا تو حضور ﷺ کی برکت سے وہ سرسبز و شاداب ہو جاتی اور پتھروں سے سلام کرنے کی آوازیں سنی جاتیں اور درختوں کی ٹہنیاں آپ کی طرف جھک کر سلام کرتیں۔ حاسدین نے اس پر اپنے بغض اور حسد کا اظہار کیا۔ پھر جب وہ اپنی آبادی میں پہنچ گئی اور رہنے کے گھر داخل ہوئی تو زمین کو دیکھا کہ اس نے اپنا نیا لباس پہن رکھا ہے اور پرانا لباس اتار دیا ہے۔ یعنی زمین سرسبز و شاداب ہو گئی۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضور کو لیا تھا اس وقت میرے سینے میں بہت کم مقدار میں دودھ تھا، لیکن اس کے بعد دودھ کی اتنی فراوانی ہوئی کہ دوسری عورتیں اپنے بچوں کو لے کر میرے پاس آتیں۔ میں ان کو بھی دودھ پلا دیتی تھی۔ ہمارے پاس کچھ بکریاں تھیں مگر اتنا دودھ نہ تھا جسے ہم پی سکیں یا مکھن یا پنیر بنا سکیں لیکن خدا کی قسم! جس دن سے حضور ﷺ کا دستِ مبارک ان کے تھنوں کو لگا دیا، اس رات سے ان کے تھنوں میں سے اتنا دودھ، دوہنے لگی کہ چالیس گھروں کے لیے کفایت کرتا تھا اور جب میں حضور کو دودھ پلاتی تو گھر میں چراغ کی ضرورت

Marfat.com

نہ ہوتی۔ چنانچہ ام خولہ سعدیہ نے کہا اے حلیمہ کیا تم اپنے گھر میں ساری طویل رات آگ روشن رکھتی ہو؟ میں نے کہا: خدا کی قسم میں آگ تو روشن نہیں رکھتی، لیکن یہ نور سید عالم نور مجسم نبی مکرم ﷺ کا ہے حضرت حلیمہ بیان کرتی ہیں۔ میرے پاس صرف سات بکریاں تھیں، جو آپ کی برکت سے بڑھ کر سو تک ہو گئیں اور مجھے اتنی خیر و برکت حاصل ہوئی کہ غریب لوگ میرے یہاں زندگی گزارنے لگے۔ جب میری تمام بکریاں گابھن ہو گئیں تو میرے قبیلے کی عورتیں کہنے لگیں: اے حلیمہ! عجب شان ہے تمہارے یہاں خیر و برکت کی اتنی فراوانی ہے کہ تمہاری تمام بکریاں گابھن ہو گئیں اور ہماری کوئی بکری گابھن نہ ہوئی۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ بنو سعد قبیلہ کے لوگ اپنی بکریاں میرے پاس لائے اور کہنے لگے: اس نور مجسم ﷺ کی برکت کا کچھ حصہ ہمیں بھی عنایت فرمایئے۔ میں نے حضور ﷺ کے قدم مبارک کو پانی کے ایک حوض میں دھویا اور وہ پانی ان بکریوں کو پلایا۔ چنانچہ وہ سب کی سب خوب دودھ دینے لگیں اور گابھن بھی ہو گئیں اور میرے ہمسایوں میں حضور کے طفیل خیر و برکت بڑھ گئی۔ حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ جب دودھ کی خواہش میں رات میں بیدار ہوتے تو چاند اتر کر آپ کو بہلاتا تھا اور عرض کرتا تھا: سبحان اللہ و الحمد للہ اور نبی کریم ﷺ جواب میں فرماتے: و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ حلیمہ کہتی ہیں: میں حضور

Marfat.com

اکرم ﷺ کی معیت میں بڑی خوش وخرم رہتی تھی۔ حلیمہ فرماتی ہیں: میں نے کبھی بھی آپ کے پیشاب کو نہ دھویا مگر صرف نظافت اور پاکیزگی کے خیال سے اور مجھے جو بھی حاجت ہوتی، حضور کو گود میں لے کر خدا سے دعا مانگتی، وہ فوراً پوری ہو جاتی اور جب آپ میرے لڑکے ضمرہ کے ساتھ بکریاں چرانے کے لیے تشریف لے جاتے تو واپسی پر میرے لڑکے مجھ سے کہتے۔ اے اماں! میرے بھائی محمد حجازی ﷺ جب کسی خشک وادی میں قدیم رکھتے ہیں، تو وہ وادی اسی وقت سرسبز ہو جاتی ہے جب آپ دھوپ میں آرام فرماتے ہیں تو ایک بادل کا ٹکڑا آکر سایہ کر دیتا ہے اور تمام جنگلی جانور آکر آپ کے قدموں کو بوسہ دیتے ہیں اور جب آپ ریت پر چلتے تو آپ کا نشانِ قدم ظاہر نہ ہوتا اور جب آپ پتھر پر چلتے تو پتھر آپ کے نشانِ قدم کو موم کی مانند بن کر لے لیتا۔ حلیمہ نے جواب دیا اے بیٹے یہ تیرے بھائی محمد ﷺ کی خیر و برکت ہے۔ جو کچھ تو نے دیکھا ہے، اس کی کسی کو خبر نہ کرنا۔ پھر آپ روزانہ میرے لڑکے ضمرہ کے ساتھ جانے لگے۔ ایک دن عادت کے مطابق دونوں گئے اور میں گھر میں رہی۔ میرا لڑکا ضمرہ چیختا چلاتا آیا اور کہنے لگا۔ اے اماں میرے حجازی بھائی کی مدد کو پہنچو اور میں خیال نہیں کرتا کہ تم لوگ اسے زندہ ملو یا نہ۔ کیونکہ غالبا وہ قتل کر دیئے گئے۔ حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ ہم فوراً دوڑتے بھاگتے پہنچے تو دیکھا کہ آپ بے فکر ہر طرح سے محفوظ ایک پہاڑ کے ٹیلے پر کھڑے ہیں اور آپ کا رنگ متغیر ہے۔

Marfat.com

میں نے آپ کو سینے سے چمٹا لیا اور آپ کی آنکھوں کا بوسہ لیا۔ پھر میں نے پوچھا: اے میرے پیارے آپ کو کیا مصیبت پہنچی تھی؟ فرمایا: اے اماں! خیر ہے۔ ہم کھڑے تھے کہ اچانک تین آدمی نمودار ہوئے جن کے چہرے چاند کی طرح منور تھے۔ ایک شخص کے ہاتھ میں جواہرات کا آفتابہ تھا۔ جو حوض کوثر کے پانی سے بھرا ہوا تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں سبز حریر کا رومال تھا۔ وہ مجھے اٹھا کر اس پہاڑ پر لائے اور بڑے ادب سے زمین پر لٹا لیا۔ میرے سینے کو خفیف چاک کیا۔ جس کی مجھے ذرہ بھر درد یا تکلیف محسوس نہ ہوئی۔ پھر سینے سے سیاہ گوشت کا ٹکڑا نکال کر پھینک دیا اور کہنے لگے یہ شیطان کا حصہ ہے۔ اب تم پر شیطان کوئی تسلط باقی نہ رہا۔ پھر دل کو اسی پانی سے غسل دیا اور ایک نے رومال کو خشک کر کے اسے خوشبو سے معطر کیا اور اس سے اس کے ہمراہی نے کہا کہ حکم الٰہی کے مطابق اس میں حلم، علم اور رضائے الٰہی خوب خوب بھر دو۔ پھر اسے اپنی جگہ رکھ دیا اور میرا سینہ برابر ہو گیا۔ جیسا کہ پہلے تھا۔ اب میں قدرت الٰہی سے صحیح وسالم کھڑا ہوں۔ حلیمہ سعدیہ نے کہا: اس اللہ کی حمد جس نے آپ کو زندہ رکھا اور صحت عطا فرمائی۔ پھر میں نے آپ کو پکڑا اور بوسہ دیا اور اپنے سینے سے لگا لیا اور آپ کو آپ کے دادا حضرت عبد المطلب کے حضور لے آئی اور ان کے سپرد کر دیا۔ اس طرح میں اپنی ذمہ داری اور کفالت سے بری الذمہ ہو گئی۔ و الحمد للہ رب العالمین۔

Marfat.com

# محفلِ میلاد پر اعتراضات اور جوابات

واجب الاحترام ناظرین! عجائبات آیات بینات سے کتب تاریخ و سیرت اور ذخیرہ کتب احادیث شریف حضور نبی کریم ﷺ کے واقعات میلاد شریف سے بھری ہوئی ہیں۔ راقم نے ولادتِ مقدسہ اور رضاعت مبارکہ کا مختصر سا بیان کیا ہے اور انسان کی عقل وفہم و ادراک، حضور کی شان کماحقہ بیان کرنے کی طاقت ہی نہیں رکھتے۔ ان شاء اللہ العزیز میلاد شریف کے بارے میں جو بھی اعتراضات مخالفین سے سنے یا پڑھے جاتے ہیں، ان کے جواب بفضلہٖ تعالیٰ قرآن واحادیث کی روشنی میں دیئے جائیں گے۔ کہ ہر مسلمان عزیز ذرا سا غور کرنے کے بعد توفیقِ الٰہی شامل حال ہوئی تو ضرور بالضرور اپنے عقیدے کو درست کر لے گا لیکن شرط یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی محبت و عظمت کی عینک لگا کر پڑھ کر غور کیا جائے۔

## اعتراض

کیا نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کی بشارتیں موجودہ پرانا عہد نامہ یا نیا عہد نامہ میں کچھ ملتی ہیں یا نہیں؟

## جواب

کتاب مقدس پرانا عہد نامہ، برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی انارکلی، لاہور۔ کے حوالہ جات پیش خدمت ہیں۔

اور خدا نے ابراہام سے کہا کہ ساری جو تیری بیوی ہے، سو اس کو ساری نہ پکارنا۔ اس کا نام سارہ ہو گا اور میں اسے برکت دوں گا اور اس سے بھی تجھے ایک بیٹا بخشوں گا۔ یقیناً میں اسے برکت دوں گا کہ قومیں اس کی نسل سے ہوں گی اور عالم

Marfat.com

کے بادشاہ اس سے پیدا ہوں گے۔ تب ابراہام سرنگوں ہوا اور ہنس کر دل میں کہنے لگا کہ کیا سو برس کے بوڑھے سے کوئی بچہ ہوگا اور سارہ کے جو نوے برس کی ہے اولاد ہوگی۔ اور ابراہام نے خدا سے کہا کہ کاش اسمٰعیل ہی تیرے حضور جیتا رہے۔ تب خدا نے فرمایا کہ بے شک تیری بیوی سارہ کے تیرے سے بیٹا ہوگا۔ تو اس کا نام اسحاق رکھنا۔ میں اس سے پھر اس کی اولاد سے اپنا عہد جو ابدی عہد ہے۔ باندھوں گا اور اسمٰعیل کے حق میں بھی میں نے تیری دعا سُنی۔ دیکھ میں اسے برکت دوں گا اور اسے عزت میں بلند کروں گا اور اسے بہت بڑھاؤں گا اور اس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے اور میں اس بڑی قوم بناؤں گا۔

(پیدائش، باب ۱۷، آیت نمبر ۱۵ سے ۲۱)

اور سارہ کی لونڈی ہاجرہ کے بیٹے سے بھی ایک قوم پیدا کروں گا۔ وہ قوم اور ان کا سردار فاران کے بیابان میں بلند آواز سے تکبیر کہیں گے۔

(پیدائش باب نمبر ۲۱، آیت نمبر ۲۰، ۲۱)

خداوند تیرا خدا تیرے لیے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ اے تمام بنی اسرائیل تم اس کی سُننا۔ یہ تیری اس درخواست کے مطابق ہوگا۔ جو تو نے خداوند اپنے خدا سے مجمع کے دن حورب میں کی تھی، کہ مجھ کو نہ تو خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سُننی پڑے اور نہ پھر ایسی بڑی آگ ہی کا نظارہ ہو۔ تاکہ میں مر نہ جاؤں اور خدا نے مجھ سے کہا کہ وہ جو کچھ بھی کہتے ہیں، سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لیے ان ہی کے بھائیوں میں سے یعنی بنی اسحاق سے نہیں بنی اسماعیل سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا، وہی وہ ان سے کہے گا اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا، نہ سنے تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا۔ (استثناء۔ باب نمبر ۱۸ آیت نمبر ۱۵ سے ۲۰)

اور مرد خدا موسیٰ نے جو دعائے خیر اپنی وفات سے پہلے بنی اسرائیل کو

Marfat.com

برکت دی وہ یہ ہے اور اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا اور لاکھوں قدسیوں میں سے آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لیے آتشی شریعت ہے۔ وہ بے شک قوموں سے محبت رکھتا ہے اس کے سب مقدس لوگ تیرے ہاتھ پر ہیں اور تیرے قدموں میں بیٹھے ایک ایک تیری باتوں سے مستفیض ہوں گے۔ (استثناء۔ باب نمبر ۳۳، آیت نمبر ۱ سے ۴)

وہ لوگوں کو پہاڑوں پر بلائیں گے اور وہاں صداقت کی قربانیاں گزاریں گے۔ کیونکہ وہ سمندروں کے فیض اور ریت کے چھپے ہوئے خزانوں سے بہرہ ور ہوں گے اور جد کے حق میں اس نے کہا جو کوئی جد بڑھائے وہ مبارک ہو وہ شیر کی طرح رہتا ہے اور بازو بلکہ سر کے چاند تک کو پھاڑ ڈالتا ہے اور اس نے پہلے حصے کو اپنے لیے چن لیا کیونکہ شرح دینے والے کا بخرہ وہاں الگ کیا ہوا تھا اور اس نے لوگوں کے سرداروں کے ساتھ آ کر خداوند کے انصاف کو اور اس کے احکام کو جو اسرائیل کے لیے تھے، پورا کیا۔ (استثنا۔ باب نمبر ۳۳، آیت نمبر ۱۹ سے ۲۱)

اے خدا بادشاہ کو اپنے احکام اور شہزادے کو اپنی صداقت عطا فرما۔ وہ صداقت سے تیرے لوگوں کی اور انصاف سے تیرے غریبوں کی عدالت کرے گا۔ ان لوگوں کے لیے پہاڑوں سے سلامتی کے اور پہاڑیوں سے صداقت کے پھل پیدا ہوں گے وہ ان لوگوں کے غریبوں کی عدالت کرے گا۔ وہ محتاجوں کی اولاد کو بچائے گا اور ظالم کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا۔ جب تک سورج اور چاند قائم ہیں، لوگ نسل در نسل تجھ سے ڈرتے رہیں گے۔ وہ کٹی ہوئی گھاس پر مینہ کی مانند اور زمین کو سیراب کرنے والی بارش کی طرح نازل ہو گا۔ اس کے ایام میں صادق برومند ہوں گے اور جب تک چاند قائم ہے، ہر عذاب سے امن رہے گا، اس کی سلطنت سمندر سے سمندر تک اور دریائے فرات سے زمین کی انتہا تک ہو گی۔ بیابان کے رہنے والے اس کے آگے جھکیں گے اور اس کے دشمن خاک چاٹیں

Marfat.com

گے۔ ترسیں گے اور جزیروں کے بادشاہ نذریں گزاریں گے۔ سبا اور سیبا کے بادشاہ اس کے سامنے سرنگوں ہوں گے۔ کل قومیں اس کی مطیع ہوں گی کیونکہ وہ محتاج کو جب وہ فریاد کرے، اور غریب کو جس کا کوئی مددگار نہیں، چھڑائے گا۔ وہ غریب اور محتاج پر ترس کھائے گا اور محتاجوں کی جان بچائے گا اور فدیہ دے کر ان کی جان کو ظلم اور جبر سے چھڑائے گا اور ان کا خون اس کی نظر میں بیش قیمت ہوگا۔ وہ جیتے رہیں گے اور سب کا سونا اس کو دیا جائے گا لوگ برابر اس کے حق میں دعا کریں گے۔ وہ دن بھر اسے دعا دیں گے زمین میں پہاڑوں کی چوٹیوں پر اناج کی افراط ہوگی۔ ان کا پھل لبنان کے درختوں کی طرح جھومے گا۔

(زبور۔ باب نمبر ۷۲ آیت نمبر ۱ سے ۱۶)

اے ددانیوں کے قافلو تم عرب کے جنگل میں رات کاٹو گے۔ وہ پیاسے کے پاس پانی لائے۔ تیماء کی سرزمین کے باشندے بھاگنے والے سے ملنے کو نکلے۔ کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں کیونکہ خداوند نے مجھ سے یوں فرمایا کہ مزدور کے برسوں کے مطابق ایک برس کے اندر اندر قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی اور تیر اندازوں کی تعداد یعنی بنی قیدار کے بہادر تھوڑے سے ہوں گے۔

(یسعیاہ۔ باب نمبر ۲۱، آیت نمبر ۱۲ سے ۱۷)

دیکھو میرا خادم جس کو میں سنبھالتا ہوں۔ میرا برگزیدہ جس سے میرا دل خوش ہے۔ میں نے اپنی روح اس پر ڈالی۔ وہ قوموں میں عدالت جاری کرے گا وہ نہ چلائے گا اور نہ شور کرے گا اور نہ بازاروں میں اس کی آواز سنائی دے گی وہ مسلے ہوئے سرکنڈے کو نہ توڑے گا اور ٹمٹماتی ہوئی بتی کو نہ بجھائے گا وہ راستی سے عدالت کرے گا۔ وہ ماندہ نہ ہوگا۔ اور ہمت نہ ہارے گا جب تک کہ عدالت کو زمین پر قائم نہ کرلے اور جزیرے اس کی شریعت کا انتظار کریں گے۔

(یسعیاہ۔ باب نمبر ۴۲ آیت نمبر ۱ سے ۴)

Marfat.com

اے خداوند میں نے تیری شہرت سنی اور ڈر گیا۔ اے خداوند اسی زمانے میں اپنے کام کو بحال کر۔ اسی زمانے میں اس کو ظاہر کر۔ قہر کے وقت رحم کو یاد فرما۔ تیمان سے آیا اور وہ قدوس کوہِ فاران سے سِلاہ اس کا جلال آسمان پر چھا گیا اور زمین اس کی حمد سے معمور ہو گئی۔ اس کی جگمگاہٹ نور کی مانند ہے۔ اس کے ہاتھ سے کرنیں نکلتی ہیں اور اس میں اس کی قدرت نہاں ہے۔ وبا اس کے آگے آگے دوڑتی ہے اور آتشی تیر اس کے قدموں سے نکلتے ہیں وہ کھڑا ہوا اور زمین تھرا گئی۔ اس نے نگاہ کی، قومیں بکھر گئیں۔ ازلی پہاڑ پارہ پارہ ہو گیا۔ قدیم ٹیلے جھک گئے اس کی راہیں ازلی ہیں۔ (حبقوق۔ باب نمبر ۳، آیت نمبر ۱ سے ۶)

دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے راہ درست کرے گا اور خداوند جس کے تم طالب ہو، ناگہاں اپنی ہیکل میں آموجود ہو گا۔ ہاں عہد کا رسول جس کے تم آرزومند ہو، آئے گا۔ رب الافواج فرماتا ہے۔ پر اس کے آنے کے دن کی کس میں تاب ہے اور جب اس کا ظہور ہو گا، تو کون کھڑا رہ سکے گا کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دھوبی کے صابن کی مانند ہو گا اور وہ چاندی کو تانے سے صاف کرنے والے کی مانند پاک صاف کرنے والے کی مانند بیٹھے گا اور بنی لاوی کو سونے اور چاندی کی مانند پاک صاف کرے گا تاکہ وہ راست بازی سے خداوند کے حضور ہدیے گزاریں۔ (ملاکی۔ باب نمبر ۳، آیت نمبر ۱ سے ۴)

یہ تمام تر حوالہ جات ''پرانا عہد نامہ'' یعنی تورات اور زبور اور صحائف سے پیش کیے گئے۔ جن میں حضور ﷺ کی تشریف آوری کی بشارتیں اور اوصاف جمیلہ ظاہر و باہر صاف نظر آتے ہیں۔ اب ان شاء اللہ ''نیا عہد نامہ'' سے ایسے ہی حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

Marfat.com

# نیا عہد نامہ

برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی انار کلی لاہور

وہ اس بھیڑ کو دیکھ کر پہاڑ پر چڑھ گیا اور جب بیٹھ گیا تو اس کے شاگرد اس کے آس پاس بیٹھ گئے اور وہ اپنی زبان کھول کر ان کو یوں تعلیم دینے لگا۔ مبارک ہیں وہ جو دل کے نرم ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی ان کی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلی پائیں گے مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ جو راست بازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے مبارک ہیں وہ جو رحم دل ہیں کیونکہ ان پر رحم کیا جائے گا مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے پیارے کہلائیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو راست بازی کے سبب سے ستائے گئے۔ کیونکہ آسمانوں کی بادشاہی ان ہی کی ہے۔

(انجیل متی۔ باب نمبر ۵، آیت نمبر ۱ر سے ۵)

اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اس کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے، تو اس نے اقرار کیا انکار نہ کیا۔ اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہوں تو انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے؟ کیا تو ایلیاہ ہے۔ اس نے کہا: میں نہیں ہوں۔ پھر کہا کیا تو وہ نبی ہے؟ (یعنی جس کی خوش خبری سب نبی دیتے آئے ہیں) اس نے جواب دیا: کہ نہیں۔ پس انہوں نے اس سے کہا کہ پھر تو کون ہے تاکہ ہم اپنے بھیجنے والوں کو کچھ جواب دیں۔ تو اپنے حق میں کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا: میں جیسا یسعیاہ نبی نے کہا ہے، بیابان میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں کہ تم خداوند کی راہ کو سیدھا کرو۔ یہ فریسیوں کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ انہوں نے اس سے یہ سوال کیا کہ اگر نہ تو مسیح ہے، نہ ہی ایلیاہ ہے نہ ہی وہ آنے والا نبی ہے تو پھر بپتسمہ کیوں دیتا ہے؟ یوحنا نے ان سے کہا کہ میں پانی سے

Marfat.com

بپتسمہ دیتا ہوں۔ تمہارے درمیان ایک شخص کھڑا ہے۔ جسے تم نہیں جانتے اور میرے بعد جو نبی آنے والا ہے جس کی جوتی کا تسمہ بھی میں کھولنے کے لائق نہیں ہوں۔ (یوحنا کی انجیل۔ باب نمبر ا آیت نمبر ۱۹ ار سے ۲۸)

اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا۔ جو ابد تک تمہارے ساتھ رہے یعنی روحِ حق جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ نہ اُسے دیکھتی ہیں اور نہ جانتی ہیں۔ (یوحنا کی انجیل۔ باب نمبر ۱۴، آیت نمبر ۱۵ ار سے ۱۷)

لیکن جب وہ مددگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی روحِ حق جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا اور تم بھی میرے گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو۔

(یوحنا کی انجیل۔ باب نمبر ۱۵، آیت نمبر ۲۶، ۲۷)

اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔ (یوحنا کی انجیل۔ باب نمبر ۱۴، آیت نمبر ۳۰)

مگر اب میں اپنے بھیجنے والے کے پاس جاتا ہوں اور تم میں سے کوئی مجھ سے نہیں پوچھتا کہ تو کہاں جاتا ہے بلکہ اس لیے کہ میں نے تم سے کہیں تمہارا دل غم سے بھر گیا لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے۔ اگر میں نہ جاؤں گا تو وہ فارقلیط (یعنی محمد ﷺ) تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا، تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا اور وہ آ کر دنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا، گناہ کے بارے میں اس لیے کہ دنیا والے مجھ پر ایمان نہیں لاتے اور راست بازی کے بارے میں اس لیے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔ عدالت کے بارے میں اس لیے کہ دُنیا کا سردار مجرم ٹھہرایا گیا ہے۔ مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں لیکن تم ان کی برداشت

Marfat.com

نہیں کر سکتے۔ جب وہ روح حق آئے گا، تو تم کو تمام سچائی کی راہ دیکھائے گا۔ اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ کہے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ (یعنی غیب کی) خبریں دے گا وہ میرا اجلال ظاہر کرے گا۔

(یوحنا کی انجیل۔ باب نمبر ۱۶، آیت نمبر ۱۴، ۱۵)

مگر جن باتوں کی خدا نے سب نبیوں کی زبانی پیشتر خبر دی تھی کہ ان کا مسیح دکھ اٹھائے گا وہ اس نے اس طرح پوری کی۔ پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تا کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں اور اس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئے اور وہ اس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہوا ہے یعنی یسوع کو بھیجے۔ ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں، جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں چنانچہ موسیٰ نے کہا (اے بنی اسرائیل) کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے (یعنی بنی اسحاق سے نہیں، بنی اسماعیل سے) تمہارے لیے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا۔ وہ جو کچھ تم سے کہے اس کی سننا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنے گا، وہ امت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ (نبیوں کے اعمال۔ باب نمبر ۳، آیت نمبر ۱۸ر سے ۲۳)۔

یہ وہی موسیٰ ہے جس نے بنی اسرائیل سے کہا کہ خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لیے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا۔

(نبیوں کے اعمال۔ باب نمبر ۷، آیت نمبر ۷، ۳، ۳۸)

## اعتراض

فاکہانی نے اپنی کتاب المورد فی کلام علی المولد میں لکھا ہے کہ مجھے کتاب و سنت میں میلاد شریف کی کسی اصل کا علم نہیں ہو سکا۔

## جواب

فاکہانی کا یہ کہنا کہ کتاب وسنت میں مجھے میلاد شریف کی کسی اصل کا علم

Marfat.com

نہیں ہو سکا تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ کسی چیز کے علم کی نفی اس کے وجود کی نفی کو مستلزم نہیں۔ یعنی ضروری نہیں کہ جس چیز کا کسی کو علم نہ ہو، وہ چیز درحقیقت موجود ہی نہ ہو۔ اس کی اصل کتاب وسنت میں کئی ایک پائی جاتی ہیں۔

اصل ① عن ابن عباس ان رسول الله ﷺ قدم المدينة فوجد اليهود صيامًا يوم عاشوراء فقال لهم رسول الله ماهذا اليوم الّذى تصومونه قالوا هذا يوم عظيم انجى الله فيه موسىٰ و قومه و غرق فرعون و قومه فصامه موسىٰ شكرا فنحن نصومه فقال رسول الله ﷺ فنحن احق و اولىٰ بموسىٰ منكم فصامه رسول الله ﷺ و امر بصيامه۔

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہودیوں کو یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا: اس دن روزہ رکھنے کی وجہ کیا ہے؟ تو یہودیوں نے کہا یہ وہ عظیم دن ہے جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے نجات بخشی اور فرعون اور اس کی قوم کو اللہ نے غرق کر دیا پس موسیٰ علیہ السلام نے شکرانہ ادا کرتے ہوئے یہ روزہ رکھا۔ پس ہم بھی ہر سال اس دن میں شکریہ کے طور پر روزہ رکھتے ہیں۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم زیادہ حق رکھتے ہیں تم سے حضرت موسیٰ کے ساتھ۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

Marfat.com

عن ابی موسٰی قال کان یوم عاشوراء یوما یعظمه الیهود تتخذه عیدا فقال رسول الله ﷺ صوموه انتم۔

ترجمہ: ''ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ یوم عاشوراء یہودیوں کے لیے عظیم دن ہے اور وہ اس دن کو عید کی طرح مناتے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے صحابہ تم بھی اس دن کا روزہ رکھا کرو۔''

عن ابی موسٰی قال کان اهل خیبر یصومون یوم عاشوراء یتخذونه عیدا و یلبسون نساء هم فیه حلیّهم و شارتهم فقال رسول الله ﷺ فصوموه انتم۔

ترجمہ: ''ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ خیبر کے یہودی یوم عاشورا کا روزہ رکھتے تھے اور اس دن کو عید کی طرح مناتے تھے۔ نئے لباس اور خوشی کرتے تھے اور ان کی عورتیں اس دن میں ہار سنگھار کرتی تھیں۔ پس فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے صحابہ تم بھی یہ روزہ رکھا کرو۔

(مسلم شریف جلد اول صفحہ ۳۵۹، بخاری شریف جلد اول مترجم صفحہ ۸۰۷، ابوداؤد جلد دوم صفحہ ۲۶۷، ابوداؤد عرابی جلد دوم صفحہ ۳۲۶، ترمذی جلد اول صفحہ ۲۷۲، ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۵۰۰، موطا امام مالک صفحہ ۲۲۰، کتاب الام جلد ۸ صفحہ ۱۵۵، ابن ابی شیبہ جلد چہارم صفحہ ۱۹۲، طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۱۰۳، فتاویٰ کبریٰ ابن تیمیہ جلد اول صفحہ ۱۸۴، جمع الوسائل فی شرح الشمائل جلد دوم صفحہ ۱۰۴)

اس حدیث کی رو سے یوم عاشوراء کا روزہ رکھنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کسی اہم دن کی یادگار کو قائم رکھنا جائز بلکہ ضروری ہے۔ بہت لوگ کہہ دیتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت تو ایک دفعہ ہی ہوئی لیکن یہ ہر سال میلاد شریف منانے کا کیا

Marfat.com

جواز ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ نے یوم عاشوراء کا روزہ خود رکھ کر اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رکھنے کا حکم دے کر یہ ثابت کر دیا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اس دن میں شکریے کا روزہ رکھ کر اور پھر یہودیوں نے سنتِ موسیٰ پر عمل کرتے ہوئے اس دن کو عید کی طرح منایا اور خوشی منائی۔ پھر حضور ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اپنا حق ادا کرتے ہوئے اس دن کا روزہ رکھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس دن روزہ رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نجات کا اور فرعون والوں کے غرق ہونے کا واقعہ ایک ہی دن پیش نہیں آیا تھا؟ لیکن ہر سال اس دن کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے حضور نے روزہ رکھ کر اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دے کر یہ ثابت کر دیا کہ کسی دن کی اہمیت کے لحاظ سے اس کو ہر سال منانا ضروری ہے اور سنت نبوی اور سنتِ صحابہ ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یوم عاشوراء کی اہمیت کیا ہے اور نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کے دن کی اہمیت اس سے کتنی زیادہ ہے یہ بات تب نظر آئے گی کہ نگاہ انصاف کی ہو اور حضور کی محبت اور عظمت کی عینک لگا کر دیکھا جائے۔

اصل ② عن ابی قتادة ان رسول الله ﷺ سُئل عن صوم الاثنين فقال فيه ولدت و فيه انزل عليّ۔

ترجمہ: ”حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں تو آپ نے فرمایا کہ اس دن میں میری ولادت ہوئی ہے اور اسی دن مجھ پر قرآن پاک کا نزول شروع ہوا۔“

(مسلم شریف جلد اول صفحہ ۳۶۸، ابو داؤد شریف جلد ۲ صفحہ ۳۲۲، ابو داؤد عرابی جلد ۲ صفحہ ۳۲۲، دارمی شریف جلد اول صفحہ ۲۵۴، سنن بیہقی جلد ۴ صفحہ ۲۹۳، جمع الوسائل صفحہ ۱۰۲)

اصل ③ عن انس رضی الله عنه ان النبی ﷺ عق عن

Marfat.com

نفسه بعد النبوة۔

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عقیقہ خود کیا اعلانِ نبوت کے بعد۔''

(بیہقی شریف جلد ۹ صفحہ ۳۰۰)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہر نومولود کا عقیقہ اس نعمت کے حصول کی خوشی میں کیا جاتا ہے اور معتبر روایات سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مقدسہ کے بعد آپ کے دادا عبدالمطلب نے حضور کا عقیقہ کیا تو آپ نے اپنا عقیقہ بعد از نبوت کر کے شکریہ کے طور پر خوشی منائی۔ ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادت کی خوشی کے اظہار کے طور پر عقیقہ کیا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر کلمہ پڑھنے والے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والے اور امتی کہلانے والے پر لازم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مقدسہ پر اظہار خوشی کرے اور اس دن کی اہمیت اور عظمت کا تقاضا بھی یہی ہے۔

اصل ۴ قال عروة: و ثويبة: مولاة ابي لهب. كان ابو لهب اعتقها، فارضعت رسول الله ﷺ. فلمّا مات ابو لهب بعض اهله في النوم بشر هيئة فقال له: ماذالقيت؟ فقال ابولهب: لم الق بعد كم رخاء، غير اني سقيت في هذه مني بعتاقتي ثويبة و اشار الى النقير التي بين الابهام و التي يليها من الاصابع۔

ترجمہ: ''حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا ابولہب کی لونڈی تھی اور ابولہب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی

Marfat.com

خوش خبری دینے پر اسے آزاد کر دیا تھا۔ پھر حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کو دودھ پلایا۔ پس جب ابولہب مر گیا تو خواب میں گھر کے کسی فرد (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) نے اسے دیکھا۔ پوچھا کہ بتاؤ تمہارا کیا حال ہے؟ تو ابولہب نے کہا: جب سے دنیا چھوڑ کر تم سے جدا ہوا ہوں، سخت عذاب میں ہوں لیکن جس دن ثویبہ کو آزاد کیا تھا، اس دن تخفیف ہوتی ہے اور جس ہاتھ سے ثویبہ کی آزادی کے لیے اشارہ کیا تھا، ان انگلیوں میں سے پانی مل جاتا ہے اور میں پیاس بجھا لیتا ہوں۔''

(طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۱۰۸، بخاری جلد اول مترجم صفحہ ۷۹، دلائل النبوۃ بیہقی جلد اول صفحہ ۱۴۹)

اس حدیث پاک سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ابولہب جس کی ہلاکت اور عذاب شدید کے بیان میں قرآن پاک کی پوری سورۃ تبت یدا ابی لھب نازل ہوئی ہے۔ اس کافر کو جب حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے آ کر حضور کی ولادت کی خوش خبری سنائی کہ تمہارے مرحوم بھائی کے ہاں فرزند پیدا ہوا ہے تو اس نے اپنے بھائی کے رشتے کے لحاظ سے بھتیجے کی ولادت پر خوشی مناتے ہوئے حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کو جس ہاتھ کے اشارے سے آزاد کیا، اس خوشی کے اظہار پر اللہ تعالیٰ نے اس کافر کو پیر کے دن انہی انگلیوں سے سیراب کر کے اور اس دن عذاب میں تخفیف کر کے رحمت سے محروم نہیں کیا۔ تو جو شخص ایمان دار بھی ہو اور حضور ﷺ کو اپنا نبی مانتا ہو اللہ کا محبوب اور تمام کائنات میں برگزیدہ تسلیم کرتا ہو وہ حضور ﷺ کی ولادت مقدسہ پر خوشی کا اظہار کرے اور صدقہ و خیرات کر کے اس دن مسرت و فرحت کا اظہار کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس خوشی کے اجر سے کیسے محروم رکھے گا۔ اس پر تو اللہ تعالیٰ کے فضلِ و نعیم رحمت عظیم کا ضرور نزول ہو گا۔

Marfat.com

## اعتراض

میلادِ نبی ﷺ کو مروجہ انداز سے منانے پر بہت خرچ ہوتا ہے جو اسراف کے زمرے میں آجاتا ہے۔ اگر یہی پیسہ کسی غریب بیوہ یتیم نادار کو دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

## جواب

یہ اعتراض کرنے والے ذرا اپنے ہی گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں اور اپنے ہی دل سے پوچھیں کہ اگر یہ خرچ اسراف ہے تو خود حضور ﷺ نے اس عقیقے کے جانور کے بدلے وہی پیسے کسی غریب نادار کو کیوں نہ دے دیئے جبکہ روایات سے ثابت ہے کہ آپ کا عقیقہ پہلے کیا جا چکا تھا ہم یہ کب کہتے ہیں کہ یتیم، بیمار، بیوہ، غریب اور نادار کی مدد نہ کی جائے بلکہ جتنی ہو سکے، زیادہ سے زیادہ کی جائے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسی نعمت عظمیٰ میسر آنے پر تو جان مال اولاد سبھی کچھ قربان کر دینا بھی کم ہے کیونکہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہٖ و ولدہٖ و الناس اجمعین۔

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اُسے اس کے والدین، اولاد اور باقی تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

تو اب خود سوچ لیا جائے کہ ہم والدین کی خدمت اولاد کی پرورش اور تمام لوگوں کے لیے زیبائش پر کتنا مال خرچ کرتے ہیں۔ بچوں کی شادیاں کس دھوم دھام سے کی جاتی ہیں اور کبھی اسراف کا خیال تک نہیں آیا تو جب ان سب سے زیادہ محبت حضور ﷺ سے ہونا ایمان کی شرط قرار پایا ہے تو اس ذات پاک کی

Marfat.com

عظمت پر سب کچھ بھی لٹا دیا جائے تو کم ہے دراصل خوشی کے موقع پر ایسا کرنا اسراف میں نہیں آتا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک بار کسی نے کہا: لا خیر فی السرف (اسراف میں کوئی بھلائی نہیں) تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا: ولا سرف فی الخیر (اور بھلائی کے لیے خرچ کرنے میں کوئی اسراف نہیں) اس کی کچھ بحث آگے کسی مضمون میں ضرور آئے گی۔

## اعتراض

مولانا حکیم عبدالشکور صاحب مرزا پوری اپنی کتاب ''تاریخ میلاد'' میں اس طرح لکھتے ہیں:

''سب سے پہلے مولود کیا تھا حضرت عمر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے موصل میں جو ایک نیک آدمی مشہور تھے اور ان کی پیروی کی تھی مولود میں سلطان اربل نے'' اور آگے لکھا: ''ظاہر ہے کہ موجد اس مجلس میلاد بہیئت کذائیہ کا شیخ عمر اور ملک مظفر ہیں اور اول بادشاہ ابوسعید مظفر نے مولود شریف تخصیص و تعیین کے ساتھ ربیع الاول میں کیا اور اس بادشاہ نے شیخ عمر بن ملّا محمد کی پیروی اس عمل میں کی اور میلاد شریف پر حضرت شیخ ابوالخطاب عمر بن حسن بن دحیہ کلبی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے ۶۰۴ ہجری میں ایک کتاب ''التنویر فی مولد البشیر والنذیر'' تصنیف کی۔ اس سے پہلے میلاد شریف کے عمل کی کوئی مثال صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین علماء میں نہیں پائی جاتی۔''

## جواب

اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت عمر بن محمد یا بادشاہ مظفر ابوسعید ابن زین الدین ابن علی اور حضرت ابوالخطاب عمر بن حسن بن دحیہ کلبی رحمۃ اللہ علیہم کس زمانے کے

Marfat.com

لوگ ہیں۔ ابو الخطاب عمر بن حسن کی پیدائش ۵۴۰ ہجری اور وفات ۶۳۰ ہجری ہے۔ سلطان مظفر کی پیدائش ۵۴۹ ہجری اور ولادت ۶۳۱ ہجری کو ہوئی۔ عمر بن محمد کی پیدائش ۵۳۲ ہجری اور وفات ۶۱۸ ہجری ہے کہ کیا ان سے پہلے بھی یہ عمل جاری تھا یا کہ نہیں؟

## نشان اول:

و اذ اخذ اللہ میثاق النّبیّین لما اٰتیتکم من کتاب وّ حکمۃ ثمّ جاء کم رسول مّصدّق لّما معکم لتؤمننّ بہٖ و لتنصرنّہٗ قال ء اقررتم و اخذتم علیٰ ذٰلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشھدوا و انا معکم من الشاھدین۔

ترجمہ: ''اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں۔ پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا؟ اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔ سب نے عرض کی: ہم نے اقرار کیا تو فرمایا: ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔''

اس آیت کریمہ کو بغور پڑھیے تو اجتماع انبیاء بھی ہے۔ حضور کی تشریف آوری کی تقریر کرنے والا خود خالق اللہ تعالیٰ مقرر ہے تو حضور کی تشریف آوری کے بارے میں تقریر کرنا سنت خداوندی ہے اور اس ذکر پاک کو سننا سنتِ انبیاء ہے۔ ذرا دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ نے حضور کی تشریف آوری پر ذکر پاک فرمانے کے لیے

Marfat.com

تمام انبیاء کا اجتماع اکٹھا کیا اور تمام انبیائ علیہم السلام نے سنا۔ آگے ارشاد فرمایا:

فمن تولّٰى بعد ذٰلك فاولٰئك هم الفاسقون۔

(پارہ ۳ آل عمران آیہ ۸۲)

ترجمہ: ”تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔“

اس آیہ کریمہ سے پتہ چلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو یہ تمام تر کارروائی کی گئی ہے، اس کا انکار کرنے والا یا اس میں شک لانے والا فاسقوں میں ہوگا۔

## نشان دوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادت پاک کا ذکر خود مجمع صحابہ میں ارشاد فرمایا:

عن ابی هريرة رضی الله عنه انّ رسول الله ﷺ قال بعثت من خير قرون بنی اٰدم قرناً فقرناً حتی كنت من القرن الذی كنت فيه۔

(صحیح بخاری مترجم جلد ۲ صفحہ ۳۴۵)

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو بنی آدم کے بہترین طبقوں میں قرن کے بعد قرن (یعنی ہر قرن) میں پیدا کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس قرن میں پیدا ہوا، جس میں کہ میں ہوں۔“

عن المطلب بن ابی وداعة قال جاء العباس الی رسول الله ﷺ و كانه سمع شيئًا فقام النبی ﷺ علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول الله عليك السلام قال انا محمد بن عبد الله بن عبد

Marfat.com

المطلب ان الله خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقۃ ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم قبیلۃ ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیتا و خیرھم نفساً۔

ترجمہ: "مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور کوئی بات جو انہوں نے سنی تھی آپ سے عرض کی: پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا: میں کون ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا: آپ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ آپ پر اللہ کا سلام ہو۔ آپ نے فرمایا: میں محمد ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) عبد اللہ بن عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ خداوند عالم نے تمام خلقت کو پیدا فرمایا اور مجھے سب سے بہتر خلق فرمایا۔ پھر اس کے دو گروہ بنا دیئے اور مجھے ان میں سے بہتر گروہ میں پیدا فرمایا۔ اس کے بعد اس کے کئی قبیلے بنائے اور مجھے سب سے اچھے قبیلے میں پیدا کیا۔ اس کے بعد الگ الگ خاندان بنائے اور مجھے اچھے سے اچھے خاندان میں پیدا کیا اور میں اپنے گھر میں سب سے بہتر ہوں۔" (ترمذی شریف مترجم جلد ۲ صفحہ ۲۳۴)

عن ابن عباس جلس ناس من اصحاب رسول اللہ ﷺ ینتظرونہ قال فخرج حتی اذا دنا منھم سمعھم یتذاکرون فسمع حدیثھم فقال

Marfat.com

بعضھم عجبا ان اللہ اتخذ من خلقه خليلا اتخذ
ابراهيم خليلا و قال اخر ماذا يا عجب من كلام
موسى كلمه تكليما و قال اخر فعيسى كلمة الله و
روحه و قال اخر ادم اصطفاه فخرج عليهم
فسلم و قال قد سمعت كلامكم و عجبكم
ابراهيم خليل الله و هو كذالك و موسى كليم
الله و هو كذلك و عيسىٰ روحه و كلمته و هو كذلك
و ادم اصطفاه الله و هو كذلك الا و انا حبيب الله و
لا فخر و انا حامل لواء الحمد يوم القيمة و لا فخر و انا
اول شافع و اول مشفع يوم القيمة و لا فخر و انا اول
من يحرك حلق الجنة فيفتح الله لی فيدخلنيها و
معی فقراء المؤمنين و لا فخر و انا اكرم الاولين و
الاخرين و لا فخر۔ (ترمذی شریف، مترجم جلد دوم صفحہ ۶۳۶)

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے اور آپس میں ذکر واذکار کر رہے تھے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کے پاس تشریف لائے تو سنا کہ ان میں سے کوئی تو تعجب کے ساتھ یہ کہہ رہا تھا کہ خداوند تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل مقرر فرمایا اور کوئی کہتا تھا کہ کیا عجیب بات ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا اور کوئی کہتا کہ عیسیٰ علیہ السلام خداوند عالم کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ کوئی کہہ رہا تھا آدم علیہ السلام کو خداوند عالم نے سب

Marfat.com

سے اوپر بزرگی عطا فرمائی۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے یہ سب باتیں سن لیں۔ پہلے سکوت کیا۔ پھر فرمایا: میں نے تم لوگوں کی باتوں اور تعجب کو سنا کہ ابراہیم علیہ السلام خدا کے خلیل ہیں۔ حقیقتاً وہ ایسے ہی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے باتیں کیں اور وہ بھی برگزیدہ تھے۔ عیسیٰ علیہ السلام کلمۂ خدا ہیں اور ان کے مراتب بھی یہی ہیں۔ آدم علیہ السلام کو خدا نے برگزیدہ بنایا۔ وہ بھی بزرگ و برتر تھے۔ مگر تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ میں خدا کا حبیب ہوں اور یہ میں فخریہ نہیں کہہ رہا ہوں اور روز قیامت حمدِ خدا کا جھنڈا میں ہی اٹھاؤں گا یہ فخریہ نہیں کہہ رہا ہوں اور روز قیامت میں ہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت مقبولِ بارگاہ ہوگی۔ میں فخر سے نہیں کہتا اور سب سے پہلے میں ہی جنت کے دروازے کو ہلاؤں گا اور خداوندِ عالم اس کو میرے لیے کھولے گا اور مجھے داخل فرمائے گا میرے ساتھ مومن فقراء بھی داخل ہوں گے اور میں یہ فخریہ نہیں کہتا اور میں ہی پہلی نسلوں اور آئندہ کی تمام نسلوں سے مکرم ہوں یہ میں فخریہ نہیں کہتا۔"

عن العرباض بن ساریه صاحب رسول الله علیه وسلم انه قال سمعت رسول الله ﷺ یقول انی عبد الله و خاتم النبیین و ان ادم لمنجدل فی طینته و ساخبرکم عن ذلك دعوة ابی ابراهیم و بشارة عیسیٰ بی و رُؤیا امّی الّتی رات و کذلك

Marfat.com

امهات النبیین یرین و ان امّہ رسول اللہ ﷺ
رات حین وضعتہ نورا اضاءت لہ قصور الشام۔
(مسند امام احمد چہارم صفحہ ۱۲۷، متدرک حاکم جلد دوم صفحہ ۶۱۱، دلائل النبوۃ بیہقی جلد اول صفحہ ۸۰)

ترجمہ: ''حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے جو کہ حضور ﷺ کے غلام تھے۔ بے شک انہوں نے کہا کہ بے شک میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، فرما رہے تھے: میں اللہ کا بندہ اور نبیوں کا خاتم ہوں اس وقت سے جب کہ آدم علیہ السلام اپنے مٹی گارے میں تھے۔ کیا میں تم کو خبر دوں اسی بات کے بارے میں۔ میں دعائے ابراہیم ہوں اور بشارتِ عیسیٰ ہوں اور میں اپنی والدہ ماجدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا۔ جیسا کہ نبیوں کی مائیں دیکھتی آئی ہیں۔ بے شک نبی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ نے دیکھا حضور کی ولادت کے وقت وہ نور جس کی روشنی میں شام کے محلات نظر آئے۔''

عن خالد بن معدان عن اصحاب رسول اللہ ﷺ انھم قالوا یا رسول اللہ اخبرنا عن نفسک فقال دعوۃ ابی ابراھیم و بشریٰ عیسیٰ و رات امّی حین حملت کانہ خرج منھا نور اضاءت لہ بصریٰ من ارض الشام۔

ترجمہ: ''حضرت خالد بن معدان روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ ہمیں اپنی ذاتِ پاک کے بارے میں خبر دیجیے۔ پس فرمایا نبی پاک ﷺ نے کہ میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

کی بشارت ہوں اور میری والدہ نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان سے نور خارج ہوا جس کی روشنی میں بُصریٰ (شام) کے محلات نظر آئے۔"

(سیرت ابن ہشام جلد اول صفحہ ۱۷۰، طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۱۰۲، دلائل النبوۃ بیہقی جلد اول صفحہ ۸۱، مستدرک حاکم جلد دوم صفحہ ۶۰۰)

ناظرین کرام! غور سے پڑھیے، بار بار پڑھیے، ان احادیث مبارکہ میں صاف یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ذکر ولادت کو مسجد میں منبر پر کھڑے ہو کر بیان فرمایا۔ کہیں مجمع صحابہ میں ولادت پاک کا ذکر فرمایا۔ اس موضوع پر سینکڑوں روایات پیش کی جاسکتی ہیں جو کتب حدیث میں جگہ جگہ موجود ہیں لیکن طوالت کے خدشے سے ان ہی چند احادیث مبارکہ پر اکتفا کرتا ہوں۔ حق کو ماننے لینے والے کے لیے سچائی کا ادنیٰ اشارہ بھی کافی ہوتا ہے۔ یہ تو پھر فرامین سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

Marfat.com

## ذکرِ میلاد شریف پر عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

عن عائشة قالت كان النبی ﷺ يضع لحسّان منبرًا في المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله ﷺ او قالت ينافح عن رسول الله ﷺ و يقول رسول الله ﷺ ان الله يؤيّد حسان بروح القدس ما يفاخر او ينافح عن رسول الله ﷺ۔

(ترمذی شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۳۶۴)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر بچھوایا کرتے تھے اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور نعت شریف بیان کیا کرتے تھے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسّان رضی اللہ عنہ کے لیے یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ حسان جب تک میرے فضائل اور تعریف میں مشغول رہے، اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے اس کی مدد فرمائے۔''

تشریح: اس حدیث مبارک سے ثابت ہوا کہ اجتماعِ صحابہ مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے فضائل سنتا بلکہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نعت خوان اور فضائل بیان کرنے والے کے لیے منبر بچھواتے اور اپنا میلاد سنتے بلکہ میلاد کا ارشاد فرماتے کہ حسّان! سناؤ اور صحابہ کرام بھی سنا کرتے تھے۔ مسجد میں منبر پر میلاد کا اہتمام ہوتا۔

Marfat.com

خود حضور حکم انعقاد دیتے۔ صحابہ کرام اور خود حضور بھی سماعت فرماتے تو انعقاد میں کونسی رکاوٹ رہ گئی؟

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے یہ شعر تو زبان زدِ خاص عام ہیں:

و اجمل منك لم ترقط عینی　　وَ اکمل منك لم تلد النساء

خلقت مبرّاً من کلّ عیب　　کانّك قد خلقت کما تشاء

ترجمہ: ''یا رسول اللہ! آپ سے بڑھ کر جمال والا کسی آنکھ نے ہرگز دیکھا ہی نہیں اور آپ سا صاحبِ کمال کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔ خالقِ کائنات نے آپ کو خلق فرمایا ہر عیب سے پاک اور منزہ۔ بے شک آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا خلق فرمایا جیسا آپ نے چاہا۔''

عن خریم بن اوس بن حارثة بن لام رضی الله عنه یقول هاجرت الی رسول الله ﷺ منصرفه من تبوك فاسلمت فسمعت العباس بن عبد المطلب یقول یا رسول الله انی امتدحك فقال رسول الله ﷺ لا یفضض الله فاك قال فقال العباس۔

من قبلها طِبتَ فی الظلال و فی　　مستودعٍ حیث یُخصف الورق

ثمّ هبطت البلاد لا بشرٌ　　انت و لا مضغةٌ و لا علقٌ

بل نطفةٌ ترکب السفینَ و قد　　اَلجمَ نسرًا و اهلَه الغرق

تنقل من صالبٍ الی رحمٍ　　اذا مضی عالمٌ بدا طبقٌ

حتّی احتوی بیتُك المهیمن من　　خِندفَ علیاءَ تحتها النطقُ

Marfat.com

و انت لمّا وُلدت اشرقتِ الارضُ و ضاء ت بنورك الافقُ

فنحن من ذلك النورِ فی الضیاء و سبلِ الرشاء نخترقُ

ترجمہ: ''خریم بن اوس کہتے ہیں کہ میں جب ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے۔ پس میں نے اسلام قبول کیا اور سنا میں نے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرا دل چاہ رہا ہے کہ حضور کی مدح و تعریف میں کچھ بیان کروں۔ تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سلامت رکھے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار حضور ﷺ کی خدمت میں اور اجتماع صحابہ میں پڑھے۔

یا رسول اللہ! آپ ولادت باسعادت سے قبل جنت کے درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں میں اپنی قیام گاہ (صلبِ آدم علیہ السلام) کے اندر خوش و خرم تھے جبکہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام پردہ کی خاطر اپنے جسم پر پتے لپیٹ رہے تھے پھر آپ دنیا میں تشریف لائے اس وقت نہ جامہ بشریت اختیار فرمایا تھا نہ گوشت اور خون کی صورت قبول فرمائی تھی بلکہ بصورت نطفہ مبارکہ آپ سفینہ نوح میں سوار ہوئے حالانکہ طوفان نسر بت اور اس کے پجاریوں کو غوطے دے رہا تھا اس کے بعد صدیوں پر صدیاں گذرتی گئیں اور آپ درجہ بدرجہ اصلابِ طیّبین سے ارحامِ طاہرات کی طرف منتقل ہوتے رہے حتیٰ کہ آپ کے شرف و عزت نے اس عالی نسب خندف کو احاطہ میں لے لیا جس کے

Marfat.com

سامنے پہاڑوں کی فلک بوس چوٹیاں بھی سرنگوں ہیں اور جب
آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو زمین جگمگا اٹھی اور آپ کے
نور سے سارا جہان منور ہو گیا۔ پس ہم (اب بھی) اسی نور سے
روشنی میں ہیں اور ہدایت کی راہ پر گامزن ہیں۔"

(مستدرک جلد سوم صفحہ ۳۲۷، دلائل النبوۃ بیہقی جلد چہارم صفحہ ۲۶۸، نسیم الریاض جلد سوم صفحہ ۲۰۵)

تشریح: اس حدیث کو بغور پڑھ لینے کے بعد یہ بات عیاں ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ولادتِ مقدسہ کا ذکر صحابہ کرام بھی مجمع صحابہ اور حضور سرور کائنات ﷺ کی موجودگی میں بیان کیا کرتے تھے۔ جس طرح کہ بخاری نے اسی حدیث میں یہ جملہ بھی بیان فرمایا کہ جب بھی آپ کسی سفر سے تشریف لاتے تو مع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پہلے مسجد میں تشریف لاتے۔ وہاں نوافل ادا فرماتے اور کچھ دیر جلسہ فرما کر اپنے اپنے گھروں کو جاتے تھے۔ تو اس طرح حضرت عباس کا میلاد شریف پڑھنا مسجد میں اجتماعِ صحابہ میں اور حضور پرنور ﷺ کی موجودگی میں منعقد ہوا جس سے ثابت ہوا کہ میلاد شریف کی محفلیں صحابہ کرام حضور ﷺ کے سامنے کرتے تھے۔

فقال ابن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

له اجاب الله ادم اذا دعا و نجا فی بطن السفینة نوح
و ما ضرت النار الخلیل لنورہ و من اجله نال النداء زبیح

ترجمہ: "ابن جابر رضی اللہ عنہ نے یہ شعر عرض کیے:

یا رسول اللہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے آپ کے وسیلے سے دعا
مانگی تو اللہ کریم نے قبول فرمالی اور سفینۂ نوح کو نجات ملنے کا
وسیلہ آپ کا نور ہے۔ آپ ہی کے نور مبارک کی برکت سے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آگ ٹھنڈی ہو گئی اور حضرت

Marfat.com

اسمٰعیل علیہ السلام کو چھری کے نیچے صحیح سلامت بچانے والا آپ کا نور مبارک ہے۔" (قصیدہ کعب احبار صفحہ ۳۲)

## اعتراض

ان مذکورہ احادیث سے یہ تو ثابت ہو گیا کہ میلاد شریف کی محفل اتفاقاً صحابہ کرام میں منعقد ہو جاتی تھیں لیکن اس میں یوم ولادت کا تعین تو نظر نہیں آیا۔ تم یوم ولادت کا تعین ضروری سمجھتے ہو۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

## جواب

واقعی مذکورہ احادیث میں یوم ولادت کا تعین نہیں ہے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یوم ولادت کا تعین بھی منقول ہے۔

یوم مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مائۃ ناقۃ و تصدق بھا و تصدق ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی ذلک بثلاث اقراص من شعیر۔

(رسالہ علامہ شیخ عابد سندی صفحہ ۱۷، کتاب الشمالی صفحہ ۱۵۴، سیف الحق صفحہ ۷۱۲)

ترجمہ: "روز مولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سو اونٹ اور تصدق کیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس روز تین روٹیاں جو کی۔"

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما انہ کان یحدث ذات یوم فی بیتہ وقائع ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم لقوم فیستبشرون و یحمدون اللہ و یصلون علیہ السلام فاذا جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حلّت لکم

Marfat.com

شفاعتی۔

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے تھے، اپنے گھر میں واقعات ولادت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی قوم میں پس وہ خوش ہوتے، اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور درود شریف پڑھتے تھے۔ ناگاہ تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا تمہارے واسطے میری شفاعت حلال ہوگئی۔“

(التنویر فی مولد البشیر والنذیر صفحہ ۲۱، رسول الکلام من کلام سید الانام فی بیان المولد و القیام، مصنفہ علامہ سید احمد محمد دیدار علی شاہ صفحہ ۱۱)

عن ابی الدرداء مرمع النبی ﷺ الی بیت عامر الانصاری و کان یعلم و قائع و لادته علیه السلام لا بنائه و عشیرته و یقول هذا الیوم هذا الیوم فقال علیه الصلوة و السلام ان الله فتح لك ابواب الرحمة و ملئکته کلهم یستغفرون لك من فعل فعلك نجی نجاتك۔

ترجمہ: ”حضرت ابودرداء سے روایت ہے کہ وہ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عامر انصاری کے مکان پر تشریف لے گئے اور وہ (عامر انصاری) اپنے گھر میں اپنی قوم اور اولاد کو واقعات ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیم کر رہے تھے اور کہتے تھے، آج کا دن، آج کا دن، یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج کے دن پیدا ہوئے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کریم نے کھولے ہیں تیرے واسطے دروازے رحمت کے اور تمام ملائکہ تیرے

Marfat.com

واسطے استغفار کرتے ہیں اور جو تجھ سا کام کرے گا وہ تیری طرح نجات پائے گا۔" (التنویر فی مولد البشیر والنذیر صفحہ ۲۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عامر انصاری دوازدہم ربیع الاول کو جو یوم مولد ہے مع جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم میلاد سرور کائنات فخر موجودات کرتے تھے۔ یہ احادیث دلالت کرتی ہیں کہ اصل تعین مولد مع مجمع اہل اسلام سنت صحابہ ہے۔ جو پہلا طبقہ خیر القرون قرنی کا ہے۔

## اعتراض

محفل منعقد کرنا تو چلو مان لیا کہ بابرکت ذکر ہے لیکن اس کے لیے بے جا اسراف کرنا جو فضول خرچی کی مد میں آتا ہے، جس سے شریعت نے منع کیا ہے۔ اس دن اتنے اسراف کا کیا جواز ہے؟

## جواب

عن علی قال سمعت ابی یتحدث ان امنة بنت وهب لما ولدت النبی جاءه عبد المطلب فاخذه و قبله دفعه الی ابی طالب فقال هو ودیعتی عندك لیکون لابنی هذا شان ثم امر فنحرت الجزائر و ذبحت الشیاه و اطعم اهل مكة ثلاثا.

ترجمہ: "حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے کہا کہ سنا میں نے اپنے باپ ابوطالب سے، وہ بیان کرتے تھے، بے شک جب حضرت آمنہ بنت وہب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو آئے ان کے پاس حضرت عبد المطلب اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں لیا اور چوما۔ پھر حضرت ابو طالب کو

Marfat.com

دے دیا اور کہا یہ تیرے پاس میری امنت ہے تا کہ میرے اس بیٹے کی شان ظاہر ہو اور پھر حکم کیا کہ اونٹ ذبح کیے جائیں اور بکریاں ذبح کی جائیں اور تین دن اہل مکہ کو کھانا کھلایا۔"

(دلائل النبوۃ اصفہانی صفحہ ٦٣)

## اعتراض

کیا میلاد شریف کی خوشی میں کچھ بانٹنا ضروری ہے؟ ان محافل میں تم شیرینی وغیرہ بانٹتے ہو۔ اس کا کیا جواز ہے؟

## جواب

و کانت تلك السنة التی حمل فیها برسول الله ﷺ یقال لها سنة الفتح و الابتهاج فان قریشا کانت قبل ذلك فی جدب و ضیق عظیم۔ فاخضرت الارض، و حملت الاشجار و اتاهم الرغد من کلّ جانب فی تلك السنة۔

ترجمہ: "جس سال نور محمدی ﷺ حضرت آمنہ کو تفویض ہوا، وہ فتح و نصرت، تر و تازگی اور خوش حالی کا سال کہلایا۔ اہلِ قریش اس سے قبل معاشی بد حالی، عسرت اور قحط سالی میں مبتلا تھے۔ ولادت پاک کی برکت سے اس سال اللہ تعالیٰ نے بے آب و گیاہ زمین کو شادابی اور ہریالی عطا فرمائی اور درختوں کی پژ مردہ شاخوں کو ہرا بھرا کر کے پھلوں سے لاد دیا۔ اہل قریش اس سال ہر طرف سے خیر کثیر پانے سے خوش حال ہو گئے۔"

تشریح: اس حدیث پاک کو بغور پڑھا جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ رب کریم نے نبی

Marfat.com

کریم ﷺ کی ولادت مقدسہ کی خوشی میں اہلِ قریش کو کس قدر فراوانی عطا فرمائی۔
(خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۴۷، سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ ۷۸، انوار محمدیہ صفحہ ۲۲)

قد اذن الله تعالیٰ تلك السنة لنسآء الدنیا ان یحملن کورا کرامةً لمحمد ﷺ۔

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کی عورتوں کے لیے یہ مقدر کر دیا کہ وہ حضور ﷺ کی برکت سے لڑکے جنیں۔''
(خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۱۱۸، انوار محمدیہ صفحہ ۲۲، سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ ۷۸، مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۱۰۶)

تشریح: جب اللہ تعالیٰ کی ذات پاک نے تمام دنیا کی حاملہ عورتوں کو لڑکے ہی بانٹے۔ یہ صرف نبی پاک ﷺ کی ولادت باسعادت کی برکت ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سو اونٹ ذبح کر کے یوم میلاد النبی کی خوشی میں خیرات کیے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ مہیا تھا، یعنی جَو کی تین روٹیاں خیرات کیں اور ہم مٹھائی اس لیے ضروری بانٹتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ میٹھا بہت زیادہ پسند فرماتے تھے تو حضور کی پسند کو ہم بھی زیادہ محبوب و مقدم سمجھتے ہیں۔

عن عائشة قالت کان النبی ﷺ یحب الحلواء و العسل۔

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ کو میٹھا اور شہد بہت پسند تھا۔''
(ترمذی جلد دوم صفحہ ۲۳، ابن ماجہ جلد دوم صفحہ ۳۱۶، دارمی جلد دوم صفحہ ۳۳، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ہشتم صفحہ ۳۶)

قال علیه السلام ان المؤمن حلو و یحب الحلاوة فی بطن المؤمن زاویة لا یملأها الا الحلواء۔

ترجمہ: ''فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ مومن کے ایمان کی چاشنی میٹھی ہے اور وہ

Marfat.com

میٹھے کو پسند کرتا ہے اور مومن کے شکم میں ایک خانہ ہے وہ نہیں بھرتا بغیر میٹھے کے۔" (تفسیر روح البیان جلد دوم جزو چہارم)

## اعتراض

تم ایسے موقع پر محرابیں، ستون اور دروازے وغیرہ بنانے کا اہتمام کرتے ہو، اس کا تمہارے پاس کیا ثبوت ہے؟

## جواب

و اخرج ابو نعیم عن عمرو بن قتیبة قال سمعت ابی و کان من اوعیة العلم قال لما حضرت ولادة اٰمنة قال الله للملئکة افتحوا ابواب السماء کلها و ابواب الجنان کلها و امر الله الملئکة بالحضور فنزلت لتبشر بعضها بعضا و تطاولت جبال الدنیا و ارتفعت البحار و تباشر اهلها فلم تبق ملك الّا حضر و اخذ الشیطان فغُلّ سبعین غلّا و القی منکوسا فی لجّة البحر الخضراء و غلّت الشیاطین و المردة و البست الشمس یومئذٍ نورًا عظیمًا و اقیم علی رأسها سبعون الف حور فی الهواء ینظرن و لادة محمّد ﷺ و ان لا تبقی شجرة الاحملت و لا خوف الاعاد اٰمنا فلما ولد النبی ﷺ امتلأت الدنیا اکلها نور اوتبا شرت الملئکة و ضرب فی کل سماء عمود من زبر جد و عمر و من یاقوت قد

Marfat.com

استنار به فهی معروفة فی السماء قد را رسول الله ﷺ لیلة اسراء قیل هذا ما ضرب لك استبشارا بولادتك و قد انبت الله لیلة ولد علی شاطئ نهر الکوثر سبعین الف شجرة من المسك الاذفر ثمارها بخور اهل الجنة و کل اهل السمٰوات یدعون الله بالسلامة و نکست الاصنام کلها و امّا اللّات و العُزّیٰ فانهما خرجا من خزانتهما و هما یقولان و یح قریش جاء هم الامین جاء هم الصدیق لا تعلم قریش ماذا اصابها و امّا البیت فایّامًا سمعوا من جوفه صوتاً و هو یقول الاٰن یرد علیّ نوری الاٰن یجیئنی زواری الاٰن اطهر من انجاس الجاهلیة ایّتها العزّیٰ هلکتِ و لم تسکن زلزلةُ البیت ثلاثة ایام و لیالیهن و هذا اوّل علامة رات قریش من مولد رسول الله ﷺ۔

ترجمہ: ''ابونعیم نے عمرو بن قتیبہ سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا: میں نے اپنے والد ماجد سے سنا اور وہ علوم کے مخزن تھے۔ جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت کا وقت قریب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا: آسمانوں اور جنتوں کے تمام دروازے کھول دو اور فرشتوں کو حاضر ہونے کا حکم دو۔ فرشتے باہم ترانے گاتے اترے اور دنیا کے پہاڑوں کا ارتفاع بڑھ گیا۔

Marfat.com

سمندر کی سطح گہری اور دریا کی روانی تیز ہوگئی۔ شیطان ملعون کو سو طوقوں میں پکڑ کر بحر عمیق میں الٹا کر کے ڈال دیا گیا اور اس کی ذرّیات اور سرکش جنوں کو پابہ زنجیر کر کے بند کر دیا گیا۔ آفتابِ عالم تاب کو نورِ عظیم کا لباس پہنایا گیا اور ستر ہزار حوریں خلا میں استادہ کی گئیں جو کہ ولادتِ رسول کا انتظار کر رہی تھیں۔ اس سال سارے جہان کی حاملہ عورتوں کے لیے بحرمتِ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اولاد نرینہ جنیں۔ اور کوئی درخت ایسا نہ تھا جس میں پھل نہ آیا ہو۔ ہر قسم کا خوف ختم کیا گیا۔ دور دراز علاقوں اور راہوں میں امن و عافیت تھی۔ جب حضور کی ولادت ہوئی تو سعادت کی بارشیں ہونے لگیں۔ تاریکیاں چھٹ گئیں۔ سارے جہان کو نور سے معمور کیا گیا۔ فرشتے آپس میں مبارک بادیاں دینے لگے اور ہر آسمان میں ایک ستون زبرجد کا قائم کیا گیا اور یاقوت اس میں جڑے گئے۔ آسمانوں میں یہ ستون مشہور و معروف ہیں اور معراج کے سفر آسمانی میں رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا اور فرمایا گیا کہ یہ ستون تیری ولادت کے وقت میں قائم کیے گئے ہیں اور جس رات سید الانبیاء ﷺ کی ولادت ہوئی، اللہ تعالیٰ نے حوضِ کوثر کے کناروں پر مشک اذفر سے معطر ستر ہزار درخت اگائے اور ان کے پھلوں کی خوشبو کو اہلِ جنت کے لیے بخور بنایا گیا۔ اس روز تمام آسمان والے اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی دعائیں مانگتے تھے اور تمام بت اوندھے گر پڑے لیکن

Marfat.com

لات و عُزّیٰ وہ دونوں اپنے اپنے مقامات سے اٹھ کر نکل آئے اور کہنے لگے: قریش کا بھلا ہو، ان کے یہاں امین آگئے۔ ان میں صدیق تشریف لے آئے اور قریش نہیں جانتے تھے کہ انہیں کیا کچھ مل گیا تھا خانہ کعبہ کا یہ حال تھا کہ بہت دنوں تک اس سے یہ آواز سنائی دیتی رہی کہ اب رب تعالیٰ میرے نور کو لوٹا دے گا اور توحید پرست لوگ جوق در جوق میری زیارت کو آئیں گے۔ اب اللہ تعالیٰ مجھ کو جہالت سے پاک کر دے گا۔ اے عزّیٰ تو ہلاک ہو گیا اور تین شب و روز بیت اللہ شریف کا زلزلہ نہ رکا۔ یہ پہلا نشان تھا جو کہ نبی پاک ﷺ کی ولادت باسعادت پر قریش پر ظاہر ہوا۔"

(مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۱۱۱، خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۴۷، تفسیر مواہب الرحمن جلد دہم صفحہ ۶۰۵)

تشریح: اس حدیث پاک کی روشنی میں ناظرین کرام اگر بغور مطالعہ کریں تو روشنی کا اہتمام کرنا، کچھ مال خرچ کرنا، درختوں کی ٹہنیوں یا کیلے کے پتوں وغیرہ سے محراب یا ستون وغیرہ بنانا، پانی پلانا، شربت دودھ وغیرہ پلانا، کھانا کھلانا، اجتماع کرنا، محافل وجلوس میں نعت خوانی کرنا، کوئی چیز تقسیم کرنا سب پہلوؤں کے جواز بیش بہا موجود ہیں۔

## اعتراض

کچھ لوگ حضور ﷺ کی ولادت پاک کی تاریخ دو یا آٹھ یا نو یا سترہ بتاتے ہیں۔ آپ نے بارہ ربیع الاول کی تاریخ کونسی پختگی پر اختیار کر رکھی ہے۔ سب تاریخوں پر اس کی فوقیت وتقویت کی بنیاد کیا ہے۔

## جواب

فقال محمد بن اسحاق ولد رسول اللہ ﷺ یوم

Marfat.com

الاثنين عام الفیل لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من شھر ربیع الاوّل۔

ترجمہ: ''حضرت محمد بن اسحاق نے کہا: نبی پاک ﷺ کی ولادت پاک پیر کے دن بارہ ربیع الاول کو عام الفیل میں ہوئی۔''

(دلائل النبوۃ بیہقی جلد اول صفحہ ۷۴، مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۱۵۳، طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۱۰۰، سیرت ابن ہشام جلد اول صفحہ ۱۸۲، سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ ۹۳، مدارج النبوت جلد دوم صفحہ ۲۳، انوار محمدیہ صفحہ ۱۸ الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ از نواب صدیق حسن خاں بھوپالی صفحہ ۷، کتاب الوفا جوزی جلد اول صفحہ ۹۰)

تشریح: تمام دنیا کے مسلمانوں میں بارہ ربیع الاول کو ہی بطور عید میلاد النبی منایا جاتا ہے اور خاص کر مکہ شریف میں بھی بارہ ربیع الاول کو ہی لوگ بیتِ ولادتِ باسعادت کی زیارت کرتے ہیں اور کافی محدثین کرام نے تمام عالمِ اسلام کا اس پر اجماع ثابت کیا ہے۔ اگر کسی دن آگے پیچھے بھی ہو جائے تو ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ جب کسی کا دل چاہے اس محفلِ بابرکت کا انعقاد کر سکتا ہے لیکن بارہ ربیع الاول کی فوقیت اپنی جگہ پر اظہر من الشّمس ہے جس کی تصدیق تمام علماء دیوبند اور مولانا محمد صدیق حسن خاں بھوپالی نے اپنے رسالہ الشمامۃ العنبریہ میں کی ہے۔ یہ کوئی خاص اعتراض والی بات نہیں ہے۔

## اعتراض

جس دن کو شریعت نے مقرر نہ فرمایا ہو، کوئی اپنی طرف سے اس کا تعین کیسے کر سکتا ہے؟

## جواب

① فجمع السحرۃ لمیقات یوم معلوم۔

(پارہ ۱۹، سورۃ شعراء آیت نمبر ۳۸)

Marfat.com

جب فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اپنے جادوگروں کے ساتھ مقابلہ کرنے کو کہا تو آپ نے دونوں طرف سے اجتماع کی آسانی کے لیے دن مقرر فرمایا۔ جس کا اظہار مندرجہ بالا آیہ کریمہ سے ہوتا ہے۔

② قال هذه ناقة لها شرب و لكم شرب يوم معلوم۔

(پارہ ۱۹، سورہ شعرائ، آیت نمبر ۱۵۵)

حضرت صالح علیہ السلام کا اونٹنی کے پانی پینے پر قوم کے ساتھ کچھ تکرار ہوا تو حضرت صالح علیہ السلام نے اس جھگڑے اور تکرار کو رفع کرنے کے لیے دن مقرر فرمایا۔

③ اور بخاری شریف میں ہے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو وعظ و نصیحت کرنے کے لیے ایک دن مقرر فرمایا۔ (بخاری جد اول باب العلم صفحہ ۲۰)

④ بخاری جلد اول باب العلم صفحہ ۱۷ پر ہے کہ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے اشتیاق کے باوجود وعظ فرمانے کے لیے جمعرات کا دن مقرر فرمایا۔

اب ذرا غور کیا جائے تو مذکورہ آیات و احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ کسی کارِ خیر کے انجام دینے کے لیے دن کا تعین کرنے میں بہت آسانیاں اور حکمتیں موجود ہیں۔ مثلاً ایک تو جمع ہونے والوں کے لیے تاریخ کے تعین سے جمع ہونے میں آسانی ہو جاتی ہے دوسرا انعقاد کرنے والوں کے لیے انتظام و انصرام میں آسانی ہو جاتی ہے تیسرے جبکہ کسی وقت کے تعین کر لینے کی ممانعت کتاب و سنت اور اجماع و اقوالِ صحابہ میں نہیں تو پھر یہ ہوّا کھڑا کر کے لوگوں کے دلوں سے عظمتِ اسلام نکال دینے کے سوا اور کیا مقصود ہے؟

## اعتراض

تم ایسے موقعوں پر اس طرح کی محافل میں جھنڈیاں لگاتے ہو، الیکٹرک

Marfat.com

مرچیں لگا کر رنگا رنگ روشنیاں اور سجاوٹ کرتے ہو اس کا جواز تمہارے پاس کیا ہے؟

## جواب

ان امنة قالت رایت نصب عَلمٌ بالمشرق و عَلمٌ بالمغرب و عَلم علی ظهر الکعبة۔

ترجمہ: ”بے شک حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ ایک جھنڈا مشرق میں گاڑا گیا اور ایک جھنڈا مغرب میں اور ایک کعبہ کی چھت پر نصب کیا گیا۔“

تشریح: جبکہ رب کریم کی ذات بابرکت نے اپنے محبوب ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر مشرق میں، مغرب میں اور کعبۃ اللہ کی چھت پر جھنڈے نصب فرمائے تو ہم اگر اللہ کے بندے اور حضور محبوب رب العالمین ﷺ کے امتی نبی کریم کی محفلِ ولادتِ پاک میں جھنڈیاں لگائیں تو کسی کو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔

(مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۱۵۳، دلائل النبوت بیہقی جلد اول صفحہ ۷۴، انوار محمدیہ صفحہ ۱۸، مدارج النبوت جلد دوم صفحہ ۲۳، سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ ۹۳، نزہۃ المجالس جلد اول صفحہ ۱۹۱، معارج النبوت جلد اول صفحہ ۹۳، کتاب الوفا جوزی جلد اول صفحہ ۹۸، جواہر البحار جلد اول صفحہ ۲۵۷، خصائص کبریٰ جلد اوّل صفحہ ۱۱۸)

۲ عن ابن عباس ان امنه قالت لمّا فصل منی خرج معه نورًا اضاء له مابین المشرق و المغرب۔

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو

Marfat.com

ایک نور خارج ہوا، جس کی روشنی میں مشرق و مغرب روشن ہو گئے۔"

(طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۱۰۱، دلائل النبوت بیہقی جلد اول صفحہ ۷۲، انوار محمدیہ صفحہ ۱۸، الوفا جوزی جلد اول صفحہ ۱۰۳، مستدرک جلد سوم صفحہ ۳۲۵)

تشریح: ان مقدس کتابوں کے علاوہ اور بھی بہت سی کتبِ حدیث میں یہ روایات موجود ہیں، جن میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر وہ روشنی ظاہر فرمائی جس سے دنیا کے مشرق و مغرب روشن ہو گئے۔ اسی لیے ہم حضور کے عاشق بھی اس سنتِ خداوندی کی ادائیگی میں روشنی کا اہتمام کرتے ہیں۔

## اعتراض

تم بتاؤ کہ یہ جو جلوس کی شکل بنا کر بازاروں اور سڑکوں پر چکر لگاتے ہو اس کا کیا جواز ہے؟

## جواب

ان امنة قالت فسمعت منادیا ینادی طوفوا به مشارق الارض و مغاربها و ادخلوه البحار یعرفوه باسمه و نعته و صفته و صورته۔

ترجمہ: "حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک ندا کرنے والے کی ندا میں نے سنی، کہا گیا کہ انہیں اطرافِ زمین، مشرق و مغرب اور سمندروں میں سیر کراؤ، تاکہ میری تمام مخلوق روحانی، جسمانی، جن وانس، درند و چرند، شجر وحجر ان کی معرفت حاصل کریں اور ان کے اسم اور ان کے فضائل اور ان کی صفات اور ان کی

Marfat.com

صورت سے واقف ہو جائیں۔"

(خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۱۱۹، انوار محمدیہ صفحہ ۳۴، زرقانی جلد اول صفحہ ۱۱۲، شواہد النبوت صفحہ ۱۱۲، مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۱۲۰، نزہۃ المجالس جلد اول صفحہ ۱۹۱، معارج النبوت رکن دوم صفحہ ۹۷)

## اعتراض

عید الفطر اور عید الاضحیٰ یہ ہمارے دین میں دو دن عید کے نام سے منسوب ہیں لیکن آج کل تیسری عید عیدِ میلاد النبی کا جواز تم نے قائم کر رکھا ہے۔ اس دن کے جشن کا نام عید کیسے رکھا گیا کیونکہ ہمارے دین میں صرف عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو ہی عید کہا جاتا ہے جشنِ میلاد النبی کو عید کہنے کا کیا جواز ہے؟

## جواب

① رَبَّنَا انزل علینا مائدۃ من السماء تکون لنا عیدًا لِاَوّلنا و اٰخرنا۔ (سورہ المائدہ، پارہ ۷ آیت ۱۱۴)

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے خوانِ نعمت نازل فرما تا کہ ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لیے وہ دن عید ہو۔"

تشریح: اس آیہ کریمہ سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ رب العزت میں دُعا کی کہ اے رب ہم پر مائدہ نازل فرما تا کہ یہ ہمارے لیے خوشی کا باعث بنے اور اس خوشی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عید کا نام دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزولِ مائدہ اور اس کے حصول کے دن کو عید کا نام دے رہے ہیں تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ تعالیٰ کی نعمتِ عظمیٰ ہیں۔ اس نعمتِ عظمیٰ کے حصول کے دن کو عید سعید کیوں نہ کہا جائے گا؟

② عن ابی موسیٰ قال کان اھلُ خیبر یصومون یوم عاشوراء یتخذونہ عیدًا و یلبسون نساء ھم فیہ حلیّھم و شارتھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

فصوموه انتم۔

ترجمہ: ''ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خیبر کے یہودی یومِ عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے اور اس دن کو عید کی طرح مناتے تھے۔ نئے لباس پہنتے اور خوشی کرتے تھے اور ان کی عورتیں اس دن زیور پہنتی اور ہار سنگھار کرتی تھیں۔ پس فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے صحابہ! تم بھی یہ روزہ رکھا کرو۔'' (مسلم شریف جلد اول صفحہ ۳۵۹)

۳۔ قالت الیھود لعمر انکم تقرأون اٰیۃ الیوم اکملت لو نزلت فینا لا تخذناھا عیدًا۔

ترجمہ: ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہودیوں نے کہا جو تم یہ آیہ کریمہ پڑھتے ہو، الیوم اکملت اگر یہ ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس آیت کے نزول کے دن کو عید بنا لیتے۔''

۴۔ و عن ابن عباس انّہ قرءَ الیوم و عندہ یھودی قال لو نزلت ھذہ الاٰیۃ علینا لاتخذناھا عیدًا فقال ابن عباس فانھا نزلت فی یوم عیدین فی یوم جمعۃ و یوم عرفۃ۔

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ پڑھا انہوں نے آیت الیوم اکملت کو تو ان کے پاس ایک یہودی تھا۔ یہودی نے کہا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جس دن یہ آیت نازل ہوئی تھی اس دن ہماری دو عیدیں تھیں۔ ایک یومِ جمعہ کی عید اور ایک یوم عرفہ کی عید۔'' (مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۱۱)

Marfat.com

تشریح: ان ہر دو مذکورہ روایات میں یہ بات ثابت ہوئی کہ قرآن پاک میں تکمیلِ دین والی آیت کے نزول پر عید منانے کا تذکرہ ہے جس کو حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عیدین کے لفظ سے ظاہر فرما دیا کہ یوم جمعہ اور یوم عرفہ بھی عید کے دن ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ قرآن پاک کی ایک آیت جس میں تکمیلِ دین کا اشارہ واضح طور پر فرمایا گیا اور اس کے نزول کو یومِ عید سے منسوب کیا گیا تو وہ ذاتِ مقدس جس پر سارا قرآن ربِ کائنات نے نازل فرمایا تو اس نعمتِ عظمیٰ کے ظہور یعنی ولادت کے دن اظہار تشکر و مسرت و حصولِ نعمت کے دن کو عید کا دن کہنا ہر طرح سے مناسب اور موزوں ہے۔

۵ قال رسول الله فی جمعة من الجمع یا معشر المسلمین ان هذا یوم جعله الله عیدا۔

ترجمہ: ''فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن اجتماع جمعہ میں، اے جماعتِ مسلمین بے شک یہ جمعہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے عید کا دن بنایا۔'' (مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۳۱۷)

۶ عن ابی لبابه ابن عبد المنذر قال قال النبی ان یوم الجمعة سید الایام و اعظمها عند الله و هو اعظم عند الله من یوم الاضحی و یوم الفطر۔

ترجمہ: ''حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے بے شک جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک عظمت والا ہے اور اللہ کے نزدیک جمعہ کا دن عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن سے زیادہ عظمت والا ہے۔''

(مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۳۱۰)

Marfat.com

تشریح: مذکورہ آیۂ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ یوم عید الاضحیٰ اور یوم عید الفطر کے علاوہ اور دنوں کو بھی شریعت میں عید کے دن کے نام سے پکارا گیا ہے۔ جشنِ میلاد النبی کے دن کو عید کہنے پر تکرار کرنا جہالت اور گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔ یعنی ایسا تکرار کرنے والا یا تو علمِ دین سے بالکل کورا ہوگا اور وہ اپنی کم علمی کی وجہ سے ایسا اعتراض کرے گا یا پھر اس کے دل میں نبی پاک ﷺ کی طرف سے بغض ہوگا۔ تب وہ ایسا اعتراض کرے گا ایسے مبارک دنوں پر خوشی منانا، اظہارِ مسرت کرنا، صدقہ وخیرات کرنا زندہ قوم کی نشانی ہے اور محبوبِ ربِ کائنات فخرِ موجودات، سیدِ ارض وسماوات کی خاص محبت کی علامت ہے۔

## اعتراض

تاریخ بارہ ربیع الاول جس کا تم جشن مناتے ہو۔ عید کی طرح خوشی کا اظہار کرتے ہو، یہی دن یعنی بارہ ربیع الاول حضور کی وفات کا دن یعنی پردہ فرمانے کا دن بھی ہے۔ جس دن تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غم سے نڈھال تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسنین کریمین سب ہی غم میں مبتلا تھے تو تم اس دن جشن مناکر خوشی کا اظہار کیوں کرتے ہو؟

## جواب

اس دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا غم یا اہل بیت کا غم اضطراری تھا، اختیاری نہیں تھا کیونکہ رب کریم نے مالی وجانی نقصان پر صبر کا حکم ارشاد فرمایا ہے، جس پر بے شمار آیات شاہد ہیں۔ یعنی غم کا اظہار کرنے سے قرآن پاک نے روکا ہے اور نعمت کے حصول پر شکریہ ادا کرنا نعمت کا تذکرہ کرنا اور اظہارِ خوشی کرنا قرآن پاک کی منشا کے عین مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

(۱۴، نحل ۱۱۴)

Marfat.com

ترجمہ: ''شکریہ ادا کرو اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اگر تم خاص اسی کی عبادت کرتے۔''

تشریح: لفظ اُشکروا صیغہ امر ہے یعنی حکم دیا گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکریہ لازمی ادا کرو۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ نعمت اللہ سے مراد یہاں وہ کونسی نعمت ہے جس کے شکریے کا پرزور حکم دیا جا رہا ہے۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ بَدَّلُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ کُفۡرًا۔ (۱۳، ابراہیم ۲۸)

الذین بدلوا کفار مکۃ نعمت اللہ محمّد و القراٰن۔

(تفسیر ابن عباس صفحہ ۱۶۲)

ترجمہ: ''وہ لوگ جو بدلنے والے ہیں اللہ کی نعمت کو انکار سے، کفار مکہ ہیں اور نعمت اللہ سے مراد محمد ﷺ اور قرآن ہیں۔''

بدلوا نعمت اللہ کفرًا قال ھم کفار اھل مکۃ نعمت اللہ محمد ﷺ۔ (بخاری جلد دوم صفحہ ۵۶۶)

وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحۡصُوۡھَا ط (پارہ ۱۴، سورہ نحل آیت ۱۸)

عن سھل قال نعمت اللہ محمد ﷺ۔

(شفا شریف جزو اول صفحہ ۱۴)

یَعۡرِفُوۡنَ نِعۡمَتَ اللّٰہِ ثُمَّ یُنۡکِرُوۡنَھَا ۔ (پارہ ۱۴، سورۃ نحل آیت ۸۳)

یعرفون نعمت اللہ عرفان محمّد ﷺ ینکرونھا کفار و یھود و نصاریٰ۔ (تفسیر ابن عباس صفحہ ۱۶۰)

اخرج ابن ابی شیبہ ابن جریر ابن المنذر ابن ابی حاتم عن سدی یعرفون نعمت اللہ قال محمد ﷺ۔

(در منثور جلد ۴، صفحہ ۱۲۷)

تشریح: ان تمام تر آیات قرآنیہ اور ان کی تفسیرات سے ثابت ہوا کہ نعمت اللہ سے

Marfat.com

مراد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات ہے اس نعمت کے شکریے کا ایک اہم طریقہ قرآن نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ۔

(سورہ مائدہ آیت ۱۱)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تذکرہ کرو اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا جو اس نے تم پر نازل کی۔''

اسی طرح آگے ارشاد فرمایا:

و امّا بنعمت ربك فحدث۔

ترجمہ: ''اور تم اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔''

تشریح: ان مذکورہ آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کے تذکرہ اور تحدیث کا پرزور تقاضا قرآن پاک کر رہا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس تذکرے اور تحدیث کو شکریہ کے طور پر کن صورتوں میں کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس طریقہ کی وضاحت بھی فرما دی۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ط ھُوَخَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ﴿۵۸﴾ (پارہ ۱۱، سورہ یونس، آیت ۵۸)

ترجمہ: ''(اے محبوب) فرما دو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوب خوشی مناؤ وہ تمہاری جمع کردہ اشیاء سے بہتر ہے۔''

تشریح: اس آیت کے شروع میں لفظ قُل فرما کر ایک اور حقیقت کو اجاگر فرما دیا۔ لفظ قُل امر کا صیغہ ہے۔ جہاں بھی کلمہ قُل سے کسی امر کی نشاندہی فرمائی ہے اور وہ دین کے بنیادی اور اہم ترین حقائق ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے جب اپنی ربوبیت اور

Marfat.com

وحدانیت کا اعلان کرنا چاہا تو فرمایا: قل هو الله احد (اخلاص) ''اے محبوب! فرما دیجئے کہ اللہ ایک ہے۔''

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے مقصود بندگی اور محبت الٰہی کے حصول کا طریقہ یہاں بھی حضور کی زبان سے کہلوایا۔ قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله۔ ''فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تمہیں محبوب بنا لے گا۔'' (سورۃ آلِ عمران آیت ۳۱)

پھر اظہارِ عبودیت موت وحیات اور تمام تر عبادات اور ہر قسم کی قربانی کا فلسفہ بیان فرمایا اور یوں ارشاد فرمایا:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾

ترجمہ: ''فرما دیجیے! بے شک میری نمازیں میری قربانیاں میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔''

(سورۃ الانعام، آیت ۱۶۲)

تشریح: ان آیات مذکورہ سے یہ ثابت ہوا کہ دین کے بنیادی تقاضے اور اہم ترین حقائق کو لفظ قُل سے مزین فرمایا۔ آگے بفضل الله و برحمته دو چیزوں کا ذکر فرمایا۔ ایک اللہ کا فضل دوسرا اللہ کی رحمت۔ لفظاً یہ دو چیزیں بیان ہوئیں آگے فبذلك ''ضمیر واحد'' ارشاد فرمائی جس نے ثابت کر دیا کہ لفظاً تو بفضلِ الله اور برحمته دو چیزیں ہیں لیکن ضمیر واحد ثابت کرتی ہے کہ اصلاً یہ ایک ہی چیز ہے اگر یہ دو چیزیں ہوتیں تو تثنیہ کا صیغہ لایا جاتا اور ذلك کے بجائے ذانك کہا جاتا۔

ارشادِ باری ہے:

ذٰلِكَ فَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۶۴﴾

Marfat.com

ترجمہ: ''پس اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم ضرور خسارہ میں ہو جاتے۔'' (پارہ ۱، سورہ البقرہ، آیت ۶۴)

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾

ترجمہ: ''اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم ضرور شیطان کی اتباع کرنے لگتے مگر تھوڑے۔'' (سورۃ النساء آیت ۸۳)

تشریح: ان آیات کے بارے میں بہت سارے ائمہ مفسرین نے فرمایا ہے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے مراد ذاتِ محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔ اب ہم قرآن پاک کی نص آیہ کریمہ سے ثابت کرتے ہیں کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے واقعی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات مقصود ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾
(پارہ ۲۲، سورہ احزاب، آیات ۴۵-۴۷)

ترجمہ: ''اے غیب کی خبریں دینے والے! بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر، خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب اور مومنوں کو خوش خبری دو کہ ان کے لیے یہ اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔''

تشریح: اللہ تعالیٰ کے اس کلام سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ مومنین کے لیے اللہ کا فضل ہیں۔

دوسری آیہ کریمہ ملاحظہ فرمائیے:

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

(پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء آیہ ۱۰۷)

Marfat.com

ترجمہ: ''بھیجا ہم نے تم کو رحمت بنا کر تمام جہانوں کی۔''

تشریح: ان ہر دو آیات میں رب کریم کے ارشادات کے مطابق اللہ کے فضل اور رحمت سے مراد ذاتِ حضور پرنور ﷺ ہے۔ اب اس نعمت کے شکرانے کا انفرادی حکم فلیفرحوا قابلِ غور ہے۔ کسی اور نعمت کے شکرانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس طرح کا حکم نہیں فرمایا۔ حالانکہ فلیفرحوا کی جگہ فلیسجدوا، فلیرکعوا، فلیعبدوا یا فلینفقوا فرمایا جا سکتا تھا لیکن خداوندِ قدوس نے صرف اور صرف فلیفرحوا فرمایا۔ تاکہ یہ تصور پختہ تر ہو جائے کہ شکریہ میں عبادت بھی کی جا سکتی ہے، سجدہ اور رکوع بھی کر سکتے ہو اور اپنا مال غریبوں اور محتاجوں پر خرچ بھی کر سکتے ہو لیکن ان تمام طریقہ ہائے شکر سے بڑھ کر فلیفرحوا یعنی خوشی منانا، جشن منانا افضل ترین طریقہ شکر ہے۔

کئی لوگ مسلمانوں کو اس طرح سے ورغلایا کرتے ہیں کہ بھئی ایسی خوشی پر جشن منانا، چراغاں کرنا، کھانا پکا کر تقسیم کرنا، جھنڈیاں، روشنی، سائبان، محراب وغیرہ پر خرچ کرنے سے کیا فائدہ؟ اس سے بہتر تھا، کہ یہ رقم کسی محتاج غریب بیوہ نادار یتیم بیمار کر دے دی جاتی۔ مسجد بنا دی جاتی۔ کسی مدرسہ میں جمع کرا دی جاتی۔ ایسے طرح طرح کے سوالات ذہن میں لاتے ہیں۔ اگرچہ یہ کام اپنی اپنی جگہ بالکل صحیح ہیں۔ درست اور بجا ہیں لیکن باری تعالیٰ نے ان سب خیالوں کو دور فرما دیا اور گویا یہ فرمایا یہ بھی ٹھیک ہے لیکن اس موقع پر تمہارا خوشی منانا اور جشن منانا زیادہ مناسب ہے۔ صدقہ اور خیرات بھی کرو۔ غرباء اور مساکین کو بھی دو اور نیکی کے کام میں خرچ بھی کرو اور جب خوشی کا موقع آئے تو تم یہ بہانہ بنا کر بیٹھ نہ جاؤ کہ نہیں جی ہم تو یہ سب کسی اور نیک کام میں صرف کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے ہر بہانے کو رد فرما کر فلیفرحوا ارشاد فرما دیا۔ کہ اے محبوب انہیں چاہیے کہ خوشی

Marfat.com

منائیں۔

غور کریں کہ وہ بہتر ہے تمہاری جمع شدہ اشیاء
هو خير مما يجمعون پر
سے۔غور کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ دو ہی چیزیں جمع کی جاسکتی ہیں کیونکہ کلمہَ ما عام ہے دنیا اور آخرت دونوں کو حاوی ہے۔ دنیا کے حوالے سے جمع کرنا چاہیں تو مال اسباب دولت جائیداد محلات جمع کیے جاسکتے ہیں اور آخرت کے حوالے سے جمع کرنا چاہیں تو اعمال صالحہ مثلاً نماز روزہ جمع زکواۃ صدقات وغیرہ ہو سکتے ہیں۔تو قرآن نے فرمایا کہ خوشی منانا تمہاری ہر طرح کی جمع شدہ چیزوں سے بہتر ہے خواہ مال واسباب ہو خواہ اجر وثواب ہو۔اس سے بہتر ہے کہ اس نعمت کے شکرانے کے لیے خوشی منائی جائے جشن منایا جائے۔اللہ تعالیٰ نے صاف صاف ارشاد فرمادیا کہ خواہ کوئی دنیاوی مال ہو یا اخروی اجر وثواب ہو، میرے محبوب کی آمد اور ولادت پر خوشی منانا تمہارے مال واسباب، اجر وثواب حاصل کرنے سے خوشی منانا بہت بہتر ہے۔

آگے ہم سوال کی شق نمبر ۲ یعنی وفات پر غم کیوں نہیں کیا جاتا۔کو زیر بحث لاتے ہیں۔سنیے غم کرنا امت مسلمہ کا شیوہ نہیں اللہ کی نعمتوں پر شکر کرنا اور ذکر کرنا اللہ رب العزت کا حکم ہے جس کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی شکر بجالاتے ہوئے غم واندوہ اور افسوس کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ ایسا کرنا تو نعمت کی بے قدری ہے اور بے قدری کرنا کفرانِ نعمت ہے۔جس کے لیے ارشاد فرمایا گیا کہ

ولئن كفرتم ان عذابي لشديد۔

ترجمہ: ”اگر تم میری نعمت کی ناشکری کرو گے تو بے شک میرا عذاب سخت ہے۔“

Marfat.com

لہٰذا سوگ منانا اور غم کرنا امت مسلمہ کا شیوہ نہیں غم ہمیشہ نعمت کے خاتمہ پر کیا جاتا ہے بلکہ غم اس وقت کیا جاتا ہے۔ جب کوئی چیز چلی جائے، اس سے حاصل ہونے والے فوائد ختم ہو جائیں، اس کے اثرات و نتائج کا سلسلہ بھی ختم ہو جائے مثلاً کسی کے بیٹا تھا، وہ فوت ہو گیا، اس کے مرنے پر تو اسے غم ہو سکتا ہے کہ بیٹے کی نعمت اس سے چھن گئی لیکن پھر بھی تقاضائے قرآن مجید کے مطابق شکر گزار مومنین کا یہ شیوہ نہیں کہ مال و دولت اور اولاد کے جانے پر خدا سے شکوہ کریں بلکہ یہ تو آزمائشیں ہوتی ہیں، چہ جائیکہ کوئی نبی کریم ﷺ کے چلے جانے پر غم کرے کیونکہ حضور ﷺ کا وصال مبارک بھی امت کے حق میں رحمت ہے۔ جس طرح حضور کی ظاہری حیات طیبہ رحمت ہے کیونکہ حضور ﷺ تو رحمۃ للعلمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر عالمین کا قائم رہنا محال ہے جیسا کہ

لآ اِلٰہ الّا اللہ محمّد رّسول اللہ۔

جس کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد کے رسول ہیں۔

اب جو شخص یہ کہے محمد کے رسول تھے۔ یا محمد کے رسول ہوں گے۔ وہ بالاتفاق کافر ہو جاتا ہے۔ صیغہ حاضر سے کلمہ پڑھنے والا ہی مسلمان کہلائے گا۔ یعنی محمد کے رسول ہیں۔ جب ہر مسلمان لفظ "ہیں" کا استعمال کرتا ہے، تو غم کس چیز کا کریں گے، حزن و ملال کی کیفیت کس لیے ہوگی؟ اس کے بارے علامہ ابن القیم نے اپنی کتاب جلاء الافہام میں طبرانی، ابوداؤد، ابن ماجہ سے نقل کیا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

لیس من عبد یصلّی علیّ الّا بلغنی صوتہ حیث
کان قلنا و بعد وفاتك قال و بعد وفاتی ان اللہ

Marfat.com

حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔

جو شخص بھی مجھ پر درود وسلام بھیجتا ہے اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے وہ جہاں کہیں بھی ہو صحابہ نے عرض کیا۔ کیا بعد از وصال بھی آپ اسی طرح سنیں گے فرمایا ہاں۔ کیوں نہیں؟ وصال کے بعد بھی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ انبیائے کرام کے جسموں کو کھائے۔ (جلاء الافہام صفحہ ۶۳)

یہ کوتاہیاں ہماری طرف سے ہیں کہ ہمیں حقیقتِ حال کا علم نہیں۔ اس لیے ہم زندہ رہتے ہوئے بھی مردہ ہیں اور وہ پردہ فرما کر بھی زندہ ہیں۔ حضور ﷺ توسلام سنتے بھی ہیں اس کا جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں ہر کان سماعت کا سزاوار نہیں اور ہر آنکھ قابلِ دیدار نہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حیاتی خیرلکم و مماتی خیرلکم۔

ترجمہ: ''میری ظاہری زندگی اور میرا وصال دونوں ہی تمہارے لیے باعثِ خیر ہیں۔'' (شفا شریف جلد ا صفحہ ۱۹)

اذا اراد اللہ رحمۃ امّۃ من عبادہٖ قبض نبیّھا قبلھا فجعلہٗ لھا فرطا و سلفا و اذا اراد اللہ ھلکۃ امّۃ عذّبھا و نبیّھا حیّ فاھلکھا و ھو ینظر فاقرّ عینہ بھلکتھا حین کذّبوہ و عصوا امرہ۔

ترجمہ: ''جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر اپنا خاص کرم کرنے کا ارادہ فرما دیتا ہے تو اس امت کے نبی کے لیے وصال عطا کر کے اس امت کے لیے شفاعت کا سامان کر دیتا ہے اور جب کسی امت

Marfat.com

کی ہلاکت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس امت کو ان کے نبی کی ظاہری حیات میں ہی مبتلاء عذاب کر دیتا ہے اور اس امت کی ہلاکت کے ذریعہ سے اپنے پیارے نبی کی آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرماتا ہے۔" (مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۴۹)

## اعتراض

بہت سے فقہائے کرام نے جشنِ میلاد شریف کو بدعت قرار دیا ہے اور بدعت کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ بدعت گمراہی ہے۔

## جواب ①

حضور ﷺ کے ان ارشادات میں کوئی شک نہیں، مگر ان ارشادات کو سمجھنے میں تم نے غلطی کھائی ہے۔ اس جملہ کے بدعۃٍ ضلالۃٌ میں لفظِ کل بعض کے معنی میں آیا ہے کیونکہ لفظ کل کا بعض پر دلالت کرنا ثابت ہے۔ جس کی مثالیں قرآن پاک میں کئی جگہ موجود ہیں۔

① قومِ عاد پر اللہ تعالیٰ نے عذاب بھیجا اور ان کی ہر شے کو اللہ تعالیٰ نے تباہ کر دیا جس کو قرآن پاک نے یوں بیان فرمایا:

تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۭ بِأَمْرِ رَبِّهَا۔ (پارہ ۲۶، سورہ احقاف، آیت ۲۵)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کے حکم سے کل اشیاء کو تباہ کیا گیا۔"

اس آیت میں تباہ شدہ اشیاء کو کل سے تعبیر کیا گیا۔ حالانکہ اس عذاب خداوندی میں صرف ان کی ملکیت کی چیزوں کو ہی تباہ کیا گیا تھا، تمام کائنات کی سب چیزیں تباہ نہیں ہوئی تھیں۔ ان کے قبضے یا استعمال کی چیزوں پر لفظِ کل لایا گیا جو تمام اشیاء کا بعض تھیں۔ معلوم ہوا کہ بعض کو لفظ کل سے تعبیر کرنا جائز ہے۔

② حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نبوت اور بادشاہت ہوا، چرند، پرند

Marfat.com

جن وانس سب پر حکومت بخشی تو انہوں نے یہ فرمایا ان کا یہ قول قرآن پاک میں موجود ہے۔

وَاُوْتِیْنَا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ط (پارہ ۱۹، سورہ نمل، آیت ۱۶)

ترجمہ: ''یعنی ہم کو ہر چیز میں سے حصہ دیا گیا''۔

حالانکہ کائنات کی بہت سی چیزیں ایسی تھیں جو ان کی حکمرانی سے باہر تھیں جیسا کہ سلطنتِ بلقیس وغیرہ۔

اسی طرح حضرت بلقیس کے لیے آیا۔

وَاُوْتِیَتْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ۔ (پارہ ۱۹، سورہ نمل، آیت ۲۳)

ترجمہ: ''اور کہ دیا گیا اس کو کل چیزوں میں سے حصہ''۔

حالانکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی موجود تھی۔ تو یہ لفظ کل بعض پر آیا۔

دونوں جگہ اگر غور کیا جائے تو حضرت سلیمان علیہ السلام اور ملکہ بلقیس دونوں کو بعض سے ملی تھیں لیکن لفظ کل سے اظہار کیا گیا۔ ان آیاتِ قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ بعض پر بھی لفظ کل کبھی کبھی استعمال ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اس جگہ بھی لفظ کل، بعض پر استعمال ہوا۔ اگر تمہاری سمجھ کے مطابق یہاں لفظ کل کو بعض نہ مانا جائے تو بات بہت دور چلی جائے گی۔ قرآن پاک میں یہ ارشاد خداوندی موجود ہے۔

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط (پارہ ۱، سورۃ البقرۃ، آیت ۱۱۷)

ترجمہ: ''زمین و آسمان کو نیا پیدا کرنے والا''

اب اس بدعت پر کونسا فتویٰ لگاؤ گے؟ ذرا غور کر کے بتایئے گا۔

دوسری جگہ ارشادِ گرامی ہے:

قُلْ مَا کُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ۔ (پارہ ۲۶، سورہ احقاف آیۃ ۹)

Marfat.com

ترجمہ: ''تم فرماؤ میں کوئی نیا رسول نہیں ہوں۔''

اس آیہ قرآنیہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ بدعت وہ ہے کہ جو بے اصل ہو۔

تیسری جگہ ارشاد ربانی ہے:

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِىْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

ترجمہ: ''پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے رسول بھیجے اور ان کے بعد عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل عطا فرمائی اور عیسیٰ کی پیروی کرنے والوں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی۔ راہب بننا، تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نئی نکالی۔ ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی۔ ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اسے نہ نبھا سکے جیسا اس کے نبھانے کا حق تھا لیکن جو ایمان کے ساتھ اس پر قائم رہے ہم نے ان کو اس کا ثواب عطا کیا اور ان میں سے بہتیرے فاسق ہیں۔''

اس مضمونِ کلامِ الٰہی سے یہ بات روزِ روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے کہ نیکی کی طرف رغبت دلانے والی بدعت پر اجر و ثواب ملتا ہے اور برائی کی طرف رغبت دلانے والی بدعت گمراہی ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ من سنّ سنّةً حسنةً فعمل

Marfat.com

بہا کان لہٗ اجرھا و مثل اجر من عمل بہا لا
ینقص من اجورھم شیئًا و من سن سنّۃً سیّئۃً
فعمل بہا کان علیہ و زرھا وزر من عمل بہا لا
ینقص من اوزارھم شیئا۔

ترجمہ: ''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اچھا طریقہ جاری کرے اور اس پر لوگ عمل کریں تو اس کے لیے اس کا بھی اجر ہوگا اور ان کے اجروں میں کوئی کمی نہ کی جائے گی اگر ایسے ہی کوئی برا طریقہ جاری کرے اور لوگ اس پر عمل کریں تو اس پر اس کا گناہ ہوگا اور عمل کرنے والوں کو بھی گناہ ہوگا اور کسی کے گناہ میں کمی نہ کی جائے گی۔''

(ابن ماجہ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۱۰۰، مسلم شریف جلد اول)

## قولِ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

قال الشافعی المحدثات من لامور ضربان احدھما ما احدث مما یخالف کتاباً او سنۃً او اثرًا او اجماعًا فھذہ البدعۃ الضلالۃ و الثانی ما احدث من الخیر لا خلاف فیہ لو احد من ھذا و ھذہ محدثۃ غیر مذمومۃ و قد قال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قیام شھر رمضان نعمت البدعۃ ھذہ یعنی انھا محدثۃ لم تکن و اذا کانت فلیس فیھا ردٌّ لِما مضٰی۔

ترجمہ: ''بدعات کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ جو کتاب و سنت و اثر و اجماع کے خلاف ہو۔ یہ بدعتِ ضلالت ہے۔

Marfat.com

اور دوسری قسم وہ جسے کسی نیک مقصد کے لیے ایجاد کیا گیا ہو اور کتاب و سنت و اثر و اجماع میں سے کسی کے خلاف نہ ہو۔ ایسی بدعت غیر مذمومہ ہے۔ یعنی شرعاً اس میں کوئی برائی نہیں جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح رمضان کے بارے میں فرمایا: نعمت البدعة هذه (یہ کتنی اچھی بدعت ہے) یعنی یہ ایسی اختراع ہے جو پہلے نہیں تھی۔ اب شروع ہوئی۔

## حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا

البدعة فی الشرع هی احداث ما لم یکن فی عهد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم و هی منقسمة الیٰ حسنة و قبیحة۔

(تہذیب الاسماء واللغات نووی رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ: ''بدعت شرعی اصطلاح میں اس نئی چیز کو کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہیں تھی۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بدعت حسنہ دوسری بدعت قبیحہ۔''

## شیخ عزیز الدین بن عبد السلام فرماتے ہیں

البدعة منقسمة الیٰ واجبة و محرمة و مندوبة و مکروهة و مباحة قال و الطریق فی ذلك ان تعرض البدعة علی قواعد الشریعة فاذا دخلت فی قواعد الایجاب فهی واجبة او فی قواعد التحریم فهی محرمة او الندب فمندوبة او المکروهة فمکروهة او المباح فمباحة (القواعد)

ترجمہ: ''بدعت کی کئی قسمیں ہیں۔ واجب، حرام، مندوب، مکروہ اور مباح۔ اور یہ جاننے کے لیے کہ یہ بدعت کس قسم کی ہے،

Marfat.com

اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہم اس بدعت کو شریعت کے قواعد پر پرکھیں۔ اگر یہ قواعدِ ایجاب میں داخل ہو تو یہ واجب ہے۔ اگر تحریم میں ہے تو حرام ہوگی۔ اگر ندب میں ہے تو مندوب ہے۔ اگر کراہت میں ہے تو مکروہ ہے۔ اگر اباحت میں ہے تو مباح ہوہے۔"

كل شيئ عمل على غير مثال سابق و هى خمسة اقسام واجبة. مندوبة و محرمة و مكروهة و مباحة و حديث كل بدعة ضلالة من العام المخصوص.

ترجمہ: "ہر وہ چیز جس کی سابق مثال نہ ملتی ہو، وہ پانچ قسم کی ہیں۔ واجب، مندوب، حرام، مکروہ اور مباح اور حدیث كل بدعة ضلالة یہ عام مخصوص میں سے ہے۔

## اعتراض

آپ ضعیف حدیثوں پر عمل کیوں کرتے ہیں؟

## جواب

قال الحافظ جلال الدين السيوطى اتفاق علماء الحديث على انه بالحديث الضعيف فانّه يجوز العمل روايتة فى غير الاحكام و العقائد قال و ممن جزم بذلك النووى و ابن جماعة و الطيبى و البلقينى و العراقى.

ترجمہ: "حافظ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں، علمائے حدیث اس امر پر متفق ہیں کہ ضعیف حدیث پر عمل جائز ہے جبکہ وہ عقائد

Marfat.com

اور احکام کے حکم میں نہ ہو۔ یہی بات یقینی طور پر امام نووی امام ابن جماعۃ امام طیبی امام بلقینی اور امام عراقی نے تحریر کی ہے۔" (کتاب الموضوعات الکبیر ملا علی قاری صفحہ ۵۱)

بالضعف و معمول به فی فضائل الاعمال و علی مثل هذا ینبغی ان یحمل ما قیل ان لحوق ضعیف بالضعیف لا یفید قوۃ۔

ترجمہ: "جس حدیث پر ضعف کا حکم لگایا گیا ہو اس حدیث پر فضائلِ اعمال میں عمل درآمد بھی ہوتا ہے۔ ضعیف کا ضعیف کے ساتھ ملنا قوت نہیں رکھتا اسی تفسیر پر محمول کیا جائے گا۔"

(مقدمہ مشکوۃ عبدالحق محدث دہلوی صفحہ ٦)

تشریح: ان تمام اقوال محدثین و محققین سے ثابت و واضح ہوا کہ فضائل اعمال میں ترغیب و ترہیب کے لیے عمل کرنا جائز اور مستحب ہے جب تک کہ احکامِ حلال و حرام، طلاق و نکاح اور بیع وغیرہ کا حکم نہ ہو۔ میلاد شریف کا جشن منانا یہ عمل فضائل اعمال میں سے ہے اور ترغیب و ترہیب کے لیے اس پر عمل کرنا جائز بلکہ مستحب ہے۔

## اعتراض

امام ابن الحاج نے اپنی مشہور کتاب المدخل میں میلاد شریف پر تنقید کی ہے۔ انہوں نے میلاد شریف کو بدعت قرار دیا ہے۔

## جواب

امام ابن الحاج رحمۃ اللہ علیہ نے المدخل جلد دوم صفحہ ۲ سے صفحہ ۳۲ تک میلاد شریف ہی پر بحث کی ہے، لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ امام ابن الحاج نے میلاد شریف پر سخت تنقید کی ہے۔ مگر یہ تنقید نفسِ میلاد شریف پر نہیں بلکہ اس میں غلط کاریوں اور خواہشاتِ نفس اور آلاتِ طرب اور دنیاوی ریاکاری وغیرہ پر واقعی سخت تنقید کی ہے

Marfat.com

اور کچھ تنقید کا حصہ فضول تنقید پر محمول ہے۔ جیسا کہ ''میلاد شریف کے اجتماع کو اس لیے منعقد کیا جائے کہ کسی سے قرض واپس لیا جا سکے۔'' آج تک ایسا اجتماع میلاد شریف کا نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے اور ایسی ہی کئی ایک اور وجوہات بیان کی گئی ہیں لیکن نفسِ میلاد شریف کے بارے میں یہ عبارت ان کی شروع کتاب المدخل ہی میں موجود ہے۔

تعظیم هذه الشهر الکریم الذی منّ الله تعالیٰ علینا فیه بسید الاولین و الٰخرین فکان یجب ان یزاد فیه من العبادات و الخیر شکر للمولیٰ سبحٰنه و تعالیٰ علی ما اولا نا من هذه النعم العظیمة و ان کان النبی ﷺ لم یزد فیه علی غیرهٖ من الشهور شیئًا من العبادات و ما ذلك الّا لرحمتهٖ ﷺ بامتهٖ و رفقهٖ بهم لانّه ﷺ کان یترك العمل خشیة ان یُفرض علی امّته رحمة منه بهم کما وصفه المولیٰ سبحانهٗ و تعالیٰ فی کتابهٖ حیث قال بالمومنین رء وف رحیم۔ لکن اشار علیه الصلوٰة و السلام الی فضیلة هذا الشهر العظیم بقوله علیه الصلوٰة و السلام للسائل الذی ساله عن صوم یوم الاثنین فقال لهٗ علیه الصلوٰة و السلام ذلك یوم ولدت فیه فتشریف هذا الیوم متضمن لتشریف هذا الشهر الذی ولد فیه فینبغی ان نحترمه حق الاحترام و نفضله بما فضل الله به الاشهر الفاضلة و هذا منها لقوله علیه الصلوٰة و السلام (انا سیّد ولد

Marfat.com

اٰدم و لا فخر)

ترجمہ: ''یہ مہینہ کرامت و عظمت والا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لیے۔ اس لیے کہ اس میں سیدِ اولین و آخرین تشریف لائے۔'' پس واجب ہوا اس مہینے میں زیادہ کرنا عبادت کا اور بھلائی کا بارگاہ رب العزت میں شکریہ کے طور پر اس نعمت عظیمہ کے لیے اور نبی کریم ﷺ اس مہینے میں نہیں زیادتی فرماتے تھے دوسرے مہینوں کی نسبت عبادات میں۔ اس طرح یہ صرف حضور کی رحمت تھی امت کے لیے کیونکہ حضور ﷺ نے ترک کیا ایسے عمل کو اس ڈر کی وجہ سے کہ میری امت پر یہ چیز فرض نہ ہو جائے۔ یہ آپ کی مہربانی کا وصف ہے۔ جس کو مولائے تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس طرح ارشاد فرمایا: بالمؤمنین رؤف رحیم۔ لیکن اس میں حضور ﷺ کا اشارہ ہے اس عظمت والے مہینے کی فضیلت کی طرف ہے۔ جیسا کہ سائل نے پوچھا پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس دن روزہ رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ میری ولادت اس دن میں ہوئی۔ اس دن کا شرف حضور کی تشریف آوری سے ہے اور اس مہینے کو شرف اس لیے ملا کہ حضور ﷺ کی ولادت اس میں ہوئی۔ پس چاہیے کہ ہم احترام کریں اس کا جیسا کہ حق ہے احترام کرنے کا اور ہم اس کی فضیلت جانیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فضیلت اس مہینے کو بخشی۔ جیسا کہ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور مجھے اس پر فخر نہیں۔''

(المدخل امام ابن الحاج صفحہ ۲ جلد دوم)

Marfat.com

تشریح: بہت لوگ امام ابن الحاج کی کتاب ''المدخل'' کا حوالہ دے دے کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ اسی کتاب کی مندرجہ بالا عبارت ہی میلاد شریف کے جواز اور ان کے دعویٰ کے ابطال کے لیے کافی ہے۔

## اعتراض

بہت علماء فرماتے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے میلاد شریف سے منع فرمایا ہے اور ان کی مشہور کتاب ''مکتوباتِ مجددیہ'' پیش کی جاتی ہے۔

## جواب

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے مکمل عبارت پیش خدمت ہے۔

در میلاد نفسِ قرآن خواندان بصوتِ حسن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چہ مضائقہ است۔ ممنوع تحریف و تغیرِ حروفِ قرآن است و التزام رعایت مقاماتِ نغمہ و تردید صوت بآں طریق الحان با تصفیق مناسب آں کہ در شعر نیز غیر مباح است اگر بر نہجے خوانند کہ تحریفِ کلماتِ قرآنی نشود۔۔۔۔ چہ مانع است۔

ترجمہ: ''میلاد شریف میں اچھی آواز سے قرآن مجید پڑھنا اور نعت و منقبت کے قصائد پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ منع تو یہ ہے کہ قرآن مجید کے حروف کو تبدیل و تحریف کیا جائے اور الحان (سُر تال) کے طریق سے آواز کو پھیرا جائے اور اس کے ساتھ تالیاں بجائی جائیں اور یہ شعر میں بھی ناجائز ہے اگر ایسے طریقے سے ذکرِ میلاد کریں کہ قرآنی کلمات میں تحریف واقع نہ ہو اور قصائد وغیرہ پڑھنے میں شرائط مذکورہ ملحوظ رہیں اور اس کو بھی صحیح غرض سے تجویز کریں تو پھر کوئی مانع نہیں ہے۔''

Marfat.com

(مکتوبات شریف جلد سوم مکتوب نمبر ۷۲)

تشریح: یہ عبارت مخالفین بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ اصل مراد حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ ہے کہ نعت خوانی میں تالیاں بجانا اور قرآن پاک کے حروف کو بگاڑ کر پڑھنا اور ریاکاری اور ڈھول باجے کے ساتھ میلاد پڑھنے سے منع فرمایا اور اگر صحیح طریقے سے قرآن پاک پڑھا جائے اور نعت و منقبت و قصائد پڑھنے جائیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ ایسے میلاد شریف کے بارے تاکید فرمائی ہے۔ یہ تھا مخالفین کے پاس بڑا ہتھیار جس کے ذریعے وہ سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں اور ہمارے بزرگوں کو بدنام کرتے ہیں۔

## اعتراض

بہت علمائے دیوبند سادہ لوح لوگوں میں یہ چرچا عام کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت علامہ شاہ احمد رضا خاں بریلوی کا فتویٰ محفل میلاد سے منع کرنے کے بارے میں ہے۔ کیا یہ ٹھیک ہے یا غلط؟

## جواب

جو فتویٰ اعلیٰ حضرت کا یہ لوگ پیش کرتے ہیں، وہ حرف بحرف پیش کیا جاتا ہے۔

سوال: مجلس میلاد حضور خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم میں جو شخص تارکِ نماز، شرابی ڈاڑھی منڈانے یا کترانے والا، بے وضو، موضوع روایات سے تنہا یا دو چار آدمیوں کے ساتھ مل کر مولود پڑھتا ہو ایسے شخص سے مولود پڑھوانا یا اس کو مسند و ممبر پر بٹھانا جائز ہے۔ ایسے شخص سے رب العزت جل مجدہ اور روحِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتی ہے یا نہیں۔ اللہ ایسی مجالس پر رحمت نازل کرتا ہے یا نہیں۔ حضور ایسی محافل میں تشریف لاتے ہیں یا نہیں؟

Marfat.com

(بینوا)

الجواب: افعالِ مذکورہ سخت کبائر ہیں۔ ان کا مرتکب سخت فاسق و فاجر، مستحق عذاب و عتابِ رحمٰن اور دنیا میں موجبِ ہزاراں ذلت اور بوجہ خوش آوازی ایسے آدمی سے مجلس پڑھوانا حرام ہے۔ روایاتِ موضوعہ پڑھنا بھی حرام ہے۔ سننا بھی حرام ہے۔ ایسی مجلس سے اللہ اور رسول کمال ناراض ہیں۔ ایسی مجالس اور ان کا پڑھنے والا، اس حال سے آگاہی پاکر بھی حاضر ہونے والا سب مستحق عذاب الٰہی ہیں۔ جتنے حاضرین ہیں سب وبال میں جدا جدا گرفتار ہوں گے اور ان سب کے وبال کی برابران پڑھنے والوں پر وبال ہوگا۔ ہزار شخص حاضرین ہوں تو ان پر ہزار گناہ اور اس کذاب قاری پر ایک ہزار ایک گناہ اور بانی محفل پر دو ہزار دو گناہ۔ ایک ہزار حاضرین کے، ایک ہزار ایک گناہ اس کذاب قاری کے اور ایک خود اپنا گناہ۔ پھر یہ شمار ایک ہی بار نہ ہوں گے بلکہ جس قدر روایاتِ موضوعہ وہ جاہل قاری پڑھے گا۔ ہر روایت ہر کلمہ پر یہ حسابِ وبال و عذاب ہوگا اور رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ عالیہ پاک ومنزہ ہیں اس سے کہ ایسی ناپاک مجلس میں تشریف فرما ہوں۔ البتہ وہاں تو ابلیس وشیاطین کا اجتماع ہوگا۔

(کتبہ، عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ مجموعہ فتاویٰ قلمی باب الحظر صفحہ ۴۹۱ سے ۴۹۳)

تشریح: یہ ہے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا وہ فتویٰ جس کو یہ لوگ آڑ بنا کر سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ اس فتویٰ اعلیٰ حضرت کو بغور پڑھا جائے تو میلاد شریف کی عظمت وفضیلت وطہارت کو اجاگر کرتا ہے اعلیٰ حضرت کا منشا اس فتویٰ میں یہ پایا جاتا ہے کہ ربِ عظیم کا عظیم محبوب اور اس عظیم محبوب کی عظیم محفل میں شرابی، غیر شرع لوگ، کذاب، تارکِ نماز، بے وضو لوگ بالکل داخل

Marfat.com

نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ محفل اتنی پاکیزہ ومنزہ ومعطّر ومطہّر ہے کہ ایسے لوگوں کا وہاں شرکت تو کجا، گزر تک نہیں ہونا چاہیے۔ اگر میلاد شریف کے نام پر منعقد کی گئی محفل شرابیوں سے، تارک الصلوٰۃ سے۔ داڑھی منڈے اور کذاب و بے وضو لوگوں کو بانئ محفل جان بوجھ کر اکٹھے کرتا ہے تو واقعی ساری کی ساری محفل مستحق ثواب نہ ہوگی بلکہ مستحقِ عذاب ہے کیونکہ یہ ظاہراً باطناً مسلمانوں کی نہیں بلکہ دراصل شیطانوں کی محفل ہوگی۔ جیسے میلے کپڑے کو دھوبی مصالحے ڈال کر اس پر ضربیں لگا کر، اس کپڑے میں سے تمام تر ذرہ ذرہ میل کچیل نکال کر نچوڑ باہر کرتا اور اس کے اصل شفاف وصاف رنگ نکھارتا ہے اور اس کپڑے کی زیب وزینت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ اسی طرح اعلیٰ حضرت نے یہ فتویٰ صادر فرما کر میلاد شریف کی محافل کی حقیقی آن بان کو اجاگر فرمایا ہے۔ اس فتویٰ میں میلاد شریف کی محفل کو پاکیزہ ومنزہ رکھنے کی تاکید فرمائی گئی ہے تاکہ تمام کائنات میں اعلیٰ و ارفع شان جیسے حضور سرورِ کائنات ﷺ کی ہے اسی طرح آپ کے ذکرِ پاک کی محفل بھی حضور کے شایانِ شان ہو۔

## اعتراض

فاکہانی کی کتاب ''المورد فی الکلام علی المولد'' ہے، اس میں لکھا ہے:

''اس محفلِ میلاد کے لیے کوئی دلیل مجھے کتاب وسنت سے نہیں ملی اور نہ ہی سلف کے پیروکار آئمہ دین سے اس کا کوئی ثبوت منقول ہے بلکہ یہ ایسی بدعت ہے جو جھوٹے اور نفس پرست لوگوں نے کھانے پینے کی غرض سے نکال لی ہے اور نہ ہی اس کو صحابہ وتابعین نے کیا۔ ایسی محفل کے حرام ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں ہوسکتا اور ستم ظریفی یہ کہ یہ عمل کرنے والے لوگ اس کو عبادت بھی سمجھتے ہیں اور اس کو حرام اور ممنوع خیال نہیں

Marfat.com

کرتے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔

**جواب**

فاکہانی کا یہ فتویٰ سراسر غلطی پر مبنی ہے اور کتاب وسنت، قیاسِ مجتہدین اور اجماعِ امت کے خلاف ہے جیسا کہ قرآنِ مجید زبانِ مصطفیٰ ﷺ، عملِ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین سے یہ عمل مذکورہ روایات میں ثابت ہو چکا ہے۔ اب میں علمائے محققین سلف وخلف کے اسمائے مبارکہ پیش کرتا ہوں، جن فقہائے کرام نے میلاد شریف کے عمل کو جائز قرار دیا اور اس پر کتابیں لکھیں اور اس پر عمل کیا ان علمائے کرام کے اسمائے مبارکہ مندرجہ ذیل ہیں۔

① شیخ عمر بن محمد الموصلی رحمۃ اللہ علیہ
② علامہ ابو الخطاب ابن وحید اندلسی
③ علامہ ابو الطیب البستی نزیل قوص رحمۃ اللہ علیہ
④ علامہ ابو الفرج ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ
⑤ امام ابو محمد عبد الرحمن اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ
⑥ امام علامہ سیف الدین حمیری دمشقی رحمۃ اللہ علیہ
⑦ امام القراء والمحدثین حافظ شمس الدین ابن جزری
⑧ حافظ عماد الدین ابن کثیر
⑨ علامہ ابو الحسن احمد بن عبد اللہ البکری
⑩ علامہ ابو القاسم محمد بن عثمان اللؤلوی الدمشقی
⑪ شمس الدین محمد بن ناصر الدین الدمشقی
⑫ علامہ سلیمان برسوی
⑬ ابن الشیخ آقا شمس الدین ذکرہ صاحب کشف الظنون
⑭ المولیٰ حسن البحری
⑮ الشیخ محمد بن حمزہ المعربی الواعظ

Marfat.com

۱۶ الشیخ شمس الدین احمد بن محمد السیواسی

۱۷ علامہ حافظ ابو الخیر سخاوی

۱۸ سید عفیف الدین الشیرازی

۱۹ ابو بکر الدنقلی

۲۰ برہان محمد ناصحی

۲۱ برہان ابو الصفا

۲۲ الشمس الدمیاطی

۲۳ برہان محمد یوسف الفاقوس

۲۴ حافظ زین الدین عراقی

۲۵ مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی شیرازی

۲۶ ابو عبداللہ محمد بن النعمان

۲۷ امام محقق ولی الدین ابو ذرعۃ العراقی

۲۸ جمال الدین العجمی الہمدانی

۲۹ یوسف بن علی بن رزاق الشامی

۳۰ یوسف الحجاز

۳۱ ابو بکر الحجاز

۳۲ منصور بشار

۳۳ ابو موسیٰ ترہونی وقیل زرہونی

۳۴ الشیخ عبدالرحمن بن عبدالملک المخلص

۳۵ ناصر الدین المبارک الشہیر بابن الطباخ

۳۶ امام علامہ ظہیر الدین بن جعفر ریسینی

۳۷ فاضل عبداللہ بن شمس الدین الانصاری

۳۸ الشیخ الامام صدر الدین موہوب الجزری الشافعی

Marfat.com

۳۹ علامہ ابن حجر عسقلانی

۴۰ شیخ جلال الدین سیوطی

۴۱ محمد بن علی الدمشقی مصنف سیرت شامی

۴۲ شیخ شہاب الدین قسطلانی

۴۳ نور الدین علی حلبی شافعی

۴۴ علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی

۴۵ علی بن سلطان محمد ہروی المعروف ملا علی قاری

۴۶ نور الدین ابوسعید بورانی

۴۷ عبد الرحمان صفوی شافعی صاحبِ نزہۃ المجالس

۴۸ سید امام جعفر برزنجی

۴۹ سید زین العابدین برزنجی

۵۰ شیخ احمد بن علامہ ابو القاسم بخاری

۵۱ شیخ اسمٰعیل حقی آفندی

۵۲ احمد بن فشاشی مدنی

۵۳ محمد بن عرب مدنی

۵۴ شیخ عبد الملک کردی

۵۵ فاضل ابراہیم باجوری

۵۶ امیر محمد استاد ابراہیم باجوری

۵۷ شیخ سقاط استاذ الاستاذ باجوری

۵۸ شیخ محمد رملی

۵۹ شیخ عبد الباقی والد واستاذ علامہ زرقانی

۶۰ علامہ احمد بن حجر

۶۱ ابن زکریا یحییٰ ابن عائذ حافظ کبیر اندلسی

Marfat.com

۶۲ حافظ ابن رجب حنبلی

۶۳ سعید بن مسعود گازرونی

۶۴ مولانا زین الدین محمود نقشبندی

۶۵ علامہ شہاب الدین احمد الخفاجی

۶۶ حضرت مولانا جلال الدین میرک

۶۷ علامہ محمد رفاعی مدنی

۶۸ قاضی ابن خلکان شافعی

۶۹ مولانا معین الدین المعروف ملا مسکین

۷۰ علامہ ابو اسحاق ابن حماعہ

۷۱ شیخ محمد بن طاہر محدث

۷۲ شیخ عبدالحق محدث دہلوی

۷۳ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۷۴ شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۷۵ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۷۶ مفتی مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۷۷ مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ

۷۸ مفتی رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ہے اجماعِ امت جس کے بارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک یہ ہے کہ ''میری امت کبھی بھی گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔'' دوسرا ارشاد مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ہے کہ ''جس عمل کو سب مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے اور جس عمل کو سب مسلمان برا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی برا ہے۔'' تیسرا ارشاد یہ ہے ''اے مومنین زمین پر تم اللہ کے گواہ ہو۔''

❀❀❀

Marfat.com

سرکارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے نورانی واقعات

# عیدِ ولادتِ مصطفیٰ

(علیہ التحیۃ والثناء)

مرتب

محمد منیر رضا قادری

Marfat.com

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

## شجرالیقین

منقول ہے کہ اللہ عزوجل نے چار ٹہنیوں والا ایک خوبصورت درخت پیدا فرمایا جس کا نام شجرالیقین ہے۔

اللہ عزوجل نے اس درخت پر نورِ محمد مصطفیٰ ﷺ کو ایک طاؤس کو صورت میں بٹھا دیا تو طاؤس نے وہاں ستر ہزار برس اللہ عزوجل کی تسبیح بیان کی۔

اِس کے بعد اللہ عزوجل نے آئینہ ءحیات بنا کر طاؤس کے مقابل رکھا۔ اپنے حسن و جمال کو دیکھ کر طاؤس نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پانچ سجدے کئے جو فرض قرار پائے یہی وجہ ہے کہ اللہ عزوجل نے سرکارِ مدینہ ﷺ کی اُمت پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کیں۔

پھر طاؤس یعنی نُورِ محمد مصطفیٰ ﷺ پر اللہ عزوجل نے رَحمت کی نگاہ ڈالی تو وہ شرم وحیا کے پسینے سے شرابور ہو گیا۔

اُس نور کے سر مبارک کا پسینہ لے کر اللہ عزوجل نے تمام ملائکہ پیدا فرمائے۔

چہرۂ انور کے پسینے سے عرش و کرسی لوح و قلم سورج اور چاند حجاباتِ نُور کواکب اور عجائباتِ عَالَم بنائے گئے۔

سینہ ءبے کینہ کے مبارک پسینہ سے انبیاء کرام و مرسلین عظام علماء و کاملین شہداء و صالحین کی پاکیزہ روحوں کو پیدا فرمایا۔

پشت مبارک کے پسینے سے بیتُ المعمور خانہ ءکعبہ بیت المقدس اور ساری کائنات کی سجدہ گاہیں تخلیق فرمائیں۔

ابروئے پاک کے پسینے سے مومنین و مومنات مسلمین و مسلمات پیدا فرمائے قدومِ

Marfat.com

مبارکہ کے پسینہ مبارکہ سے مشرق و مغرب' شمال و جنوب' معدنیات و عجائبات پیدا فرما کر اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

## نُور ہی نُور نظر آیا

میرے محبوب محمد ﷺ کے نُور چاروں طرف دیکھو۔ آپ نے چاروں طرف دیکھا تو نُور ہی نُور نظر آیا۔ یہ جلوے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ عثانِ غنی رضی اللہ عنہ اور حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کے نُور کے تھے۔ آپ ﷺ کا نُور مبارک اِس کیفیت میں ستر ہزار برس تک اللہ عزوجل کی تسبیح کرتا رہا۔ اللہ عزوجل نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے ارواح کو جب نُورِ محمد ﷺ سے پیدا فرمایا تو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح نے یک زبان ہو کر یہ کہا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ (ﷺ)

## عقیقِ احمر کی قندیل

اللہ عزوجل نے عقیقِ احمر سے ایک قندیل بنائی اور نورِ محمد ﷺ کو صورتِ بشری میں ڈھال کر قندیل میں رکھا۔

قندیل میں آپ ﷺ اِس طرح جلوہ افروز رہے جس طرح نماز میں قیام کی حالت ہوتی ہے۔ تمام ارواح قِندیل کا طواف کرنے لگیں۔ روحوں کا یہ طواف ایک ہزار برس تک جاری رہا۔ اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ میرے محبوب ﷺ کو دیکھو روحوں نے تعمیل کی ارواح میں سے جس جس نے سرِ اقدس کو دیکھا وہ دنیا میں سلطان اور فرماں رواں بن گیا۔ جس نے ابروئے مبارک کو دیکھا وہ امیر عادل بن گیا۔

جس نے آنکھ مبارک کو دیکھا وہ وسیعُ النظر اور کشادہ ظرف بن گیا۔

جس نے پیشانی مبارک کو دیکھا وہ نقاش بن گیا۔

جس نے گوش مبارک کو دیکھا وہ مقبول فی الانام ہو گیا۔

جس نے سینۂ بے کینہ کو دیکھا وہ دانا اور احسان کرنے والا بن گیا۔

جس نے ناک مبارک کو دیکھا وہ طبیب اور عطار بن گیا۔

Marfat.com

جس نے ہونٹ مبارک کو دیکھا وہ وزیر بن گیا۔

جس نے دہن مبارک کو دیکھا وہ روزہ دار بن گیا۔

جس نے دانت مبارک کی زیارت کی وہ حسین و جمیل بن گیا۔

جس نے زَبان مبارک کو دیکھا وہ بادشاہوں کا سفیر بن گیا۔

جس نے حلقِ انور کو دیکھا وہ واعظ ناصح اور مؤذن بن گیا۔

جس نے ریش (داڑھی) مبارک کو دیکھا وہ مجاہد فی سبیل اللہ بن گیا۔

جس نے گردن مبارک کو دیکھا وہ تاجر بن گیا۔

جس نے دست (ہاتھ) مبارک کو دیکھا وہ سخی بن گیا۔

جس نے انگشت ہائے مبارک کو دیکھا وہ خطاط اور خوشنویس بن گیا۔

جس نے شکمِ اقدس کو دیکھا وہ صابر اور قناعت پسند بن گیا۔

جس نے کندھوں کو دیکھا وہ عابد و زاہد بن گیا۔

جس نے پاؤں مبارک کو دیکھا وہ مہاجر فی سبیل اللہ بن گیا۔

جس نے ناخن مبارک کو دیکھا وہ قاضی مفتی یا جج بن گیا۔

لیکن جن روحوں نے آپ ﷺ کے سراپائے اقدس کو بالکل نہ دیکھا وہ یہودی نصرانی مجوسی اور فراعنہ ہوئے واللہ عالم الصواب۔ (جامع الداری)

## سرکار ﷺ کی ولادت پر سات معجزات ظاہر ہوئے

سرکارِ ﷺ دو عالم نورِ مجسم شاہِ نبی آدم رسولِ مجسم سراپا لطف و کرم ﷺ پیر شریف کے دن پیدا ہوئے (ابن اثر)

سرکارِ مدینہ ﷺ کی پیدائش پر سات معجزات ظاہر ہوئے۔

(۱) ہر حاملہ مشقت اٹھاتی ہے مگر سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے کوئی مشقت نہ اٹھائی۔

(۲) ہر حاملہ کو دردِ زہ ہوتا ہے مگر سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو نہ ہوا۔

(۳) جب ختم الانبیاء حبیبِ کبریا صاحبِ جود و سخا جنابِ محمد مصطفیٰ ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے تو پیدا ہوتے ہی سجدہ فرمایا اور ارشاد فرمایا: اُمتی اُمتی۔

Marfat.com

(۴) آپ ﷺ مختون و مکحول یعنی ناف بریدہ اور ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔
(۵) سرکارِ رسالت ﷺ کے پیدا ہوتے ہی شیطان کو آسمان سے روک دیا گیا۔

## نُور کی کرنیں

پہلے یوں ہوتا تھا کہ شیاطین آسمان پر جا کر ملائکہ کی گفتگو سُن لیا کرتے تھے مگر جب سلطانِ دو جہاں حامئ بے کساں رَحمتِ کون و مکاں ﷺ کی ولادت ہوئی تو انہیں آسمان سے روک دیا گیا۔

شیاطین ابلیس لعنتی کے پاس جمع ہو کر بولے! آج ہم آسمان سے روک دیئے گئے۔ آخر کیوں؟

ابلیس بولا مشرق و مغرب میں گھوم کر دیکھو کہ کونسی عجیب بات رونما ہوئی ہے۔

شیاطین پھرتے پھرتے مکہ مکرمہ آئے۔ انہوں نے ایک گھر دیکھا جسے فرشتوں نے جھرمٹ میں لے رکھا ہے۔ مکان نُور سے جگمگا رہا ہے اور نُور کی کرنیں آسمان تک بلند ہو رہی ہیں۔ فرشتے ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے ہیں۔ یہ دیکھتے ہی شیاطین ابلیس لعنتی کے پاس گئے۔ ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا تو اس نے زبردست چیخ مار کر کہا۔

افسوس کہ رَحمتِ دوعالم ﷺ دنیا میں تشریف لے آئے ہیں۔ آسمان چونکہ اُن کا اور اُن کی اُمت کا مرکزِ نگاہ ہوگا۔ اِس لئے اب تم آسمان پر کبھی نہ جا سکو گے۔

## حُضُور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی نشانی

کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ اللہ عزوجل نے قومِ موسیٰ کو سرکار ﷺ کے ظہور کی یہ نشانی بتائی تھی کہ تمہارے معروف ستارے اپنی جگہ چھوڑ دیں گے چنانچہ جب مکی مَدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو ان ستاروں نے اپنی جگہ چھوڑ دی تھی۔ یہودی یہ نشانی دیکھ کر بھی حسد کی وجہ سے ایمان نہیں لائے۔

Marfat.com

## خشک چشمے سے پانی پھوٹ نکلا

زبور میں قومِ داؤد کو یہ خبر دی گئی تھی کہ جب تمہارا معروف چشمہ جو خشک ہو گیا ہے۔ اس میں پانی پھوٹ نکلے تو سمجھ لینا کہ نبیٔ آخرالزمان ﷺ دنیا میں تشریف لے آئے۔ سرکار ﷺ کی ولادت پر اُس چشمہ میں پانی پھوٹ نکلا تھا مگر قومِ داؤد نے یہ نشانی ظاہر نہ ہونے دی۔

## سوکھے درخت ہرے اور پھلدار ہو گئے

انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کو یہ خبر دی گئی کہ جب خشک درختوں پر پتے اُگیں اور اُسی وقت پھل بھی لگ جائیں تو یہ ظہورِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی نشانی ہو گی۔ عیسیٰ علیہ السلام کی قوم نے یہ نشانی دیکھی مگر ظاہر نہ کی۔

(۶) آپ کی دایہ جنابِ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے ایک پستان سے دودھ نہیں آتا تھا انہوں نے سرکار ﷺ کے مُنّہ میں وہ پستان ڈالا تو دودھ آنے لگا۔

(۷) سرکارِ والا تبار شفیعِ روزِ شُمار ﷺ کی ولادت کے وقت کعبہ کے ایک گوشے سے یہ آوازیں سنی گئیں۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۱

اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا۔ بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا۔ (کنزالایمان)

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

(سورہ التوبہ آیت ۱۲۸)

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔

(کنزالایمان)

Marfat.com

قَدْجَآءَ كُم مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ"۔ (سورۃ مائدہ آیت ۱۵)

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب (کنزالایمان)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا
(سورۃ احزاب آیت ۴۶-۴۵)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوش خبری دیتا اور ڈر سنتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا چمکا دینے والا آفتاب (کنزالایمان)

## تخلیق وجودِ مبارک

کعب احبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جب اللہ عزوجل نے سردارِ دوجہاں نبی آخر الزماں ﷺ کو پیدا فرمانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ ایسی مٹی میرے پاس لے آؤ جو میرے محبوب محمدِ عربی ﷺ کے مبارک جسمِ اقدس کی ایجاد و تخلیق کے لائق ہو۔ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام سفید مٹی کی ایک مٹھی روضۂ اطہر والی جگہ سے لے کر بارگاہِ رب العزت عزوجل میں حاضر ہوئے۔ امرِ خداوندی عزوجل سے تسنیم کے پانی سے گوندھا گیا۔ جنت کی نہروں میں اس کو دھویا گیا پھر نورِ نبوت اس میں رکھ کر اس کو آسمانوں اور زمینوں میں پھریا گیا تب ملائکہ نے سرکار ﷺ اور ان کے شرف و فضل کو جانا جبکہ ابھی فرشتوں نے حضرتِ آدم علیہ السلام کو نہ جانا تھا اور نہ پہچانا تھا۔

## منتقلی نورِ محمدی ﷺ

نورِ محمدی ﷺ تخلیق آدم علیہ السلام کے بعد ان کی پشت میں ودیعت کیا گیا۔ جو حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی مبارک سے جھلکنے والے انوار سے محسوس ہوتا تھا اور ان سے فرمایا گیا اے آدم علیہ السلام! یہ تیری نسل میں پیدا ہونے والے انبیاء و مرسلین کے سردار ہیں۔

Marfat.com

اصالتِ کُل امامتِ کُل سیادتِ کُل امارتِ کُل
حکومتِ کُل ولایتِ کُل خدا کے یہاں تمہارے لئے (حدائقِ بخشش)

## حضور ﷺ کا نور صرف پاک روحوں میں منتقل کیا گیا

جب حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر میں حضرت شیث علیہ السلام منتقل ہوئے تو وہ نُور بھی حضرت حوا کے بطنِ اقدس کی طرف منتقل ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا کے ہاں ہر مرتبہ دو جڑواں بچوں کی پیدائش ہوتی ماسوا حضرت شیث علیہ السلام کے کیونکہ سرکارِ رسالت ﷺ کے جدِامجد ہونے کی برکت سے تنہا پیدا ہوئے اور سب بھائیوں سے مرتبہ و کمال کے لحاظ سے یکتا بنے۔ امام الانبیاء ﷺ کا نور مبارک یکے بعد دیگرے پاک پشتوں اور پاک روحوں میں منتقل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ آپ کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔
(الوفا باحوالِ المصطفیٰ ﷺ)

## میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ مُصطفیٰ ﷺ

حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں عرض کی کہ یارسُولَ اللہ ﷺ آپ اُس وقت کہاں جلوہ نُما تھے جب حضرتِ آدم علیہ السلام جنت میں تھے۔ سرکارِ عالی وقار دوجہاں کے تاجدار حبیبِ پروردگار ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اُن کی پُشت میں تھا۔ اور جب اُن کو زمین پر اُتارا گیا تو اُس وقت بھی میں اُن کی پُشت میں تھا اور جب نوح علیہ السلام طوفان کے ایام میں کشتی پر سُوار تھے اُس وقت میں اُن کی پُشتِ اقدس میں جلوہ گر ہو کر کشتی پر سُوار تھا۔ جب میرے جدِامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو میں بھی اُن کی پُشت میں ہونے کی وجہ سے آگ میں ڈالا گیا۔ میرے آباؤاجداد اُمہات وجدات کبھی بھی زنا کے مرتکب نہیں ہوئے۔ اللہ عزوجل نے ہمیشہ پاکیزہ رکھتے ہوئے پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل فرمایا جب بھی میرا قبیلہ دو شاخوں میں تقسیم ہوا۔ میں ان میں سے بہتر شاخ میں منتقل ہوا۔ اللہ عزوجل نے روزِ میثاق میری نُبوت کا انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد لیا۔

Marfat.com

توریتِ موسیٰ علیہ السلام میں میری بشارت دی۔ انجیلِ عیسیٰ علیہ السلام میں میرے نام کی تشہیر فرمائی۔ فرشِ زمیں میرے جمالِ رُخِ انور سے روشن رہے گا اور سقفِ آسمان میرے دیدار سے تاباں۔ (شرح القاری و نسیم الریاض والوفاء)

وہی نُورِ حق وہی ظِلِّ ربّ ہے اِنہیں سے سب ہے اِنہیں کا سب
نہیں اِن کی مِلک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں
(حدائقِ بخشش)

## اللہ عزوجل نے نورِ مصطفیٰ ﷺ کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پُشت پر منتقل فرمایا

احمد بن حسن الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جب اللہ عزوجل نے نورِ مصطفیٰ ﷺ کو منتقل کرنا چاہا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے دل میں شادی کی خواہش پیدا فرمائی۔ ایک دن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدۂ ماجدہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی میں چاہتا ہوں کہ آپ میری شادی کا اہتمام فرمائیں تو جس سے میری شادی ہو وہ صورت و سیرت حسب و نسب اور جمال و کمال کا مجموعہ ہونی چاہیے۔ آپ کی والدۂ ماجدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ضرور میری بھی خواہش یہی ہے۔ آپ کی والدہ کو قبیلہ قریش کی تمام دوشیزاؤں میں جنابِ آمنہ رضی اللہ عنہا بنتِ وہب نے زیادہ متاثر کیا۔ آپ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بات کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ آپ اچھی طرح تسلی کر لیں۔ آپ کی والدۂ ماجدہ رضی اللہ عنہا دوبارہ گئیں اور جنابِ آمنہ رضی اللہ عنہا کو جی بھر کر دیکھا پیارا چہرہ شرمیلی آنکھیں اور باوقار سراپا، تو جنت کی حور لگتی تھیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی والدۂ ماجدہ رضی اللہ عنہا نے رشتہ پسند کر لیا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نکاح ایک اوقیہ سونا ایک اوقیہ چاندی اور ایک سو اونٹوں کے مہر پر سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے ہو گیا۔

## بُت خانے ویران ہو گئے

جب نورِ مصطفیٰ ﷺ جنابِ آمنہ رضی اللہ عنہا کے شکمِ اقدس میں منتقل ہوا وہ جمعۃ

Marfat.com

المبارک کی رات تھی۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں۔ آج کی رات نورِ محمد ﷺ منتقل ہونا ہے۔ نورِ مصطفیٰ ﷺ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی طرف منتقل ہوا۔ اس دن بت خانے ویران ہو گئے۔ تمام بت اوندھے منہ گر پڑے۔ ابلیس اپنے چہرہ پر خاک ڈالتا ہوا جبلِ ابی قبیس کی جانب بھاگا۔ وہ اس زور سے چیخا کہ تمام شیاطین اس کے گرد جمع ہو گئے اور ابلیس لعین سے پوچھا: تجھے کیا ہوا؟ ابلیسِ لعین بولا: وہ نور سیدہ آمنہ (رضی اللہ عنہا) کے شکم تک آ پہنچا ہے جو ہمارے طلسم کو توڑ دے گا۔

کعبہ سجدہ کو جھکا بت سارے اوندھے گر پڑے
آ گئی شیطاں کی شامت مرحبا یا مصطفیٰ ﷺ (ارمغانِ مدینہ)

## گود میں تیری چاند اُترنے والا ہے

مکہ کی عورتیں جنابِ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مقدر پر رشک کرنے لگیں کہ اس نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی سے چمک لوٹ لی ہے۔

## محبوبِ ربِ اکبر ﷺ تشریف لا رہے ہیں

اللہ عزوجل نے جب اپنے محبوب ﷺ کو ظاہر کرنے کا ارادہ فرمایا تو جنت کے باسیوں سدرہ کے مکینوں اور عرش کے حاملوں سے جنابِ جبرئیلِ امین علیہ السلام نے فرمایا: کلمۃ اللہ تمام ہونے والا ہے حکمِ الٰہی عزوجل نافذ ہونے والا ہے اُن کا ظہور ہونے والا ہے جو بشیر و نذیر ہیں سراجٌ منیر ہیں۔ شافع و مشفع ہیں اور صاحبِ لواء الحمد ہیں ان کی امت امرٌ بالمعروف و نہیٌ عن المنکر کرے گی۔

اے عرش والو! وہ آنے والے ہیں جو صاحبِ امانت و دیانت اور مجاہد فی سبیل اللہ عزوجل ہیں۔ وہ خیر المخلوقات ہیں۔ خاتم الانبیاء ہیں وہ سب جہانوں کی طرف رحمت بنا کر بھیجے جانے والے ہیں' وہ جن کا نام محمد و احمد ﷺ ہے۔ طٰہٰ و یٰسین ہیں۔ جن کا دین ناسخ الادیان ہے وہ دنیا میں ظہور فرمانے والے ہیں۔

Marfat.com

## سرکار ﷺ کی آمد مرحبا

جبرئیل علیہ السلام کا اعلان سنتے ہی ملائکہ تسبیح و تکبیر میں مصروف ہو گئے۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ جنت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اشجارِ جنت بار آور ہو گئے جنت کی نہریں رواں ہو گئیں۔ طیورِ جنت نغمہ سرا ہو گئے۔ حور و غلماں وجد میں آ گئے۔ حجابات اُٹھ گئے اور آمنہ کے لعل ﷺ کے صدقے عالمِ بالا میں تجلیاں پھیل گئیں۔

عرش پر چاروں طرف صلِّ علیٰ کی دھوم ہے
آ گئے ہیں نورِ یزداں عیدِ میلاد النبی ﷺ

(ارمغانِ مدینہ)

اللہ عزوجل نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ ایک لاکھ فرشتوں کو لے کر زمین پر جاؤ۔ بحر و بر اور ارض و جبل میں پھیل جاؤ اور اہلِ زمین کو بشارت سنا دو کہ تمہیں پاک و صاف کرنے والا آ رہا ہے۔

## آمنہ رضی اللہ عنہا تم کو مبارک شاہ ﷺ کی میلاد ہو

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حمل کو چھ ماہ گزرے تو میں نے ہاتفِ غیبی سے یہ ندا سنی۔ آمنہ تجھے اُمن والا مبارک ہو۔ سات ماہ گزرے تو حضرت عبدالمطلب نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ خوشی کے لمحات آنے والے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اُس وقت ہمیں دعوتِ عام کرنا ہوگی۔ بیٹا تم (طیبہ) جاؤ اور وہاں سے عمدہ پھل اور مویشی لے آؤ۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فوراً روانہ ہو گئے۔ لیکن قدرت کو کچھ اور منظور تھا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ طیبہ میں وصال فرما گئے۔ آپ کے وصال پر آسمان کے فرشتوں نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کیا۔ الٰہ العالمین تیرا محبوب دنیا میں یتیم پیدا ہوگا؟ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: فرشتو! اس کا ناصر و نگہبان اُس کے والدین سے بہتر ہے اُس کا محافظ و مُربّی میں ہوں جنابِ آمنہ رضی اللہ عنہا نے جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے وصال کی خبر سنی تو اُن پر سکتہ طاری ہو گیا۔ یہ مرحلہ آپ کے لئے بڑا صبر آزما

Marfat.com

تھا۔

## حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو انبیاء کرام علیہم السلام کی مبارکبادیں

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رجبُ المرجب حمل کا پہلا مہینہ تھا۔ رات کو خواب میں ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمایا: آمنہ رضی اللہ عنہا تجھے مبارک ہو اور مرحبا صد مرحبا یا مصطفیٰ ﷺ میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ابوالبشر آدم (علیہ السلام) مزید فرمایا: اے آمنہ (رضی اللہ عنہا) تم سید البشر کی امین بن چکی ہو۔ وہ نازش بنی ربیعہ اور فخر بنی مضر ہیں۔ حمل کے دوسرے ماہ خواب میں ایک دوسرے بزرگ کو دیکھا جو یوں فرما رہے ہیں۔ السلامُ علیکَ یا رَسُولَ اللہ ﷺ میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ فرمایا: شیث (علیہ السلام)۔ اے آمنہ! تجھے مبارک ہو کہ صاحب تاویل الحدیث کی ماں بننے والی ہو۔ تیسرے ماہ ایک بزرگ نے خواب میں فرمایا: السلام علیک یا نبی اللہ میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ فرمایا: ادریس (علیہ السلام)۔ اے آمنہ! رضی اللہ عنہا تم رئیس الانبیاء کی ماں ہو۔ چوتھے ماہ میں میں نے ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا وہ فرما رہے تھے۔ السلام علیک یا حبیب اللہ میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ فرمایا: نوح (علیہ السلام) اور فرمایا: اے آمنہ! رضی اللہ عنہا تم صاحب فتوح کی حاملہ ہو۔ پانچویں ماہ خواب میں ایک بزرگ کو یہ کہتے ہوئے دیکھا السلام علیک یا حضوۃ اللہ' میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ فرمایا: ہود (علیہ السلام) اور فرمانے لگے۔ تم ان کی ماں ہو جو صاحب الشفاعت فی یوم المشہود ہیں۔ چھٹے ماہ میں نے ایک دراز قد بزرگ کو خواب میں دیکھا جو فرما رہے ہیں السلام علیک یا رحمۃ اللہ' میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ فرمایا: ابراہیم خلیلُ اللہ (علیہ السلام) اے آمنہ! رضی اللہ عنہا تجھے مبارک ہو کہ تو حبیب اللہ کی ماں بننے والی ہے۔ ساتویں ماہ ایک خوبرو میری خواب میں آئے اور یوں فرمایا: السلام علیک یا من اختازہ اللہ میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ فرمایا: اسماعیل ذبیح اللہ (علیہ السلام) اے آمنہ! رضی اللہ عنہا تجھے عظیم الشان بیٹے کی مبارک ہو۔ آٹھویں ماہ خواب میں ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمایا: السلام علیک یا خیر خلق اللہ میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ فرمایا: موسیٰ بن عمران (علیہ السلام) اے آمنہ!

Marfat.com

رضی اللہ عنہا تم صاحبِ قرآن کی ماں ہو۔ نویں ماہ ایک دراز قامت صبیح و وجیہہ نوجوان خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: السلام علیک یا من دنی القرب منک یار سول اللہ میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ فرمایا: عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) اے آمنہ! رضی اللہ عنہا تمہیں رسولِ رؤف الرحیم کی مبارک ہو۔

## ماہ ربیع الاول شریف

جنابِ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ماہ ربیع الاول کی پہلی رات مجھ پر نشاط و سرور کی عجیب کیفیت طاری ہو گئی۔ دوسری رات مجھے حصولِ مُراد کی مبارکباد دی گئی۔ تیسری رات کسی کہنے والے نے کہا کہ دولت دین و دنیا کا ظہور ہونے والا ہے۔ چوتھی رات میں نے ملائکہ کی تسبیح سنی۔ پانچویں رات خواب میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا: رسول رؤف ورحیم کی مبارک ہو۔

## عیدوں کی عید آگئی سرکار ﷺ آگئے

جنابِ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ہر رات قدرت کے عجائبات دیکھتی۔ حتیٰ کہ گیارھویں رات آئی یہ ایک منور رات تھی چاند جوبن پر تھا مکۃُ المکرمہ چاندنی میں نہایا ہوا تھا۔ عبدالمطلب اپنے بچوں کے ساتھ حرم کی دیوار مرمت کر رہے تھے۔ اُس وقت میرے پاس کوئی فرد موجود نہ تھا۔ میں گھر میں اکیلی تھی۔ مجھے خوف سا محسوس ہونے لگا کہ اگر اِسی رات بچے کی پیدائش ہو گئی تو کیا ہو گا؟ میں انہی خیالات میں تھی کہ کمرے کی دیوار شق ہوئی اور چار دراز قد خواتین کمرے میں داخل ہوئیں وہ باوقار تھیں اور حُسن و جمال میں ایک ایک سے بڑھ کر تھیں۔ یوں محسوس ہوا جیسے نور و حکمت کی بارشیں ہونے لگی ہیں۔ ایک خاتون نے بڑھ کر مجھ سے کہا: آمنہ! رضی اللہ عنہا تمہاری مثل کون ہو سکتی ہے کہ تم سید البشر ﷺ کی ماں بننے والی ہو۔ یہ کہہ کر وہ میری دائیں جانب بیٹھ گئیں میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ بولیں اُم البشر حوا رضی اللہ عنہا پھر دوسری خاتون نے مبارک باد دی اور میری بائیں جانب بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ بولیں

Marfat.com

سارا رضی اللہ عنہا (زوجہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام) پھر تیسری خاتون مبارک دے کر میرے پہلو بہ پہلو بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ بولیں آسیہ بنت مزاحم (رضی اللہ عنہا) فرعون کی بیوی) آخر میں چوتھی خاتون نے مبارک دی اور سامنے بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: مریم بنت عمران (رضی اللہ عنہا) ام عیسیٰ علیہ السلام پھر چاروں خواتین نے یک زبان کہا: ہم دایہ بن کر تمہاری خدمت کے لئے حاضر ہوئی ہیں۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں جلد ہی ان سے مانوس ہو گئی۔ اللہ عزوجل نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: جبرئیل! (علیہ السلام) ٹھنڈی اور عنبر فشاں ہوائیں چلاؤ' مالک (علیہ السلام) سے کہو کہ جہنم سرد کر دی جائے۔ رضوان سے کہو کہ جنت کے دریچے کھول دے' فرشتو! سماوات ذارضین میں پھیل جاؤ اور اعلان کر دو کہ مطلوب و محبوب کی آمد آمد ہے۔ جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے جلو میں جبلِ مکہ پر اترے حرم کا طواف کیا اور کعبۃُ اللہ پر نُور کا پرچم گاڑ دیا۔

رُوح الامیں نے گاڑا کعبے کے چھت پہ جھنڈا
تا عرش اڑا پُھریرا صبحِ شبِ وِلادت (ذوقِ نعت)

## تمام حجابات اُٹھ گئے

جنابِ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری نگاہوں سے حجابات اٹھا دیئے گئے مجھے (اپنے حجرے میں) شام کے محلات نظر آنے لگے۔ میں نے دیکھا کہ مشرق و مغرب میں جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ ایک جھنڈا کعبے کی چھت پر نصب ہے جس سے نور کے سوتے پھوٹ رہے ہیں۔ مجھے سخت پیاس محسوس ہوئی تو ایک مشروب پیش کیا گیا جو دودھ سے سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا۔ میں نے وہ مشروب پی لیا۔ کیا دیکھتی ہوں کہ میرے پہلو میں سید الاولین والآخرین جلوہ گر ہو چکے تھے۔ سرکار ﷺ کی آمد مرحبا۔ سردار ﷺ کی آمد مرحبا منٹھار ﷺ کی آمد مرحبا۔ دلدار ﷺ کی آمد مرحبا' غم خوار ﷺ کی آمد مرحبا۔ حُضور ﷺ کی آمد مرحبا' آقا ﷺ کی آمد مرحبا' مکی ﷺ کی آمد مرحبا' مَدَنی ﷺ کی آمد مرحبا' مرحبایا مصطفیٰ' مرحبایا مصطفیٰ' مرحبایا مصطفیٰ ﷺ ..................

Marfat.com

## پہلے سجدہ پر روزِ ازل سے دُرُود

جنابِ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ میرا لعل ﷺ سجدے میں تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی ننھی منی انگلی مبارک آسمان کی جانب بلند فرمائی:

امت کو بخشوانے سجدے میں سر جھکائے

بخشش کراتا آیا صبحِ شبِ ولادت

آنکھیں سرمگیں مکحول و مختون سفید کپڑے میں ملبوس سبز حریر پر لیٹے ہوئے۔ یوں دکھائی دیتے تھے جیسے چاند زمین پر اُتر آیا ہو۔ جنابِ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ہاتفِ غیبی سے یہ ندا سنی میں تجھے عطا کرتا ہوں۔ خلق آدم معرفت شیثؑ شجاعت نوحؑ خلت ابراہیمؑ لسانِ اسماعیلؑ رِضائے اسحاقؑ حلمِ لوطؑ جہد یوشعؑ شدتِ موسیٰؑ حکمتِ لقمانؑ حُبِ دانیالؑ ملک سلیمانؑ صبرِ ایوبؑ زدائے ہارونؑ وقارِ الیاسؑ قبولِ زکریاؑ عظمتِ یحییٰؑ اور زُہدِ عیسیٰؑ (علیہم الصلوٰۃ والسلام)

اے محمد ﷺ آپ کو کعبۃ اللہ مبارک ہو۔ کعبۃ اللہ قیامت تک آپ کا اور آپ کی امت کا قبلہ ہو گا۔

## کعبے کا کعبہ آیا

حُضُورِ پُرنُور شافعِ یومُ النشور ﷺ کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو عبدالمطلب گھر میں موجود نہیں تھے کعبہ کی دیوار مرمت کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ میں مرمت کے بعد کعبے کا طواف کر رہا تھا میں نے دیکھا کہ بیت اللہ چاروں جانب جھکا اور مقامِ ابراہیم کی جانب سجدہ میں پڑ گیا اور تکبیر و تسبیح کی آوازیں آنے لگیں۔ تھوڑی دیر بعد کعبہ دیواروں پر کھڑا ہو گیا اور جوف کعبہ سے ندا آئی سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں۔ جس نے مجھے محمدِ مصطفیٰ ﷺ سے مخصوص کر دیا۔ ارکانِ کعبہ ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگے۔ عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ میں بابُ الصفاء سے نکل کر آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی جانب روانہ ہوا تو میں نے کچھ فرشتے دیکھے جو کہہ

Marfat.com

رہے تھے۔ قَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ میں نے آنکھیں ملتے ہوئے کہا کہ یہ خواب ہے یا بیداری بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر کچھ پرندے چکر لگا رہے تھے اور کمرے سے کستوری کی خوشبو آرہی تھی میں نے پوچھا: یہ کیا ماجرہ ہے؟ تو مجھے بتایا گیا۔ سید مضر خیر البشر ﷺ کی ولادتِ باسعادت ہوئی ہے۔ عبدالمطلب فرماتے ہیں میں نے دروازے پر دستک دی تو بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا نے خود دروازہ کھولا' ان پر نفاس کا کچھ اثر نہ تھا' میں نے پوچھا: تمہاری پیشانی کی چمک کہاں گئی؟ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا نے کہا وہ چمک دنیا میں اتر آئی ہے۔ مجھے ہاتفِ غیبی سے ندا آئی' عبدالمطلب! اپنے پوتے کا نام محمد ﷺ رکھنا۔ اِن کا نام آسمانوں میں محمد' توریت میں موید' زبور میں ہادی' انجیل میں احمد اور قرآن میں طٰہٰ و یٰسین اور محمد ﷺ ہے۔ میں نے بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا سے کہا: مجھے پوتا دِکھاؤ' آمنہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آیئے وہ کمرہ میں ہے میں کمرہ میں داخل ہوا تو فرشتوں کو زیارتِ مصطفیٰ ﷺ کے لئے فوج در فوج اُترتے دیکھا۔

## دائی حلیمہ رضی اللہ عنہا جاگ اُٹھے تیرے نصیب

حُضُورِ پُرنُور ﷺ کی ولادت ہوئی تو سُوال یہ پیدا ہوا کہ آپ ﷺ کو دودھ کون پلائے گا؟ بہت سی بدوی آیاؤں نے خواہش ظاہر کی لیکن جنابِ آمنہ رضی اللہ عنہا ان سے یہی فرماتی رہیں کہ اس امر کا فیصلہ عبدالمطلب کریں گے۔ ایک رات جنابِ آمنہ رضی اللہ عنہا نے ہاتفِ غیبی سے یہ سنا اے طاہرہ و کریمہ! غور سے سن لو کہ محمد ﷺ کو دودھ پلانے والی دایہ قبیلہ بنی سعد سے جس کا نام حلیمہ ہے۔ اِس روشن تنبیہ کے بعد جو دایہ بھی آتی' سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اس کا نام اور قبیلہ ضرور دریافت فرماتیں۔

## دائی حلیمہ رضی اللہ عنہا کے حالات

دائی حلیمہ رضی اللہ عنہا کے مقدر میں امام الانبیاء ﷺ کی رضاعت لکھ دی گئی تھی۔ حالات نے انہیں مکہ آنے پر مجبور کر دیا۔ حلیمہ رضی اللہ عنہا کا قبیلہ اِن دنوں شدید قحط سے دوچار تھا۔ اس بحران میں حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا سب سے زیادہ متاثر ہوئیں

Marfat.com

تھیں۔ وہ خود فرماتی ہیں کہ میں تہی دست ہو چکی تھی حتیٰ کہ صحرا کے خود رو پودے توڑ کر ان کے پتے کھایا کرتی تھی۔ ہمارے گھر میں اکثر فاقے ہوا کرتے۔ ایک دن میں بنی سعد کی سہیلیوں کے ساتھ باہر گئی۔ میں نے پتے توڑ کر کھائے اور پانی پی لیا۔ اچانک ہمیں وادی میں کسی کی آواز آئی لیکن بولنے والا نظر نہ آیا پکارنے والے نے ہمیں مکہ جانے کی ترغیب دیتے ہوئے کہا مکہ میں محمد ﷺ نامی ایک بچہ ہے اسے دودھ پلاؤ۔ ہم پتے توڑنا بھول گئیں اور گھبرا کر اپنے گھروں کی جانب دوڑ پڑیں۔ گھر پہنچیں تو میرے خاوند حارث نے کہا حلیمہ!! (رضی اللہ عنہا) خالی ہاتھ واپس آ گئی ہو؟؟ میں نے حارث کو آواز کا قصہ سنایا تو وہ کہنے لگے حلیمہ رضی اللہ عنہا چلو ہم مکہ چلتے ہیں۔ شاید وہ بچہ ہماری تقدیر میں لکھا ہو۔ میں ان دنوں حاملہ تھی جلد ہی ہمارے ہاں ایک بچے کی پیدائش ہوئی جس کا نام ہم نے ضمرہ رکھا۔ ان دنوں میں بھوک اور پیاس سے نڈھال رہا کرتی تھی۔ ایک دن مجھ پر غنودگی طاری ہوئی تو ایک نادیدہ قوت نے مجھے اٹھا کر ایک نہر کے کنارے بٹھا دیا اور کہا: حلیمہ!! (رضی اللہ عنہا) اس پانی سے غسل کر لو۔ میں نے غسل کیا تو پھر آواز آئی اب نہر کا پانی پیو۔ میں نے جی بھر کے پانی پیا۔ پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا نیز نہر سے مشک و عنبر کی خوشبوئیں آ رہی تھیں۔ میں پانی پی چکی تو پھر آواز آئی۔ حلیمہ!! رضی اللہ عنہا مبارک ہو کہ رسول عربی ﷺ کی رضاعت تیرا مقدر بن چکی ہے۔ قوراً مکہ جاؤ۔ تم اپنے قبیلے میں سب سے زیادہ خوشحال اور خوش نصیب ہونے والی ہو۔ پھر اس قوت نے میرے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا: اللہ عزوجل تجھے شیر ((دودھ)) اور خیر کثیر عطا فرمائے۔ جب میری غنودگی دور ہوئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ نہ وہ نہر ہے اور نہ ہی وہ کیفیت میں اپنے کمرے میں تھی۔ لیکن مجھے اپنے رب عزوجل کے جلال کی قسم!! مجھے یوں محسوس ہونے لگا جیسے میرے سینے میں دودھ کے سوتے پھوٹنے والے ہیں۔ میرا لاغر پن دور ہو گیا۔ چہرے پر تازگی آ گئی اور اپنی سہیلیوں میں سب سے زیادہ صحت مند دکھائی دینے لگی۔ سہیلیوں نے مجھ سے کہا: حلیمہ!! رضی اللہ عنہا ہم نے تمہیں اس حال میں دیکھا

Marfat.com

تھا کہ فاقوں کی وجہ سے تم دُبلی پتلی اور زرد رو تھی اچانک تم اتنی صحت مند کیسے ہو گئی ہو
میں نے ہنس کر بات ٹال دی اور حقیقتِ حال بیان نہ کی۔

## لاغر اونٹنی

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک روز میں نے اپنے خاوند حارث سے کہا
مجھے مکہ لے چلو۔ ہمارے پاس ایک کمزور اونٹنی تھی۔ حارث نے کہا: تم اونٹنی کو ا
زحمت میں ڈالنا چاہتی ہو جو وہ برداشت نہیں کر سکے گی۔ میں نے کہا: خدا عزوجل نے چ
تو گرتے پڑتے مکہ پہنچ ہی جائیں گے۔ حارث اونٹنی لے آئے۔ وہ اتنی کمزور تھی کہ
اُس کی پسلیاں شمار کر سکتے تھے۔ حارث نے مجھے اونٹنی پر بٹھایا میں نے ضمرہ کو گود میں لیا
حارث نے نکیل تھام لی اور اونٹنی نہایت آہستہ آہستہ چلنے لگی۔ مکہ کی شاہراہ پر پہنچے
اونٹنی رُک گئی۔ حارث نے کہا: چلو واپس چلیں۔ مکہ تک جانا اِس کے بس کی بات نہیں
میں نے کہا: اللہ عزوجل کا نام لے کر چلتے رہیے۔ دیر سے سہی لیکن بالآخر مکہ پہنچ ہی جائیں
گے۔ ہم گومگو کی حالت میں تھے کہ کیا دیکھتے ہیں کہ گھاٹی کی اَوٹ سے ایک شخص نمودار
ہوا۔ اس کے ہاتھ میں چمکدار چھڑی تھی۔ وہ اونٹنی کے قریب آیا اور چھڑی سے اشارہ
کرتے ہوئے بولا: چلو جلدی چلو' نبی صادق وامین ﷺ کی خدمت میں۔ حلیمہ (رضی اللہ
عنہا) مبارک ہو کہ خدا عزوجل نے تجھے سید المرسلین ﷺ کی رضاعت کے لئے چن لیا
ہے۔ اجنبی شخص کا اِتنا کہنا تھا کہ اونٹنی اصیل گھوڑے کی طرح دوڑنے لگی۔ سب سے پہلے
حرم پہنچی مکے کے ماحول پر طائرانہ نگاہ ڈالی۔ یوں محسوس ہوا جیسے حرم دلہن کی طرح
ہو! ہے اور مکہ کے گردونواح میں رنگ برنگے پھول کھلے ہوئے ہیں۔

غنچے چٹک پھول مہکے ہر طرف آئی بہار
ہو گئی صبحِ بہاراں عیدِ میلادالنبی ﷺ (عطار)

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دوسری آیاؤں نے بھی حرم کے دامن میں
پڑاؤ ڈال رکھا تھا۔ ہر دائی کی یہی خواہش تھی کہ وہ مبارک اِسے مل جائے۔

Marfat.com

## حلیمہ رضی اللہ عنہا کا انتخاب اللہ عزوجل نے فرمایا

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے سنا کہ بنی سعد کی دائیاں مکہ آچکی ہیں تو انہوں نے جناب عبدالمطلب سے عرض کیا۔ آپ دائیوں کے پاس جایئے اور اپنے پوتے کے لئے بھی دائی لایئے۔ چنانچہ آپ گھر سے باہر تشریف لائے ابھی گھر سے نکلے ہی تھے کہ ہاتفِ غیبی نے یہ ندا دی۔ بنت وہب کا یتیم بہترین مخلوقات ہے جس کی رضاعت کے لئے قدرت نے حلیمہ کا انتخاب کر رکھا ہے۔ آمنہ! بیٹے کو حلیمہ کے سوا کسی دوسری دایہ کے سپرد نہ کرنا۔

تھوڑی دیر بعد دائیوں نے آنا شروع کر دیا۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا ہر دایہ کا نام اور قبیلہ دریافت کرتیں۔ جب حلیمہ کا نام نہ سنتیں تو بڑی محبت سے فرماتیں بہن میرا بیٹا یتیم ہے' یہ سنتے ہی دائیاں واپس چلی جاتیں۔ انہیں اس بچہ میں کیا دلچسپی ہو سکتی تھی جس کا والد زندہ نہ تھا۔ دائیاں عبدالمطلب سے پوچھتیں۔ یہ آپ کا بیٹا ہے؟ تو آپ فرماتے نہیں لیکن مجھے یہ بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ ابھی یہ ماں کے شکم میں تھا کہ اس کے والد انتقال فرما گئے۔ یہ سن کر کوئی دایہ آپ کے گھر نہ ٹھہری' سب چلی گئیں۔ میں شہرِ مکہ میں داخل ہوئی تو پوچھا؟ خادمِ حرم کون ہے؟ جواب ملا عبدالمطلب تو میں عبدالمطلب کی خدمت میں حاضر ہوئی' انہیں سلام کرنے کے بعد عرض کیا سید اشراف مکہ پیکر جود و کرم میں قبیلہ بنی سعد کی ایک ستم رسیدہ قحط زدہ اور مفلوکُ الحال عورت ہوں' ہمارے مویشی قحط کی نذر ہو چکے ہیں' موجودہ سال نے تو رہی سہی کسر بھی پوری کر دی ہے' معدنِ کرم! میں نے سنا ہے کہ آپ کو دایہ کی ضرورت ہے۔ میں اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے حاضر ہوں۔ شاید اسی بہانے ہمارے دن پھر جائیں۔ آپ نے پوچھا: آپ کا نام کیا ہے؟ میں نے نام بتایا' حلیمہ قبیلہ بنی سعد سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: حلیمہ (رضی اللہ عنہا) میرے ہاں بچہ ضرور ہے اور وہ بچہ ایسا عدیمُ المثال ہے کہ آج تک کسی ماں نے ایسے صبیح و ملیح بچے کو جنم نہ دیا ہو گا۔ لیکن حلیمہ وہ باپ کے سائے سے محروم ایک یتیم بچہ ہے اگر تم اس کی رضاعت پر راضی ہو تو اللہ عزوجل کا نام لے کر لے جاؤ۔ میں نے کہا: کہ

Marfat.com

میرے خاوند بھی میرے ساتھ آئے ہیں ان کی اجازت کے بغیر ابھی میں کچھ کہہ نہیں سکتی "اجازت ہو تو میں ان سے مشورہ کر لوں" اگر وہ یتیم بچے کو لے جانے پر راضی ہو گئے تو میں حاضر ہو جاؤں گی۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے تم مشورہ کر کے جلد بتا دینا میں وہاں سے مایوس اور دل گرفتہ لوٹ آئی۔ خاوند نے کہا کہ کیا خیر لائی ہو۔ میں نے کہا عبدالمطلب کے گھر میں ایک حسین و جمیل بچہ ہے لیکن وہ یتیم ہے۔ میں نے تو فی الحال ابھی ہاں نہیں کی آپ کا کیا ارادہ ہے؟ حارث نے کہا: حلیمہ! خود سوچو ہم قحط زدہ لوگ یتیم لے کر کیا کریں گے؟ میں نے کہا: لیکن اس کے دادا نے خیر کثیر کا وعدہ کیا ہے۔ حارث نے کہا دائیاں ہمیشہ بچے کے باپ سے اجرت اور انعام وصول کیا کرتی ہیں۔ دادا سے نہیں۔ یتیم بچے کی پرورش کر کے ہمیں انعام و اکرام کی توقع رکھنا عبث ہے۔ چھوڑو اس قصہ کو خاوند کی بات سن کر مجھے بہت صدمہ ہوا اور میں دل میں مسوس کر رہ گئی۔

## مکہ مکرمہ سے واپسی

دوسرے روز میری ہم سفر دائیاں واپسی کی تیاریاں کر رہی تھیں "انہیں دیکھ کر میرے آنسو بہنے لگے۔ حارث نے دیکھا تو کہا: حلیمہ! (رضی اللہ عنہا) کیوں روتی ہو؟ میں نے کہا: کیوں نہ روؤں بنی سعد کی تمام دائیاں بچے لے کر جا رہی ہیں اور میں تہی دامن ہوں۔ حارث نے کہا: تم کیا چاہتی ہو؟ میں نے کہا وہی یتیم ممکن ہے کہ اس کی برکت سے اللہ عزوجل ہمارے دن پھر جائیں۔ حارث نے کہا تو جلدی دوڑ! اسے لے آؤ۔ یہ سن کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔

## عبدالمطلب حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی تلاش میں

ادھر عبدالمطلب میری تلاش میں گھر سے نکلے اور ادھر میں ان کے گھر جا رہی تھی۔ راستے میں ان سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے پوچھا کہاں جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہارے ہی پاس جا رہا تھا۔ میں نے کہا اے سید عرب! میں بھی آپ ہی کی خدمت میں جا رہی تھی اور خوشی سے مسکراتے ہوئے بتایا در یتیم کی رضاعت کے لئے خاوند کی اجازت

Marfat.com

لے آئی ہوں۔ یہ سنتے ہی عبد المطلب مجھے اپنے گھر لے گئے۔ میں نے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو سلام کیا۔ وہ بڑی خندہ پیشانی سے ملیں اور فرمایا: واللہ میرے بچے کی رضاعت کے قابل تم ہی تھیں اور میرا ہاتھ تھام کر اس کمرے میں لے گئیں جہاں سیدی محمد ﷺ محو خواب تھے۔

## کمرہ نور سے جگمگا رہا تھا

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں حضور ﷺ کے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ نور سے جگمگا رہا تھا۔ میں نے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے کہا: سیدہ! یوں لگتا ہے جیسے آپ کے فرزند کے گرد ستارے جھلملا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ تو میرے صبیح و ملیح بیٹے کے چہرے سے نکلنے والی شعاعیں ہیں۔

تاریکی کو مٹایا روشن کیا زمانہ
پھیلا تا نور آیا صبحِ شبِ ولادت

اللہ رے تیرے جسمِ منور کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے (حدائقِ بخشش)

## آقا ﷺ کا حسن و جمال

آپ ﷺ پیٹھ مبارک کے بل سیدھے لیٹے ہوئے مبارک انگلیاں چوس رہے تھے اور گہری نیند سوئے ہوئے تھے۔ میں ان کی جانب بے اختیار بڑھی تو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں تو پہلے ہی جانتی تھی کہ اسے دودھ پلانے والی قبیلہ بنی سعد کی حلیمہ (رضی اللہ عنہا) ہوگی۔ میں نے عرض کیا: سیدہ! محمد ﷺ کا حسن و جمال دیکھ کر میرے انگ انگ میں ان کے لئے شفقت و محبت سما گئی ہے۔ یہ کہہ کر میں آپ کے سرِ اقدس کی جانب کھڑی ہوگئی۔ میں نے ان کی جانب بانہیں پھیلا دیں کہ اٹھا کر سینے سے لگا لوں۔ آپ ﷺ نے چشمانِ مبارک کھولیں اور مجھے دیکھ کر مسکرانے لگے۔ آپ ﷺ کی مسکراہٹ کے

Marfat.com

ساتھ ہی کمرے میں نُور کی چادر تن گئی۔ یوں محسوس ہوا جیسے شعاعیں آسمان تک بلند ہوتی چلی جارہی ہیں۔ میں نے آپ کو گود میں لے کر چوما اور بائیاں پستان پیش کیا تو آپ نے قبول نہ کیا۔ گویا دوسرا پستان آپ نے اپنے دودھ پیتے بھائی ضمرہ کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ آپ دائیں سے ہی دودھ نوش فرمایا کرتے تھے۔ جبکہ بائیں ضمرہ کے لئے چھوڑ دیا تھا۔

بھائیوں کے لئے ترکِ پستاں کریں

دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش)

## میرے لئے محمد ﷺ ہی کافی ہیں

میں آپ کو لے کر اُٹھی تو مسرتیں میرے انگ انگ میں سما گئیں اور میں اپنے آپ کو دنیا کی خوش قسمت ترین عورت تصور کرنے لگی، دروازہ سے باہر نکلنے لگی تو عبدالمطلب نے فرمایا: حلیمہ ٹھہرو! کچھ زادِ سفر لیتی جاؤ۔ میں نے کہا: مجھے اب زادِ سفر کی ضرورت نہیں رہی۔ میرے لئے محمد ﷺ ہی کافی ہیں، لیکن عبدالمطلب نے مجھے زادِ سفر دے دیا۔ گھر سے باہر نکلی تو سیدہ آمنہ نے اپنے لعل کو گلے لگالیا۔ چوما اور اشک بار ہوگئیں۔ ماں اور بیٹے کی فُرقت کے لمحات بڑے صبر آزما تھے۔ جب ماں نے کہا: میرے یتیم اللہ عزوجل تمہارا حامی وناصر ہو تو میں بھی آنسوؤں پر ضبط نہ کرسکی۔

## چہرۂ والضحیٰ دیکھتے رہ گئے

سرکارِ عالی وقار ﷺ کو لے کر جب مکہ سے باہر آئی تو گردوپیش کی ہر چیز سے مجھے یہ آوازیں آنے لگیں۔ مبارک ہو حلیمہ رضی اللہ عنہا محمدِ عربی ﷺ کی رضاعت مبارک ہو۔ خاوند کے پاس پہنچی۔ بنی سعد کی دائیاں میرے انتظار میں تھیں۔ انہوں نے مجھے دیکھتے ہی کہا: حلیمہ! تمہارے گردوپیش یہ نُور کیسا ہے؟ میں نے آپ ﷺ کے چہرۂ پُرانوار سے کپڑا ہٹایا اور کہا یہ چمک دمک اس چہرے کی بدولت ہے۔

نرالی پیاری پیاری روشنی ہے شمعِ باری میں

کہ ہے سارا زمانہ دل سے پروانہ محمد ﷺ کا (قبالۂ بخشش)

Marfat.com

بنی سعد کی دائیوں نے حضورِ انور ﷺ کے چہرۂ پُرانوار کی بارش دیکھی تو کہنے لگیں۔

"یہ چہرۂ حسن و جمال میں اپنی مثال نہیں رکھتا ایسا بچہ ہم نے آج تک نہیں دیکھا یہ چہرہ اِس لائق ہے کہ ہر زبان سے اس کی صفت و ثنا ہوتی رہے۔"

— اِک تیرے رُخ کی روشنی چین ہے دو جہان کی
اِنس کا اُنس اِسی سے ہے جان کی وہی جان ہے
گود میں عالمِ شباب حالِ شباب کچھ نہ پوچھ
گُلبُنِ باغِ نُور کی اور ہی کچھ اُٹھان ہے

(حدائقِ بخشش)

وہ رات ہم نے کیف و سرور میں گزاری۔

## اونٹنی بول اُٹھی

صبح ہوئی تو ہم نے کجاوے کسے اور سُواریاں تیار کیں' میں اونٹنی پر سُوار ہو گئی۔ دائیں گود میں سرکار ﷺ کو اور بائیں گود میں ضمرہ کو لے لیا۔ قافلہ چلا تو میں سب سے آگے نکل گئی۔ دائیاں کہنے لگیں! حلیمہ رضی اللہ عنہا تیری اونٹنی تو اتنی لاغر تھی کہ چلنے سے معذور تھی لیکن یہ تو فربہ اندام اور سُبک رفتار ہو گئی ہے۔ اللہ عزوجل نے اونٹنی کو گویائی عطا فرمائی اور وہ بزبانِ فصیح بولی! اے بنی سعد کی عورتو! اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ دیکھو تو سہی کہ میری پُشت پر سید الانبیاء ﷺ سُوار ہیں۔ انہیں کی برکت نے میری نقاہت کو قوت اور مست روی کو برق رفتاری میں تبدیل کر دیا ہے۔ دائیاں اونٹنی کی رفتار پر پہلے ہی حیران تھیں۔ اب اس کی گفتار نے انہیں مزید حیرت میں ڈال دیا۔ میں بنی سعد کی دائیوں کو دور پیچھے چھوڑتی ہوئی ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئی۔

## مٹ گئے آپ مٹانے والے

میں قبیلہ بنی سعد پہنچی تو وہاں ایک پادری کہہ رہا تھا۔ آخر زمانہ میں محمد ﷺ نامی ایک شخص آئے گا جو بتوں کو توڑ کر ذلیل و رسوا کر دے گا۔ پادری یہ باتیں کہہ رہا تھا کہ میں پہنچ

Marfat.com

گئی۔ مجھے دیکھتے ہی بولا: لو وہ دیکھو" حلیمہ اُسے لے آئی ہے۔ دیکھو اس کی گود میں وہی بچہ ہے" جس کی میں بات کر رہا ہوں۔ پادری نے مشرکین و نصاریٰ کو پہلے ہی آپ کے خلاف ابھار رکھا تھا اس نے مزید اشتعال دلاتے ہوئے کہا: آج وقت ہے اسے ابھی قتل کر دو" انہوں نے کہا: مقدس باپ ہم اس معصوم کو کیسے قتل کر سکتے ہیں؟ پادری بولا: آج وقت ہے کل پچھتاؤ گے" جوان ہو کر یہ نہ صرف تمہارے بت توڑے گا بلکہ قتال و جدال بھی کرے گا۔ مشرکین و نصاریٰ نے یہ سنتے ہی تلواریں سونت لیں وہ میری جانب لپکے تو میں نے سرکار ﷺ کو سینے سے چمٹاتے ہوئے کہا: ہائے میری آنکھوں کی ٹھنڈک محمد ﷺ اچانک آسمان سے بجلی کوندی اور سب کو جلا کر بھسم کر دیا۔ ہاتف سے ندا آئی دشمنان محمد ﷺ کو خدائے تعالیٰ کے قہر کی آگ نے جلا ڈالا۔

## عہدِ بہار آیا

سرکار ﷺ قبیلہ بنی سعد میں آئے تو برکات نازل ہونے لگیں۔ قحط دور ہو گیا" چراگاہیں ہری ہو گئیں" نخلستان بار آور ہو گئے اور قبیلہ بنی سعد دیکھتے ہی دیکھتے خوشحال ہو گیا۔ قبیلہ والے جان گئے کہ برکات کا اصل منبع وہ مقدس بچہ ہے جو حلیمہ کی گود میں ہے قبیلے کے لوگ آپ کی زیارت کے لئے آنے لگے۔ ان میں عورتیں" مرد اور بچے بھی شامل تھے۔ کوئی آپ کی پیشانی چومتا کوئی ہاتھوں کو بوسہ دیتا اور کوئی آپ کے ننھے پاؤں چومتا تھا اللہ عزوجل نے ان کے دلوں میں آپ کی محبت ڈال دی تھی۔

تیری چمک دمک سے عالم جھلک رہا ہے
میرے بھی بخت چمکا صبح شب ولادت
(ذوقِ نعت)

جب سرکار ﷺ نے بولنا شروع کیا تو سب سے پہلے آپ نے زبانِ مبارک سے یہ کلمات ارشاد فرمائے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا ایک رات میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قُدُّوْسًا نَامَتِ الْعُیُوْنُ وَالرَّحْمٰنُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ

Marfat.com

## چاند اشاروں پہ چلتا

جب آپ ﷺ جھولے میں ہوتے تو آپ ﷺ چاند سے باتیں کرتے اور اپنی انگلی سے اس کی طرف اشارہ کرتے جس طرف اشارہ کرتے چاند اُدھر ہی جھک جاتا۔

چاند جھک جاتا جدھر اُنگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اِشاروں پر کھلونا نور کا

(حدائقِ بخشش)

سرکار ﷺ کو جھولا فرشتے جھلایا کرتے تھے۔ آپ نے کبھی بھی اپنے کپڑوں میں بول و براز نہیں کیا بلکہ آپ کا ایک وقت معین تھا جس میں پیشاب وغیرہ کرتے آپ بچپن میں ہی اتنے حیادار تھے کہ چھُپ کر بول و براز کرتے جب فارغ ہو جاتے تو زمین پر بول براز کا نشان تک نہ ہوتا بلکہ زمین سے خوشبو آیا کرتی تھی۔

## لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر

جب میں آپ ﷺ کا منہ مبارک دودھ سے صاف کرنے کا ارادہ کرتی تو غیب سے فرشتے آکر مجھ سے پہلے آپ کا منہ مبارک صاف کر دیتے میں نے کبھی بھی آپ کے کپڑے نہ دھوئے تھے۔ آپ ہر وقت صاف ستھرے رہتے تھے۔ جب کبھی آپ کا ستر کھل جاتا تو آپ حرکت کرتے اور رونا شروع کر دیتے۔ میں کپڑا درست کر دیتی۔ اگر مجھ سے کچھ دیر ہو جاتی تو غیب سے آپ کا ستر ڈھانک دیا جاتا۔ جب چلنے پھرنے لگے تو دوسرے بچوں کے ساتھ نہ کھیلتے بلکہ اُن کو بھی کھیل کود سے منع کرتے اور فرماتے کہ ہم کھیل کود کے لئے پیدا نہیں ہوئے۔ جب آپ ﷺ دو سال کے ہوئے تو آپ کی نشو و نما بڑی تیزی سے ہونے لگی آپ ایک دن میں اتنا بڑھتے جتنا دوسرا بچہ ایک ماہ میں بڑھتا ہے اور ایک ماہ میں اتنا بڑھتے جتنا دوسرے بچے سال بھر میں بڑھا کرتے ہیں۔

## بخت جاگا نُور کا

ہر روز آفتاب کی مثل ایک نُور اُترتا جو آپ ﷺ کو ڈھانک دیتا پھر وہ نُور غائب ہو

Marfat.com

جاتا۔ سرکار ﷺ نے نہ کبھی بد خلقی کی اور نہ ہی روئے جب کسی چیز کو پکڑتے تو بسم اللہ شریف پڑھتے۔

سر سے پا تک ہر ادا ہے لاجواب
خوبرویوں میں نہیں تیرا جواب
حُسن ہے بے مثل صورت لاجواب
میں فدا تم آپ ہو اپنا جواب

(ذوقِ نعت)

## میرے آقا ﷺ کی ہے شانِ عظیم

ایک دن آمنہ کے دلبر محبوبِ داور خلق کے سرور شافعِ محشر ﷺ ضمرہ کے ہمراہ اونٹ چرانے گئے تو میں بھی ان کے پیچھے چل نکلی' میرے اور ان کے درمیان کافی فاصلہ تھا' میں نے دور سے اُن کے چہرۂ پُرانوار سے نُور کی شعاعیں نکلتی دیکھیں' مُحبت و شفقت سے میرا دل بھر آیا اور میں آپ ﷺ کے قریب چلی گئی' سلام کے بعد آپ سے پوچھا: ضمرہ کے ساتھ کیسی گزر رہی ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اونٹ چرانے میں بہت لطف آتا ہے پھر ضمرہ سے پوچھا کہ محمد ﷺ کی ہمراہی میں وقت کیسا گزرتا ہے۔ ضمرہ نے کہا میں عجیب و غریب باتیں دیکھ رہا ہوں جب محمد ﷺ پتھروں کے قریب سے گزرتے ہیں تو پتھر انہیں سلام کہتے ہیں' درختوں کے قریب سے گزرتے ہیں تو درخت جھک جاتے ہیں۔ اونٹ ان کی ہر بات مانتے ہیں اگر فرمادیں ٹھہرو تو اونٹ ٹھہر جاتے ہیں اور اگر فرمادیں چلو تو چلنے لگتے ہیں۔ ایک عجیب تر بات جو میں نے دیکھی وہ یہ کہ ہم ایک ایسی وادی کے پاس سے گزرے جہاں گھنے درخت تھے' ہم نے چاہا کہ وادی سے اونٹوں کے لئے چارہ لے لیں' محمد ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم نے اونٹوں کو روک کیوں لیا؟ میں نے کہا اس وادی میں درندے رہتے ہیں حتیٰ کہ شیر بھی! محمد ﷺ نے فرمایا: ڈرنے کی کوئی بات نہیں پھر آپ ﷺ گھنے درختوں میں داخل ہو گئے' میں بھی پیچھے پیچھے چل پڑا۔ اچانک گھنے درختوں کی اوٹ سے شیر نکل آیا جسے دیکھتے ہی اونٹ ڈر کر بھاگ گئے۔ شیر سیدھا محمد ﷺ

Marfat.com

کے قریب آیا اور اپنا سر آپ کے آگے جھکا دیا۔ آپ ﷺ نے شیر کو کان سے پکڑ کر کچھ کہا تو شیر وہاں سے بھاگ گیا' کچھ دیر بعد اونٹ بھی واپس آگئے جب اونٹ بھاگے تھے تو اس وقت ایک اونٹ کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ اس اونٹ نے اپنی ٹانگ آپ ﷺ کے آگے پھیلا دی۔ حضور ﷺ نے اونٹ کی ٹانگ پر ہاتھ پھیرا تو ٹانگ درست ہو گئی۔ میں نے ضمرہ کی باتیں سن کر محمدِ عربی ﷺ کو اپنے سینے سے لگالیا۔

## حُسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سنا

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز آقائے نامدار ﷺ نے مجھ سے فرمایا: امی جان! صبح سے دوپہر ہو گئی مگر بھائی ضمرہ نظر نہیں آئے وہ کہاں ہیں؟ میں نے عرض کی آپ ﷺ کے دم قدم کے صدقے اللہ عزوجل نے ہمیں جو اونٹ عطا فرمائے ہیں ضمرہ انہیں چرانے گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھ کر گھر میں ٹھنڈا پانی پیتا ہوں جبکہ میرا بھائی ضمرہ صحراؤں کی کڑکتی دھوپ میں اونٹ چراتا ہے' یہ کہاں کا انصاف ہے؟ میں نے عرض کی ضمرہ تو صحراؤں اور چٹانوں کا پالا ہے جبکہ آپ ایک عالی نسب خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ دوسری بات یہ کہ میں ڈرتی ہوں کہیں آپ ﷺ کو کسی حاسد کی نظر نہ لگ جائے یا کوئی مخالف آپ کو نقصان نہ پہنچا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا نگہبان اللہ عزوجل ہو اُسے کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ آپ اللہ پر توکل رکھیں۔ میں نے عرض کی آپ ﷺ کی منشاء کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے ضمرہ کے ساتھ جانے دیا کریں۔ میں نرمی و سختی میں ان کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کی خواہش ٹھکرا نہ سکی اور اجازت دیدی۔ دوسرے دن صبح میں نے آپ کو نہلا کر خوبصورت لباس پہنایا۔ آپ ﷺ کی چشمانِ اقدس میں سرمہ لگایا' سر میں تیل ڈالا اور آپ ﷺ کو عصا دے کر ضمرہ کے ساتھ رخصت کیا۔ وادی میں درختوں کی اوٹ میں اونٹوں کے ساتھ آپ ایسے دکھائی دیتے تھے کہ جیسے مشرق سے سورج طلوع ہو رہا ہو۔ بنی سعد نے دیکھ کر مجھ سے کہا: حلیمہ رضی اللہ عنہا انہیں گھر میں رکھا کرو تو اچھا ہے' ان کا باہر نکلنا مناسب نہیں۔ میں نے کہا: میں کب چاہتی ہوں مگر ان کی خواہش کے آگے

Marfat.com

سر جھکانا پڑتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ جب آپ ﷺ تشریف لے جایا کریں تو تم بھی ان کے ساتھ ہو لیا کرو تو مناسب ہوگا۔ میں نے ان کا مشورہ مان لیا۔

جن کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا — ایسے پیارے سے محبت کیجئے
حسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سنا — کہتے ہیں اگلے زمانے والے

(حدائقِ بخشش)

دوسرے روز آپ حسبِ معمول ضمرہ کے ساتھ اونٹ چرانے گئے۔ دوپہر کا وقت ہوا تو قبیلہ میں شور مچ گیا۔ میں گھبرا کر خیمہ سے باہر نکلی تو دیکھا کہ ضمرہ زور زور سے کہہ رہا تھا' امی جلدی آیئے محمد ﷺ کو کسی نے شہید کر دیا ہے۔ یہ آواز سنتے ہی قبیلے کے مرد تلواریں لئے خیموں سے نکل آئے۔ عورتوں نے چیخنا شروع کر دیا۔ حارث بھی وادی کی طرف بھاگے میں سب سے آگے روتی چلاتی بھاگ رہی تھی۔ ہم اونٹوں کے پاس پہنچے تو محمد ﷺ وہاں بیٹھے مسکرا رہے تھے' میں نے بے اختیار آپ کو اپنے سے چمٹا لیا' آپ کی پیشانی کو چوما' سینہ سے لگا کر کہا: بیٹا! کیا بات ہوئی تھی؟ آپ نے فرمایا: میں ضمرہ کے پاس بیٹھا کھجوریں کھا رہا تھا کہ دو اجنبی آئے انہوں نے بڑے پیار سے مجھے لٹا دیا۔ ایک اجنبی نے چمکدار چھری نکالی اور میرا شکم سینہ تک چاک کر دیا' پھر اس نے میرا دل نکالا وہ میرے دل کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا میرے دل سے ایک سیاہ نقطہ نکال کر پھینک دیا اور کہا یہ وہ خانہ تھا جس میں شیطان مردود داخل ہو سکتا تھا پھر دوسرا اجنبی آگے بڑھا اس کے ہاتھ میں ایک طشت تھا جس میں نقرئی پانی تھا اس نے دل کو دھو کر میرے پہلو میں رکھ دیا' پھر ایک مُہر نکالی اور میرے دل پر لگا دی' میرا شکم بالکل پہلے کی طرح ہو گیا۔ پھر اجنبی شخص نے دوسرے سے کہا ان کا دس آدمیوں کے مقابلہ میں وزن کرو' وزن ہوا تو میں غالب رہا' پھر اس نے کہا ایک سو آدمیوں کے مقابلہ میں وزن کرو میں پھر غالب رہا' تب دوسرے شخص نے کہا: ایک پلڑے میں ساری امت ڈال دو' پھر بھی یہی محمد ﷺ غالب رہیں گے۔ پھر دونوں نے یک زبان کہا: آقا ﷺ آپ پر جو انعام و اکرام ہونے والے ہیں ان کی کوئی انتہا نہیں۔ یہ کہہ کر دونوں آسمانوں کی طرف پرواز کر گئے۔

Marfat.com

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولیٰ کی دھوم
مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ
دم میں جب تک دم ہے ذکر اُن کا سناتے جائیں گے

(حدائقِ بخشش)

Marfat.com

# حلیہء محمد رسول اللہ (ﷺ)

سرِاقدس:- حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سرِ ناز عظیم تھا۔

حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ اطہر کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: کہ آپ کا سرِ ناز عظیم تھا یعنی مقدار اور حجم میں جیسے کہ کیف میں اور معنوی عظمت میں۔

جبینِ مُقدس:- حضرت امام حسن بن الامام علی المرتضٰی رضی اللہ عنہما نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے کہ حبیبِ خدا علیہ التحیۃ والثناء کی جبینِ اقدس کُشادہ تھی۔

ابرو مبارک اور بھوئیں:- حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا: کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ابرو مبارک مقدار میں طویل تھے اور اُن پر بال مناسب مقدار میں نہ بہت زیادہ اور نہ بالکل کم اور باہم ملے ہوئے نہیں تھے۔ اتنے قریب تھے کہ دور سے باہم ملے ہوئے معلوم ہوتے۔ دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ مبارک تھی جو حالتِ رعب وجلال میں تڑپتی تھی اور خون میں جوش پیدا ہونے سے اس کے اندر لرزہ سا معلوم ہوتا۔

چشمانِ اقدس اور مژگانِ مبارکہ:- حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ حضرت ہند بن

Marfat.com

ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء کی مقدس آنکھوں کی پتلی بہت سیاہ بھوئیں مبارک طویل اور باریک بالوں والی اور مکمل طور پر ملی ہوئی نہیں تھیں (اگرچہ قریب تھا کہ مل جائیں) اور پلکیں مبارک دراز۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس آنکھیں سفید سرخی مائل تھیں یعنی سفیدی میں سرخ باریک دھاریاں تھیں اور ابوداؤد نے شعبہ سے جو روایت نقل کی ہے اُس میں اشکل العینین کی بجائے اشہل العینین وارد ہے اس تقدیر پر مطلب یہ ہوگا کہ آنکھوں کی پتلیاں سیاہ سرخی مائل تھیں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جب رسول اکرم علیہ افضل الصلوات کی طرف دیکھتا تو دل میں کہتا کہ آپ نے آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ وہ قدرتی سرمہ کی دھاریاں تھیں نہ کہ سرمہ لگانے کی وجہ سے۔

اُن کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ

ظلہ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش)

**رُخسارِ اقدس:** ۔حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ حضرت ہند رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رُخسار مبارک ڈھلواں تھے اور زیادہ اُبھرے ہوئے نہیں تھے (نہ جبڑوں سے چپکے ہوئے بلکہ پُر گوش تھے اور چہرۂ اقدس کو چودھویں کے چاند کی مانند گول اور مدور بنائے ہوئے تھے۔

**بینیٔ اقدس:** ۔حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اتنی العرنین له نور یعلوہ یحسبه من لم یتامله اشم۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بینی مبارک درمیان سے ذرا خمیدہ تھی اور بلند۔ اس پر نور نمایاں نظر آتا۔ جو شخص غور سے نہ دیکھتا تو اس کو گمان گزرتا کہ ناک مبارک زیادہ بلند ہے حالانکہ بلندی فی الواقع نہیں تھی بلکہ کمال موزونیت تھی۔ اور اعلیٰ درجہ کا تناسب محض جلوۂ نُور کی وجہ سے بادی النظر میں بلندی محسوس ہوتی تھی۔

Marfat.com

بنئ پُر نور پر رخشاں ہے بُکہ نُور کا
ہے لواءِ الحمد پر اُڑتا پُھریرا نُور کا (حدائقِ بخشش)

دہن مبارک اور دندانِ مقدسہ :- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مُنّہ مبارک ذرا چوڑا (مگر انتہائی مناسب انداز میں) تھا۔

حضرت جمیع سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ مبارک ذرا چوڑا اور دانت مبارک باہم مکمل طور پر ملے ہوئے نہیں تھے بلکہ ان میں ذرا ذرا فاصلہ تھا اور کشادگی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حبیبِ مکرم رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے والے دانت مبارک باہم ملے ہوئے نہیں تھے بلکہ ان میں مناسب کشادگی اور فاصلہ تھا۔

حضرت ہند رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء کے ہونٹ مبارک اگر دانتوں سے تبسم اور ضحک کی حالت میں الگ ہوتے تو دانت مبارک یوں معلوم ہوتے جیسے کہ اولوں کے دانے (جو پردہ میں تھے اور اب ظاہر ہوگئے ہیں۔ ان کی سفیدی اور چمک' صفائی اور رطوبت اولوں کی مانند معلوم ہوتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دندانِ اقدس کا مسوڑھوں اور جبڑوں کے اندر جڑاؤ انتہائی حسین انداز میں تھا اور ترتیب میں کمال حسن محسوس ہوتا۔

نکہتِ اقدس :- حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دس سال تک حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے کا شرف حاصل کیا اور ہر قسم کے عطر سونگھے اور ان کی خوشبوؤں کا اچھی طرح اندازہ لگایا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نکہت اقدس اور طیب ریح اور جسد اطہر سے پھوٹنے والی خوشبو اور مہک بالکل نرالی تھی (کہ دنیا کے مشک وعنبر وغیرہ کو اس کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہیں تھی۔)

Marfat.com

**چہرۂ انور کی تابانی اور صباحت و ملاحت:** ۔حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخماً مفخما یتلا لا وجھه کتلا لو القمر لیلة البدر۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم عظیم اور بزرگ تھے اور خداداد رعب و جلال کے مالک آپ کا چہرۂ اقدس ایسے چمکتا تھا جیسے کہ چودھویں رات کا چاند

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حبیبِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس میں تدویر اور گولائی تھی (جیسے چودھویں کے چاند میں)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حبیبِ خدا علیہ التحیۃ والثناء کا چہرہ انور متدیر اور گول تھا۔

حضرت اُمِ معبد رضی اللہ عنہا نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں نے ایسی ہستی کو دیکھا جن کا رنگ مبارک چمکیلا اور چہرۂ انور انتہائی نُورانی تھا اور تاباں۔

تو ہے سایہ نُور کا ہر عضو ٹکڑا نُور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

(حدائقِ بخشش)

**ریش مبارک:** ۔حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ حضرت ہند رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رِیش مبارک (داڑھی شریف) گھنی تھی۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ریش مبارک عظیم اور مقدار میں بڑی معلوم ہوتی۔

حضرت اُمِ معبد رضی اللہ عنہا سے بھی یہی منقول ہے کہ آپ کی رِیش مبارک گھنی تھی۔

عمرو بن شعیب نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء اپنی

Marfat.com

داڑھی مبارک کو لمبائی اور چوڑائی میں کاٹتے اور طول و عرض میں برابر رکھتے۔

موئے مبارک:- حضرت براء بن عازب سے منقول ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیسو مبارک عظیم تھے اور اپنی درازی اور طولانی کی وجہ سے کان مبارک کے نرمہ تک ہوتے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے ہی منقول ہے کہ آپ کے سرِ اقدس کے بال مبارک آپ کے کندھوں کو چھوتے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک درمیانے گھنگھریالے تھے نہ بالکل سیدھے اور نہ انتہائی سخت گھنے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت ہند بن ابی ہالہ واصفِ مصطفیٰ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء کے بال مبارک درمیانے گھنگریالے تھے۔ جب ان میں کنگھی کی جاتی تو الگ الگ ہو جاتے اور کنڈل سیدھے ہو جاتے (کندھوں تک یا اُن کے قریب جا پہنچتے) اور اگر اپنے حال پر چھوڑ دیا جاتا تو اکٹھے ہو جاتے اور حلقہ دار پھر کانوں سے نیچے نہیں جاتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء کے بال مبارک کانوں کے درمیان تک پہنچتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک جمہ اور وفرہ کے درمیان تھے یعنی کانوں اور کندھوں کے درمیان۔

حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو آپ کے بال مبارک چار حصوں میں تقسیم کر کے گُندھے ہوئے تھے۔

حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب آپ مکہ مبارکہ میں تشریف لائے تو میں نے آپ کی چار مینڈھیاں دیکھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب آپ موئے مبارک کو کنگھی

Marfat.com

فرماتے تو وہ یوں معلوم ہوتی جیسے ریت میں اُگے ہوئے کانٹے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ناصیہ اقدس اور سامنے والے بال مبارک بغیر مانگ نکالے پیچھے ہٹا دیتے تھے جیسے کہ اہلِ کتاب کرتے تھے اور بعد ازاں آپ نے مانگ نکالی جیسے کہ اہلِ عرب مانگ نکالا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ عرصہ سدل فرمایا اور اس کے بعد مانگ نکالی۔

**گردن مبارک:۔** حضرت اُم معبد رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف میں فرمایا: کہ آپ کی گردن مبارک بلند تھی یعنی اس میں قدرے درازی تھی جو موجبِ سرفرازی تھی۔

حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہا حضرت ہند سے ناقل ہیں کہ مُحبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثناء کی گردن مبارک طوالانی اور درازی میں تمثال اور صورت مصورہ کی گردن کی مانند تھی اور اس میں چاندی کی مانند صفائی تھی اور سفیدی۔

عثمان بن عبدالملک روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے ماموں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی اور وہ جنگِ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک صفائی اور سفیدی کے لحاظ سے چاندی کے کوزہ کی مانند تھی۔

**کندھوں کا درمیانی فاصلہ:۔** حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک کندھوں میں مناسب فاصلہ تھا۔ (ذرا بعد اور دوری تھی) یہاں لفظ منکب وارد ہے۔ جس سے مراد بازو اور شانہ کا محل اجتماع ہے۔

**شانہء اقدس:۔** حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے کندھوں اور گردن مبارک کی درمیانی جگہ یعنی شانے فربہ تھے اور جلالت و ہیبت کا مظہرِ اتم اور قوت و توانائی کی عظیم نشانی۔ یہاں لفظ کتد وارد ہے اور اس سے دو

Marfat.com

کندھوں کا باہمی مقام اتصال واجتماع مراد ہے۔

**سینۂ اقدس:۔** امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چوڑا تھا۔ نیز سینہ اور پیٹ برابر اور متوازی تھے۔

**بطنِ اقدس:۔** حضرت اُمِ معبد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے سرورانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی تعریف وتوصیف کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں پیٹ کی بڑائی اور آگے کی طرف بڑھنے نے عیب ناک نہیں کیا۔

حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میری نظر جب بھی سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بطنِ اقدس پر پڑی تو مجھے تہ بہ تہ رکھے ہوئے اوراق یاد آئے (ملائمت اور سفیدی کے لحاظ سے)

مخرش کعبی سے مروی ہے کہ سیدِ خلق صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے رات کے وقت عمرہ فرمایا (اور احرام باندھا) تو میں نے آپ کی پیٹھ مبارک کو دیکھا گویا کہ وہ چاندی (پگھلا کر) ڈھالی گئی ہے (اور جب پُشتِ اقدس کی سفیدی اور دلربائی کا عالم یہ ہے تو لامحالہ پیٹ مبارک کی کیفیت بھی یہی ہوگی۔

**ناف مبارک:۔** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فخر اولین وآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کا بدنِ اقدس بالوں سے خالی تھا۔ صرف سینۂ اقدس اور ناف مبارک کے درمیان بال تھے۔

حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ہند بن ابی ہالہ فرماتے تھے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جسدِ اطہر چمکدار اور شفاف اور بالوں سے خالی تھا۔ البتہ سینۂ اقدس سے ناف تک بالوں کا ایک باریک سا خط تھا یا سینۂ اقدس کے اُوپر والے حصہ کلائیوں اور کندھوں پر بال تھے۔ اس کے علاوہ سینہ اور پیٹ پر بال نہیں تھے۔

**باکرامت اُنگلیاں:۔** حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی باکرامت انگلیاں ہتھیلیوں اور قدموں کی جانب سے موٹی اور طویل

Marfat.com

ہیں۔

**کفِ دستِ اقدس:۔** حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حبیبِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ہتھیلیاں پُرگوشت تھیں۔

حضرت حسن مجتبٰی رضی اللہ عنہ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ صاحبِ جودوعطا صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ہتھیلیاں کشادہ اور فراخ تھیں۔

حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نازنین خلق صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیوں کو مس کرنے اور ہاتھ لگانے کا شرف حاصل ہوا۔ وہ اس قدر ملائم تھیں اور مجسم لطافت کہ میں نے کوئی خز اور ریشم ان سے زیادہ ملائم نہیں پایا۔

حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ میں نے اتنا ملائم کسی ریشم کو بھی نہیں پایا جتنا کہ اس مُحبوب کریم کا دستِ اقدس ملائم تھا۔

عون بن ابی جحیفہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا علیہ التحیۃ والثناء وادی ابطح کی طرف نکلے۔ ایک نیزہ بطور سترہ آپ کے سامنے گاڑا گیا۔ آپ نے اس کی طرف مُنہ کر کے نماز ادا فرمائی (نماز سے فارغ ہونے کے بعد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپ کا دستِ اقدس پکڑ کر اپنے چہروں پر ملنے لگے تو میں بھی حاضرِ خدمت ہوا اور دستِ اقدس کو پکڑ کر اپنے چہرہ پر ملا تو کیا محسوس کرتا ہوں کہ وہ برف سے بھی زیادہ ٹھنڈا ہے اور کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار۔

**مُبارک کلائیاں:۔** حضرت ہند رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کلائیاں مناسب طوالت رکھتی تھیں اور ہڈیوں کے جوڑ ضخیم تھے (جوکہ قوت و توانائی کی علامت تھے)

صالح مولیٰ التوامہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حبیبِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت و کیفیت جسمانی بیان کرتے وقت فرماتے تھے کہ آپ کی

Marfat.com

کلائیوں میں طولانی اور درازی تھی۔

**مُبارک پنڈلیاں:۔** حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مُبارک پنڈلیاں قدموں کی طرف سے (انتہائی موزوں انداز میں) پتلی تھیں (اور زیادہ موٹی نہیں تھیں)

عبد الرحمٰن بن مالک بن جعشم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں اُن کے بھائی حضرت سراقہ نے بتلایا کہ میں نے (حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قریب سے دیکھا جبکہ آپ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ کی طرف جا رہے تھے آپ اونٹنی پر سُوار تھے اور پاؤں مبارک غرز (رکاب) میں تھے تو آپ کی پنڈلیاں (اپنی سفیدی اور چمک دمک کی رو سے) یوں معلوم ہو رہی تھیں جیسے کھجور کا خوشہ اپنے بردہ سے ابھی باہر نکلا ہو۔

**مُقدس ایڑیاں:۔** حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایڑیاں مبارک زیادہ بھاری اور پُر گوشت نہیں تھیں بلکہ خفیف اللحم اور ذرا پتلی تھیں۔ (رواہ مسلم)

**پائے اقدس:۔** امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ پاؤں مبارک اور قدمِ اقدس کے باطنی حصہ اور نچلی جانب ذرا خم تھا اور زیادہ پُر گوشت بھی نہیں تھے۔ ترو تازگی کا یہ عالم تھا کہ دیکھنے والے کو معلوم ہوتے کہ ابھی ان سے پانی بہہ کر الگ ہوا ہے۔

عثمان بن عبد الملک کہتے ہیں کہ مجھے میرے ماموں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور وہ آپ کے حاشیہ نشین اور حاضرِ بارگاہ تھے' فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفِ دستِ اقدس اور قدم مبارک ضخیم تھے۔

**رؤس عظام کا ضخیم ہونا:۔** حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے اعضاء مبارکہ اور ہڈیاں کے منتہا ضخیم و عظیم تھے (جو کہ خداداد قوت و طاقت کے مظہر تھے)

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہما (جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نسلِ پاک

Marfat.com

سے ہیں) روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلیل المشاش تھے۔ یعنی آپ کے اعضاء مبارکہ کے آخری حصے عظیم وضخیم تھے' مثلاً گھٹنے 'کہنیاں اور کندھے۔

**اعتدال خلق:** ۔حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ حضرت ہند رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے جسدِ اطہر میں کمال اعتدال تھا۔ آپ کا بدنِ اقدس نہ بالکل دُبلا پتلا تھا اور نہ بہت بھاری اور عمر مبارک کے آخری حصہ میں بھی بدنِ اقدس میں ڈھیلا پن اور استرخاءِ لحم پیدا نہیں ہوا تھا۔

**قامت رعنا:** ۔حضرت ربیعہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو نعتِ رسولِ مقبول اور وصفِ حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے نہ انتہائی طویل اور نہ بالکل مختصر۔

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ حُضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قامت رعنا نہ انتہائی دراز اور نہ بالکل کوتاہ بلکہ انتہائی موزوں اور مناسب تھی۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قامت کے مالک تھے۔

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے جدِ اکرم حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کرتے وقت فرماتے تھے کہ آپ نہ طویل ممعط تھے اور نہ قصیر متردد یعنی نہ انتہائی بلند قامت اور نہ بالکل کوتاہ قد بلکہ درمیانہ قد رعنا تھا اور موزوں قامت زیبا۔

حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم عام درمیانہ قد لوگوں سے دراز قامت تھے اور بہت طویل القامت لوگوں کی نسبت درمیانہ قد رکھتے۔

حضرت اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدِ زیبا کا اعجاز یہ تھا کہ جس طویل سے طویل آدمی کے ساتھ مل کر آپ چلتے تو آپ اس سے بلند نظر آتے اور بسا اوقات دو بلند و بالا قامت آدمیوں کے درمیان

Marfat.com

چلتے تو آپ اُن سے بالا و بلند نظر آتے اور وہ جب آپ سے الگ ہوتے تو وہ دراز قد اور طویل قامت معلوم ہوتے مگر آپ میانہ قد ہی دکھائی دیتے۔

جلد اقدس:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء کف اقدس کے لحاظ سے سب لوگوں سے زیادہ ملائم تھے۔ میں نے ہر قسم کے خز و دیباج اور ریشم دیکھے بھالے ہیں مگر جو لطافت و نفاست اور نرمی و ملائمت حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کف دست میں محسوس ہوتی تھی وہ کہیں نظر نہیں آئی۔

عثمان بن عبد الملک اپنے ماموں سے ناقل ہیں اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی جلد اقدس اور بشرہ مبارکہ انتہائی ملائم اور رقیق و نفیس تھا۔

رنگت مبارک:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حبیبِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ مبارک میں بہت ہی آب و تاب اور چمک و دمک تھی نہ بالکل گندم گوں اور نہ بالکل سفید۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ رسولِ خدا علیہ التحیۃ والثناء کا رنگ مبارک سفید تھا اور یوں لگتا تھا کہ گویا آپ چاندی سے بنائے گئے ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک سفید تھا۔ جس پر سُرخی جھلکتی تھی (جیسے چاندی پر سونے کا پانی چڑھایا گیا ہو) یعنی بظاہر سرخی مائل تھا مگر غور سے دیکھنے والے کو اندر سے انوار پھوٹتے نظر آتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حبیبِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک گندمی تھا۔ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث درست نہیں ہے اور دوسری تمام صحیح احادیث کے خلاف ہے جو کہ پندرہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہیں لہٰذا ناقابل اعتبار ہے اور علیٰ تقدیر الصحت گندم گوں ہونے سے مُراد سُرخی مائل ہونا ہے نہ کہ سیاہی مائل ہونا۔ ہٰذا واللہ ورسولہ اعلم۔

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حبیبِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
رنگت مبارک کی رو سے سب لوگوں سے زیادہ حسین تھے (اور جاذبِ نظر و دلکش)

حُسن و جمال:۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ما رءیت شیئا قط احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کبھی بھی کوئی چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھی بلکہ سب سے زیادہ حسین و جمیل صرف نبی اکرم حبیبِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی پایا ہے۔ (اخرجہ البخاری والمسلم)

ابو اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ اقدس تلوار کی مانند تھا؟ تو انہوں نے کہا نہیں بلکہ وہ (چودھویں کے چاند) کی مانند تھا۔ یعنی تلوار میں بھی چمک تو ہوتی ہے لیکن پھر بھی سیاہی کلیۃً زائل نہیں ہوتی لیکن حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ اقدس سیاہی کی طرف ذرہ بھر میلان سے بھی منزہ و مبرا تھا۔ نیز تلوار کے ساتھ تشبیہ میں چہرۂ انور کی طوالانی کا بھی تو ہم پیدا ہو سکتا تھا حالانکہ وہ چودھویں کے چاند کی طرح گول تھا۔ (بخاری شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مارءیت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجھہ۔ میں نے حبیبِ خدا علیہ التحیۃ والثناء سے زیادہ حسین و جمیل کسی کو نہیں پایا چہرہ تاباں یوں معلوم ہوتا کہ اس میں سورج رواں دواں ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں۔ رءیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حلۃ حمراء فجعلت انظر الیہ والی القمر فلھوا حسن فی عینی من القمر۔ میں نے نازنین خلق صلی اللہ علیہ وسلم کو سُرخ دھاری دار لباس میں ملبوس دیکھا اور ادھر چاند اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا میں کبھی ماہتاب آسمانی کو دیکھتا تھا اور کبھی حبیبِ رحمانی کو دیکھتا تھا بالآخر میری نگاہوں نے فیصلہ یہ کیا کہ وہ چاند سے زیادہ حسین ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ مارءیت احداً فی حلۃ

Marfat.com

حمراء مرجلا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کان لہ شعر قریب من المنکبیہ۔ میں نے کسی شخص کو جو سرخ دھاری دار حُلہ زیب تن کئے ہوئے ہو اور تازہ کنگھی کئے ہوئے ہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا اور آپ کے بال مبارک کندھوں کے قریب تھے۔ (اخرجہ البخاری والمسلم)

سعید جریری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف دیدار حاصل کیا اور اب روئے زمین پر میرے علاوہ کوئی شخص ایسا موجود نہیں جو آپ کی زیارت سے مشرف ہوا ہو (یعنی صحابۂ کرام میں سے) میں نے عرض کیا آپ کا حلیہ مبارک تو مجھے بتایئے تو انہوں نے فرمایا: کان ابیض ملیحا مقصداً۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفید چمکیلی رنگت والے تھے اور جاذب و دلکش اور درمیانہ قد اور جسدِ اطہر بھی درمیانی حالت پر تھا نہ بہت بھاری اور نہ بالکل چھریرا۔

حضرت اُم معبد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم دور سے سب لوگوں سے زیادہ جمیل اور جاذب و دلکش لگتے اور قریب سے دیکھیں تو سب سے واضح ترین اور حسین معلوم ہوتے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم یوں معلوم ہوتے تھے گویا کہ چاندی سے ڈھالے گئے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس وجھا وانورھم لونا۔ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور حسین و جمیل چہرۂ انور کے لحاظ سے اور رنگت کے اعتبار سے سب سے زیادہ نورانی اور چمکیلے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور چودھویں کے چاند کے حلقہ اور دائرہ کی مانند تھا۔

محمد بن عمار فرماتے ہیں کہ میں نے ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ رسول

Marfat.com

معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک مجھے بیان فرمائیں تو انہوں نے فرمایا: اے بیٹے! لو رءیتہ رءیت الشمس طالعة۔ اگر تو آپ کو دیکھتا تو تجھے یوں معلوم ہوتا جیسے سورج طلوع ہو رہا ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظل ولم یقم مع شمس قط الاغلب ضووہ ضوء الشمس ولم یقم مع سراج قط الاغلب ضووہ علیٰ ضوء السراج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ مبارک نہیں تھا۔ جب آپ سورج کے سامنے کھڑے ہوتے تو آپ کے چہرۂ انور کی چمک دمک اور ضیاء و نورانیت سورج کی ضیاء و نورانیت پر غالب آ جاتی اور جب کبھی چراغ کے ساتھ کھڑے ہوتے تو آپ کی ضیائیں چراغ کے نور پر غالب آ جاتیں۔

پسینہ مبارک:- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے اور ان کی عدم موجودگی میں اُن کے بستر پر آرام فرماتے۔ ایک دفعہ آپ تشریف لائے اور بستر پر آرام فرما ہو گئے۔ ان کو آکر کسی نے بتلایا کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے گھر تشریف لا کر محوِ استراحت ہیں۔ وہ جب حاضر ہوئیں تو آپ کے پسینہ مبارک سے ان کا بستر (چمڑے کا بنا ہوا بچھونا) تر ہو چکا تھا اور عرق آلود۔ انہوں نے اپنے قیمتی ساز و سامان والا تھیلا کھولا اور اس میں سے خوشبو والی شیشیاں اور بوتلیں نکالیں، پسینہ مبارک کو کپڑے کے ذریعے بچھونے سے اٹھاتیں اور ان شیشیوں میں نچوڑتیں۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ مبارک کھلی تو فرمایا: یہ کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: نرجو برکتہ لصبیاننا۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ اس انوکھی خوشبو کو جب بچوں پر لگائیں گے اللہ تعالیٰ انہیں بابرکت فرمائے گا۔ آپ نے فرمایا: تم نے صحیح سوچا ہے اور درست کہا ہے۔ (رواہ مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی رنگت

Marfat.com

مبارک چمکیلی اور آپ کا پسینہ مبارک لولو آبدار کی مانند تھا (جبکہ قطرات کی صورت میں ڈھل جاتا تھا)

حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا پسینہ مبارک چہرۂ انور پر یوں معلوم ہوتا تھا جیسے لولو آبدار اور خوشبو کے لحاظ سے وہ خالص کستوری سے زیادہ پاکیزہ اور مہک والا ہوتا۔

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حبیبِ خدا علیہ التحیۃ والثناء کے پسینہ مبارک کے قطرات چمک دمک میں موتیوں کی مانند تھے اور خوشبو و مہک کے لحاظ سے کستوری کی مانند۔

حبیب بن ابی خرزہ کہتے ہیں کہ میں اس وقت اپنے باپ کے ساتھ تھا جبکہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو رجم کرنے کا حکم فرمایا: جب انہیں پتھر لگے (تو وہ حالت دیکھ کر) میں خوفزدہ ہو گیا تو حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی بغل مبارک میں لے لیا۔ آپ کی بغل مبارک سے پسینہ بہا تو وہ کستوری کی مانند خوشبودار تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضُورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے اپنی بیٹی کی شادی کرنی ہے اور میں اس امر کو پسند کرتا ہوں کہ آپ میری معاونت فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: مالی تعاون تو میں نہیں کر سکتا کیونکہ فی الحال میرے پاس کوئی شے موجود نہیں ہے۔ البتہ کل میرے پاس آنا اور ایک کھلے منہ والی بوتل اور درخت کی ایک چھوٹی سی لکڑی ہمراہ لانا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے اس لکڑی کے ساتھ اپنی کلائیوں سے پسینہ پونچھنا شروع فرمایا اور شیشی میں جمع فرمانے لگے۔ حتیٰ کہ وہ شیشی بھر گئی۔ پھر آپ نے فرمایا: اس کو لے جا اور گھر والوں سے کہنا جب خوشبو لگانے کا ارادہ ہو تو اس لکڑی کو بوتل میں ڈبو کر بدن پر لگائیں (ان کے لئے یہ عظیم خوشبو ثابت ہو گی) جب ان گھر والے اس خوشبو کو بدن پر لگاتے تو سب اہلِ مدینہ اس خوشبو کو سونگھتے اور اس گھر والوں کا

Marfat.com

نام ہی مطیبین پڑ گیا۔ یعنی خوشبودار لوگ۔

مُہرِ نبوت:۔ جعد بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے میری خالہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں لے گئی اور عرض کیا کہ میرا یہ بھانجا دردمند ہے اور مبتلاء درد والم۔ آپ نے اپنا دستِ اقدس میرے سر پر پھیرا اور میرے لئے دعائے برکت فرمائی۔ آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو والے پانی سے قدرے پانی پیا اور آپ کی پُشتِ اقدس کی طرف کھڑا ہوا تو میں نے مُہرِ نبوت کو دیکھا جو آپ کے کندھوں کے درمیان تھی اور حجلہء عروس کی گھنڈی کی مانند تھی۔ اِس روایت کو امام بخاری علیہ الرحمۃ نے محمد بن عبداللہ اور حاتم کے واسطہ سے اسی طرح نقل کیا ہے اور حجلہ سے مُراد وہ چھوٹا سا گھر ہے جو قُبہ کی مانند ہوتا ہے اور اس کو پردوں سے مستور کر دیا جاتا ہے اور اس کا دروازہ اس کا ہم جنس ہوتا ہے اور اس پر گھنڈیاں لگائی جاتی ہیں اور اِسی معنی پر محمول ہے حُضُور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی اعزوا النساء یلزمن الحجال۔ عورتوں کو اس طرح عزت و وقار عطا کرو کہ وہ حجلہ جات کو لازم پکڑیں اور ابراہیم نے حمزہ اور حاتم کے واسطہ سے جو روایت کی ہے اس میں رزالحجلہ کا لفظ موجود ہے۔ اس تقدیر پر حجلہ ایک قسم کا پرندہ ہے اور رز اس کے انڈے کو کہتے ہیں لہٰذا خاتم نُبوت کو حجلہء کے انڈے سے تشبیہ دی گئی ہے جیسا کہ ابو سلیمان خطابی نے بعض سے یہ تفسیر نقل کی ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کے درمیان مُہر نبوت کو دیکھا جو کہ سُرخ رنگ کا ابھرا ہوا گوشت پارہ تھا جیسے کہ شتر مرغ کا انڈا۔

عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا علیہ التحیۃ والثناء نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اے ابوزید میرے قریب ہو اور میری پیٹھ کو ہاتھوں سے ملو۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے آپ کی پیٹھ مبارک کو ملا تو میری انگلیاں خاتم نبوت پر جا لگیں۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ خاتم نبوت کیا تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: چند بالوں کا گچھا تھا۔

Marfat.com

ابو نضرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم نبوت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: کہ آپ کی پُشتِ اقدس پر اُبھرا ہوا گوشت پارہ تھا۔

عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں حبیبِ خدا علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا آپ اس وقت چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہم نشین تھے۔ میں پھر کر پچھلی طرف ہو گیا تو آپ میرے مقصد اور ارادہ کو بھانپ گئے اور آپ نے چادر مبارک پیٹھ پر سے ذرا نیچے سرکا دی تو میں نے خاتم نبوت کی جگہ کندھے مبارک کے قریب مُٹھی کی مانند اُبھرا ہوا گوشت دیکھا جس کے اِرد گرد سیاہ بال تھے۔

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا شرف دیدار حاصل کیا اور آپ کے ساتھ روٹی اور گوشت تناول کیا۔ یا ثرید کھانے کا تذکرہ کیا۔ فرماتے ہیں میں بعد ازاں حبیبِ خدا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی پشت اقدس کی طرف پھرا حتی کہ میں نے خاتم نُبوت کو دیکھا جو کندھوں کے درمیان تھی مگر بائیں کندھے کے منتہا پر موجود ملائم حصہ کے قریب جو کہ مٹھی کی مانند اُبھرے ہوئے گوشت سے تھی اور اس پر سیاہ بال تھے۔

ابو معونہ بن قرہ کہتے ہیں کہ میں بارگاہِ مصطفوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہوا اور میں نے اذن طلب کیا کہ مجھے گریبان کے اندر ہاتھ ڈال کر خاتم نبوت کو مس کرنے کی رُخصت مرحمت فرمائی جائے جبکہ آپ مجھے دعاء خیر و برکت سے بھی نواز رہے تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ گریبان کے اندر داخل کیا اور آپ نے دعا اسی طرح جاری رکھی اور اس میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہوئی تو میں نے خاتم نبوت کو بائیں کندھے کے منتہا پر اُبھرے ہوئے گوشت پارہ کی شکل میں محسوس کیا۔

Marfat.com

# مُصطفٰی جانِ رَحمت پہ لاکھوں سلام

مُصطفٰی جانِ رَحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جسکے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں
اُس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

جسکی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جسکو سب کُن کی کنجی کہیں
اُسکی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

کُل جہاں مِلک اور جو کی روٹی غذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآن نے خاکِ گزر کی قسم
اُس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلِ سُنت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رَحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام

کاش! محشر میں جب اُنکی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُنکی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفٰی جانِ رَحمت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش)

Marfat.com

# منکرینِ میلاد

# سے

# چالیس (۴۰) سوالات

مولانا اسرار الحسنین

Marfat.com

# منکرین میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے 40 سوالات

۱۔ کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق (ولادت) کا تذکرہ تفصیل کے ساتھ قرآن میں بیان نہیں کیا۔ ہے؟
(سورۃ البقرہ/آیت ۳۰۔۳۹) و (سورۃ الحجر آیت نمبر ۲۶ سے ۳۵ تک)

۲۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے دن جو جمعۃ المبارک کو ہوئی سب سے افضل دن قرار نہیں دیا؟ (مسلم شریف، کتاب الجمعہ، حدیث ۳۔۱۸۷۲)

۳۔ کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت (میلاد) کی پوری تفصیل قرآن میں بیان نہیں کی ہے۔ (سورۃ الانعام، آیت نمبر ۷۴ سے ۸۲ تک)

۴۔ کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت (میلاد) کی پوری تفصیل قرآن میں بیان نہیں کی ہے؟ (سورۃ القصص، آیت نمبر ۷ ۱۴)

۵۔ کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے میلاد (ولادت) کا قصہ قرآن میں بیان نہیں کیا ہے؟
(سورۃ مریم، آیت نمبر ۱ تا ۱۵) (سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۴۸ تا ۵۰)

۶۔ کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت (میلاد) کا تذکرہ بیان نہیں کیا ہے؟ (سورۃ آل عمران، آیت ۳۴ تا ۳۷)

۷۔ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی آمد (ولادت) کا تذکرہ تمام انبیاء کو جمع فرما کر نہیں کیا اور ان سے ایمان لانے اور مدد کرنے کا پکا وعدہ نہیں لیا؟
(سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۸۱، پارہ نمبر ۳)

۸۔ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد (میلاد) کی خوشخبری اپنی امت کو بحوالہ قرآن مجید نہیں دی؟ (سورۃ الصف، آیت نمبر ۶)

Marfat.com

۹۔ کیا اللہ تعالیٰ نے جلیل القدر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرنے کا حکم قرآن میں نہیں دیا ہے؟ (سورۃ ص، آیات نمبر ۱۷، ۴۱، ۴۵ و سورۃ مریم آیت نمبر ۱۶، ۵۴، ۵۶)

۱۰۔ احادیث اور سیرت کی کتابوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے بارے میں حدیثیں اور روایات نقل کی گئی ہیں، کیا وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان نہیں کیں؟ (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی و نسائی شریف، ابن ماجہ و ابوداؤد شریف، مصنف عبد الرزاق و مشکوٰۃ، علاوہ کتب احادیث و سیرت)

۱۱۔ علماء حق اگر قرآن اور احادیث کے حوالے سے حضور علیہ السلام کا میلاد بیان کریں تو اعتراض کیوں؟ کیا اللہ تعالیٰ نے فضل اور رحمت ملنے پر خوشی منانے کا حکم نہیں دیا؟

(سورۃ یونس، آیت نمبر ۵۸)

اور اللہ تعالیٰ نے احسان اور نعمتوں کا ذکر کرنے کا حکم نہیں دیا؟ (سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۱۰۳، سورۃ الاعراف آیت نمبر ۶۹ و سورۃ الضحیٰ آیت نمبر ۱۱، اور سورۃ المائدہ آیت نمبر ۷)

۱۲۔ کیا ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر پیر کو روزہ رکھ کر اپنا یوم میلاد نہیں منایا؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنا یوم وفات بھی منایا؟ (مسلم شریف جلد اول، کتاب الصیام حدیث نمبر ۲۶۴۶، مسند امام احمد و ذخائر محمدیہ از ڈاکٹر محمد علوی مالکی مکہ المکرمہ ۲۱)

۱۳۔ کیا صحابہ کرام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے واقعات بیان نہیں کئے؟ اگر نہیں تو پھر ہم تک کیسے یہ روایات پہنچیں؟ (بحوالہ کتب احادیث و سیرت و تاریخ بے شمار حوالہ جات) کیا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ہر مجلس محفل میلاد نہ تھی؟

۱۴۔ کیا منکرین کے پاس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کی ممانعت کے لیے کوئی حدیث موجود ہے؟

۱۵۔ محفل میلاد میں حضور علیہ السلام کے اوصاف حمیدہ اور عظمت بیان کی جاتی ہیں اگر یہ بیان کرنا بدعت ہے تو اسلام کس کو کہتے ہیں؟

۱۶۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں کسی مومن کے شہید ہو جانے پر اسے مردہ کہنے سے منع کیا ہے تو حضور

۶

Marfat.com

علیہ السلام کومردہ کہنے والا کیا مسلمان رہ جائے گا؟ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۵۴)

۱۷۔ جس نبی کا ذکر خود خدا بلند کرے کیا کوئی مسلمان ذکر کرے تو مشرک ہو جائے گا یا روکے تو مسلمان رہ جائے گا؟ (سورۃ الم نشرح، پارہ ۳۰)

۱۸۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ مجھے اپنی امت کے شرک میں مبتلا ہونے کا کوئی ڈر نہیں ہے؟ (بخاری شریف، کتاب المناقب، مسلم شریف کتاب الفضائل و مسند احمد بن حنبل ۴/۱۵۳)

۱۹۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ میری امت میں ایک گروہ وہ آیات جو کفار کے لیے اتریں، انہیں مسلمانوں پر لاگو کرے گا اور شرک کے فتوے لگائے گا؟ (بخاری شریف ج ۳، حدیث نمبر ۱۰۲۳، مسلم شریف حدیث نمبر ۲۳۶۵، ۲۳۴۶)

۲۰۔ کیا حضور علیہ السلام نے خارجیوں کے متعلق نہیں فرمایا کہ اے مومنو تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے سامنے حقیر سمجھو گے اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے سامنے حقیر سمجھو گے اور اپنا قرآن پڑھنا ان کے قرآن پڑھنے کے سامنے حقیر سمجھو گے مگر وہ ایمان والے نہیں ہوں گے ایمان ان سے ایسے نکل چکا ہوگا جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور نماز ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی؟ (بخاری شریف حدیث نمبر ۱۸۲۲، مسلم شریف حدیث نمبر ۲۳۶۶، ۲۳۶۳)

۲۱۔ کیا خارجیوں نے صحابہ کرام پر شرک و کفر کے فتوے نہیں لگائے تھے؟

۲۲۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج کو جہنمی کتے نہیں فرمایا تھا؟ (ابن ماجہ ج ۱، حدیث نمبر ۹، مشکوۃ، باب مرتد و فسادیوں کا قتل)

۲۳۔ کیا خوارج شفاعت بالوجاہت، حوض کوثر بعد از وصال وسیلے، کرامات اور معجزات کے منکر نہیں تھے؟ (فتاویٰ حدیثیہ صفحہ نمبر ۱۱۶، شرح فقہ اکبر)

کیا خوارج حضور علیہ السلام کے وسیلے کو شرک اور شفاعت بالوجاہت کا انکار اور آپ کی قبر کی زیارت کے لیے سفر کرنا گناہ نہیں مانتے تھے؟

(الملل والنحل، ج ۱، الفرق بین الفرق البغدادی ۷۵)

Marfat.com

۲۴۔ کیا خوارج اپنے سوا سب مسلمانوں کو کافر نہیں کہتے تھے اور بدعات حسنہ کے باعث جو مسلمانوں نے رائج کر لی تھیں انہیں مشرک قرار نہیں دیتے تھے؟

(شرح فقہ اکبر و تاریخ خوارج صفحہ ۱۷۳۔۱۷۸)

(حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تراویح کے قیام کو بدعت حسنہ قرار دیا اور اس پر عمل پیرا ہوئے اور فرمایا نعمت البدعۃ ھذہٖ یہ تو اچھی بدعت ہے۔

(بخاری و مشکوٰۃ شریف باب قیام رمضان)

۲۵۔ کیا خوارج نے رسول کریم ﷺ کے جسمانی معراج کا انکار نہیں کیا ہے؟

(تہذیب العقائد، عقائد نمطی)

۲۶۔ کیا خوارج بزرگوں کی تعظیم کو شرک تصور نہیں کرتے ہیں؟

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۸۱ تا ۲۸۳، مذاہب الاسلام صفحہ ۴۵۶ تا ۵۱۶)

۲۷۔ کیا آپ کے عقائد خوارج کے عقائد سے ملتے جلتے تو نہیں ہیں؟

۲۸۔ ولادت کی خوشی میں جلوس اور محافل کے مخالفین بتائیں کہ انہوں نے کبھی بھی اور کسی بھی نوعیت کے جلوس نہیں نکالے اور کبھی محفلیں منعقد نہیں کیں اگر ایسا کرتے ہیں تو پھر جلوس اور محافل میلاد پر اعتراض کیوں؟

۲۹۔ مسلمانوں میں بدعات پر غم کھانے والے بتائیں کہ آج حرم پاک اسی طرح ہے جس طرح کہ حضور ﷺ کے زمانے میں تھا۔ کیا حضور ﷺ کے زمانے میں غلاف کعبہ تھا۔ زمزم کا مقام ایسے تھا۔ صفا و مروہ کی موجودہ شکلیں تھیں۔ کیا سعی کرنے والی جگہ اسی طرح ہے جس طرح حضور ﷺ کے زمانے میں تھی؟ کیا حرم پاک میں حضور ﷺ کے زمانے میں سپیکر پر اذان با جماعت ہوتی تھی اور حرم شریف کے دروازوں کے نام تھے؟ کیا اس طرح کی صفیں اور قالین بچھتے تھے؟ اور اسی طرح دن رات بجلی کی فضول خرچی تھی۔ کیا موجودہ امام کعبہ کی طرح حضور ﷺ کی ریش مبارک چھوٹی چھوٹی تھی؟ کیا مدینہ پاک میں مسجد نبوی ﷺ اسی طرح ہے جس طرح حضور ﷺ کے زمانہ میں تھی؟ اس کی تفصیل بہت لمبی ہے۔

Marfat.com

۳۰۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کیا دینی مدارس اسی طرح تھے جس طرح آج ہیں کہ ان کا سلیبس ہوتا تھا اور امتحانات اس طرح ہوا کرتے تھے؟ کیا قرآن موجودہ شکل میں تھا؟ کیا قرآن کے رکوع اور آیتوں کے نمبر اس طرح کے ہوتے تھے اور ان پر زیر زبر شد مد لگی ہوئی تھیں؟ قرآن پر اعراب کس دور میں لگے؟ قرآن کس نے جمع کیا اور اس کو کس نے اچھا کام قرار دیا؟ (بخاری شریف، ج ۱، کتاب فضائل القرآن) کیا جمعہ کی دوسری اذان حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں نہیں شروع ہوئی؟ (بخاری شریف، ج۱، کتاب الجمعہ) کیا یہ کام ثواب سمجھ کر کیے گئے یا مسلمانوں کو بدعات میں دھکیل دیا گیا؟

۳۱۔ کیا دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سیرت کے جلسے ہوا کرتے تھے؟ کیا صحابہ ایک مقام پر تبلیغ کے لیے سال بعد جمع ہوتے تھے اور ٹولیوں کی شکل میں بستر اٹھا کر تبلیغ کے لیے جایا کرتے تھے اور چلے کاٹتے تھے؟ کیا ختم بخاری شریف ہوا کرتا تھا؟ اگر یہ سب کچھ جائز اور کار ثواب سمجھ کر کیے جاتے ہیں تو محافل میلاد پر اعتراض اور فتوے کیوں؟ کیا یہ تعصب عناد اور دشمنی صرف حضور علیہ السلام سے نہیں ہے؟

۳۲۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم، توقیر، تکریم، تقدیس، احترام اور آپ کی عظمت و رفعت شان اور محاسن و کمالات کا اعتراف کرنے کی بجائے اور آپ کے محاسن و کمالات، فضائل، مناقب بیان کرنے کی بجائے ان سے روکنے والا کیا مسلمان رہ جائے گا؟

۳۳۔ کیا یہ حدیث پاک نہیں ہے کہ اگر کوئی اسلام میں اچھا طریقہ رائج کرے تو اس کے لیے اجر و ثواب ہے؟ (باب مشکوٰۃ شریف باب العلم، مسلم شریف)

۳۴۔ کیا حضور علیہ السلام نے نہیں فرمایا ہے کہ جس کام کو مومن اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اچھا ہوتا ہے؟ (مسند امام احمد بحوالہ ذخائر محمدیہ از ڈاکٹر محمد علوی مالکی مکہ المکرمہ ۳۱۴)

۳۵۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا ہے کہ میری امت میں مجھ سے زیادہ محبت رکھنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میرے وصال کے بعد پیدا ہوں گے؟

(مسلم شریف و مشکوٰۃ شریف، باب ثواب ہذا الامۃ)

Marfat.com

۳۶۔ کیا حضور ﷺ نے نہیں فرمایا ہے کہ جب تک میں تمہارے نزدیک اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں تم مومن نہیں ہو سکتے؟ (بخاری شریف کتاب الایمان والندور)

۳۷۔ کیا حضور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے تم پر اس شخص کا ڈر ہے جو قرآن پڑھے گا جب اس پر قرآن کی رونق آ جائے گی تو مسلمانوں پر شرک کی تہمت لگائے گا اور وہ پڑوسی پر تلوار چلائے گا؟ (تفسیر ابن کثیر، ج۲، مسند امام ابو یعلی موصلی صحیح ابن حبان، ج۱، حدیث نمبر ۸۱، ۸۲، کنز العمال، جلد۳، حدیث نمبر ۵۹۸۵)

۳۸۔ کیا حضور ﷺ نے عبداللہ لقب حماد کو شراب پینے پر کوڑے مارنے کا حکم دیا تو ایک آدمی نے اس پر لعنت کی تو آپ ﷺ نے نہیں فرمایا تھا کہ اس پر لعنت نہ بھیجو یہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت کرتا ہے؟ (بخاری شریف، کتاب الحدود، ۱۰۰۲۲)

۳۹۔ کیا آپ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ وہ (خارجی) قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق کے ہنجروں سے نیچے نہیں اترے گا؟ (بخاری شریف، ج۲، حدیث نمبر ۱۴۸۰، مسلم شریف، کتاب الزکوۃ، حدیث نمبر ۲۳۴۹)

۴۰۔ کیا حضور ﷺ نے نہیں فرمایا تھا کہ میری امت کا شرک میں مبتلا ہو جانے کا مجھے ڈر نہیں ہے؟ تو پھر مسلمانوں پر ہی شرک کے فتوے کیوں؟ (بخاری شریف، کتاب المناقب و مسلم شریف، کتاب الفضائل و مسند امام احمد بن حنبل ۴/۱۵۳)

Marfat.com

# میلادِ نُور

مصنف

حضرت مولانا محمد منشا تابش قصوری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مَا اِنْ مَّدَحْتُ مُحَمَّدً ابِمَقَالَتِی

میلا دالنبی ﷺ کے موضوع پر نہ جانے کتنی کتابیں لکھی گئیں، کتنے اخبار و رسائل شائع ہوئے، کتنے دفاتر پر لوح وقلم کی تصویریں نقش ہوئیں، کتنے انبیاء نے آپ کی آمد آمد کی بشارتیں دیں اور کتنے از ان انتظار کرتے کرتے پردہ عدم میں چلے گئے، کتنے عشاق گردِ راہ کو ترستے رہے اور کتنے خوش بخت اس محبوبِ حقیقی کے جمال جہاں آرا کی زیارت سے اپنے قلب ونظر کو گرماتے رہے، خالقِ کائنات نے آپ ہی کو اپنی ربوبیت کے اظہار کا سبب ٹھہرایا، آپ ہی اس عالمِ بودوباش کی علتِ غائی ہوئے۔

سبب ہر سبب منتہائے طلب
علتِ جملہ علت پہ لاکھوں سلام

اہلِ عشق ومحبت کا تو یہ فیصلہ ہے کہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا سب سے موکد، موثق، مستند اور جامع اجمالی تذکرہ قرآن کریم ہی ہے جس میں نہ صرف حضور کے میلاد ہی سے آگاہی حاصل ہوتی ہے بلکہ سیرت وصورت کے تمام محاسن و محامد موجود ہیں، حقیقتاً قرآن ہی آپ کی ذات ستودہ صفات کا ترجمان ہے میلاد مصطفیٰ ﷺ ایک ایسا موضوع ہے جس پر جتنا بھی لکھا جائے کم ہے باوجود یہ کہ آپ کی ذاتِ اقدس واکمل، احسن واجمل ﷺ کسی بھی صاحبِ قلم کی محتاج نہیں، کسی مدح خواں کی طالب نہیں، کسی خطیب وادیب، مقرر وواعظ کی منتظر نہیں، ہر چیز آپ ہی کی محتاج ہے، پھر یہ سلسلۂ تصنیف وتالیف کیوں؟ پہلی بات تو جواباً یہ

Marfat.com

کہی جا سکتی ہے کہ یہ عبادت ہے اور عبادت کے لیے انسان خصوصاً مسلمان مکلف ہیں، لہٰذا عالمِ آخرت میں کامیابی و کامرانی اور میدان حشر میں خدا و رسول خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہم پر یہ عبادت فرضِ عین کی حیثیت رکھتی ہے اور دوسری بات آج سے صدیوں پہلے شاعرِ دربار رسالت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہہ کر ہماری مشکل کشائی فرما دی کہ:

مَا اِنْ مَّدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ
لٰکِنْ مَّدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

منجملہ مقاصدِ حسنہ ایک مقصد یہ بھی مؤلفین و مصنفین کے پیشِ نظر ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح حضوری کی سعادت نصیب ہو، چنانچہ راقم نے اسی مقصدِ وحید کو اپنایا اور میلاد نور ایسے مبارک نام سے یہ کتاب ترتیب دی

Marfat.com

# تحقیق نور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی خلق نور محمدٍ من نورہٖ وَاَبدأ الخَلق من نورہٖ وَالصّلوٰۃ والسّلامَ عَلٰی نورِ الاوّلین والآخرین سیّدِ الانبیاءِ محمدن المصطفٰی وَعلٰی اٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین۔ امّا بعد

فاعوذ باللّٰہ من الشّیطٰنِ الرّجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتَابٌ مُّبِیْنٌ o

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ o

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا..... یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ وَلَوْکَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ o

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْکَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ o

اس پروردگار جل وعلا کا ہزار ہا بار شکر ہے جس کی ذات مقدس نے تمام کائنات سے پہلے اپنے پیارے محبوب ومکرم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے نور مبارک کو پیدا فرمایا اور ہمیں اس نور عظیم کی پہچان کرانے کے لیے قرآن کریم

Marfat.com

میں صاف صاف بیان فرمایا، بڑے بڑے مفسرین ومحدثین کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے آیاتِ مذکورہ میں کلمہ "نور"، "مثل نورہ"، "سراجاً منیراً" اور "نور اللہ" سے نبی کریم علیہ السلام کا وجودِ اطہر مراد لیا ہے جس کی قدرے تفصیل یہ ہے، ملاحظہ ہو:

1- قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝

ترجمہ: بیشک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے بہت بڑا نور اور کتاب روشن (المائدہ)

اس آیہ کریمہ میں کلمہ "نور" سے مراد حضور نبی کریم علیہ السلام کا وجودِ اطہر ہے۔

دیکھئے تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ صفحہ 72: قد جاء کم من اللہ نور یعنی محمد ﷺ

(بے شک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور یعنی محمد ﷺ)

تفسیر جلالین شریف صفحہ 97: قد جاء کم من اللہ نور ھو نور النبی ﷺ

ترجمہ: بے شک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور وہ نور نبی کریم علیہ السلام ہیں۔

روح المعانی جلد 6 صفحہ 87: قد جاء کم من اللہ نور عظیم وھو نور الانوار والنبی المختار ﷺ

ترجمہ: بے شک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے بہت بڑا نور، وہ نور الانوار نبی مختار علیہ السلام ہیں۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ موضوعاتِ کبیر صفحہ 86 پر فرماتے ہیں:

اما نورہ علیہ السلام فھو فی غایۃ من الظھور شرقاً و غرباً واول ما خلق اللہ نورہ وسماہ فی کتابہ نوراً

(نبی کریم علیہ السلام کا نور مشرق ومغرب میں انتہائی طور پر چمک رہا ہے اور سب سے پہلے جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا وہ آنحضرت علیہ السلام کا نور ہے اور قرآن کریم میں ان کو نور فرمایا)

Marfat.com

مطالع المسرات ص 220: ونوره صلی الله علیه وسلم الحسی او المعنوی ظاهر واضح یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور حسی اور معنوی واضح ہے۔

تفسیر صاوی ص 239 میں ہے: انه اصل نور حسی ومعنوی یعنی حضور علیہ ﷺ ہر نورِ حسی و معنوی کا اصل ہیں۔

تمام نبیوں، رسولوں، فرشتوں، لوح، قلم، عرش، کرسی، چاند، سورج اور ستاروں کے انوار اسی نورِ محمد ﷺ کے پرتو ہیں۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ (898ھ/1325ء) فرماتے ہیں:۔

ہم از لوح و قلم تا عرش و کرسی
ازاں نور است گر تحقیق پرسی

ان کے علاوہ تفسیر خازن ج 2 ص 23، تفسیر مدارک ج 1 ص 214، تفسیر روح البیان ج 1 ص 548، تفسیر کبیر ج 2 ص 395، شفاء شریف وغیرہا میں اس نور سے مراد حضور نبی کریم ﷺ ہیں۔

2- اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُورِہٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ (اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور اس کی مثال طاق ہے جس میں فانوس روشن ہے)

اس آیہ کریمہ میں مَثَلُ نُوْرِہٖ سے حضور کا وجودِ اطہر مراد ہے۔

تفسیر ابن جریر جلد 18 ص 106:

جاء ابن عباس الی کعب الاحبار فقال حدثنی من قول الله عزوجل الله نور السمٰوٰت والارض الآیۃ فقال کعب مثل نوره مثل محمد ﷺ، علی ابن الحسن الازدی قال ثنا یحیی بن الیمان عن اشعث عن جعفر بن ابی المغیرة عن سعید بن جبیر فی قوله مثل نوره

Marfat.com

قال محمد صلی اللّٰه علیه وسلم۔
تفسیر خازن و معالم التنزیل ج 5 ص 63:
مثل نورہ ھو محمد صلی اللہ علیه وسلم قال سعید
بن جبیر والضحاک ھو محمد صلی اللہ علیه وسلم۔
شفاء شریف ج 1 ص 10، تفسیر حقانی ج 5 ص 242، تفسیر نبوی، تفسیر محمدی
ج 4 ص 304 میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس، کعب احبار، سعید بن جبیر،
سہیل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں:
المراد بالنور الثانی ھنا نور محمد ﷺ و قوله تعالیٰ
مثل نورہ ای نور محمد ﷺ
کہ نورِ ثانی سے مراد اللہ کے قول میں محمد ﷺ کا نور ہے۔
تفسیر محمدی میں حافظ محمد لکھوی (وہابی) نے بایں الفاظ تفسیر کی ہے:

ابنِ عباس تے کعب احباروں وچ معالم آیا
جو نور اللہ دا نبی محمد سینہ طاق ٹھہرایا

مجدد ماتہ حاضرہ اعلیحضرت الشاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
اس آیہ کریمہ کا یوں نقشہ کھینچا ہے:

شمع دل، مشکوٰۃ تن، سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیے آیا یہ سورہ نور کا

حضرت استاد العلماء صدرا الافاضل، فخر الاماثل مولانا السید محمد نعیم الدین
صاحب مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ (1367ھ/ 1947ء) فرماتے ہیں:

سراپا نور ہیں وہ نورِ حق نور علیٰ نور
کہ مشکوٰۃ ہے شان ان کی انہیں کیا واسطہ ظل سے
بفضل اللہ نابینا نہیں ہوں کیسے دوں نسبت
کفِ پائے حبیب حق کو روئے ماہِ کامل سے

Marfat.com

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا۔ (پ 22)

اس آیت میں وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا سے نبی کریم ﷺ مراد ہیں۔

شفاء شریف میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

**وقد سماه الله تعالیٰ فی القراٰن نورًا و سراجا منیرًا۔**

(بیشک قرآن حمید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کا نام نور اور سراجِ منیر (چمکتا ہوا آفتاب) رکھا)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ (68ھ/ 687ء) اپنے کلام رفیع الشان میں فرماتے ہیں:

**فامسٰی سراجًا منیراً وھادیًا**
**یَلُوحُ کما لاحَ الصَّیقلَ المُهنَّدُ**

(وہ تشریف لائے چمکتے ہوئے آفتاب اور رہنما بن کر اور اس طرح چمکے جس طرح صیقل کی ہوئی تلوار چمکتی ہے)

مولوی رشید احمد گنگوہی (1322ھ/ 1905ء) نے امداد السلوک میں تحریر کیا ہے:

"نیز او حق تعالیٰ فرمایا کہ نبی ﷺ شاہد، مبشر، نذیر، داعیا الی اللہ، سراج منیر فرستادہ ایم و منیر روشن کنندہ نور دہندہ را گویند۔"

(نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے نبی ﷺ آپ کو ہم نے حاضر و ناظر، خوشخبری دینے والا، ڈر سنانے والا، اللہ کی طرف بلانے والا، سراج منیر بنا کر بھیجا، منیر روشنی کرنے والے اور نور دینے والے کو کہتے ہیں۔)

مولوی محمد ادریس کاندھلوی نے مقامات حریری کے اول میں جو اشعار لکھے ہیں ان میں سراج منیر کا بایں الفاظ ذکر کیا ہے:

Marfat.com

سِرَاجٌ مَنِيْرٌ كَشَمْسِ الضُّحٰی
وَخَيْرُ الْبَرَايَا وَنُورٌ قَدِيْم

4- يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (پ 10 سورہ التوبہ آیت 32)

5- يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ

(کافر ارادہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو مونہوں سے بجھا دیں مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کو پورا کرنا ہے اگرچہ کافر برا منائیں) (پ 28 الصف)

حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے قول يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ میں فرمایا:

يقول يريدون ان يهلكوا محمدا صلى الله عليه وآله وسلم

(یہ کفار چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ کے نور کو مٹا دیں یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلاک کر ڈالیں۔

جناب ظفر علی خاں صاحب (1956ء) نے کیا خوب کہا ہے:

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

حضرت امام الائمہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (150ھ) نے مسئلہ نور کے بارے میں اپنا عقیدہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور یوں پیش کیا ہے:

اَنْتَ الَّذِیْ مِنْ نُّوْرِكَ الْبَدْرُ اكْتَسٰى
وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُوْرِ بَهَاكَ

(آپ وہ ہیں کہ چودھویں رات کے چاند نے روشنی کا لباس آپ کے نور سے پہنا ہے اور سورج بھی آپ کے نورِ حسن سے روشن ہے۔)

Marfat.com

حضرت محبوبِ سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ 561ھ/ 1166ء) بہجۃ الاسرار ص 12 پر ایک حدیثِ قدسی نقل فرماتے ہیں:

**قال اللّٰہ عزجل خلقت روح محمد صلی اللّٰہ علیہ واٰلہ وسلم من نور وجھی کما قال النبی صلی اللّٰہ علیہ واٰلہ وسلم اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہ نُوْرِیِ۔**

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے حبیب ﷺ کی روح کو اپنے چہرے کے نور سے پیدا کیا جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا۔)

حضرت شیخ احمد سرہندی المعروف مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (1034ھ/ 1624ء) کنز الہدایات ص 93 پر ارشاد فرماتے ہیں۔

"حقیقتِ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام جو ظہور اول ہے وہ تمام حقیقتوں کی حقیقت ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ دوسری حقیقتیں خواہ انبیاء کرام کی حقیقتیں ہوں یا ملائکہ عظام کی، اس کے عکس کی مانند ہیں اور وہ حقیقتِ محمدی ان حقیقتوں کی اصل ہے۔"

مکتوباتِ شریف دفتر سوم حصہ نہم صفحہ 75 پر یوں تحریر فرماتے ہیں:

"بایددانست کہ خلقِ محمدی در رنگ خلق سائر افرادِ انسانی نیست بلکہ جلقے ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ تعالیٰ علی ہو سلم کہ باوجود نشاء عنصری از نور حق جل وعلا مخلوق گشتہ کما **قال علیہ الصلوٰۃ والسلام خلقت من نور اللّٰہ۔**"

(جاننا چاہئے کہ محمد ﷺ کی پیدائش تمام انسانی افراد کی پیدائش کے رنگ میں نہیں ہے بلکہ کسی مخلوق کے تمام عالم کے افراد سے کسی فرد کی پیدائش میں مناسبت نہیں رکھتے اس لیے آپ باوجود عنصری پیدائش کے نورِ حق جل وعلا سے پیدا ہوئے، جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

والسلام نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (1052ھ/ 1643ھ) اپنی شہرہ آفاق کتاب مدارج النبوۃ ج 2 ص 2 میں تحریر فرماتے ہیں:

''بدانکہ اول مخلوقات و واسطۂ صدورِ کائنات و واسطہ خلقِ عالم و آدم نورِ محمد است صلی اللہ علیہ وسلم، چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ **اول ماخلق اللہ نوری وسائر** منکونات علوی و سفلی ازاں نور وازاں جوہر پاک پیدا شدہ از ارواح و اشباح و عرش و کرسی، لوح و قلم، بہشت و دوزخ، ملک و فلک، انس و جن، آسمان و زمین، بحار و جبال، اشجار و سائرِ مخلوقات و کیفیت صدوایں کثرت ازاں وحدت و بروز و ظہورِ مخلوقات ازاں جو ہر عبارات و تعبیرات غریب آوردہ اندا۔''

(جان لو کہ مخلوقات اور صدورِ کائنات و پیدائش عالم و آدم کا واسطہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ مبارک ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں آیا ہے: ''اول وہ جو پیدا کیا اللہ نے، میرا نور ہے'' اور باقی مکنونات مخلوقات علوی و سفلی اس نور سے پیدا ہوئی اور اس جوہر پاک سے روح اور شکلیں، عرش و کرسی، لوح و قلم، بہشت و دوزخ، انسان و جنات، آسمان و زمین، سمندر و پہاڑ، درخت اور باقی مخلوقات پیدا ہوئیں اور وحدت (نور محمد) کی پیدائش کی کیفیت میں اس جوہر سے مخلوقات کے ظہور کی کیفت میں عبارات و تعبیرات عجیب لائے ہیں۔)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی (1943ء) نشر الطیب صفحہ 6 پر تحریر کرتے ہیں:

''سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا فرمایا، پھر وہ نور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے جہاں اللہ تعالیٰ نے چاہا سیر کرتا رہا اور

Marfat.com

اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا، نہ بہشت تھی نہ دوزخ، نہ فرشتہ تھا، نہ زمین تھی نہ آسمان، نہ سورج تھا نہ چاند، نہ جن تھا نہ انسان۔"

علامہ فضل حق خیرآبادی (1378ھ/ 1861ء) اپنے نعتیہ قصائد[1] میں ارقام پذیر ہیں۔

هو اول النور السنى يتلوه كل تعين
ثانية ليس يمكن عنه لحصيف المهتدى

حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وصلی اللہ علیہ نور کزو شد نور ہا پیدا
زمیں از حب او ساکن فلک در عشق او شیدا

حضرت خواجہ شمس الدین محمد حافظ شیرازی (791ھ/ 1389ء) کا بیان بھی ملاحظہ فرمائیں:

يا صاحب الجمال ويا سيد البشر
من وجهك المنير لقد نور القمر
لا يمكن الثناء كما كان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

ثابت ہوا کہ سرور دو عالم، نور مجسم، رسول معظم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بلا ریب سبب کائنات اور اصل تخلیق مخلوقات ہیں۔

امام بیہقی طبرانی، حاکم نے مستدرک میں حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا۔

پروردگار عالم! بصدقہ سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میری خطاء معاف فرما۔

ارشاد ہوا

اِذَا سَأَلْتَنِی بِحَقِّهٖ غَفَرْتُ لَكَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ

---

1۔ بحوالہ تاریخ ہندوستان صفحہ 68

Marfat.com

(اے آدم (علیہ السلام)! تو نے ان کے وسیلہ سے مجھ سے سوال کیا پس میں نے تمہیں معاف کیا اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو تمہیں پیدا نہ کرتا)

دیلمی رائس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ فرمایا رسول کریم ﷺ نے:

**اتانی جبرائیل فقال ان اللہ یقول لولاک لما خلقت الجنۃ ولولاک ما خلقت النار۔**

(میرے پاس جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر آپ نہ ہوتے میں جنت اور دوزخ کو نہ بناتا)

نزہۃ المجالس میں حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ کس لیے تخلیق فرمائے گئے؟ فرمایا: مجھے مجھ پر وحی نازل ہوئی میں نے عرض کیا: یا اللہ! تو نے مجھے کس لیے پیدا فرمایا؟ ارشاد ہوا:

**لولاک لما خلقت ارضی ولاسمائی**

(اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنی زمین اور آسمان کو پیدا نہ کرتا)

**وعزتی وجلالی لولاک ماخلقت جنتی ولاناری**

(مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو میں اپنی جنت اور دوزخ نہ بناتا)

اگر اللہ تعالیٰ آفتاب کائنات ﷺ کو پیدا نہ فرماتا تو ذرہ بھر کو بھی عالمِ وجود میں نہ لاتا، دنیا و اہل دنیا جنت و نار کی تخلیق آپ ہی کے باعث ہوئی۔

ابن عساکر نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے محمد مصطفی ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر وحی بھیجی گئی، ارشاد باری ہوا:

**لقد خلقت الدنیا واھلھا لاعرفھم کرامتک ومنزلتک**

Marfat.com

**عندی لولاک ماخلقت الدنیا۔**

(میں نے دنیا اور اہلِ دنیا کو اس لیے پیدا فرمایا کہ جو عزت و منزلت آپ کی میرے نزدیک ہے ان پر ظاہر کروں اگر آپ نہ ہوتے میں دنیا کو پیدا ہی نہ کرتا۔ اسی طرح متعدد احادیث قدسیہ میں آیا ہے۔

**لولاک لما خلقت الافلاک**

(آپ اگر نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا)

**کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت مُحَمَّدًا۔**

(میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا مجھے یہ بات پسند آئی کہ میری پہچان ہو تو میں نے محمد (ﷺ) کو پیدا کیا۔

کنت کنزاً مخفیا کا راز تابش کھل گیا
جب جہاں میں سرور دنیا و دیں پیدا ہوئے

مذکورہ بالا احادیث قدسیہ سے روزِ روشن کی طرح روشن ہوا کہ آپ بلا شک و شبہ باعثِ تخلیق عالم و سبب کائنات ہیں۔ حضرت امام الائمہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ بڑے ایمان افروز بیان کا اظہار فرماتے ہوئے بارگاہ رسالتمآب ﷺ میں عرض گزار ہیں:۔

**اَنْتَ الَّذِیْ لَوْلَاکَ مَا خُلِقَ امْرءٌ**
**کَلَّا وَلَاخُلِقَ الْوَرٰی لَوْلَاکَا**

یارسول اللہ! آپ وہ ہیں کہ اگر آپ کی ذاتِ پاک نہ ہوتی تو کوئی شخص پیدا نہ کیا جاتا بلکہ اگر آپ نہ ہوتے تو تمام کائنات ہی پیدا نہ ہوتی۔

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ (672ھ/1273ء) یوں اظہار فرماتے ہیں:۔

با محمد بود عشق پاک جفت
بہر عشق اوخدا لولاک گفت
سیدِ و سرور محمد نورِ جاں

بہتر و مہتر شفیع مذنباں

شیخ سعدی شرازی رحمۃ اللہ علیہ (691ھ/1292ء) بارگاہِ رسالتمآب میں یوں عرض گزار ہیں:۔

تو اصل وجود آمدی از نخست
دگر ہرچہ موجود شد فرع تست
ترا عزِ لولاک تمکیں بس است
ثنائے تو طٰہٰ و یٰس، بس است

امام اہلسنت مجدد ماتہ حضرت اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (1340ھ/1921ء) اس کے تحت اپنے پاکیزہ خیالات کا اظہار یوں فرماتے ہیں:۔

سبب ہر سبب منتہائے طلب
علت جملہ علت پہ لکھوں سلام

مرزا اسد اللہ خاں غالب (1285ھ/1868ء) اس کا خوب نقشہ کھینچتے ہیں:

آئینہ دار پر تو مہراست آفتاب
شانِ حق آشکار زشانِ محمد است
دانی اگر بمعنی لولاک وارسی
خود ہرچہ از حق است از آن محمد است

ابو الفضل کے بھائی فیضی (1004ھ) یوں گویا ہیں:۔

آں مرکزِ ہفت دور جدول گرداب نشین موجِ اول
چابک قدم بساطِ افلاک والا گہر محیطِ لولاک
قدرش بہ زمانہ ماہ و اکلیل نورش بہ فلک چراغ و قندیل
بردانش ما انجم و افلاک بجنبند گوصاحب لولاک لمارا انشانسیم

جگر مرادآبادی یوں رقمطراز ہیں:

**لولاک لما خلقت الافلاک**

Marfat.com

در مدحِ تو جانِ ہر قصیدہ

علامہ اقبال اس بارے میں یوں گویا ہیں:۔

مسلماں راہمیں عرفان و ادراک
کہ درخود فاش بیند رحر لولاک

واضح ہوا کہ جملہ موجودات حضور پرنور ﷺ کے صدقے پیدا ہوئی جیسا کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں:

**اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰهُ نُورِیْ وَکُلُّ خَلَائِقَ مِنْ نُورِیْ وَاَنَا مِنْ نُورِ اللّٰهِ**

"صلاۃ الصفاء فی نور المصطفیٰ" میں اعلیحضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

"امامِ اجل سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور سیدنا امام احمد بن حنبل کے استاد اور امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے استاد الاستاد حافظ الحدیث اوحد الاعلام عبدالرزاق ابوبکر بن ہمام نے اپنی مصنف میں حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

**قال قلت یا رسول اللّٰه بابی انت وامی اخبرنی عن اول شئی خلقه اللّٰه تعالٰی قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللّٰه تعالٰی قد خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نوره فجعل ذٰلك النوریدور بالقدرة حیث شاء اللّٰه تعالٰی ولم یكن فی ذٰلك الوقت لوح ولاقلم ولاجنة ولانار ولا ملك ولا سماء ولاشمس ولاقمر ولاجنی ولاانسی (الحدیث)**

یعنی وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ) میرے ماں باپ حضور پر قربان، مجھے بتا دیجئے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کیا چیز بنائی؟ فرمایا: اے جابر! بیشک بالیقین اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا، اس وقت لوح و قلم، جنت و دوزخ، فرشتگان، آسمان و زمین، سورج، چاند، جن اور آدمی کچھ نہ تھا، پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے فرمائے "پہلے سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش بنایا، پھر چوتھے کے چار حصے کیے الخ۔ (صلاۃ الصفاء ص 3,2)

اہلحدیث (وہابی) کے مشہور عالم مولوی وحید الزمان حیدر آبادی (1238ھ/1930ء) ہدیۃ المھدی میں یوں رقمطراز ہیں:

"بدأ اللّٰہ سبحنه الخلق بالنور المحمدی صلی اللہ علیه واله وسلم فالنور المحمدی مادة اولیت الخلق السموٰت والارض وما فیھا۔

"یعنی اللہ تعالیٰ نے خلق کی ابتداء نور محمدی سے فرمائی، پس تمام آسمانوں اور زمین اور اس میں جو کچھ ہے سب کی تخلیق کا مادۂ اول نور محمدی ہے۔"

شیر طریقت حاشیہ شہباز شریعت ص 211 پر حافظ محمد لکھوی ارقام پذیر ہیں:

"ہر جوہر صادق را سایہ روشن تر یا شد و آنحضرت انوار ہمہ بودند"

(جوہر صادق کا سایہ بہت روشن ہوتا ہے اور آپ ہر جوہر سے زیادہ روشن ہیں)

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رب العزت جل و علا نے ہم کلامی اور رسالت سے مشرف فرمایا تو ارشاد ہوا:

یا موسیٰ (علیہ السلام) خذ ما اعطیتك و کن من الشاکرین و مت علی التوحد وحب محمد

عرض کی: خداوند عالم! محمد مصطفیٰ ﷺ کون ہیں جن کی محبت تیری توحید سے مقرون ہے؟ ارشاد ہوا کہ محمد وہ ہیں جن کا نام نامی دو ہزار برس پہلے آسمان و

Marfat.com

زمین کی پیدا کرنے سے میں نے لکھا، اگر تو مجھ سے قرب حاصل کرنا چاہتا ہے تو ان پر کثرت سے درود بھیجا کر۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کی کہ الٰہی! مجھے محمد (ﷺ) سے آگاہ فرما کہ وہ کون ہیں جن کے بغیر تجھ سے تقرب ہو ہی نہیں سکتا۔ خطاب ہوا:

**لولا محمد و امته لما خلقت الجنة ولاالنار ولاالشمس ولا القمر ولا اليل ولاالنهار ولاملكا مقربا ولا نبيا مرسلا ولا اياك**

یعنی اگر محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کی امت نہ ہوتی تو میں بہشت و دوزخ، چاند وسورج، دن رات، ملائکہ، انبیاء ورسل کسی کو پیدا نہ فرماتا اور نہ تجھے بناتا۔

حضرت خواجہ فریدالدین عطار (637ھ) اپنی مثنوی منطق الطیر میں روح پرورانداز میں فرماتے ہیں:

آفتاب شرع دریائے یقین　　نور عالم رحمتہ اللعالمین
خواجۂ کونین سلطانِ ہمہ　　آفتاب و جان و ایمانِ ہمہ
نورِ او مقصودِ مخلوقات بود　　اصلِ معدومات و موجودات بود

مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی (1317ھ/ 1899ء) اپنی کتاب ''نالۂ امداد غریب'' صفحہ 2 پر یوں فرماتے ہیں۔

سب دیکھو نور محمد کا　　سب بیچ ظہور محمد کا
جبریلِ مقرب خادم ہے　　سب جا مشہور محمد کا

حجتہ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ (550ھ/ 1111ء) دقائق الاخبار میں فرماتے ہیں:

**ومن عرق وجهه خلق العرش و الكرسي واللوح والقلم والشمس و الحجاب والكواكب و ما كان في السماء**

(عرش وکرسی، لوح وقلم، سورج، حجاب، ستارے اور جو کچھ آسمانوں

Marfat.com

میں ہے آپ کے عرقِ روئے مبارک سے پیدا ہوئے۔)

ان آیات و احادیث اور اقوالِ ائمہ سے آفتاب و ماہتاب سے بھی زیادہ روشن ہوا کہ آپ جملہ کائنات سے پہلے ہوئے جیسا کہ حضور علیہ ﷺ نے خود فرمایا:

اول ما خلق الله نوری و کل خلائق من نوری وانا من نورالله

نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ سب سے پہلے رب العالمین نے رحمتہ اللعالمین کے نور کو پیدا فرمایا۔ لہٰذا ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ:

بالیقین نورِ مجسم ہیں محمد مصطفیٰ
اصلِ تخلیقِ دو عالم ہیں محمد مصطفیٰ

تابش قصوری

Marfat.com

# مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

یا حبیب خدا، سرور دوسرا، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
جلوۂ والضحیٰ، چہرۂ مصطفیٰ، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

پیکرِ نور، نور علی نور ہیں، آپ مختار و محبوب و منظور ہیں
آپ کی ہر ادا، باصفا، حق نما، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

تیرا دیدار، دیدار حق بالیقین، تیری گفتار شرح کتاب مبین
تیری رفتار پہ سب اسریٰ فدا، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

عشق طیبہ میرا تجھ کو ہے ڈھونڈتا، مجھ کو تیرے سوا کچھ نہیں سوجھتا
ہو کرم کی نگا، پُر خطا، پُر عطا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

یا حبیب خدا، آپ کے ماسوا کون سنتا ہے فریاد صل علیٰ
غم میں ہوں مبتلا، ساقیا کچھ پلا، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

حسرت دید ہر دم ستائے مجھے، کون احوال میرے سنائے تجھے
آپ سے کیا نہاں، سب عیاں برملا، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

Marfat.com

میرے تاریک دل کو جلا بخشئے میرے قلبِ حزیں کو غذا بخشئے
ہے یہی التجا' میرے مشکل کشا' مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

جامِ عرفان طیبہ پلا دیجئے' دردِ فرقت خدا را مٹا دیجئے
دیجئے نوری چہرے سے پردہ اٹھا' مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

آپ کے میکدے کی سدا خیر ہو' آپ اس کو بھی دیتے ہیں جو غیر ہو
بحرِ جود و سخا ہے رواں آپ کا مرحبا مرحبا مرحبا

ہے یہ تابش قصوری غلام آپ کا' ذکر کرتا ہے یہ صبح و شام آپ کا
ہو مقدر میں اس کے بھی جام آپ کا' مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

Marfat.com

# سایۂ نور

انوار مصطفیٰ ﷺ سے قلب ونظر، بصر و بصیرت کو منور کرنے کے بعد سایۂ مصطفیٰ کا مسئلہ خود بخود حل ہو جاتا ہے کیونکہ نور اور سایہ کا اتفاق نہیں ہوسکتا۔ قادرِ مطلق نے سید عالم ﷺ کو جن بے شمار معجزات سے سرفراز فرمایا ہے ان میں سے ایک عظیم الشان معجزہ یہ ہے کہ آپ کے جسم انور کا سایہ نہیں تھا۔ آج تک کسی ایک بھی مسلمان کا نام پڑھنے سننے میں نہیں آیا جس نے کسی بھی نبی کے معجزہ کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہو، تو پھر خیر البشر ﷺ کے کسی معجزہ سے ایماندار کے انکار کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا۔ اکابر امت نے ملت اسلامیہ کو اس مسئلہ پر بے پناہ مواد عطا فرمایا ہے اختصار کے پیش نظر یہاں چند تصریحات احادیث اور محدثین کرام کے اقوال و ارشادات پیش کیے جاتے ہیں، ممکن ہے منکرین کے لئے خضر راہ ثابت ہوں۔ حضرت امام نسفی (م 701ھ) فرماتے ہیں۔

**قال عثمان رضی اللہ عنہ ان اللہ ما اوقع ظلك على الارض لئلا يضع انسان قدمه على ظلك۔** [1]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر نہ ڈالا تا کہ کوئی انسان اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔

سیدنا امام اعظم کے تلمیذ ارشد حضرت امام عبداللہ بن مبارک اور محدث ابن جوزی راس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں۔

1۔ بحوالہ "باغی ہندوستان" صفحہ 68

Marfat.com

**لم یکن للنبی ﷺ ظل ولم یقم مع الشمس قط الاغلب ضوءہ ضوء الشمس ولم یقم مع سراج قط الاغلب ضوءہ ضوء السراج** [1]

حضور نبی کریم ﷺ کا سایہ نہ تھا' اور نہ کھڑے ہوئے آفتاب کے سامنے مگر یہ کہ آپ کا نور آفتاب کی روشنی پر غالب آ گیا' نہ قیام فرمایا چراغ کی ضیاء میں مگر یہ کہ آپ کے انوار نے اس کی چمک کو مغلوب کر دیا۔

حضرت حکیم الترمذی حضرت ذکوان تابعی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں:

**ان رسول اللہ ﷺ لم یکن یُری له ظل فی شمس ولاقمر** [2]

رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہ دھوپ میں نظر آتا نہ چاندنی میں۔

حافظ الحدیث علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (م 911ھ) الخصائص الکبریٰ میں ایک مستقل باب مرتب فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:

**باب الآیۃ فانه ﷺ لم یکن له ظل فی شمس ولاقمر**

اور پھر اس میں حکیم ترمذی سے حضرت ذکوان کی حدیث نقل فرمانے کے بعد حضرت امام ابن سبع سے اس پر شہادت پیش فرماتے ہیں۔

**قال ابن سبع من خصائصه ﷺ ان ظله کان لا یقع علی الارض وانه کان نورا فکان اذا مشی فی الشمس اوالقمر لا ینظرله ظل** [3]

ابن سبع نے فرمایا کہ حضور ﷺ کے خصائص کریمہ سے ہے کہ آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا کیونکہ آپ نور تھے' جب آپ دھوپ یا چاندنی میں چلتے تو سایہ نہیں دیکھا جاتا تھا۔

---

1۔ جمع الوسائل (للقاری) ج 1' ص 176' زرقانی علی المواہب ج 4 ص 22' شرح شمائل (للمناوی) ج 1 ص 47

2۔ ترمذی' نوادر الاصول' زرقانی ج 4' ص 240 3۔ الخصائص الکبریٰ ج 1' ص 28

Marfat.com

حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ (م 544ھ) یوں ارقام پذیر ہیں:

**وما ذکر من انہ کان لا ظل لشخصہ فی شمس ولا قمر لانہ کان نورا وان الذباب کان لا یقع علیٰ جسدہ ولاثیابہ**[1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کی دلیلوں میں سے یہ دلیل بھی مذکو ہے کہ آپ کے جسم انور کا سایہ آفتاب کی روشنی اور چاند کی چاندنی میں نہیں ہوتا تھا اس لئے کہ آپ نور تھے اور بے شک آپ کے جسم اقدس اور لباس اطہر پر کبھی مکھی نہ بیٹھتی تھی۔

شارح بخاری حضرت امام احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (م 923ھ) سے منقول ہے۔

**لم یکن لہ صلی اللہ علیہ وسلم ظل فی شمس ولاقمر**[2]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ سورج اور چاند کی روشنی میں نظر نہ آتا تھا۔

امام محمد زرقانی شرح میں فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شمس وقمر کی روشنی اور چاندنی میں سایہ نہ ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ **لانہ کان نورا** اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور تھے۔

شیخ حسین بن محمد دیار البکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

**لم یقع ظلہ علی الارض ولایریٰ لہ ظل فی شمس ولاقمر**[3]

آپ کا سایہ زمین پر واقع نہیں ہوا اور نہ سورج اور چاند کی روشنی میں دیکھا گیا۔

حضور امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ (م 450ھ) نے یوں رقم فرمایا۔

**روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا مشی لم یکن لہ ظل**[4]

---

1۔ شفاء شریف ج 1 ص 242 2۔ زرقانی علی المواہب ج 4، ص 220 3۔ کتاب الخمیس
4۔ مفردات امام راغب ص 317

Marfat.com

مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ چلتے تو آپ کا سایہ نہ ہوتا۔

حضرت امام شہاب الدین خفاجی مصری (م 1096ھ) تحریر فرماتے ہیں۔

**لاظل الشخصه ای جسده الشریف اللطیف**

حضور انور ﷺ کے سراپائے لطیف کا سایہ نہیں۔

حضرت علامہ برہان الدین احمد حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

**انه ﷺ اذا مشی فی الشمس او فی القمر لایکون له ظل لشخصه لا نه کان نوراً**[1]

بیشک نبی کریم ﷺ جب سورج یا چاند کی روشنی میں چلتے تو آپ کے جسم انور کا سایہ نہیں ہوتا تھا اس لئے کہ آپ نور ہیں۔

علامہ شہاب الدین احمد بن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

**ومما یؤید انه ﷺ صار نوراً انه کان اذا مشی فی الشمس والقمر ولا یظهر له ظل لانه لایظهر الاللکثیف وهو ﷺ قد خلصه الله من سائر الکثافات الجسمانیة و صیره نورا صرفا لایظهرله ظل اصلا**[2]

نبی کریم ﷺ کے نوری ہونے کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ حضور جب چاند کی روشنی میں چلتے تو آپ کا سایہ ظاہر نہ ہوتا تھا اس لئے کہ سایہ کثیف کا ظاہر ہوتا ہے اور حضور ﷺ کو تو اللہ تعالیٰ نے تمام کثافتوں سے پاک فرما کر آپ کو نورِ خالص بنا دیا تھا اس لئے حضور کا سایہ بالکل ظاہر نہ ہوتا تھا۔

علامہ شیخ محمد طاہر مجمع البحار جلد 3 ص 405، علامہ شیخ سلیمان جمل فتوحات احمدیہ شرح ہمزیہ ص 5، امام احمد مناوی شرح شمائل جلد 1 ص 47، ملا علی قاری

---

1۔ سیرت حلبیہ ج 2 ص 422 2۔ افضل القریٰ ص 72

Marfat.com

جمع الوسائل بشرح الشمائل ج 1 ص 176 میں اسی مضمون کو بالفاظ متقاربہ علی الترتیب اس طرح لائے ہیں:

لایظھرلہ ظل لم یکن لم ﷺ ظل فی شمس ولا قمر لم یکن للنبی ﷺ ظل عن ابن عباس ؓ لم یکن لہ ﷺ ظل

اسی طرح سیرت شامی میں صاحب شامی یہی مضمون ارقام فرماتے ہیں' یونہی امام فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر میں اظہار خیال فرمایا ہے۔ سیرت حلبیہ ج 2 ص 94 پر امام تقی الدین سبکی کا یہ شعر بھی اسی عقیدہ پر شاہد ہے

لقد نزہ الرحمٰن ظلك ان یریٰ
علی الارض ملقی فانطویٰ لمزیۃ

رحمان نے آپ کے سایہ کو زمین پر واقع ہونے سے پاک فرما دیا اور پامالی سے محفوظ رکھنے کے لئے آپ کی عظمت و فضیلت کی بناء پر اسے لپیٹ دیا۔

صاحب الوفاء کی یہ حقیقت افروز رباعی بھی ملاحظہ فرمائیے:

ما جر لظل احمد اذیال
فی الارض کرامۃ کما قد قالوا
ھذا عجب وکم بہ من عجب
والناس لظلہ جمیعا قالوا

حضور سید عالم ﷺ کے سایہ کا دامن بسبب بزرگی زمین پر نہیں کھینچا گیا' یہ بات کس قدر تعجب خیز ہے کہ تمام لوگ آپ کے زیر سایہ آرام بھی فرماتے ہیں۔

اس روح پرور ایمان افروز رباعی کو علامہ خفاجی علیہ الرحمۃ نسیم الریاض ج 3 ص 319 میں لائے ہیں اور پھر نتیجہ کے طور پر تحریر فرماتے ہیں۔

Marfat.com

**وقد نطق القرآن بانه النور المبین و کونه بشرا الاینافیه**

اس پر قرآن کریم شاہد و ناطق ہے کہ حضور علیہ نور مبین اور حضور کا جامہ بشریت میں ہونا سایہ نہ ہونے کے منافی نہیں۔

امام ربانی حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ یوں ارقام پذیر ہیں۔

"ناچار او را سایہ نبود نیز در عالم شہادت سایۂ ہر شخص از شخص لطیف تراست و چوں لطیف تر ازوے در عالم نباشد او را سایہ چہ صورت دارد[1]"

بیشک نبی کریم علیہ کا سایہ نہیں تھا کیونکہ اس جہان میں ہر شخص کا سایہ اس سے زیادہ لطیف ہے اور نبی کریم علیہ سے زیادہ لطیف جہاں میں کچھ بھی نہیں تو پھر آپ کے لئے سایہ کس وجہ سے ہوسکتا ہے۔

نیز ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

"ہرگاہ محمد رسول اللہ علیہ از لطافت ظل نبود خدائے محمد چگونہ ظل باشد[2]"

جب محمد رسول علیہ کے لئے بسبب لطیف ہونے کے سایہ نہیں ہے تو محمد رسول اللہ علیہ کے خدا کے لئے سایہ کیسے ہوسکتا ہے۔"

**لم یخلق الرحمٰن مثل محمد**

**ابدا و علمی انہ لایخلق**

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ علیہ کی مثل پیدا ہی نہیں کیا اور میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ پیدا ہی نہیں کرے گا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ یوں تحریر فرماتے ہیں۔

نبود مرا آن حضرت را سایہ نہ در آفتاب و نہ در قمر **رواه الحکیم الترمذی عن ذکوان فی نوادر اصول الیٰ ان قال** و نور یکے از اسمائے آنحضرت است و نور را سایہ نباشد[3]

---

1۔ مکتوبات شریف ج 2 ص 187 2۔ مکتوبات شریف ج 2 ص 237 3۔ مکتوبات شریف ج 2 ص 187

Marfat.com

آنحضرت ﷺ کا سایہ شمس وقمر کی روشنی میں نہ تھا اسے حکم ترمذی نے نوادر الاصول میں ذکوان سے روایت کیا جبکہ کہا گیا کہ آپ کے اسمائے گرامی سے آپ کا ایک نام نور ہے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

نیز دوسرے مقام پر فرماتے ہیں

ونمی افتاد آنحضرت را سایہ بر زمین کہ محل کثافت ونجاست است و دیدہ نہ شد او را سایہ در آفتاب (الی ان قال) چون آنحضرت ﷺ عین نور باشد نور را سایہ نباشد[1]

آنحضرت ﷺ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا اس لئے کہ سایہ محل کثافت ونجاست ہے اور آپ کا سایہ سورج کی روشنی میں بھی نہ دیکھا گیا (الی ان قال) آنحضرت ﷺ کے لئے سایہ نہیں تھا اس لئے کہ آپ نور ہیں اور نور کے لئے سایہ نہیں ہوتا۔

اس طرح مدارج النبوۃ ج 2 ص 61 میں ہے۔

عثمان بن عفان گفت کہ سایہ شریف تو بر زمین نمی افتد کہ مبادا بر زمین نجس افتد۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کی کہ حضور کا سایہ شریف زمین پر واقع نہیں ہوتا کہ کبھی پلید زمین پر واقع نہ ہو جائے۔

نیز معارج النبوۃ رکن چہارم ص 100 میں حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ سے ہے۔

ذی النورین گفت باں دلیل کہ خدائے تعالیٰ روا نمی دارد کہ سایہ تو بر زمین افتد سبب او آنست کہ مبادا زمین نجس باشد با آنکہ کسے پائے قدم بر سایہ تو نہد

حضرت ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم ﷺ سے عرض کہ کہ خدا تعالیٰ

---

1۔ مکتوبات شریف ج 2 ص 237

Marfat.com

یہ جائز نہیں رکھتا کہ آپ کا سایہ زمین پر واقع ہو اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ آپ زمین پلید ہو یا کوئی آپ کے سایہ پر قدم رکھے)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی مضمون کو بایں الفاظ درج فرماتے ہیں:

از خصوصیا تیکہ آنحضور ﷺ را در بدن مبارکش دادہ بودند کہ سایہ ایشان بر زمین نمے افتاد[1]

جو خصوصیتیں نبی کریم ﷺ کے بدن مبارک میں عطا کی گئی تھیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ آپ کا سایہ زمن پر نہ پڑتا تھا۔

شیخ المفسرین حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

می گویند کہ رسولِ خدا را سایہ نبود۔[1]

(اولیاء امت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا سایہ نہ تھا)

الفاضل الکامل ملا محمد معین الواعظ کاشفی الہروی رحمۃ اللہ علیہ یوں رقم طراز ہیں:

**قال العلماء قدس ارواحھم کان فی نفسه علیه السلام عشر معجزات یعلم به کل من له عقل انه رسول الله صلی الله علیه واٰله وسلم۔**

یعنی درذاتِ بابرکات آنخضرت ﷺ وہ چیز بود از معجزات و آیہ برسالت او، اول آنکہ ذاتِ بابرکات مقدس نبوی ﷺ چندانکہ در آفتاب تردد کردے و در ماہتاب آمد و شد نمودے سایہ وے بر زمین نمی افتاد زیرا کہ آنخضرت ﷺ اصلا سایہ نبود دردریں باب اشارت چند حکمت گفتہ اند یکے آنکہ چوں ذاتِ بابرکاتش نوری بود و مجسم گشتہ و تمامی نیرات از ذات عالی صفات او استفاضۂ انور صوری و معنوی نمودہ وظلم چوں از ظلمتے خالی نیست ملایم ذاتِ نورانی صفات آں

1۔ تفسیر عزیزی پارہ م ص 219 2۔ تذکرۃ الموتی والقبور ص 31

Marfat.com

آفتاب فلک سرور و خورشید سپہر پیغمبری ﷺ نبود۔

ذات تو خورشید سپہر صفاست لاجرمش سایہ نہ اندر قفاست
سایہ چساں با تو کند ہمسری رو کہ تو خود سایہ نور الٰہی

## حکمت دیگر

آنکہ نورِ آفتاب لمعۂ بود از نورِ ذاتِ عالی صفات آنحضرت ﷺ و در انارۂ نورِ او غالب بود بر نورِ آفتاب تا بمرتبہ کہ آفتاب عکسے بود از سایۂ وجود با وجود او۔

اے خواجہ کہ عشق ازلی مایۂ تست بر ہفت فلک کمینہ یک پایۂ تست
جسمت ز لطافت چوندارد سایہ زانست کہ آفتاب در سایۂ تست

## حکمتِ دیگر

آنکہ در ظل ہر چیزی مثلِ اوست چوں آنحضرت راصلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از زمانِ ایجاد خلق تا وقت افناء آں مثل و نظیر نبود لاجرم سایہ کہ مثل شخص است از ذات آنحضرت ﷺ مختفی است۔

سایہ چوں با شخص کند ہمسری نیست ترا درخور و مہ ہمسری
چونکہ نظیرت نبود در جہاں سایہ ترانیست ازاں ہمعناں

## حکمتِ دیگر

آنست کہ زمین از آلائش خالی نیست حق تعالیٰ نمی خواست کہ سایہ ذاتِ پاک محمدی ﷺ بر خاک افتد نباید کہ بر جائے ناپاک افتد صیانت ایں معنیٰ نمودہ بدیں خصیصہ اش مخصوص گردانید۔

سایہ ندیدت بر زمیں ہیچ کس نور بود سایۂ خورشید و بس
جانب آز الائش تن پاک بود سایہ نینداخت بریں خاک بود

Marfat.com

## حکمتِ دیگر

آنکہ ظل ظلیل و سایۂ نبیل آں پیغامبر بالتجبیل علیہ الصلوۃ والسلام برزمین افتادی و اقدام کافراں و منافقاں برآں محل رسیدی مناسب علو مرتبت و رفعت و منزلتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبودی لاجرم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلال احدیت جل و علا سایہ گرانمایہ آنحضرت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ازیں نوع اہانت و صیانت فرمود کہ **ولا یقع ظلہ علی الارض**۔

من آں نیم کہ قدم برقدم نہم لیکن
بہر زمین کہ تو می نہی سرم آنجاست

## حکمتِ دیگر

آنکہ چنانکہ در دنیا دعای خود را از برائے شفاعتِ امت ذخیرہ ساخت چنانچہ فرمود **لکل نبی دعوۃ مستجابۃ و انما حساب دعوتی شفاعتی لاھل الکبائر من امتی** ہم چنیں سایۂ خود را در دنیا ذخیرہ ساخت از برائے آفتاب قیامت گزاشت[1]

حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کس خوبصورت انداز سے ارشاد فرماتے ہیں۔

چوں فناش از فقر پیرایہ شود
او محمد وار بے سایہ شود[2]

اس کی شرح میں مولانا بحرالعلوم ارقام پذیر ہیں کہ:

"درمصرعۂ ثانی اشارہ بہ معجزۂ آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم کہ آں سرور را سایہ نمی افتاد۔"

---

1- تتمہ معارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ ص 13-12    2- مثنوی شریف دفتر پنجم

Marfat.com

(دوسرے مصرعہ میں سرور عالم ﷺ کے مشہور معجزہ کی طرف اشارہ ہے کہ حضور کا سایہ نہیں تھا)

امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس مسئلہ پر بڑی موثر اور مدلل تصانیف موجود ہیں جن میں بڑی وضاحت سے تحریر کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے جسم انور کا سایہ نہیں کیونکہ آپ نورِ مبین ہیں اور نور کا سایہ نہیں۔ اسی طرح آپ نے اپنے نعتیہ کلام میں اس مشہور معجزہ کو نہایت ایمان پرور الفاظ میں منظوم فرمایا۔ تفصیل کے لیے دیکھئے آپ کی گرانقدر تصانیف میں سے قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام، نفی الفی عمن استنار بنورہ کل شئی صلاۃ الصفانی نور المصطفیٰ، ہدی الحیران فی نفی الفئی عن سید الاکوان اور حدائق بخشش وغیرہ۔ البتہ یہاں آپ کے والد ماجد امام الاصفیاء حضرت مولانا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کی ایک حسین و جمیل تحریر پیش کی جاتی ہے جس میں اس مسئلہ کو وہ ایسے رنگ میں لائے ہیں کہ سبحان اللہ! ذرا اندازِ بیان کی خوبی و لطافت دیکھئے اور اپنے عقیدے کو جلا بخشئے:

''سایہ بلند پایہ اس قدر زیبا کا عنقاء قاف نایابی ہے یا سرمۂ چشم عدم، اور ظل ہمایوں اس سایۂ خدا کا عین نور یا نورِ عین نیر اعظم، ماہِ منور کے قریب اندھیرا کسی نے دیکھا ہے؟ اور مہر انور کے پاس سایہ کب آسکتا ہے؟

فتادہ سایہ ازاں خورشید رخ دور
کہ باہم راست ناید ظلمت و نور

اگر جسم نورانی کے لیے سایہ فرض کیا جائے تو نور کے سوا کیا نظر آئے گا، اگر وہ سایہ دیدۂ اہل بصیرت میں نہ سماتا نورِ معرفت انہیں نظر آتا؟ اور جو وہ ظلِ ہمایوں آئینہ مہر و مہ میں منعکس نہ ہوتا آسمان انہیں آنکھ کا تارا نہ بناتا، مقام اس قامت سراپا عظمت کا اس سے برتر اور

Marfat.com

اعلیٰ ہے کہ ہمسر اس کا پایا جائے اور مرتبہ اس جسم مبارک کا اس سے
بہت بالا ہے کہ پیرو اس کا جا کر افتادہ نظر آئے۔
یا ایھا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و الہ اللھم
صل علیٰ نور الھدیٰ بدرالدجی وسلم تسلیما۔" [1]
مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی یوں لکھتے ہیں:
وحق تعالیٰ جناب سلامہ علیہ رانور فرمود و بہ تواتر ثابت شد کہ آں
حضرت عالی سایہ نداشتند و ظاہراست کہ بجز نور ہمہ اجسام ظل می
دارند۔ [2]
(اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور فرمایا نیز یہ تو
اتر سے ثابت ہے کہ آپ کا سایہ نہیں تھا کیونکہ آپ نور ہیں اور نور
کے سوا تمام اجسام سایہ رکھتے ہیں)
مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کا بیان بھی ملاحظہ ہو:
"یہ جو مشہور ہے کہ سایہ نہ تھا حضور ﷺ کا، تو یہ بعض روایات سے
معلوم ہوتا ہے گو وہ ضعیف ہیں مگر فضائل میں متمسک بہ ہو سکتی ہیں۔ [3]
دوسری جگہ یہ الفاظ ملتے ہیں:
"یہ بات مشہور ہے کہ ہمارے حضور ﷺ کے سایہ نہیں تھا (اس لیے
کہ) ہمارے حضور ﷺ سرتاپا نور ہی نور تھے، حضور ﷺ میں ظلمت
نام کو بھی نہ تھی اس لیے آپ کے سایہ نہ تھا کیونکہ سایہ کے لیے ظلمت
لازمی ہے۔" [4]
لگے ہاتھوں مفتی دیوبندی جناب عزیز الرحمٰن کے قلم سے ایک فتویٰ بھی دیکھ لیجیے:

---

1۔ سرور القلوب فی ذکر المحبوب ص 81 2۔ امداد السلوک ص 85
3۔ میلاد النبی ج 4، الربیع فی الربیع ص 576
4۔ شکر النعمۃ بذکر الرحمۃ ص 39 (بحوالہ ذکر جمیل از مولانا محمد شفیع اوکاڑوی)

Marfat.com

سوال 1464: وہ کون سی حدیث ہے جس میں یہ ہے کہ رسول مقبول ﷺ کا سایہ زمین پر واقع نہیں ہوتا تھا؟

الجواب

امام سیوطی نے خصائص کبریٰ میں آنحضرت ﷺ کا سایہ زمین پر واقع نہ ہونے کے بارے میں یہ حدیث نقل فرمائی:

اخرج الحکیم الترمذی عن ذکوان ان رسول ﷺ لم یکن یرٰی له ظل فی الشمس والقمر الخ

اور تواریخِ حبیب الٰہ میں مفتی عنایت احمد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ آپ کا بدن نور تھا اسی وجہ سے آپ کا سایہ نہ تھا۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے سایہ نہ ہونے کا خوب نکتہ لکھا ہے اس قطعہ میں

پیغمبر ما نداشت سایہ    تاشک بدل یقیں نیفتد
یعنی ہر کس کہ پیروِ اوست    پید است کہ پا زمیں نیفتد

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عزیز الرحمٰن عفی[1]

حافظ محمد لکھوی وہابی یوں ارقام طراز ہیں: [2]

خدائے تعالیٰ در آخر سورۂ انبیاء، پ 17 فرمود وما ارسلنك الا رحمة للعلمين یعنی نہ فرستادہ ایم ترا یا محمد مگر رحمت برائے جہانیاں، پس گویا سایۂ آنحضرت ﷺ ہمیں ست ہر کہ قابلِ رحمت است زیر سایہ اوز در آید و مصنف سیزدہ وجہ بیان کردہ برائے عدم سایہ آں حضرت ﷺ در سیزدہ بیت کہ از قولِ او ع:

اس رحمت عالم سندا سایہ دھرتی مول نہ پوندا

1۔ عزیز الفتاویٰ ج 6 ص 202

2۔ درشیر طریقت بر حاشیہ شہباز شریعت

Marfat.com

تا قولہ: ع

بس کر، نور محمد کیونکر سایہ سرور کھرا

1۔ یکے آنکہ تا کافرے یا منافقے براں پائے نہ نہند۔

2۔ دوم آنکہ سایہ خالی از ظلمت و تاریکی نباشد و جسم آں حضرت ﷺ نورانی است۔

3۔ آنکہ سایۂ خود را ذخیرہ داشتہ کہ در حدیث بخاری و مسلم مسطور است

4۔ آنکہ سایۂ او رحمت است۔

5۔ آنکہ آں حضرت ﷺ پیشوائے جہاں ست مبادا کہ سایہ پیشِ او شود۔

6۔ آنکہ سایہ ہر چیز نزدیک او باشد و سایہ تاریک است و آں حضرت روشن ترینِ جملہ اشیاء ست، پس مناسب نیست کہ تاریکی نزدیک انوار آید۔

7۔ آنکہ دلیل سایہ آفتاب و سایہ ہر چیز بہ بلند شدن آفتاب گم میگردد و مناسب نبود کہ آفتاب سایۂ آں حضرت ﷺ را کم سازد۔

8۔ آنکہ در علم الٰہی مردم دو گروہ اند قولہ تعالیٰ فریق فی الجنة و فریق فی السعیر پس مناسب نبود کہ در سایہ آں حضرت ﷺ کسے در آید۔

9۔ آنکہ سایہ ہر شخصے بہ سجدہ باشد بر زمین و اکثر شخصہا خود از سجدہ محروم مے باشند و آں حضرت ﷺ سردارِ رکوع و سجود کنندگان بود پس حاجت سجود سایہ نبود۔

10۔ آنکہ خدائے تعالیٰ مومنانِ را از ظلمت بر آوردہ بسوئے نور مے آرد و اگر آنحضرت ﷺ را سایہ ظاہر بودے عکس ایں امر شد۔

11۔ آنکہ بر جوہر صافی را سایہ روشن تر باشد و آنحضرت انوار ہمہ بودند۔

12۔ آنکہ سایہ ہر کسے بر زمین بہ سایہ دیگرے می آمیز دو مناسب نبود کہ سایہ دیگراں بیامیزد۔

13۔ آنکہ سایہ ہر چیز صافی صافی می نماید و ہر چیزے ناپاک ناپاک مے نماید پس مناسب نبود کہ سایہ آنحضرت ﷺ ناپاک نماید (واللہ تعالیٰ اعلم)

''مسئلہ سایہ'' میں حضرت فقیہ اعظم استاذی المکرم مولانا الحاج ابوالخیر محمد نور

Marfat.com

اللہ نعیمی دامت برکاتہم نے مذکورہ فارسی عبادت کا اردو ترجمہ فرمایا ہے، تبرکا اس کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''مولانا نورمحمد صاحب جوڑوی نے اپنی مشہور کتاب ''شہبازِ شریعت ص 210 و 211 کے تیرہ شعروں میں سایہ نہ ہونے کی۔ تیرہ دلیلیں بیان کی ہیں جن کی تفصیلی تقریر جناب حافظ محمد صاحب لکھی والے اس حاشیہ ''شیر طریقت'' میں بایں الفاظ ذکر فرماتے ہیں:

'(اوہ رحمت الخ) خدا تعالیٰ نے قرآن مجید سورہ انبیاء کے آخر میں فرمایا ہے۔

**وما ارسلنك الا رحمة للعلمين۔**

یعنی اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو مگر رحمت واسطے جہانوں کے، پس گویا سایہ آنحضرت کا یہی ہے اس لیے کہ جو شخص قابلِ رحمت ہے وہ اس سایہ کے نیچے آجاتا ہے۔ مصنف نے آنحضرت کے سایہ نہ ہونے کے بارے میں تیرہ وجوہ تیرہ بیتوں میں بیان کی ہیں، ابتداء ان تیرہ بیتوں کی اس مصرعہ سے ہے۔ ع

بس کر نور محمد کیونکر سایہ سرور کتھرا

پھر تیرہ وجوہ ایک ایک بیان کرتے ہیں:

1۔ یہ کہ کافر یا منافق اس سایہ پر پاؤں نہ رکھے۔

2۔ یہ کہ سایہ تاریکی اور سیاہی سے خالی نہیں ہوتا اور آنحضرت کا جسم نورانی ہے۔

3۔ یہ کہ اس نے اپنا سایہ واسطے آخرت کے ذخیرہ رکھا ہے جیسا کہ اپنی دعا کی شفاعت کے لیے ذخیرہ رکھا چنانچہ حدیث بخاری و مسلم میں لکھا ہوا ہے۔

4۔ یہ کہ سایہ اس کا رحمت ہے۔

5۔ یہ کہ آنحضرت جہان کے پیشوا ہیں ایسا نہ ہو کہ سایہ ان کے آگے ہو۔

6۔ یہ کہ سایہ ہر چیز کا اس کے نزدیک ہوتا ہے اور سایہ تاریک ہے اور آنحضرت تمام چیزوں سے زیادہ روشن ہیں، پس مناسب نہیں کہ تاریکی

Marfat.com

اس کی اس کے نزدیک آئے۔

7۔ یہ کہ سایہ کی دلیل آفتاب ہے اور سایہ ہر چیز کا بسبب بلند ہونے آفتاب کے کم ہو جاتا ہے اور مناسب نہ تھا کہ آفتاب آنحضرت کے سایہ کو کم کر دے۔

8۔ یہ کہ علم الٰہی میں لوگ دو گروہ میں **فریق فی الجنة و فریق فی السعیر** یعنی ایک گروہ جنتی اور ایک گروہ دوزخی، پس مناسب نہ تھا کہ کوئی شخص اس کے سائے کے نیچے آئے اور پھر دوزخی ہو جائے۔

9۔ یہ کہ سایہ ہر شخص کا زمین پر سجدہ میں ہوتا ہے اور اکثر لوگ آپ ہی سجدہ سے محروم ہوتے ہیں اور آنحضرت رکوع اور سجود کرنے والوں کے سردار تھے پس حاجت سجود سایہ کی نہ تھی۔

10۔ یہ کہ خدا تعالیٰ مومنوں کو تاریکی سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور اگر آنحضرت کا سایہ ظاہر ہوتا تو اس کا عکس ہوتا۔

11۔ یہ کہ جوہر صافی کا سایہ بہت روشن ہوتا ہے اور آنحضرت سب سے زیادہ روشن تھے۔

12۔ یہ کہ سایہ ہر ایک دوسرے کے سایہ سے مل جاتا ہے اور مناسب نہ تھا کہ آنحضرت کا سایہ دوسروں کے سایہ سے خلط ملط ہوتا۔

13۔ یہ کہ صاف چیز پر سایہ صاف دکھائی دیتا ہے اور ناپاک چیز پر سایہ بھی ناپاک نظر آتا ہے پس مناسب نہ تھا کہ آنحضرت کا سایہ ناپاک دکھائی دیتا۔"

ان عبارات سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ صحابہ کرام، تابعین، مجتہدین، آئمہ کرام، محدثین و مفسرین عظام، علماء و صوفیاء اور اولیاء اللہ کا مذہب و عقیدہ یہ ہے کہ حضور پرنور ﷺ کا جسم انور بے سایہ تھا۔

کائنات حُسن میں وہ جلوہ فرما ہوگئے
جن کی صورت حق نما ہے جن کی سیرت حق نما

(تابش قصوری)

Marfat.com

# میلادِ نور صلی اللہ علیہ وسلم

## صحابہ کرام اور محفل میلاد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ بَيْتِهٖ وَقَائِعَ وِلَادَتِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم لِقَوْمٍ فَيَسْتَبْشِرُوْنَ وَيَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ فَاِذَا جَآءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ حَلَّتْ لَكُمْ شَفَاعَتِيْ

(الدار المنظم فی مولد النبی الاعظم)

تنویر لابی الخطاب الاندسی ذکرہ الزرقانی۔

ایک دن وہ اپنے گھر ایک اجتماع سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے واقعات بیان فرما رہے تھے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بڑے محظوظ ہو کر حمدِ الٰہی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ (وسلام) پڑھ رہے تھے کہ اسی اثناء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: تمہارے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

## صحابہ کرام اور تعلیم میلاد

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

مَرَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰى بَيْتِ عَامِرِ نِ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ يُعَلِّمُ وَقَائِعَ وِلَادَتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِاَبْنَائِهٖ وَعَشِيْرَتِهٖ وَيَقُوْلُ هٰذَا الْيَوْمُ هٰذَا الْيَوْمُ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ

Marfat.com

اللّٰهِ فَتَحَ لَكَ اَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَكَ وَمَنْ فَعَلَ فِعْلَكَ نَجٰى نَجَاتَكَ۔ (حوالہ مذکور)

نبی کریم ﷺ کی معیت میں، میں حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر گیا وہ اپنے گھر اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں کو واقعات ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کی تعلیم دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ یہی وہ دن ہے یہی وہ دن ہے جس دن حضور ﷺ جلوہ گر ہوئے، پس حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے اور تمام فرشتے تمہاری مغفرت کی دعائیں مانگ رہے ہیں اور جو شخص تیری طرح (محفل میلاد) منعقد کرے گا وہ تیری طرح نجات پائے گا)

فائدہ: ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا ہے کہ محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ صحابہ کرام کا معمول تھا اور عین ولادت باسعادت کے دن یعنی 12 ربیع الاول شریف کو بھی محفل میلاد کا انعقاد صحابہ کرام کی سنت ہے۔

## ستاروں کی بارش

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اس رات مجھے ہر چیز سورج کی طرح روشن دکھائی دیتی تھی، میں نے ستاروں کو دیکھا تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے میری طرف چلے آ رہے ہیں۔

## نور ہی نور

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت میں حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی خدمت انجام دے رہی تھی

Marfat.com

کہ میں نے دیکھا آپ کا نور چراغ کی روشنی پر غالب آ گیا' میں نے اس وقت دس نشانیاں دیکھیں۔

1۔ جب آپ پیدا ہوئے تو سب سے پہلے آپ نے سجدہ کیا۔

2۔ سجدہ سے سر اٹھاتے ہی فصیح و بلیغ انداز میں کہا:

لَا اِلٰهَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

3۔ میں نے کاشانہ نبوت کو آپ کے چہرہ انور کے نور سے نور و نور پایا۔

4۔ میں نے آپ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو ہاتف نے آواز دی: اے صفیہ! تم تکلیف نہ اٹھاؤ ہم نے اپنے حبیب پاک کو پاک وطاہر پیدا فرمایا ہے۔

5۔ میں نے معلوم کرنا چاہا کہ لڑکی ہے یا لڑکا' تو میں نے دیکھا آپ مختون اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔

6۔ میں نے کپڑے میں لپیٹنے کے لئے اٹھایا تو آپ کی پشت پر مہر نبوت تھی۔

7۔ آپ کے کندھوں کے درمیان تحریر تھا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

8۔ وہاں سے میں نے آپ کے انوار سے بصرہ و شام کے محلات دیکھے۔

9۔ آپ کی آنکھیں سرگیں اور چہرہ متبسم تھا۔

10۔ کاشانہ اقدس پر نورانی پرچم لہراتا نظر آیا۔

## بُت سرنگوں ہو گئے

حضرت عبدالمطلب بیان فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کی شب طواف کعبہ میں مصروف تھا' نصف رات گزر رہی تھی کیا دیکھتا ہوں کہ مقام ابراہیم کی جانب بیت اللہ شریف سجدے کر رہا ہے اور اللہ اکبر کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں' پھر آوازیں سنائی دیں کہ اب میں مشرکوں کی نجاستوں اور زمانہ جہالت کی ناپاکیوں سے پاک وصاف کر دیا گیا ہوں' پھر وہاں پر تمام

Marfat.com

بت سرنگوں دیکھے۔ ہبل کی طرف دیکھا جو سب سے بڑا تھا وہ بھی اوندھے منہ ایک پتھر پر گرا پڑا ہے' پھر صفا پر آیا وہاں خوشی و مسرت سے شور سنائی دے رہا تھا مگر آواز دینے والے نظر نہیں آ رہے تھے' ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ پرندوں کی صورت میں ملائکہ مکہ مکرمہ پر بادل کی طرح چھائے ہوئے ہیں اور پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ محمد ﷺ پیدا ہو چکے ہیں' پھر میں کاشانہ آمنہ کی طرف آیا' دروازہ بند تھا' میں نے کہا دروازہ کھولئے' حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابا جان! محمد کی ولادت باسعادت مبارک ہو۔ میں نے کہا: ذرا میرے پاس لائیے تا کہ زیارت سے شادکام ہو لوں۔ بولیں ابھی اجازت نہیں۔ پھر میں نے کہا: آمنہ! تین دن اس سعادت مند فرزند کو دکھایئے گا نہیں۔ پھر میں نے ایک نقاب پوش کو دیکھا جو تلوار لئے کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے۔ عبدالمطلب! واپس جایئے تا کہ ملائکہ مقربین اور تمام علیین تیرے شہزادے کی زیارت سے فارغ ہو جائیں' اس پر میرا جسم لرزنے لگا اور میں فوراً باہر نکلا تا کہ قریش کو حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت کی خبر دوں لیکن ہفتہ بھر میری زبان بندھی رہی' میں کسی سے بات بھی نہ کر سکا۔

## یہودی بوکھلا اٹھے

جس رات حضور خاتم النبیین ﷺ جلوہ افروز ہوئے اس دن مکہ کا ایک یہودی قریش سے پوچھنے لگا: کیا پیر کو تمہارے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا ہمیں خبر نہیں۔ پھر کہنے لگا: پیر کو اس امت کا رسول پیدا ہوا ہے جس کے کندھوں کے درمیان چند خوبصورت بال ہوں گے دو رات تک وہ دودھ نہیں پیئے گا کیونکہ کوئی اسے دودھ پینے سے روک رکھے گا۔ قریش اس مجلس سے گھروں میں گئے تو انہیں پتا چلا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے ہاں خدا تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے اور اس کا نام محمد (ﷺ) رکھا ہے۔ قریش نے یہ خبر یہودی کو پہنچائی تو وہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر آیا۔ جب آپ کی زیارت سے مستفید ہوا تو

Marfat.com

آپ کے کندھوں کے درمیان وہ علامات دیکھیں تو اس کے ہوش اُڑ گئے۔ جب ہوش آیا تو اس نے کہا: خدا کی قسم! بنی اسرائیل سے نبوت رخصت ہو کر قریش کی طرف آ گئی اور وہ بوکھلا کر کہنے لگا: بخدا! یہ تم پر ایسا غلبہ پائے گا کہ مشرق و مغرب تک کے لوگ جان لیں گے۔

## جھنڈے لہرانے لگے

حضرت سید آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ولادت باسعادت کے وقت میری آنکھوں کے سامنے سے حجاب اٹھا لئے یہاں تک کہ میں نے مشرق و مغرب دیکھ لئے۔ اسی اثناء میں میں نے تین جھنڈے دیکھے' ایک مشرق میں' دوسرا مغرب میں اور تیسرا کعبہ کی چھت پر۔ بروایتِ دیگر اپنے مکان کی چھت پر ایک جھنڈا' دوسرا کعبہ مقدسہ پر' اور تیسرا بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ پر لہراتے دیکھا۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضور کی ولادت باسعادت کے وقت میرے لئے ایسا نور چمکا کہ شام تک کے محلات روشن ہو گئے۔ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت اتنے کثرت سے نشانات مروی ہیں جن کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک و مقدس روز کی برکات سے بہرہ ور ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

## فرمان ابنِ جوزی محدث

آپ اپنی ایک تصنیف "بیان المیلاد النبوی" میں فرماتے ہیں کہ یہ عمل حسن ہمیشہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً (مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ) کے علاوہ مصر' یمن' شام اور تمام بلادِ عرب نیز مشرق و مغرب ہر جگہ کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری ہے۔ لوگ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلیں قائم کرتے ہیں۔ ماہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی خوشیاں مناتے' غسل کرتے' عمدہ لباس پہنتے' زیب و زینت اور

Marfat.com

آراستگی کرتے' عطر و گلاب چھڑکتے' سرمہ لگاتے اور ان ایام میں خوب خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں' جو کچھ میسر آتا ہے (نقد و جنس وغیرہ) میں سے خوب دل کھول کر لوگوں پر خرچ کرتے ہیں۔ میلاد مصطفیٰ ﷺ کے سننے اور پڑھنے پر بہت شان و شوکت سے اہتمام کرتے ہیں اور اس اظہار مسرت و خوشی کی بدولت خوب اجر و ثواب حاصل کرتے ہیں۔ محفل میلاد مبارک کے تجربات میں سے یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ جہاں یہ محفل پاک منعقد کی جاتی ہے وہاں خوب خیر و برکت ہوتی ہے' سلامتی و عافیت' کشادگی رزق اور مال دولت' اولاد' پوتوں' نواسوں میں زیادتی ہوتی ہے' آبادی اور شہروں میں امن و امان اور سلامتی' گھروں میں سکون و قرار حضور کریم ﷺ کی محفل کی برکت سے رہتا ہے۔

## یہودی عورت کا ایمان اور محفل میلاد

ابن جوزی اس بیان کے بعد ایک نہایت ہی روح پرور ایمان افروز واقعہ تحریر فرماتے ہیں پڑھیے اور اپنے یقین کی دولت میں اضافہ کیجیے:

بغداد شریف میں ایک شخص ہر سال میلاد النبی ﷺ کی محفل سجاتا' اس کے پڑوس میں ایک یہودی عورت انتہائی سخت اور متعصب رہتی تھی' ایک دن اس نے بڑے تعجب سے اپنے شوہر سے کہا کہ ہمارے اس مسلمان پڑوسی کو کیا ہو گیا جو ہمیشہ اس مہینہ میں اپنی بہت بڑی دولت' مال و زر فقراء اور مساکین پر خرچ کر دیتا ہے اور قسم قسم کے کھانے تیار کر کے کھلاتا ہے' اس کے شوہر نے کہا کہ غالباً یہ مسلمان یہ گمان رکھتا ہے کہ اس کے نبی ﷺ اس ماہ میں پیدا ہوئے ہیں اور یہ خوشی ان کی ولادت باسعادت کے سبب کرتا ہے اس کا خیال ہے کہ ان کے نبی ﷺ اس خوشی و مسرت سے خوش ہوتے ہیں لیکن یہودیہ نے اس بات کو تسلیم نہ کیا' اور جب رات ہوئی تو اس عورت نے خواب دیکھا کہ ایک بہت ہی نورانی شخصیت تشریف فرما ہے اور اس کے ساتھ صحابہ کرام کی ایک بہت بڑی جماعت

Marfat.com

ہے' عورت نے یہ دیکھا تو بڑی متعجب ہوئی' خواب ہی میں ایک صحابی سے پوچھا یہ کون سی شخصیت ہے جنہیں میں تم لوگوں میں سب سے زیادہ معزز اور بزرگ دیکھ رہی ہوں؟ انہوں نے فرمایا: یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ عورت نے کہ اگر میں ان سے کچھ عرض کروں تو جواب عطا فرمائیں گے؟ صحابہ نے فرمایا: ہاں۔ تو اس نے حضور نبی کریم ﷺ کی طرف بڑھنے کا ارادہ کیا۔ قریب آئی' سلام عرض کر کے کہا: یارسول اللہ۔ حضور نے فرمایا: اے اللہ کی بندی! لبیک۔ اس پر یہودیہ بے اختیار رو پڑی اور کہنے لگی آپ مجھے اس طرح کیوں نواز رہے ہیں جبکہ میں آپ کے دین پر نہیں ہوں۔ اس پر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے اس لئے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت دینے والا ہے۔ اس نے عرض کی: پھر میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر اس کی آنکھ کھل گئی' وہ اپنے اس خواب سے بے حد مسرور اور انتہائی خوش تھی کہ اس نے سید الانام ﷺ کی زیارت پائی اور مشرف بہ اسلام ہوئی۔ اس نے خواب ہی میں عہد کر لیا تھا کہ اگر صبح کی تو اپنا تمام مال و زر صدقہ کر دوں گی اور محفل میلاد کروں گی۔ پھر جب اس نے صبح کی اور اپنے عہد کو پورا کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے دیکھا کہ اس کا شوہر بھی نہایت خوش و خرم ہے اور اپنا تمام مال و زر قربان کرنے پر آمادہ ہے۔ اس وقت اس نے اپنے شوہر سے کہا کیا بات ہے کہ میں تمہیں ایک نیک ارادے میں راغب دیکھ رہی ہوں۔ یہ کس کے لئے ہے؟ شوہر نے اپنی عورت سے کہا: یہ تصدق اس ذات گرامی کے لئے ہے جس کے دست مبارک پر تم آج رات اسلام لا چکی ہو۔ عورت نے کہا اللہ تم پر رحم کرے تمہیں کس نے میری باطنی حال پر مطلع کیا؟ اس نے کہا: اس ذات کریم نے' جس کے دست اقدس پر تیرے بعد میں اسلام لایا' ﷺ۔ عورت نے کہا: اللہ تعالیٰ ہی حمد کے لائق ہے جس نے مجھے اور تمہیں دین اسلام پر جمع فرمایا اور ہم دونوں کو شرک و گمراہی سے نجات عطا فرما کر امت محمدیہ میں داخل فرمایا۔

۲

Marfat.com

والحمد للہ رب العالمین۔

(بیان المیلاد النبی، مطبوعہ پاکستان ص 62-61)

## محقق عظیم الشیخ السید محمد بن علوی المالکی کا فیصلہ

عصر حاضر کے شہرۂ آفاق مصنف، حجاز مقدس کے عظیم محقق، شیخ العرب و العجم، استاذ مسجد الحرام الشیخ السید محمد بن علوی المالکی الحسینی المکی نے محافل میلاد النبی علیہ السلام کے انعقاد کے جواز پر ایک نہایت عمدہ، جامعہ اور تحقیقی کتاب تصنیف فرمائی ہے جس میں عدم جواز کے قائلین کے اعتراضات کا بڑے احسن پیرائے میں جواب دیا گیا ہے، موصوف اپنی اس گرانقدر تالیف کو "**حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف**" سے موسوم کیا ہے۔

عامۃ المسلمین کو اس کی افادیت سے روشناس کرانے کے لئے تلخیص پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ علیہ السلام میری اس سعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین (تابش قصوری)

## آغاز کتاب

نبی کریم علیہ السلام کی محافل میلاد پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ جس سے ہر کہ و مہ خورد و کلاں اچھی طرح آگاہ ہے، راقم اس موضوع پر کچھ بھی لکھنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ میرا اور مسلمان مفکرین کا ذہنی رجحان آج کل جن معاملات کی طرف مرکوز ہے وہ اس مسئلہ سے بھی زیادہ اہمیت رکھتے ہیں نیز میلاد النبی علیہ السلام ایک ایسا عنوان ہے جو ہر زمانہ میں سال بھر جاری و ساری رہتا ہے جس سے بچہ بچہ آگاہ ہے، لیکن جب کثیر رفقاء نے اس مسئلہ میں میری رائے معلوم کرنے کے لئے مسلسل اصرار کیا تو اس خدشہ کے پیش نظر کہ اگر اس مسئلہ پر میں اپنا فیصلہ قلمبند نہ کروں تو صحیح علم کے چھپانے کا ارتکاب کرتا ہوں بناء علیہ میں نے قلم سنبھالا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست سوال دراز کرتا ہوں کہ وہ مجھے تمام امور درست لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## میلاد کا مفہوم

بیشک ہم میلاد شریف کے بارے میں اس بات کے قائل ہیں کہ اس سے ہمارا مقصد سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا بیان، درود و سلام کا پیش کرنا، آپ کے محامد و محاسن کا سننا سنانا، حاضرینِ محفل کو کھانا کھلانا اور امت مصطفیٰ ﷺ کے دل کو فرحت وانبساط سے شادکام کرنا ہے۔

## مخصوص رات

بیشک ہم علی الاعلان اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم اس بات کے قطعاً قائل نہیں کہ میلاد شریف کی محفل صرف اسی مخصوص رات میں ہی کی جاسکتی ہے، بلکہ جو بھی ایسا اعتقاد رکھتا ہے وہ ہمارے نزدیک بدعتی ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ سے تعلق رکھنا ہر ساعت میں لازم ہے، اور یہ بھی ضروری ہے کہ تمام انسان آپ کے تعلق و ربط اور ذکر سے معمور ہوں۔

ہاں نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے ماہ مقدس میں میلاد شریف کی محفل منعقد کرنے والا، لوگوں کو اس کی طرف بلانے والا، ان کے شعور و آگہی کو بیدار کرنے والا حصولِ فیضان کے لحاظ سے قوی اور مضبوط ہوتا ہے کیونکہ وہ ایک زمانے کی کڑیاں دوسرے زمانے سے ملاتا ہے چنانچہ اس ماہِ مبارک میں عاشقان مصطفیٰ کو زمانہ حال سے ماضی کے ساتھ مرتبط کرتے ہوئے حاضر سے غائب کی طرف منتقل کرتا ہے۔

## وسیلہ کبریٰ

محافل میلاد النبی ﷺ، اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا عظیم وسیلہ ہیں اور یہ

Marfat.com

سنہری موقع قطعاً ضائع نہیں کرنا چاہیے بلکہ مبلغ علماء پر واجب ہے کہ وہ امت محمدیہ کو حضور ﷺ کے اخلاق حسنہ، آداب جمیلہ، احوال و اعمال جلیلہ، سیرت مقدسہ معاملات حسینہ اور آپ کی عبادات عظیمہ سے آگاہ کریں، نیز خطباء و واعظین پر یہ واجب ہے کہ لوگوں کی وعظ و نصائح کے ذریعے خیر و فلاح کی طرف رہنمائی فرمائیں، بدعت سیئہ اور بداعتقادی کے شر اور فتنوں سے بچائیں۔

ہم بفضلہ تعالیٰ اپنے فرض منصبی کو پورا کرتے ہوئے اس کی طرف دعوت دیتے رہیں گے اور میلاد النبی ﷺ کی مبارک محفلوں میں شرکت کرتے رہیں گے نیز ہم اعلان کرتے ہیں کہ ایسے اجتماعات سے محض لوگوں کو جمع کرنے کا مظاہرہ مقصود نہیں ہوتا بلکہ ایسی محافل عظیم ترین مقاصد کے حصول کے لئے وسیلہ کبریٰ ہیں، اور وہ مقاصد فلاں فلاں ہیں، پھر ایسے مبارک اجتماعات سے جس شخص نے اپنے دین کے لئے کوئی فائدہ نہ اٹھایا تو وہ برکات میلاد سے محروم رہے گا۔

Marfat.com

# دلائل انعقاد میلاد النبی ﷺ

## 1۔ عذاب میں تخفیف

محافل میلاد النبی ﷺ کے انعقاد کا مقصد جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ کی ذات بابرکات سے فرحت و سرور کا حاصل کرنا ہے' ایسی خوشی و مسرت سے تو ایک کافر نے بھی فائدہ اٹھایا' جیسے بخاری شریف میں ہے کہ ابولہب سے ہر پیر کو عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے کیونکہ اس نے اپنی کنیز ثویبہ کی زبانی نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کی خبر فرحت اثر سنی تو اسے جذباتِ مسرت میں آ کر آزاد کر دیا تھا' چنانچہ حافظ شمس الدین محمد ناصر الدمشقی اس روایت کو اپنے اشعار میں بڑی عمدگی سے موزون فرماتے ہیں۔

اذا کان کافرًا جآء ذمہ
تبت یداہ فی الجحیم مخلدًا
اتی انہ فی یوم الاثنین دائمًا
یخفف عنہ للسرور باحمدًا
فما الظن بالعبد والذی کان عصرًا
باحمد مسرورًا وفات موحدًا

جب ابولہب کافر ہے اور اس کی مذمت میں ''سورہ تبت یدا'' نازل ہوئی اور وہ دائمی دوزخی ہے پھر یہ مستند روایت کہ ابولہب سے ہر پیر کے دن ہمیشہ عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے اس سبب سے کہ اس

Marfat.com

نے احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے میلاد شریف پر اظہار مسرت کیا تھا' تو ایسے شخص کے متعلق تیرا کیا گمان ہے جو اپنی تمام زندگی میں نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس سے فرحت و سرور حاصل کرتا ہوا عقیدۂ توحید پر جاں بحق ہوا۔

## 2۔ پیر کے دن روزہ

نبی کریم ﷺ از خود اپنی ولادت باسعادت کے دن کی تعظیم و تکریم بجالاتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئی فرماتے کہ یہ دن عظیم انعام و اکرام کا حامل ہے۔ نیز حضور نبی کریم ﷺ کا وجود مسعود کائنات کے لئے باعث فضیلت ہے کیونکہ آپ ہی کے وسیلہ جلیلہ سے ہر چیز عزت و حرمت سے بہرہ ور ہوئی' آپ کی ذات اقدس نے اس دن کی اہمت کو روزہ رکھ کر بھی اجاگر فرمایا۔ جیسا کہ حضرت قتادہ ﷺ سے مروی ہے کہ:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ، فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُّ وَ فِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ

(المسلم' کتاب الصیام)

بیشک رسول کریم ﷺ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کی بابت سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا اسی دن میں پیدا ہوا اور یہی دن ہے جس میں مجھ پر قرآن کریم کے نزول کی ابتداء ہوئی۔

اور صحیح بات یہی ہے کہ اس میں محفل میلاد کے منعقد کرنے سے متعلق دلائل پائے جاتے ہیں' تاہم انعقاد کی صورتیں مختلف ہوسکتی ہیں۔ بہر حال موجود ہے خواہ یہ روزہ رکھنے سے ہو یا کھانا کھلانے سے' ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کی محفل ہو یا صلوٰۃ وسلام کا رُوح پرور اجتماع' یا آپ کی سیرت مقدسہ کا جلسہ۔

Marfat.com

## 3۔ فضل و رحمت

آپ کی ذاتِ اقدس سے خوشی و مسرت کا اظہار کرنا قرآن حکیم کے حکم کے عین مطابق ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا۔

میرے حبیب! آپ فرما دیجئے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوب خوشیاں مناؤ۔

پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں رحمت و فرحت و سرور کے اظہار کا حکم فرمایا۔

نبی کریم ﷺ کی ذات والا برکات تو سب سے بڑی رحمت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

## 4۔ عاشورہ کا روزہ

بیشک نبی کریم ﷺ نے سابقہ زمانہ میں ظہور پذیر اہم دینی واقعات کے ساتھ ربط و تعلق ملحوظ خاطر رکھا' چنانچہ جب کسی واقعہ کے وقوع پذیر ہونے کا وقت لوٹتا ہے تو ہمیں بھی اس کے تازہ کرنے اور اس دن کی تکریم و تعظیم بجا لانے اور اس کی آمد کی وجہ سے یاد منانے کا اہم موقعہ میسر ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جب آپ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ جلوہ افروز ہوئے تو یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے پایا' آپ نے سبب معلوم فرمایا تو کہا گیا کہ اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم کے ساتھ فرعون کو ہلاک کر کے اس کی ابتلاء سے نجات عطا فرمائی۔ اس دن کی یاد میں خوشی و مسرت سے اظہار شکرانہ کے طور پر روزہ رکھتے ہیں' آپ نے فرمایا ہم تم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خوشی و مسرت کا اظہار کرنے میں زیادہ حق رکھتے ہیں۔ چنانچہ اسی بناء پر نبی کریم

Marfat.com

ﷺ عاشورہ کا روزہ رکھتے، نیز حکم فرماتے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اگر زمانہ نبوی میں اس ہیئت کذائیہ کے ساتھ میلاد کی محافل نہیں ہوئی تھیں مگر اس کی انفرادی حیثیت و کیفیت موجود تھی، تفصیل آئندہ سطور میں ملاحظہ فرمایئے گا۔

## 5۔ صلوٰۃ وسلام

محافل میلاد وصلوٰۃ وسلام پر ابھارتی ہیں، اور صلوٰۃ وسلام مطلوب ومحبوب ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اور جو چیز مطلوب شرعی پر ابھارتی ہو وہ عین مطلوب ومقصودِ شریعت ہے۔

سید عالم ﷺ پر درود وسلام کے فوائد وفضائل بے شمار ہیں جو دینی ودینوی امور میں معاون ومددگار ہیں۔ ان کی تفصیل وتشریح سے زبان وقلم قاصر ہیں۔

## 6۔ معرفت الٰہی

محفل میلاد النبی ﷺ واقعات ولادت، معجزات، سیرت اقدس اور آپ کے محامد وفضائل پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس بناء پر میں پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضور ﷺ کی معرفت اور آپ کی پیروی کا حکم نہیں دیا؟ کیا آپ کے اعمال و افعال سے سکون واطمینان حاصل نہیں ہوتا؟ آپ کے نشانات نبوت اور معجزات کی تصدیق نہ کریں؟ سچی بات یہی ہے کہ ایسی کتابیں جن میں میلاد شریف کو موضوع قلم بنایا گیا ہے ایسے مطالبات ومقاصد پر کماحقہ پوری اترتی ہیں۔

## 7۔ حقوق کی ادائیگی

امت مصطفیٰ ﷺ کے حقوق جو ہم پر واجب ہیں ان کو آپ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق جمیلہ کے بیان کرنے سے بجالا سکتے ہیں اور اس وقت کی ادائیگی

Marfat.com

محافل میلاد سے پوری کی جاسکتی ہے۔ شعراء کرام آپ کے محامد و محاسن کو نعت و قصائد کی صورت میں ہدایۃً پیش کرتے ہیں' ان کے اس فعل کو نبی کریم محبت و کرم سے ملاحظہ فرماتے ہیں اور اپنے انعام واکرام سے بھی نوازتے رہتے ہیں۔ جب حضور سید عالم ﷺ نعت و تعریف کرنے والے سے اپنی خوشی و مسرت کا اظہار فرماتے ہیں تو تم اس خوش نصیب شخص سے اظہار شادمانی کیوں نہ کرو گے جو آپ کے شمائل و خصائل جمع کررہا ہے۔ بلاشبہ محافلِ میلاد نبی کریم ﷺ کی خوشنودی و قرب کے حصول کا اہم ذریعہ ہے۔

## 8۔ تکمیل ایمان

رسول اکرم ﷺ کے اخلاق و خصائص' شمائل و فضائل سے افضل و اکمل و اجمل و احسن کسی بھی شخص کے نہیں۔ حضور سے محبت اور ایمان کی تکمیل تقاضائے شریعت ہے' اور جو چیز محبت کی زیادتی اور ایمان کی تکمیل کی زیادتی اور ایمان کی تکمیل کی داعی ہو وہ بھی اسی طرح محبوب و مطلوب ہے اور یہ نعمت میلاد النبی کی محافل سے بدرجہ اتم پائی جاسکتی ہے۔

## 9۔ فضیلت جمعۃ المبارک

رسول کریم ﷺ نے جمعۃ المبارک کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ''جمعہ کے دن کو اس لئے بھی فضیلت حاصل ہے کہ اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔

## 10۔ حضرت آدم علیہ السلام

حضرت آدم علیہ السلام کے یوم کی نسبت سے جمعہ کو شرف و فضل حاصل ہے تو اس دن کی فضیلت و عظمت' بزرگی اور برتری کیوں نہ حاصل ہوئی جس میں سید الانبیاء والمرسلین' جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی نیز ر

Marfat.com

عظمت و بزرگی ولادت باسعادت کے صرف اسی پیر کے ساتھ مختص نہیں بلکہ یوم جمعہ کی طرح عام ہوگی (یعنی ہر پیر کا دن بزرگی و عظمت کا حامل قرار پائے گا' جیسے ہر جمعہ اپنے اندر خیر و برکت رکھتا ہے) تاکہ نعمت عظمیٰ کا شکریہ ادا کیا جاسکے' اور فیضان نبوت سے بہرہ ور ہوں' نیز تاریخ انسانی میں جن واقعات کو خصوصی اہمیت حاصل ہے انہیں زندہ رکھا جائے۔

## 11۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے میلاد

بیت اللحم سے جب شب معراج نبی کریم ﷺ گزر رہے تھے تو حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس جگہ دو رکعت نماز ادا فرما لیں' آپ نے نفل ادا کیے' حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دریافت کیا: حضور! یہ کون سی جگہ ہے؟ آپ نے فرمایا! جبرئیل آپ بتائیے۔ تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ وہ باعظمت مکان ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ جب ایک نبی کی جائے میلاد کی تعظیم و تکریم کا یہ عالم ہے تو سید عالم ﷺ کے مقام ولادت کی عظمت و توقیر کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

## 12۔ محبوب و مطلوب

نبی کریم ﷺ کے میلاد کی محفلوں کو علمائے اسلام اور مسلمانوں نے تمام ممالک میں مستحسن قرار دیا ہے۔ دنیا کے کونے کونے میں میلاد کی محفلیں قائم ہوتی آرہی ہیں جن کو بروایت حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ شرعاً محبوب و مطلوب قرار دیا جاسکتا ہے کہ جس چیز کو مسلمان اچھا گمان کریں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اچھی ہے اور جسے وہ اچھا نہ سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کو بھی ناپسند ہے۔ پس ذکر مصطفیٰ ﷺ کو کوئی بھی مسلمان ناپسند و مکروہ تصور نہیں کرسکتا۔

محفل میلاد النبی ﷺ حمد و ثناء نعت و صدقہ اور تعظیم و توقیر مصطفیٰ ﷺ سے

Marfat.com

عبارت ہے جو شرعاً مطلوب و مقصود ہے۔ ایسے افعال و اعمال کے بجالانے میں بکثرت آثار و احادیث وارد ہیں۔

## 13۔ واقعات انبیاء

قرآن کریم میں ارشاد ہے

وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ۔

ہم تمام رسولوں کے واقعات اس لئے حکایت کرتے ہیں تا کہ آپ کا دل مطمئن ہو (سورہ ہود)

اس ارشاد سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ انبیاء و مرسلین کے واقعات بیان فرمانے میں یہ حکمت پوشیدہ تھی کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کو مطمئن رکھا جائے' اور یہ حقیقت ہے کہ آج ہم اپنے دلوں کو مضبوط و مستحکم رکھنے کے لئے بہت ہی محتاج ہیں۔ پس ہمارے لئے یہ لازمی امر ہے کہ ہم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال و آثار' حالات و معجزات اور واقعات سے آگاہی حاصل کریں کیونکہ ہم آپ کی نسبت بہت زیادہ حاجت مند ہیں۔

## 14۔ امرِ خیر

ہر وہ چیز جو صدرِ اول میں وجود نہ تھی اور جسے سلف صالحین نے انجام نہیں دیا ضروری نہیں کہ وہ بدعت ہی ہو اور اس کا انجام دینا حرام ٹھہرے اور اس کا انکار کرنا لازم ہو' بلکہ اس امر جدید کو شریعت مبارکہ کے دلائل پر پیش کرنا لازمی ہے کیونکہ خیر پر مشتمل ہو اس کا بجالانا واجب' اور جو حرام پر دلالت کرے اسے حرام و ناجائز ٹھہرانا لازم ہے' اگر وہ مکروہ پر مشتمل ہو تو مکروہ' مباح پر دال ہو تو مباح' اور اگر مندوب پر ہو تو ایسا فعل مستحب قرار پائے گا۔ نیز وسائل و ذرائع کا حکم مقاصد کے حکم کے مساوی و برابر ہوگا۔

Marfat.com

## اقسام بدعت

علماء کرام نے بدعت کو متعدد اقسام پر تقسیم کیا ہے:

(1) واجبہ (2) مندوبہ (3) مکروہ (4) مباح (5) حرام

(1) بدعت واجبہ: باطل و گمراہ لوگوں کے نظریات کا رد کرنا اور علم نحو کی تحصیل۔

(2) بدعت مندوبہ: پل بنانا' مدارس قائم کرنا' میناروں پر اذان دینا اور اعلان جو ابتدائے اسلام میں نہیں تھا۔

(3) بدعت مکروہہ: مساجد و مصاحف کی تزئین و آرائش وغیرہ

(4) بدعت مباح: آٹا چھان کر استعمال میں لانا اور اشیائے صرف میں فراخی دکھانا۔

(5) بدعت حرام: جو سنت کے مقابل میں ایجاد کی گئی ہو اور اس پر شرعی دلائل درست نہ آتے ہوں۔ اس میں کسی قسم کی شرعی بہتری نہ پائی جاتی ہو۔

## ہر بدعت حرام نہیں

اگر ہر بدعت حرام ہوتی تو حضرت ابوبکر صدیق' سیدنا فاروق اعظم اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم قرآن پاک کی جمع و تدوین کو حرام قرار دیتے' کیونکہ نبی کریم ﷺ کے وصال شریف تک قرآن کریم اس صورت میں نہیں تھا بلکہ قراء صحابہ کرام کے ہاں متعدد مصاحف میں تھا جسے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یکجا فرمایا' نیز اگر بدعت حرام جیسی صورت ہوتی تو سیدنا فاروق اعظم نماز تراویح کیلئے صحابہ کرام کو ایک امام کی اقتداء میں جمع نہ کرتے اور یہ اعلان مسرت نہ فرماتے۔

نِعْمَةُ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ (یہ کتنی عمدہ بدعت ہے)

اگر یہی بات ہوتی تو تمام نافع علوم وفنون نیز تصانیف و تالیف ناجائز و حرام قرار پاتیں اور پھر یہ بھی ہم پر واجب ہوتا کہ ہم جہاد میں کفار کے ساتھ

Marfat.com

مقابلہ میں تیز تلوار اور ڈھال سے ہی کام لیتے جبکہ دشمن ہم پر گولیاں چلاتے، توپوں، ٹینکوں، آبدوزوں اور جنگی طیاروں سے تباہی مچاتے۔ نیز میناروں پر اذان دینا، پل، مدرسے، ہسپتال، رفاہی ادارے، یتیم خانے، جیلیں بنانا سب کچھ ناجائز و حرام ہوتا۔ اس لئے علماء کرام نے کل بدعة ضلالة (ہر بدعت گمراہی ہے) کو سیئہ کے ساتھ مقید فرمایا ہے۔ اس قید کی بناء پر ایسے وہ تمام واقعات جو اکابر صحابہ و تابعین عظام سے وقوع پذیر ہوئے جو رسول کریم ﷺ کے مبارک وقت میں ظہور نہیں ہوئے تھے ان کی تصریح و تشریح ہو جاتی ہے کہ شرعاً وہ جائز اور بھلائی پر دلالت کرنے والے ہیں، آج ہم نے ایسے مسائل ایجاد کر لئے ہیں جنہیں سلف صالحین نے قطعاً انجام نہیں دیا۔ مثلاً نماز تراویح کے بعد رات کے آخری حصہ میں ایک امام کی اقتدا میں نماز تہجد ادا کرنا، شبینہ کا اہتمام کرنا یعنی ایک ہی شب میں قرآن کریم کا ختم کرنا، ختم قرآن پر دعا، ستائیسویں شب کو نماز تہجد کے بعد امام کا خطبہ دینا، نماز تراویح کے لئے منادی کا یوں اعلان کرنا کہ آئیے نماز تراویح ادا فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ثواب عطا فرمائے گا۔ یہ تمام امور ایسے ہیں جنہیں نہ تو نبی کریم ﷺ نے انجام دیا اور نہ ہی سلف صالحین میں سے کسی نے ادا کئے تو کیا انعقاد محفل میلاد جو ہم کرتے ہیں یہی بدعت ہے؟ (مذکورہ امور میں بعض ہمارے ہاں نہیں ہوتے وہ صرف اسی زمانہ میں حرمین شریفین اور ممالک عربیہ میں شروع ہوئے ہیں۔ (تابش قصوری)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسی بات جو نئی ایجاد ہو وہ کتاب و سنت، اجماع یا کسی منقول کے مخالف وہ بدعت سیئہ ہے، اور ہر وہ چیز جو بھلائی اور نیکی پر دلالت کرتی ہو اور مذکورہ بالا قواعد میں سے کسی ایک کے بھی مخالف نہ ہو وہ محمود و پسندیدہ ہے۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا اور اس پر بعد میں آنے والے لوگوں نے عمل کیا اس کے لئے اتنا ہی اجر و ثواب

Marfat.com

ہے جس قدر لوگوں نے اس پر عمل کیا اور عمل کرنے والے کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

میلاد مصطفیٰ ﷺ کی محفل منعقد کرنا اس طرح ہے جیسے آپ کے ذکر پاک کو زندہ کرنا ہے، اور ہمارے نزدیک اسلام میں محبوب و مشروع ہے، جیسا کہ آپ جانتے ہیں حج کے اکثر اعمال اہم واقعات کی یادگاریں اور مقامات ممدوحہ کی پسندیدہ و محبوب ادائیں ہیں۔ چنانچہ صفا و مروہ کی سعی، جمرات کو کنکریاں مارنا، جانوروں کی قربانی دینا، یہ تمام گزرے واقعات ہیں جنہیں مسلمان واقعتاً تجدید کی صورت میں دہراتے چلے آ رہے ہیں۔ محفل میلاد کے شروع ہونے سے متعلق جو مذکور ہوا وہ ایسی محفل کے شرعاً جائز ہونے سے متعلق ہے جس میں غلط اور مذموم افعال نہ ہوں جن کا انکار اور ناپسندیدگی واجب ہے تو اس کے ناجائز اور ممنوع ہونے میں کوئی شبہ نہیں، مثلاً مردوں عورتوں کا اختلاط ناجائز اور محرکات کا ارتکاب ایسی فضول خرچی جو نبی کریم ﷺ کی ناراضگی کا باعث ہو لیکن اس طرح اس کا ناجائز ہونا عارضی ہوگا ذاتی نہیں ہوگا جو اہل علم و دانش پر مخفی نہیں۔

## میلاد اور ابن تیمیہ

علامہ ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ بعض لوگوں کو میلاد شریف منعقد کرنے پر ضرور ثواب ہوگا، ایسے ہی جیسے بعض لوگ عیسائیوں کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے دن کی خوشی مناتے چلے آ رہے ہیں، بہر حال اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کے ساتھ اظہارِ محبت کرنے اور آپ کی تعظیم و تکریم بجالانے پر ثواب عطا فرمائے گا مگر بدعت اپنانے پر نہیں۔

وہ مزید کہتے ہیں کہ تم جان لو کہ بعض اعمال میں بدعت کا شبہ وغیرہ ہوتا ہے تو ایسا فعل دین سے کلیۃً اعراض کے باعث شر ہوتا ہے جیسے منافقین و فاسقین کی حالت، اس بیماری میں آخری زمانے کے اکثر امتی ہیں، اس لیے یہاں دو باتوں

Marfat.com

کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، پہلی یہ کہ تیری ظاہری و باطنی محبت اور شوق، سنتِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے کا یہی خاصہ ہو، نیز معروف اور ناپسندیدہ مکروہ امور سے انکار کرنا تیرا خاصہ ہونا چاہیے، دوسری یہ کہ آپ سنتِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانب حسبِ استطاعت لوگوں کو بلائیں اور جب یہ محسوس کریں کہ کوئی شخص شر کی طرف راغب ہے اور وہ اسے ترک کرنے پر تیار نہیں، بلکہ اس سے بھی بڑی برائی اور گناہ کا مرتکب ہوسکتا ہے تو پھر اس امر کی دعوت دو کہ لوگ واجب یا مستحب کو تو ترک نہ کریں کیونکہ واجب یا مستحب کا ترک کرنا اس کا ناپسندیدہ و منکر ہونے سے زیادہ نقصان ہے، پس جب بدعت میں کسی قسم کی مصلحت پائی جائے اور وہاں خیر و مصلحت مشروع بھی ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس سے نہ روکا جائے، کیونکہ لوگ اس وقت تک کسی چیز کو ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے جب تک اس کے بدلے کوئی دوسری چیز حاصل نہیں کر پاتے اور اگر کسی شخص کو کبھی اچھائی یا نیکی چھوڑنی بھی پڑے تو اسے چاہیے کہ اس کی مثل یا اس سے بہتر کی طرف راغب ہو۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد کی تعظیم اور سالانہ محفلِ میلاد کا انعقاد اچھے ارادے اور نیک نیّت سے کرنے والے کو ابن تیمیہ اجرِ عظیم کا مستحق ٹھہراتا ہے اور کہتا ہے کہ اس میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و تکریم کا پہلو نمایاں ہوتا ہے، البتہ بعض لوگ اسے اچھا نہیں سمجھتے، جبکہ بعض کے نزدیک یہ مستحسن امر ہے، جیسا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کسی امیر کی حکایت بیان کی گئی کہ اس نے قرآن کریم کی آرائش و زیبائش پر اتنے دینار خرچ کیے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ مصحف شریف پر سونا خرچ کرنے سے افضل ہیں، باوجودیکہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں قرآن کریم پر نقش و نگار مکروہ ہیں۔

فقہاء کرام میں سے ایک فقیہ نے یوں وضاحت فرمائی کہ مذکور الصدر رئیس نے ایک ہزار دینار قرآن کریم کے اوراق کی جز بندی اور حروف کو نمایاں کرانے

Marfat.com

پر صرف کیے تھے، چونکہ اس میں دونوں امر پائے جاتے ہیں اس لیے امام نے مصلحت کی بناء پر عمدہ و افضل فرمایا اور نقص کے باعث اس پر نقش و نگار کو ناپسند کیا (اس حکایت سے ابن تیمیہ کے نزدیک محفل میلاد کا مشروع ہونے کے باعث منعقد کرنا بہتر و افضل ہے اور بدعت کی وجہ سے ناپسند و ممنوع)

## میلاد کا مفہوم

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ محفلِ میلاد النبی ﷺ کسی خاص کیفیت سے مختص نہیں اور نہ ہی لوگوں پر اس کا اہتمام و انصرام لازم ہے، ہر وہ چیز جو خیر و برکت کی داعی ہو اور لوگوں کو ہدایت اور صراطِ مستقیم پر جمع کرتی ہو، ان کے دینی و دنیوی امور میں سود مند ثابت ہو تو ایسی محفل سے اغراض و مقاصد کی تکمیل حاصل ہو جاتی ہے۔ پس جب ہم کسی ایسے معاملہ پر جمع ہوں جو نبی کریم ﷺ کے محامد و محاسن پر دلالت کرتا ہو، جس میں آپ کے شمائل و خصائل، فضائل و خصائص، جہاد و غزوات اور معجزات کا بیان ہو، اگرچہ ان حالات و واقعات کا تعلق میلاد سے نہ بھی ہو، جو عرف عام میں میلاد کے ساتھ سمجھے جاتے ہیں، تب بھی ہمارا مقصد حاصل ہو جائے گا، یعنی اس محفل کے منعقد کرنے سے جملہ مفہوم و مطالب ثابت اور مستحق ہو جاتے ہی اور ایسی صورت میں کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں ہے۔

Marfat.com

# معجزاتِ نور صلی اللہ علیہ وسلم

معجزہ نام ہے ایک ایسی خرق عادت کا جو کسی نبی اللہ کے ہاتھ پر ظاہر ہو یعنی جس کا وقوع کسی ایسے قوانین کے ذیل میں نہیں ہوا جو ہمارے ہاں تجربہ و مشاہدہ سے قوانین کلیہ عادیہ کہلاتے ہیں یا یوں کہیے کہ ہم ان کے وقوع کا کوئی ایسا سبب قرار نہیں دے سکتے جو ہمارے نزدیک معمولی سلسلہ اسباب میں داخل ہو سکتا ہے اس تعریف سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس امر کے واقع ہونے کا درحقیقت کوئی سبب نہیں کیونکہ یہ اصل کالوحی من السماء ہے کہ کسی واقعہ کا ظہور بلا سبب ممکن نہیں۔ اس تعریف میں صرف یہ مفہوم داخل ہے کہ ہم اس سبب کی اپنے مسلمہ روزمرہ اصول پر تشریح نہیں کر سکتے یہ تو حقیقت معجزہ ہے اب نبی مبعوث من اللہ کی حقیقت کو سمجھنا چاہیے۔

معمولی الفاظ میں تو لفظ نبی کا یہی مفہوم ہے کہ ایسا شخص نبی کہلاتا ہے جو خدا کی طرف سے تبلیغ وحی پر مامور ہو اور یہ صحیح ہے مگر درحقیقت نبی وہ فرد کامل نوع انسان کا سمجھا جاتا ہے جس کے قوائے علمیہ و عملیہ بتائید باری تعالیٰ اس درجہ کمال کو پہنچ گئے ہوتے ہیں کہ اس کا زیادہ تر کرنا محال ہوتا ہے کیونکہ منصب نبوت سے کوئی درجہ کمال انسانی کا نہیں ہو سکتا۔ وہ خدا کی طرف سے ان معارف و حقائق سے آگاہ ہوتا ہے جن کو بدون تعلیم وحی کوئی شخص حاصل نہیں کر سکتا اور وہ ایسی روحانی طاقتوں کا مالک ہوتا ہے کہ تمام دیگر افراد اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ چنانچہ حکماء نے انبیاء کے حق میں اس خیال کو یوں ظاہر کیا ہے:

- اصحاب القوی العظیمۃ الفائقۃ

Marfat.com

یعنی یہ لوگ بڑے زبردست اور برتر قواء کے مالک ہوتے ہیں۔ الغرض نبی اللہ ایک ایسا کامل انسان ہوتا ہے کہ جس کو خدا تعالیٰ سے ایک مضبوط تعلق ہوتا ہے اور وہ اس کے حکم سے تعلیم وحی کو افراد امت تک پہنچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نبی خود تعلیم وحی کا کامل نمونہ ہوتا ہے۔ جس کی تقلید دیگر افراد امت پر حجت ہوتی ہے اور حقیقت توحید کا اعلیٰ کمال یہ ہے کہ جس قدر سلسلہ ہائے اسباب عالم کائنات میں نظر آتے ہیں۔ نبی اللہ کی نظر سے اٹھ جاتے ہیں اور یہی عارف کامل کی غائت منتہا ہے کیونکہ اس مقام میں وہ افعال کو بلاواسطہ ذات باری سے صادر ہوتے دیکھتا ہے اور تمام اسباب عادیہ میں ارادہ ذات باری کو علت مستقلہ سمجھتا ہے۔ جب نبی اللہ اسماء وصفات ذات باری کے اس مقام پر ترقی حاصل کرتا ہے تو جمیع اشیائے کائنات اس کی تابع فرمان ہو جاتی ہے کیونکہ کمال توحید کے ایک ایسے مقام پر اس کو عروج حاصل ہوتا ہے جہاں سلسلہ اسباب عادیہ کا آغاز ہوتا ہے۔ اس لیے خداوند جل وعلیٰ کا ارادہ نبی اللہ کے ارادہ کے لیے بطور علت تامہ موثر ہو کر عالم کائنات میں تصرف کرتا ہے۔

اسی مقام پر تمام سربستہ راز کی حقیقت اصلیہ منکشف ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ جو اس حقیقت کو نہیں پا سکتے۔ ان آثار فوق العادۃ کے منکر رہتے ہیں چونکہ نبی اللہ توحید کے درجہ غائت کو حاصل کر لیتا ہے اس لیے بارادہ الٰہی ایسے امور جن کی نسبت ہمارا یقین ہے کہ سوائے ذات باری کے معمولی سلسلہ اسباب کے ذریعہ سے وقوع پذیر نہیں ہوتے اس کے ہاتھ پر جاری ہونے لگتے ہیں جن میں ایک صاحب بصیرت کے لیے نہایت لطف پیرائیہ میں یہ اشارہ ہوتا ہے کہ یہ شخص ہمارا برگزیدہ اور مقبول بارگاہ ہے اور اس کو ہم نے بغرض تبلیغ عوام الناس کی طرف منصب نبوت کے لیے منتخب کر کے کمالات ظاہری و باطنی سے آراستہ کر کے اہل دنیا کے پاس بطور اتمام حجت بھیجا ہے نیز اہل دنیا پر اس کی اطاعت واجب ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ تمام کائنات کے تابع فرمان ہونے

Marfat.com

کی سند ہماری طرف سے عطا کی ہوئی اس کے پاس ہے۔ اس سند میں ہم نے اس کو بعض اختیارات دیئے ہیں جن کو وہ ہمارے استصواب پر نافذ کرتا رہے گا گویا اس کا حکم ہمارا حکم ہوگا۔ اس لیے ہر ایک چیز جو انسانی زور و طاقت کے درجہ سے بالاتر ہے۔ اس کے سامنے بجز اطاعت کے کوئی چارہ نہیں رکھتی اور یہی اس کے خلیفہ ہونے کی دلیل ہے جس کے ذریعہ دیگر افراد انسانی پر ممتاز ہے، اس لیے کسی کو بھی اس کی اطاعت سے انکار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس کو نہ ماننا ہماری خدائی کا انکار کرنا ہے معجزات کے لیے ذیل کے امور کی تصدیق ضروری ہے۔

(1) ہر ایک فعل جو عالم کائنات میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے صادر ہوتا ہے۔ اس لیے معجزہ کا ظہور بھی خداوند تعالیٰ کے ارادہ پر مبنی ہے۔

(2) نبی، اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہوتا ہے جس کی تصدیق کے لیے عموماً خدا کی طرف سے اسے کوئی ایسا نشان دیا جاتا ہے جو انسانی طاقت کے دائرہ سے خارج ہوتا ہے۔

(3) ظہور معجزہ میں نبی کی ذات کو صرف اس قدر تعلق ہوتا ہے کہ وہ صدور فعل ذات باری کے لیے واسطہ بنتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید اس کی طرف یوں اشارہ کرتا ہے:

**"وما كان لرسول ان ياتی بايته الاباذن الله"**

(ترجمہ) اللہ کے رسول، اللہ کے حکم سے معجزے دکھاتے ہیں۔
رسول اللہ کے حکم سے ہی معجزات دکھاتے ہیں۔ (مفہوم)

Marfat.com

# معجزہ اور کرامت

مومن متقی سے اگر کوئی نادر الوجود اور تعجب خیز چیز صادر ہو جائے تو جو عام طور پر عادتاً نہیں ہوا کرتی اس کو کرامت کہتے ہیں۔ اس قسم کی چیز اگر انبیاء علیہم السلام سے اعلان نبوت سے پہلے ظاہر ہوں تو ارہاص اور اعلان نبوت کے بعد ہوں تو معجزہ کہلاتی ہیں اور اگر عام مومنین سے اسی قسم کی چیزوں کا ظہور ہو تو ''معونت'' اور اگر کسی کافر سے کبھی اس کی خواہش کے مطابق اس کی چیز ظاہر ہو جائے تو اسے استدراج کہتے ہیں۔ معجزہ اور کرامت کی حقیقت ایک ہی ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ خلاف عادت تعجب خیز چیزیں اگر نبی کی طرف سے ظہور پذیر ہوں تو معجزہ اور اگر ولی کی طرف سے صادر ہوں تو کرامت کہلائے گی۔ البتہ معجزہ اور کرامت میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ ہر ولی کے لیے کرامت کا ہونا ضروری نہیں کہ وہ اپنی ولایت کا اعلان کرے یا کرامت سے ثبوت مہیا کرے مگر نبی کے لیے اپنی نبوت کا اثبات ضروری ہے چونکہ انسان کے سامنے نبوت کا اثبات بغیر معجزہ دکھائے ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لیے ہر نبی کے لیے معجزہ کا ہونا ضروری و لازمی ہے چنانچہ انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات کا واضح بیان قرآن مجید میں موجود ہے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر نبی جن کا ذکر خیر قرآن میں آیا ہے ان کے معجزات کے تذکرے بھی ساتھ ساتھ موجود ہیں۔ میرے پیش نظر صرف معجزات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حوالہ قلم کرنا ہے۔ لہٰذا دیگر انبیاء کرام کے معجزات کی جگہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو قارئین الجامعہ کی نظر کرتا ہوں۔

Marfat.com

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

امام الانبیاء خاتم المرسلین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس سراپا اعجاز تھی۔ آپ سے اس قدر معجزات کا ظہور ہوا کہ احاطہ احصا ممکن ہی نہیں البتہ چند معجزات کو مجمل طور پر اور چند ایک کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔

حضور کا سب سے اعظم و اعلیٰ معجزہ قرآن کریم ہے جو ہزارہا معجزوں کو اپنے بطن میں لیے ہوئے ہے جس پر اسلام کی بنیاد قائم ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کتاب الشفا میں درج فرماتے ہیں کہ باعتبار بلاغت کے قرآن مجید میں سات ہزار سے اوپر معجزات ہیں اور اس کا سب سے بڑا معجزہ یہ ہے کہ آئندہ اخبار پر مشتمل ہے اور کل باتیں جو ازل سے ابد تک ہوئیں یا ہوں گی سب اس میں موجود ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین ○ (الانعام: ع 7)

معجزہ معراج جو ہزارہا قدرت کی نشانیاں دیکھنے پر دال ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دیدار الٰہی کا شرف آپ کو حاصل ہوا اور اس شان سے کہ خود رب العزت فرماتا ہے:

مازاغ البصر وما طغی لقد رای من ایات ربه الکبری
(النجم ع 1)

کتاب التوحید صحیح بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے آخری الفاظ یوں ہیں:

حتی جاء سدرة المنتھی وندی الجبار رب العزة
فتدلی حتی کان منه قاب قوسین اوادنی ○

Marfat.com

# معجزہ شق القمر

نبی اکرم ﷺ کے مشہور ترین معجزات میں آپ کی انگلی کے اشارے سے آسمان پر چاند کے شق ہو جانے کا معجزہ مشہور و معروف ہے قرآن مجید میں کلمات واضح ہوتا ہے:

**اقتربت الساعة وانشق القمر** (القمر: ۱)

شق قمر کے معجزہ کا ذکر خیر دنیائے اسلام جملہ آئمہ محدثین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم نے بالتفصیل اپنی اپنی کتب حدیث میں درج کیا ہے۔ خصوصاً صحیح بخاری، صحیح مسلم، ترمذی، مسند امام احمد بن حنبل، مسند ابوداود طیالسی، مستدرک حاکم، دلائل، بیہقی، دلائل ابونعیم میں بتصریح مذکور ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم میں سے حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ ابن عمر، حضرت انس بن مالک، حضرت جبیر بن مطعم، حضرت علی ابن ابی طالب، حضرت خدیفہ بن یمان اکابر صحابہ کے علاوہ بھی اسماء گرامی آتے ہیں۔ جنہوں نے شق القمر کے واقعات کی روایت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی جو روایت صحیح بخاری، صحیح مسلم اور ترمذی وغیرہ میں پائی جاتی ہے۔ اس میں واقعہ کے چشم دید گواہ ہونے کی شہادت دیتے ہیں کہ میں شق القمر کے وقت موقعہ پر موجود تھا اور اس معجزہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ چنانچہ انہیں کے الفاظ ملاحظہ فرمایئے:

**انشق القمر ونحن مع النبی ﷺ بمنی فقال اشهدوا و فرر رهبت فرقه نحو الجبل** (مسلم بخاری، تفسیر سورہ القمر)

Marfat.com

# عام معجزات

آپ کا امی ہونا یعنی ظاہری تعلیم اور نوشت وخواند سے پاک ہونا، آپ کا بغیر کسی محافظ کے دشمنوں کے مکائد سے محفوظ رہنا، جنات کا آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرنا، آپ کا شق صدر ہونا، آپ کا مبارک قدم ہونا، ستون حنانہ کا آپ کے فراق میں رونا، تاثیر وعظ سے منبر کا جھومنا، چٹان کا پارہ پارہ ہو جانا، درختوں اور پہاڑوں کا سلام کرنا، آپ کے جلال سے احد پہاڑ کا حرکت کرنا، آپ کے اشارہ سے بتوں کا گر جانا، کھانے سے تسبیح کی آواز آنا، آپکے بلانے سے خوشہ خرما کا چلا آنا، بے دودھ بکری کا شیر دار ہونا دعاؤں کا قبول ہونا، تھوڑے طعام سے جماعت کثیر کا سیر ہونا، ست گھوڑے کا تیز رفتار ہونا، اندھیرے میں روشنی ہونا، جانوروں کا آپ کو سجدہ کرنا، بیماروں کا شفا پانا۔ اندھے کا بینا ہونا، گونگے کا بولنا، ایک جلے ہوئے بچے کا اچھا ہونا، جنوں کا دور ہونا، کھجوروں کے ڈھیر کا بڑھ جانا، انگلیوں سے پانی جاری ہونا، غیبی خبروں پر اطلاع پانا اور مستقبل کی سچی پیش گوئیاں کرنا مثلاً آغازِ اسلام میں فتوحات عظیم کی اطلاع دینا، قیصر وکسریٰ کی بربادی کی خبر، ابوصفوان کے قتل کی خبر، مقتولین بدر کے نام بنام اور متعین جگہ پر مرنے کی اطلاع دینا، فاتح خیبر کی فتح سے قبل تعین، سیدہ فاطمہؓ کے وصال کی خبر اپنے وصال سے متعلق قبل از وقت مطلع فرمانا، فتح یمن خبر، فتح شام کی اطلاع، فتح عراق، خوزستان اور کرمان کی فتوحات کی خبر، ترکوں سے جنگ کی اطلاع فتح مصر کی بشارت دینا، غزوہ ہند کی خبر، بحر روم کی لڑائیوں کی اطلاع، فتح بیت المقدس کی خبر دینا، فتح قسطنطنیہ (استنبول) کی

Marfat.com

بشارت، فتح روم کا اشارہ، فاتح عجم کی خبر، مرتدین کی اطلاع، حضرت زینب کی وفات، حضرت ام ورقہ کی شہادت کی بشارت، خلافت راشدہ کی مدت کا بیان کرنا، شیخین کی خلافت کی خبر، مسلمانوں کو دولت کی کثرت اور فتنوں کے ظہور سے آگاہ کرنا، مشرق کی طرف سے فتنوں کے اٹھنے کی اطلاع، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نیز حضرت علیؓ کی مشکلات اور شہادتوں کی خبر دینا، جنگ جمل کی اطلاع، جنگ صفین سے آگاہی، حضرت عمار کی شہادت، حضرت امام حسن ﷺ کے بارے فرمانا کہ یہ دو مسلمان گروہوں میں صلح کرائیں گے۔ حضرت امام حسینؓ ﷺ کی شہادت کی خبر، خوارج کا ظہور، حجاز سے آگ کے ظاہر ہونے کی اطلاع، جھوٹے مدعیان نبوت کے متعلق خبر دینا، منکرین حدیث کے بارے آگاہ کرنا، علاقہ نجد سے شیطان کے سینگ پیدا ہونے کی خبر دینا، قیامت اور بعد از قیامت کے واقعات سے مطلع فرمانا غرضکہ آپ کے معجزات کا شمار کرنا احاطہ امکان سے باہر ہے البتہ چند ایک معجزات کا تفصیلی ذکر کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

# کنکریاں تسبیح پڑھنے لگیں

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز دوپہر کے وقت میں رسول کریم ﷺ کے دولت خانہ پر حاضر ہوا نبی کریم ﷺ گھر پر تشریف فرما نہیں تھے۔ میں نے خادم سے دریافت کیا۔ اس نے کہا حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر ہیں، میں وہاں پہنچا، آپ جلوہ افروز تھے اور کوئی آدمی آپ کے پاس موجود نہیں تھا مجھے اس وقت گمان ہوا کہ آپ وحی کی حالت میں ہیں۔

میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے جواباً نوازا پھر فرمایا تجھے یہاں کون سی چیز لائی؟ میں نے عرض کیا، اللہ و رسول کی محبت، آپ نے مجھے فرمایا بیٹھ جایئے۔ میں آپ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ نہ میں نے آپ سے کچھ دریافت کیا اور نہ آپ نے مجھ سے کچھ فرمائی۔ تھوڑی دیر ٹھہرا کہ اتنے میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تیزی سے حاضر خدمت ہوئے۔ انہوں نے بارگاہ مصطفیٰ میں سلام کیا۔ آپ نے جواب سلام سے نوازا پھر فرمایا تجھے کیا چیز یہاں لائی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ و رسول کی محبت۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا بیٹھ جایئے۔ وہ ایک بلند جگہ پر نبی اکرم ﷺ کے مقابل بیٹھ گئے۔ پھر حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے انہوں نے بھی ایسا ہی کیا رسول کریم ﷺ نے [illegible] فرمایا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ پھر اسی طرح حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے (بعض روایات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے بھی آیا ہے کہ وہ بھی حاضر ہوئے۔ مگر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تک بکثرت روایات ملتی ہیں)

Marfat.com

رسول کریم ﷺ نے سات یا نو کنکریاں اپنے قریب سے اٹھائیں، ان کنکریوں نے آپ کے مبارک ہاتھ میں تسبیح پڑھی یہاں تک کہ آپ کے ہاتھ میں ان سے شہد کی مکھی کی مانند آواز سنی گئی۔ پھر آپ نے ان سنگریزوں کو زمین پر رکھ دیا اور وہ چپ ہو گئے پھر وہ سنگریزے مجھے (ابوذر) چھوڑ کر حضرت ابوبکر کو دیئے۔ ان سنگریزوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں بھی اسی طرح تسبیح پڑھی۔ یہاں تک کہ میں نے شہد کی مکھی کی مانند آواز سنی۔ پھر آپ نے وہ کنکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لے کر زمین پر رکھ دیئے تو وہ چپ ہو گئے۔ پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیئے۔ ان کے ہاتھ میں بھی انہوں نے اسی طرح تسبیح پڑھی جیسا کہ حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر پڑھی تھی۔ یہاں تک کہ میں نے شہد کی مکھی کی مانند آواز سنی۔ پھر آپ نے وہ کنکر زمین پر رکھ دیئے تو وہ پہلے کی طرح خاموش ہو گئے پھر آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیئے ان کے ہاتھ میں بھی انہوں نے تسبیح پڑھی جیسا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پڑھی تھی۔ یہاں تک کہ میں نے شہد کی مکھی کی مانند آواز سنی۔ پھر آپ نے ان کو زمین پر رکھا تو وہ چپ ہو گئیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ یہ نبوت کی خلافت ہے۔

سنگریزوں کا آپ کے ہاتھ پر تسبیح پڑھنا اور پھر آپ ہی کے شارہ پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بقولے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں تسبیح پڑھنا حضور نبی اکرم ﷺ کا زبردست معجزہ ہے خلفاء راشدین کی کرامت نیز خلافت کی ترتیب کا عملی درس ہے۔

(سیرت رسول عربی)

دیگر روایات میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ وہاں حاضر چند اور صحابی بھی تھے جب انہوں نے اپنے ہاتھ پر وہ کنکریاں رکھیں تو وہ بالکل خاموش رہیں اس بات سے بھی خلفائے راشدین کی شان عظیم کا ظہور ہو رہا ہے۔

❁ ❁ ❁

Marfat.com

# بارش کا فوری برسنا اور بند ہونا

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگ قحط میں مبتلا ہوئے۔ بارش بند ہوگئی۔ عرصہ تک مینہ نہ برسا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد غمامہ میں خطبہ جمعہ دے رہے تھے ایک اعرابی (دیہاتی) کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا:

**هلك الاموال وجاع العيال فادع الله لنا يا رسول الله**

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال تباہ ہوگئے۔ بچے بھوک سے نڈھال ہوگئے۔ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں مبارک ہاتھ اوپر اٹھائے جبکہ آسمان پر کہیں بادل کا نام ونشان بھی نہیں تھا:

**فوالذی نفسی بیده ما وضعهما حتی ثار السحاب کا مثال اجبال،**

پس مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ حضور ابھی اپنے مقدس ہاتھ نیچے نہیں لائے تھے کہ پہاڑوں کی طرح بادل امڈ پڑے۔

**ثم لم ینزل عن منبره حتی رایت المطر تجاور علی الحیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔**

حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی منبر شریف سے اترنے نہیں پائے تھے کہ میں نے آپ کی ریش مبارک سے بارش کے قطرے گرتے دیکھے نیز فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

اس روز بڑے زور کی بارش ہوئی۔ پھر دوسرے روز حتیٰ کہ آئندہ جمعہ تک مینہ برستا رہا۔ آپ فرماتے ہیں کہ دوسرے جمعہ کے لیے حضور خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ وہی اعرابی یا کوئی دوسرا صحابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔

**یا رسول الله انهدم البناء و غرق الاموال فادع الله لنا**

یا رسول اللہ ﷺ بارش کی کثرت کے باعث مکان گر رہے ہیں اور مال و متاع تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے۔ چنانچہ آپ نے اپنے دونوں مقدس ہاتھ دعا کے لیے پھیلائے اور یوں دعا کی:

**اللهم حوالينا ولا علينا۔**

الٰہی! ہمارے اکناف و اطراف میں مینہ برسا، ہمارے اوپر نہ برسا۔

بیان کرتے ہیں کہ سید دو عالم ﷺ جدھر اشارہ فرماتے بادل اسی طرف بھاگتے۔ حتیٰ کہ مدینہ منورہ کی فضا بالکل صاف ہوگئی لیکن اکناف و اطراف کے جنگلوں اور صحراؤں میں پانی برستا رہا۔ **وسال الوادی شهراً** اور مدینہ منورہ کی ندیاں مہینہ بھر پانی سے چلتی رہیں **ولم یجی احد من ناحیة الاحدیث بالجود** اور آس پاس سے جو بھی شخص آتا خوب بارش برسنے کی خبر دیتا۔ (بخاری شریف، مشکوۃ شریف)

Marfat.com

# دستِ شفا

مدینہ منورہ میں ایک نہایت متعصب یہودی ابو رافع ابو حقیق نامی رہتا تھا وہ انتہائی امیر ترین تھا وہ شان مصطفیٰ میں بڑی گستاخیاں بکتا تھا۔ حضور سرور دو عالم ﷺ کے بدترین دشمنوں میں شمار ہوتا تھا۔ اس کی زبان درازی حد سے بڑھ چکی تھی۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن فرمایا! کون ہے جو ابی حقیق کا کام تمام کر دے عملاً نبی اکرم ﷺ نے ایک جماعت جن کی تعداد دس سے کم تھی اس کے قتل کے لیے روانہ فرمائی۔ اس کا ایک وسیع عظیم قلعہ نما محل تھا، جہاں وہ بالا خانہ پر رہا کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک اپنے رفقاء کو قلعےسے باہر چھوڑ کر اکیلے ہی اس کے بالا خانہ پر پہنچ گئے اندر جاتے ہوئے تمام دروازے بند کرتے گئے تاکہ اسے باہر سے کوئی مدد نہ پہنچ سکے، آپ نے کسی طریقہ سے اسے معلوم کر لیا کیونکہ اس کے قریب بہت سے لوگ سو رہے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عتیک نے اس کے پیٹ میں تلوار گھونپ دی اور آپ جس راستہ سے بالا خانہ پر گئے تھے اسے راستے پر سیڑھیاں طے کرتے آ رہے تھے کہ آپ نے محسوس کیا کہ آخر سیڑھی آ گئی ہے۔ آپ نے پاؤں زمین سمجھ کر رکھا تو گر گئے اور پنڈلی ٹوٹ گئی۔ آگے حدیث کے الفاظ ملاحظہ فرمائیے:

**فانكسرت ساقي فعصبتها بعمامة فانطلقت الى اصحابي**

میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اسے دستار سے خوب باندھ لیا اور اپنے ساتھیوں سے جاملا۔

**فانتهيت الى النبي ﷺ فحدثته، فقال، ابسط رجلك**

Marfat.com

فسطت رجلی فمسحھا فکا نما لم اشتکھا قط۔

پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور کہانی سنائی۔ آپ نے فرمایا اپنا پاؤں پھیلاؤ۔ میں نے اپنا پاؤں پھیلایا۔ آپ نے اس پر دست شفا پھیرا تو یوں محسوس ہوا گویا مجھے کوئی شکایت ہی نہ تھی۔ اس حدیث کی تشریح و توضیح میں علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عتیک فرمایا کرتے تھے کہ اس پنڈلی میں جس پر نبی اکرم نے دست شفا پھیرا تھا اس میں دوسری پنڈلی کی بنسبت زیادہ طاقت محسوس ہوتی تھی۔ اسی طرح دست شفا اور لعاب دہن سے آپ نے مختلف اوقات میں مختلف امراض کا فوری طور پر معجزانہ انداز میں علاج فرمایا۔

چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے کٹے ہوئے بازو پر لگایا تو وہ فوری درست ہوگیا گویا کٹا ہی نہ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دکھتی ہوئی آنکھ میں ڈالا تو ممیرے کا کام دیا۔ حضرت طلحہ و جابر و بار کے گھر ہانڈی اور آٹے میں ڈالا تو چار سیر سے سینکڑوں صحابہ سیر ہوئے حدیبیہ کے کنوئیں میں ڈالا تو کنواں جوش مارنے لگا۔ کھاری کنویں شیریں ہوگئے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سانپ نے کاٹا تو حضور کا لعاب دہن تریاق بن گیا۔ چاہ زمزم میں پڑا تو قیامت تک شفا بن گیا۔ جب ایک عیسائی قوم مسلمان ہوئی تو تھوڑے سے پانی میں لعاب دہن ڈال کر فرمایا اسے گرجے میں چھڑکاؤ۔ طیب و طاہر صاف اور پاک ہوجائے گا۔ (مراۃ المناجیع ص 175) بعض اولیاء کرام کو حضور نے خواب لعاب دہن سے نوازا تو ہادی و رہنما بن گئے۔

Marfat.com

# شیطان پکڑا گیا

شیطان انسان کا سب سے پہلا اور آخری بدترین دشمن ہے۔ اس کے داؤ پیچ سے محفوظ رہنا انتہائی مشکل ترین ہے اس کا اعلان ہے جب انسان غصے کی حالت میں ہو تو میں اسے گیند کی طرح لڑھکائے پھرتا ہوں۔ البتہ مخلص لوگوں پر اس کا بس نہیں چلتا۔ رب العزت کے حضور مخلصین کے معاملہ میں اپنی عاجزی اور شکست کا یوں اعتراف کرتا ہے کہ میں ہر ایک کو گمراہ کروں گا:

**ألا عبادك منهم المخلصين۔**

مگر میرے قابو میں تیرے مخلص بندے نہیں ہوں گے

ان کے اخلاص کی قوت ایسی روحانی بجلیوں سے مملو ہوگی کہ اس کا مجھے بچھاڑنا، میرا پنجہ مروڑنا اور مجھے زیر کرنا ان کے لیے قطعاً مشکل نہیں ہوگا۔ چنانچہ شیطان اپنی عادت مستمرہ کے مطابق ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ سے پنجہ آزمائی کرنے لگا مگر اس نے منہ کی کھائی۔ آخر منت سماجت کر کے اور ایک سچا وظیفہ بتا کر اپنی جان کی امان پائی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روحانی قوت نے اسے اپنی گرفت میں لے کر بے بس کر کے رکھ دیا۔ جس کی تفصیل انہی کی زبان سنئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ماہ رمضان کے آخری دن تھے لوگوں نے فطرانہ ادا کرنا شروع کر دیا مسجد میں اناج کے ڈھیر لگ گئے۔ تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا "یہاں بیٹھ کر پہرہ دو" چنانچہ میں رات کو وہاں بیٹھ گیا۔ جب ہر طرف سناٹا چھا گیا اور رات کافی بیت گئی تو میں نے اناج کے انبار کے پاس کچھ آہٹ محسوس کی، دیکھا کہ ایک شخص چادر پھیلا کر اس میں غلہ ڈال رہا ہے۔ اس کی یہ حرکت بہت بری لگی۔ میں نے فوری کارروائی کی اور اس کو گردن سے دبوچ لیا اور کہا۔

Marfat.com

**لا دفعنك الی رسول اللہ ﷺ**

میں تجھے حضور ﷺ کے سامنے پیش کروں گا۔ اس نے منت سماجت شروع کر دی اور اپنی مجبوری پیش کی تھی کہ

**دعنی فانی محتاج و علی عیال ولی حاجۃ شدیدۃ**

میں محتاج اور اہل و عیال ہوں، بہت ہی ضرورت مند، اس لیے مجھے چھوڑ دیجئے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ترس کھا کر اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضور اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور از خود ارشاد فرمایا:

**یا ابا ہریرۃ ما فعل اسیرک البارحتہ۔**

اے ابو ہریرہ! اپنے رات والے قیدی کے بارے میں بتاؤ۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ، اس نے اپنی ضرورت اور مجبوری پیش کی تھی۔ اس لیے مجھے رحم آیا اور اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا:

**قد کذبک و سعود**

اس نے جھوٹ بولا ہے وہ دوبارہ آئے گا۔ اب مجھے یقین تھا کہ وہ وعدہ شکن ہے اور ضرور آئے گا۔ کیونکہ حضور نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ اس لیے میں اس کا انتظار کرنے لگا۔ آدھی رات کو وہ واقعی آ گیا اور اپنا کام شروع کر دیا۔ میں نے پھر اسے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا اور کلائی تھام کر کہا! آج تجھے بالکل نہیں چھوڑں گا کیونکہ تو جھوٹا ہے۔ اس نے پھر اپنی خستہ حالی انتہائی غربت و افلاس کا نقشہ کچھ ایسے انداز میں کھینچا کہ دوبارہ دل پسیج گیا اور اس وعدہ پر چھوڑ دیا کہ آئندہ چوری نہیں کرے گا۔

دوسرے روز صبح نماز سے فراغت کے بعد حضور پر نور سید عالم ﷺ نے پھر اسی طرح دریافت فرمایا اور دوبارہ بتایا۔ وہ اس دفعہ بھی جھوٹ بول کر گیا ہے آج رات پھر آئے گا۔ مجھے بڑا اچنبھا ہوا کہ یہ کس قماش کا بے ضمیر اور ڈھیٹ چور ہے جس میں شرم و حیا کا مادہ ہی نہیں دو دفعہ گرفتاری کے باوجود اسکے پختہ عزم میں کوئی فرق نہیں آیا اور عہدہ و پیمان توڑ کر پھر آنا چاہتا ہے۔ بہر حال میں نے رات کو اس کا انتظار شروع کر دیا کیونکہ حضور نے اس کی آمد سے پہلے ہی خبردار کر دیا تھا۔

Marfat.com

پھر وہ شوخ چشم بے حیا واقعی آ گیا اور اس نے بلا کسی جھجک کے با اطمینان اناج اپنے تھیلے میں ڈالنا شروع کیا۔ میرے غصے کی انتہا نہ رہی، پکڑ لیا اور فیصلہ کن انداز میں کہا یہ تیسری بار ہے اب تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ تو بڑا نیچ ذات ہے، کمینہ اور پیشہ ور قسم کا چور معلوم ہوتا ہے، ضرورت مند نہیں، لالچی ہے تیرے جیسے پر ترس کھانا، کچھ دینا، رحم کر کے چھوڑنا اچھا نہیں۔ اب تو ایک قیدی کی حیثیت سے صبح دربار رسالت میں پیش ہوگا۔ جب اس نے دیکھا میری گرفت مضبوط ہے ارادہ پختہ ہے۔ نیز رہائی کی کوئی صورت نہیں تو مصالحانہ رویہ میں بولا۔ اے ابو ہریرہ تم مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہیں ایک ایسا تحفہ دیتا ہوں کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ وہ تحفہ یہ ہے کہ ''رات کو سوتے وقت ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ فائدہ یہ ہوگا کہ اللہ کی طرف سے ایک نگہبان فرشتہ تجھ پر مقرر کر دیا جائے گا جو صبح سے شام تک تمہاری حفاظت کرے گا۔ اس نے یہ وظیفہ بتایا تو میں نے چھوڑ دیا۔

صبح کو حضور ﷺ نے پہلے ہی خبر دی۔

اما انه قد صدقك وهو كذوب۔ تعلم من يخاطب مذ ثلاث ليال۔ ذالك شيطان۔

اے ابو ہریرہ! وہ خود پکا جھوٹا ہے، لیکن اس نے وظیفہ صحیح بتایا۔ جانتے ہو، تین راتوں میں تمہارے پاس کون آتا رہا ہے؟ فرمایا وہ شیطان تھا۔

(مسجد نبوی و مشکوۃ شریف ص 332۔ 339)

اب اس واقعہ میں جو معجزات پوشیدہ ہیں۔ وہ اہل و دانش پر عیاں ہیں قبل از وقت ہونے والے واقعات سے آگاہی علوم مصطفیٰ ﷺ کا منہ بولتا معجزہ ہے۔ جن پر صحابہ کرام کو مکمل ایمان و ایقان تھا۔ معجزات کا انکار کفار کا شیوہ ہے اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ معجزات سے مرصع ہو کر تشریف لائے تو کفار نے جادوگر کہہ کر انکار کیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بہت بڑا افترا باندھنا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو ہدایت سے نوازتا ہی نہیں۔ (الآیۃ)

Marfat.com

# نورٌ علیٰ نور

محمد مصطفیٰ نورٌ علیٰ نور — حبیب کبریا نورٌ علیٰ نور
شہ ارض و سما نورٌ علیٰ نور — شفیع دوسرا نورٌ علیٰ نور
سراپا نور کا نورٌ علیٰ نور — ہے یکتا آئینہ نورٌ علیٰ نور
محمد کے سوا نورٌ علیٰ نور — خدائی میں نہ تھا نورٌ علیٰ نور
بتا گہوارۂ عالم! تیرے پاس — کوئی ہے دوسرا نورٌ علیٰ نور
دو عالم نے تراشا یہ نہ پایا — کہ تھا سرتابہ پا نورٌ علیٰ نور
قمر کو بھی کیا جس نے دو پارہ — ہے وہ معجز نما نورٌ علیٰ نور
جہاں میں رہ نمائی کرنے والا — ہے محبوبِ خدا نورٌ علیٰ نور
لقب جن کا کہ ختم مرسلیں ہے — ہے وہ درِ بے بہا نورٌ علیٰ نور

مجھے زاہد غم دنیا و دیں کیا
وہ ہیں مشکل کشا نورٌ علیٰ نور

صوفی عبدالوہاب صاحب زاہد......

Marfat.com

# حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا اسلام لانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیتا کیونکہ وہ مشرکہ تھیں۔ حسب معمول ایک روز میں نے پھر دعوت اسلام دی تو مجھے والدہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ناپسند باتیں سنائیں میں روتا ہوا بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

**یا رسول اللہ ادع اللہ ان یھدی ام ابی ھریرۃ فقال اللھم اھد ام ابی ھریرۃ۔**

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میری والدہ کے لیے ہدایت کی دعا فرمایئے چنانچہ آپ نے دعا فرمائی۔ الٰہی ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرما۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں۔ میں حضور کی زبان اقدس سے دعائیہ کلمات سنتے ہی بڑی مسرت و خوشی کے ساتھ نکلا۔ جب گھر کے دروازے پر پہنچا:

**فاذا ھو مجاف فسمعت امی خشف قدم فقالت مکانک یا ابا ھریرۃ و سمعت خضخضۃ الماء فاغتسلت فلبست درعھا الخ۔**

تو وہ بند تھا۔ میری والدہ نے میرے قدموں کی آہٹ سنی تو بولیں ابوہریرہ اپنی جگہ پر رہو اور میں نے پانی کی چھلک سنی انہوں نے غسل کیا۔ پھر اپنا لباس پہنا اور اپنے دوپٹہ سے جلدی میں دروازہ کھولا بولیں ابوہریرہ:

**اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدًا عبدہٗ و رسولہ۔**

میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور

Marfat.com

بے شک حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں:

فرجعت الی رسول الله ﷺ وانا ابکی من الفرح فحمد الله و قال خیراً (رواہ مسلم)

پھر میں فوری طور پر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا حالانکہ میں خوشی اور مسرت کے جذبات سے مغلوب ہو کر رو رہا تھا۔ اس پر حضور سید دو عالم ﷺ نے خدا کا شکر ادا کیا اور دعائے خیر فرمائی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔ (المشکوٰۃ باب معجزات)

اس سے معلوم ہوا کہ اپنے والدین کو تبلیغ کرنی چاہیے کہ اگر وہ شریعت پر نہ ہوں دوسری بات یہ کہ اگر والدین راہ ہدایت پر نہ ہوں تو بزرگوں سے ان کے حق میں دعا کرانی چاہیے۔ تیسری بات اس حدیث سے واضح ہو رہی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب حضور کی زبان اقدس سے اپنی والدہ کی ہدایت کے بارے میں دعائیہ کلمات سے مشرف ہوئے تو فوری طور پر اس یقین کے ساتھ گھر آئے کہ والدہ ہدایت سے شاد کام ہو چکی ہوں گی۔ حضور ﷺ کے معجزانہ کلمات کی دروازہ پر ہی پذیرائی دیکھ لی۔ پھر جب دروازہ کھلا۔ فوری طور پر بارگاہ مصطفیٰ میں اپنی والدہ کے اسلام لانے کی اطلاع دی تو حضور نے عالم حمد و تشکر کے ساتھ ساتھ استقامت کی دعا فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ نومسلم کے لیے استقامت علی الاسلام کی دعا کرنا سنت مصطفیٰ ہے نیز یہ بھی پتہ چلا کہ کامل ایماندار حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں کسی سے بھی نازیبا کلمات سننا گوارا نہیں کرسکتا جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے عمل سے عیاں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی ہی محبت سے نوازے۔ آمین۔

Marfat.com

# دوربین نگاہیں

بخاری شریف سے صاحب مشکوٰۃ نقل فرماتے ہیں جس کی شرح کچھ اس طرح ہے کہ غزوہ موتہ جو آٹھ ہجری کو وقوع پذیر ہوا۔ اس میں لشکر اسلام کی تعداد تین ہزار اور مدمقابل ہرقل کی رومی فوج کی تعداد ایک لاکھ تھی۔ اس فوج کو جب نبی اکرم ﷺ روانہ فرمانے لگے تو از خود ہی اس ترتیب سے سپہ سالار مقرر فرما دیئے جیسے مستقبل میں ہونے والے تھے آپ نے فرمایا سب سے پہلے سپہ سالار لشکر اسلام زید بن حارث ہوں گے پھر جعفر ابن ابی طالب، ان کی شہادت کے بعد عبداللہ بن رواحہ ہوں گے۔ چنانچہ جنگ موتہ میں یہ حضرات یکے بعد دیگر شہید ہو رہے تھے اور یکے بعد دیگر جھنڈے لہرا رہے تھے اور سینکڑوں میل دور نقشہ جنگ، مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے حضور اس طرح بیان فرما رہے تھے جیسے سب کچھ آئینہ نظر ہے اور حقیقتاً چشم نبوت سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہوتی۔ حدیث کے کلمات مبارکہ ملاحظہ فرمایئے اور اپنے ایمان کو تازگی بخشئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

**قال نعی النبی ﷺ زیداً و جعفراً و ابن رواحة للناس قبل ان یاتیهم خبرهم فقال اخذ الرایة زید فاصیب ثم اخذ جعفر ثم اخذ ابن رواحته فاصیب و عیناہ تذرفان حتی اخذ الرایته سیف من سیوف اللہ یعنی خالد بن الولید حتیٰ فتح اللہ علیهم۔** (رواہ البخاری)

نبی اکریم ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر، ابن رواحہ کی شہادت

Marfat.com

کی خبر لوگوں کو سنائی، ان کی شہادت کی خبر آنے سے پہلے اور (عین اس وقت جب دنوں لشکر آمنے سامنے تھے حضور کیفیت جنگ اس طرح بیان فرمارہے تھے) کہ لو زید شہید ہو گیا اب جھنڈا جعفر طیار نے اٹھالیا۔ لو وہ بھی شہید ہو گئے۔ اب جھنڈا ابن رواحہ نے تھام لیا لو وہ بھی شہید ہو گئے اور ساتھ ہی آپ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں حتیٰ کہ جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے پکڑ لیا۔ یعنی حضرت خالد بن ولید نے اور انہیں کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے لشکر اسلام کو فتح سے نوازا۔

(ف) آج جدید دور میں جو کام وائرلیس سیٹ، ریڈار اور مواصلاتی طیاروں کے ذریعہ لیا جارہا ہے چودہ سو سال قبل اس سے بھی عمدہ کام حضور اکرم ﷺ اپنی خداداد دوربین نگاہوں سے لیتے ہوئے جنگی حالات کی کیفیت من و عن بیان فرماتے رہے۔ یہ بات سوائے معجزہ کے ہو ہی نہیں سکتی۔

یہ علوم مصطفیٰ کے کمالات کا ایک کرشمہ ہی تو ہے۔ خیال رہے کہ جنگ موتہ میں تین ہزار کے لشکر اسلام نے ایک لاکھ رومیوں پر عظیم الشان فتح پائی۔ افسوس کہ آج مشرق وسطیٰ کے پانچ کروڑ مسلمان بیس لاکھ اسرائیلیوں سے خوفزدہ ہیں یہ عشق مصطفیٰ کے فقدان کے سبب سے ہے۔ صحابہ کرامؓ میں قوت ایمانی بھی تھی اور عشق مصطفیٰ کی فروانی بھی سچ ہے۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

# بھیڑیے کی شہادت

مشکوٰۃ شریف میں بروایت شرح السنۃ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے ایک ریوڑ سے ایک بکری اٹھا کر بھاگا۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا حتیٰ کہ اس بھیڑیے سے بکری کو چھڑا لیا۔ پھر بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھا اور دم دبا کر بیٹھ گیا پھر اس نے انسان کی طرح گفتگو کرتے ہوئے کہا، میں نے روزی کا ارادہ کیا، جو مجھے اللہ تعالیٰ نے دی۔ میں نے اسے لے لیا۔ پھر تو نے مجھ سے چھین لیا۔ اس پر بڑے تعجب سے چرواہا بولا! اللہ کی قسم میں نے آج تک ایسا واقعہ کبھی نہ دیکھا کہ بھیڑیا باتیں کر رہا ہے۔ تو بھیڑیا بولا۔ اس سے بھی عجیب و غریب یہ بات ہے کہ ایک شخص دو پہاڑوں کے درمیان کھجور کے باغات میں ساری گزشتہ اور آئندہ کی باتوں کی خبر دے رہا ہے۔ چرواہا یہودی تھا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ کو اوپر کے واقعہ کی خبر دی اور نعمت ایمان سے سرفراز ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ قریب ہے کہ ایک شخص نکلے گا وہ خود نہیں بولے گا حتیٰ کہ اس کا جوتا اور اس کی لاٹھی اسے ان باتوں کی خبریں دے گا جو اس کے پیچھے اس کے گھر والوں نے کی ہوں گی۔ حدیث کے اصل کلمات ملاحظہ فرمائیے:

عن ابی هریرة قال جاء ذئب الی غنم فاخذ منها شاة فطب۔ الراعی حتی انتزعها منه قال فصعدا الذئب علی تل فاقعی واستثفر وقال قد عمدت الی رزق

Marfat.com

رزقینه اللہ اخذته ثم انتزعة منی فقال الرجل تا اللہ ان رایت کالیوم ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من هذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبر کم بما مضی وماهو کائن بعد کم قال فکان الرجل یهودیاً فجاء الی النبی ﷺ فاخبر واسلم فصدقه النبی ﷺ قال النبی ﷺ انها امارات بین یدی الساعة قد اوشك الرجل ان یخرج فلا یرجع یحدثه نعلاه و سوته بما احدث اهله بعده (مشکوۃ المصابیح رواہ شرح السنۃ)

ملاحظہ فرمایئے۔

نبی اکرم ﷺ کی عظمت و برتری کی گواہی بھیڑیے جیسا درندہ بھی دے رہا ہے اور وہ انسان جو عظمت مصطفیٰ کا قائل نہیں وہ درندے سے بھی گیا گزرا ہے۔ ایسے ہی انسان نما حیوان کی بابت قرآن کریم میں اللہ فرماتا ہے:

کالانعام بل هم اضل

وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ

شان و شوکت ﷺ وہ یہودی بھیڑیے کی زبان سے سنتا ہے اور بغیر کسی جرح و تعدیل کے تسلیم کرتا ہوا بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہو کر دولت اسلام سے مالا مال ہو جاتا ہے، یہاں راوی کے ثقہ، کمزور صادق و کاذب یا متروک ہونے کی بحث نہیں یہاں تو ایک طرف یہودی ہے ایک طرف بھیڑیا ہے اور علوم مصطفیٰ ﷺ موضوع ہے مگر وہ مسلمان کتنے بدنصیب ہیں جو قرآن سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ احادیث سامنے آئیں تو رجال پر بحث کرتے ہیں۔ اس حدیث سے پتہ چلا حقیقتاً انسان وہی ہے اگر اس کے سامنے بھیڑیا بھی شان و عظمت مصطفیٰ ﷺ کا اظہار کرے تو فوری طور پر سر تسلیم خم کر دینا چاہیے۔

چنانچہ آپ نے فرمایا۔ آدمی جب گھر سے باہر جائے گا تو اس کا جوتا اور اس

Marfat.com

کی لاٹھی اسے گھروں کی کیفیت سے آگاہ کرے گا۔ اس میں یہ نہیں کہ وہ جوتا جو اس نے دوران سفر پہنا ہوا ہے یا وہ لاٹھی جو اپنے ساتھ سفر میں تھی بلکہ اس میں آج کے زمانے کی طرف اشارہ فرمایا، لہٰذا آج جو جاسوسی کے سائنسی آلات تیار ہوئے ہیں، وہ اتنی چھوٹی سی مقدار اور حجم میں ہوتے ہیں کہ وہ ان کو اپنی جوتی یا لاٹھی میں بھی سیٹ کیا جاسکتا ہے، کیسٹ، ریکارڈ، وی سی آر، وڈیو اور آلات جاسوس کو آج انسان کی ہر حرکت کو ریکارڈ کیا جاسکتا ہے۔ آواز اسے اس حالت میں سنائی جاسکتی ہے کہ وہ مجرموں کی طرح ساکت و حامد اپنی تمام حرکات و سکنات کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا ہوتا ہے یا مجرموں کی طرح ندامت سے سر نیچے کیے ہوئے۔ گویا کہ یہ زمانہ قریب قیامت کی نشاندہی پر دلالت کرتا ہے۔ واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم۔

Marfat.com

# انگلیوں سے چشمے جاری ہو گئے

بخاری شریف باب علامات نبوت میں حضرت سالم بن الجعد حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک چھاگل تھی۔ آپ نے اس سے وضو فرمایا تو لوگ پانی کے لیے آپ کی طرف دوڑے۔ آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا۔ عرض کیا آپ کے پاس جو پانی ہے اس کے سوا پورے لشکر میں نہ وضو اور نہ ہی پینے کے لیے پانی ہے۔ یہ سنتے ہی آپ نے اپنا ہاتھ مبارک چھاگل رکھا تو آپ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے ابل پڑے، ہم نے پانی لیا اور وضو کیا۔ خوب سیر ہو کر پیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آپ اس دن کتنے تھے۔ انہوں نے جواب دیا ہم ڈیڑھ ہزار تھے۔ اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی کفایت کرتا۔ انگلیوں سے پانی جاری کرنے کا معجزہ متعدد بار ظہور پذیر ہوا۔ مختلف اوقات میں مختلف تعداد نے پیاس بجھائی۔ اپنے جانوروں کو سیراب کیا اور پھر دفاعی طور پر محفوظ بھی کیا۔ کئی صحابہ کرام نے وضو وغیرہ بھی کیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ حضرت انس بن مالک، حضرت عبداللہ ابن مسعود، حضرت ابوایوب انصاری، حضرت زید بن حارث صدائی اور حضرت ابوعمرہ انصاری رضی اللہ عنہم ایسے جلیل القدر صحابہ ان روایات کو بیان کرنے والوں میں شامل ہیں۔

Marfat.com

# شیر کی اطاعت

حضور اقدس ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ بیان فرماتے ہیں کہ میں سمندر میں ایک کشتی پر سوار ہوا وہ کشتی ٹوٹ گئی میں ایک تختے پر بیٹھ گیا اور ایک جنگل میں جا نکلا، جس میں شیر تھے۔ ناگاہ ایک شیر آیا۔ میں نے کہا اے بوالحارث (یہ شیر کی کنیت ہے) میں رسول کریم ﷺ کا آزاد شدہ غلام سفینہ ہوں یہ سنتے ہی شیر دم ہلاتے ہوئے میرے پاس آیا اور پھر میرے ساتھ ساتھ چلا یہاں تک کہ مجھے راستے پر لے آیا پھر اس نے ہلکی سی آواز نکالی۔ میں سمجھا مجھے الوداعی کلمات کہہ رہا ہے۔

(خصائص الکبریٰ جلد 2 ص 63)

Marfat.com

# بت بول اٹھے پڑھنے لگے کلمہ شجر بھی

جس طرح حیوان حضور سید عالم ﷺ کے امر کے مطیع تھے، اسی طرح نباتات بھی آپ کے فرمانبردار تھے۔ چنانچہ درختوں کا خدمت اقدس میں آنا، سلام کرنا، آپ کی رسالت کی گواہی دینا احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔ ایک دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب میری طرف وحی بھیج گئی تو میرا گزر جس پتھر یا درخت پر ہوتا وہ یوں سلام عرض کرتا:

**السلام علیك یا رسول الله ﷺ۔**

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بنی عامر بن صعصعہ میں سے ایک دیہاتی اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔ میں کیسے پہچانوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر میں اس کھجور کے درخت کی شاخ کو بلاؤں تو کیا میری رسالت کی گواہی دو گے؟ اس نے کہا ہاں پس آپ نے شاخ کی طرف اشارہ کیا وہ شاخ درخت سے (ازخود) الگ ہوئی اور زمین پر گری۔ پھر سجدے کرتی ہوئی آپ کی خدمت اقدس میں آکھڑی ہوئی۔ حضور نے فرمایا۔ واپس جاؤ۔ وہ واپس اپنی جگہ چلی گئی۔ یہ دیکھتے ہی اس اعرابی نے کلمہ پڑھا اور دولت ایمان سے مالامال ہوگیا۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام دارمی ترمذی، حاکم، بیہقی، ابونعیم، ابویعلی اور حضرت ابن سعد رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔ حاکم ترمذی نے صحیح کہا۔ نیز

Marfat.com

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص الکبری جلد دوم میں تحریر فرمایا:

(فائدہ): سبز درخت سے لڑکی کا زندہ ہونا تعجب کی بات نہیں۔ قرآن کریم میں مردہ گائے کا ایک ٹکڑا مردہ انسان کو مارنے سے زندہ ہو جانا اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جانوروں کو قیمہ شدہ ہونے کی ہیئت میں پکارا اور ان کا زندہ ہو کر آپ کی طرف دوڑتے ہوئے حاضر ہونا اسی قبیل سے ہی شمار کیا جائے گا۔ نباتات کی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر فرمان جمادات بھی تھے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے حضور سید عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ مکہ مکرمہ کے نواح میں لائے، میں نے دیکھا جو بھی درخت یا پہاڑ آپ کے سامنے آتا وہ عرض گزار ہوتا السلام علیک یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات حد وعد سے باہر ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مسعود سراپا معجزات کا مرقع تھا۔

Marfat.com

# جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

اس دور کے معروف بین الاقوامی عالم حسن البنا شہید مصری بانی جماعت اخوان المسلمون مصر' عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں شمولیت کا ایک نہایت ہی پردرد' روح پرور' ایمان افروز واقعہ اپنی ڈائری میں درج کرتے ہوئے رقم طراز ہیں' جسے پاکستان میں ابوالاعلیٰ مودودی کے دست راست جناب خلیل احمد حامدی نے عربی سے اردو میں ترجمہ کیا اور اسلامی پبلی کیشنز لاہور نے ''حسن البنا شہید کی ڈائری'' کے نام سے کتاب کو شائع کیا' ایک مثالی کردار کے عنوان کے تحت صفحہ 196' 197 پر یوں بیان کرتی ہیں۔

''مجھے یاد ہے کہ جب ربیع الاول کا مہینہ آتا ہے یکم ربیع الاول سے لے کر 12 ربیع الاول تک معمولاً ہر رات ہم ''حصافی الاخوان'' میں سے کسی ایک کے مکان پر محفل ذکر منعقد کرتے اور میلاد النبی ﷺ کا جلوس بنا کر باہر نکلتے' اتفاق سے ایک رات برادرم شیخ شبلی الرجال کے مکان پر جمع ہونے کی باری آ گئی' ہم عادتاً عشاء کے بعد ان کے مکان پر حاضر ہوئے' دیکھا پورا مکان خوب روشنیوں (چراغاں) سے جگمگا رہا ہے۔ اسے خوب صاف و شفاف اور آراستہ و پیراستہ کیا جا چکا ہے۔ شیخ شبلی الرجال نے رواج کے مطابق حاضرین کو شربت اور قہوہ اور خوشبو پیش کی۔ اس کے بعد ہم جلوس بن کر نکلے اور بڑی مسرت وانبساط کے ساتھ مروجہ مناقب اور نظمیں (میلادیہ نعتیں) پڑھتے رہے۔ جلوس ختم کرنے کے بعد ہم شیخ شبلی الرجال کے مکان

Marfat.com

پر واپس آ گئے اور چند لمحات ان کے پاس بیٹھے رہے۔ جب اٹھنے لگے تو شیخ الرجال نے بڑی لطافت آمیز اور ہلکے پھلکے تبسم کے ساتھ اچانک اعلان کیا کہ ”انشاء اللہ کل آپ حضرات میرے ہاں علی الصبح تشریف لے آئیں تاکہ ”روحیہ“ کی تدفین کر لی جائے۔“

روحیہ شیخ شبلی کی اکلوتی بچی ہے، شادی کے تقریباً گیارہ سال بعد اللہ تعالیٰ نے شیخ کو عطا کی ہے، اس بچی کے ساتھ انہیں اس قدر شدید محبت و وابستگی ہے کہ دوران کام بھی اسے جدا نہیں کرتے۔ یہ بچی نشوونما پا کر اب جوانی کی حدود میں داخل ہو چکی ہے۔ شیخ نے اس کا نام روحیہ تجویز کر رکھا ہے کیونکہ شیخ کے دل میں اسے وہی مقام حاصل ہے جو جسم میں روح کو حاصل ہے۔ شیخ کی اس اطلاع پر ہم بھونچکے رہ گئے۔ عرض کیا۔ ”روحیہ کا انتقال کب ہوا؟“ فرمانے لگے۔ ”آج ہی! مغرب سے تھوڑی دیر پہلے۔“ ہم نے کہا کہ آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہ اطلاع دی۔ کم از کم میلاد النبی ﷺ کا جلوس کسی اور دوست کے گھر سے نکالتے۔ کہنے لگے جو کچھ ہوا، بہتر تھا۔ اس سے ہمارے حزن و غم میں تخفیف ہوگئی اور سوگ مسرت میں تبدیل ہوگیا۔ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی کوئی اور نعمت درکار ہے؟ سچ فرمایا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ نے

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

(حسن البنا شہید کی ڈائری)

Marfat.com

# حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا اسلام

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اکابر صحابہ میں شمار ہوتے ہیں' عشرہ مبشرہ اور السابقون الاولون میں شامل ہیں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفقاء خاص میں آپ ممتاز مقام پر فائز تھے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں وہ خلفاء رسول کریم کے منصب پر فائز ہونے کی صلاحیتوں سے آراستہ تھے۔ آپ ہی کے فیصلہ اور ایثار کے باعث سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ الرسول اور امیرالمومنین منتخب ہوئے۔ 32ھ کو پچھتر برس کی عمر شریف میں وصال پایا' ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے قبل از وصال' نبی کریم کے روضہ پاک میں دفن کرنے کی پیشکش فرمائی تو آپ نے فرمایا۔ ''مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیٹنے سے شرم آتی ہے لہٰذا جنت البقیع میں دفن کیا جائے۔'' آپ کی وصیت کے مطابق سید عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی' نبی کریم کے شہزادے حضرت ابراہیم اور حضرت عثمان بن مظعون کے ساتھ ہی قبر میں دفن کیے گئے اور معلم الامتہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو آپ کے پڑوسی اور رفیق خاص تھے بعد از وصال انہیں آپ کے پہلو میں دفن کیا گیا گویا کہ وہ عالم دنیا و عالم برزخ میں منازل قرب سے شادکام ہوئے' ان گنت خوبیوں کے مالک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اپنے اسلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''میں نے یمن کا سفر بارہا کیا اور ہمیشہ عسکلان بن عواکن حمیری کے پاس قیام کرتا تھا اور وہ مجھ سے پوچھا کرتا تھا کہ تم میں سے کوئی شخص پیدا ہوا ہے جس کا چرچا لوگوں میں ہو' اس کا لوگ تذکرہ کرتے ہیں' کوئی ایسا شخص ہوا ہے جو

Marfat.com

تمہارے آبائی دین کی مخالفت کرتا ہو۔" میں اس کا جواب نفی میں دیتا رہا، جس سال رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے آپ کا بیان ہے کہ اس سال میں پھر یمن گیا اور اس کے پاس ٹھہرا اور مجھ کو رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا علم بالکل نہ تھا، اس زمانہ میں وہ بوڑھا ہو چکا تھا اور اونچا سننے لگا تھا۔ میری اطلاع ہونے پر وہ باہر آیا، پٹی باندھی اور تکیہ لگا کر بیٹھا اس کے اردگرد اس کے لڑکے پوتے سب جمع ہو گئے۔ مجھ سے میرا نسب نامہ پوچھا۔ میں بیان کرتا کرتا جب زہرہ پر پہنچا تو اس نے کہا کہ ٹھہر جا، کیا میں تم کو ایسی بات کی اطلاع نہ دوں جو تجارت سے بہتر ہو آپ نے جواباً کہا کہ آپ ضرور ایسا کیجئے۔

اس نے کہا کہ میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے پہلے مہینے میں تمہاری قوم (قریش) میں ایک رسول مبعوث کیا ہے اور اس کو برگزیدہ اور مقبول بنایا ہے اور اس پر کتاب اتاری ہے اور اس کتاب پر عمل کرنے والوں کے لئے ثواب مقرر کیا ہے۔ اس کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ بتوں (یعنی اللہ کے سوا سب کی) پرستش سے منع کرتا ہے اور دعوت اسلام دیتا ہے۔ اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور خود بھی اچھے کام کرتا ہے اور بیہودہ باتوں سے منع کرتا ہے اور ان کو مٹاتا ہے۔ آپ نے دریافت کیا وہ کس قبیلہ سے ہے تو اس نے جواب دیا کہ وہ نہ قبیلہ ازد سے ہے اور نہ شمالہ سے، وہ بنی ہاشم سے ہے اور تم اس کے ننھالی رشتہ دار ہو اور آپ کو مخاطب کر کے کہا کہ اے عبدالرحمٰن! اس بات کو تم پوشیدہ رکھو اور جلد واپس جاؤ اور ان سے جا کر ملو اور ان کی دلدہی کرو اور میری طرف سے التماس نامہ پیش کر دینا۔

اشهد بالله ذی المعالی فالق الليل و الصباح

گواہ بناتا ہوں اللہ بڑائی اور بزرگی والے کو جو رات دن کا ظاہر کرنے والا ہے۔

انك ذو السر من قريش يا ابن المفدی من الذباح

Marfat.com

بے شک آپ قریش میں رازدار ہیں۔ اے اس شخص کے بیٹے! جس کی قربانی کا فدیہ دیا گیا ہے۔

ارسلت تدعوا الی یقین ویرشد للحق والفلاح

رسول بنا کر بھیجے گئے، یقینی باتوں کی طرف آپ دعوت دیتے ہیں اور حقدار اور بھلی باتوں کی ہدایت کرتے ہیں۔

اشھد باللہ رب موسیٰ ان ارسلت بالمطاح

قسم ہے موسیٰ علیہ السلام کے رب کی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بے شک بطحا میں رسول بھیجے گئے ہیں۔

فکن لی شفیعا الی ملیك یدعوا البرایا الی الفلاح

ہو جایئے شفیع اس مالک کے دربار میں جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ اشعار مجھے کو یاد ہو گئے اور میں سفر سے بعجلت تمام واپس آیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جن کے ساتھ میرے مراسم محبت پہلے سے تھے واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے اسلام لانے کی تحریک کی اور مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت خدیجہ کے گھر لے آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا ایسا چہرہ دیکھتا ہوں جس کو دیکھ کر نیکی کی امید بندھتی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کیا کرتا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ایک امانت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں ایک مرسل نے پیغام بھیجا ہے وہ مجھ کو پہنچا دو میں نے اشعار یاد کر لئے تھے اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔

(سیرت نبویہ علامہ زینی دحلان مکی ص 61 ج 1)

Marfat.com

# میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انقلاب آفرین پیام

لَمْ یَخْلُقِ الرَّحْمٰنُ مِثْلَ مُحَمَّدٍ
اَبَدًا وَعِلْمِیْ اَنَّہٗ لَا یُخْلَقُ

یہ نورانی مجلسیں' یہ روحانی بزم آرائیاں' یہ محامد ومحاسن کی پرنور محفلیں' یہ جشنِ مسرت و شادمانی' عظیم الشان جلسے جلوس' یہ انعامی تقریبات اور اطراف و اکناف عالم سے روح پرور درود و سلام' نعت و مناقب' نغموں اور ترانوں کی گونج نیز رسال و جرائد' اخبارات کے خصوصی ایڈیشن' صرف اور صرف اس محسن کائنات فخر موجودات' ہادی سبل ختم الرسل رحمۃ اللعالمین' خاتم النبیین' شفیع المذنبین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت کی جاودانی ساعتوں کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرنا ہے' جنہوں نے انسانی تمدن کی کایا پلٹ دی۔ گری ہوئی انسانیت کو تھاما اور اسے اس کی حقیقی منزل تک پہنچایا۔ اخلاق کا ایک ضابطہ اور تہذیب کا ایک دستور مرتب کیا' انصاف کی حدیں مقرر کیں' انسان کو صالح فطرت کی طرف پلٹ آنے کی عالمگیر دعوت دی جس نے ایک خدا وحدہ لاشریک کی عبادت کی بنیاد پر عالمگیر اتحاد کا پروگرام پیش کیا۔ جس نے ہمیشہ ان دروازوں کو بند رکھا جن سے نفاق و اختلاف کی ہوا آ سکتی تھی۔ یہی وہ ذات مقدس ہے جس نے ذہن و فکر کی پہلی بار انسانی برادری کو بنیادی حقوق کی نگہداشت کا سبق پڑھایا۔ اتحاد' اتفاق اور ربط و تعلق کے رشتے کو استوار کرنے کا احساس پیدا کیا۔ آج دنیا کی بستی بستی میں حریت کے جو ساز بج رہے ہیں وہ

Marfat.com

درحقیقت اس بحرِ بے کنار کے فیض و کرم کا ایک قطرہ ہے جس نے دنیا کے ہر انسان کو صرف ایک اللہ کا مطیع اور فرمانبردار بننے کا پیغام دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کالے کو گورے اور عربی کو عجمی پر کوئی شرف حاصل نہیں' سب آدم کے بیٹے ہیں۔ جن کا خمیر مٹی سے ہوا۔ یہ انقلابی تحریک' یہ تہذیبی دعوت' یہ اخلاقی مشن' یہ روحانی ضابطہ' اسلام کے نام پر اس دور میں دیا جس میں ہر بشر' ہر قوم' ہر ملک جہل وشرک کے اندھیروں میں بھٹک رہا تھا۔ ظلم و بے انصافی کی تاریکی میں مبتلا انسانیت کے لئے چراغ راہ بنا اور پھر اس کی روشنی میں اسے زندگی کی پر پیچ راہیں نظر آئیں۔ انسانوں کو اپنا راستہ اور منزل تعین کرنے میں سہولت ہوئی ظلم و بے انصافی کی حیثیت منقلب ہوئی اور علم کی راہیں کھلیں۔ انسان کے کچلے ہوئے دل و دماغ کو سکون نصیب ہوا اور ایک ایسے معاشرے کی تعمیر ہوئی جس میں محنت و سرمایہ کی کوئی کشمکش نہ تھی' رنگ و نسل کا فساد نہ تھا۔ برتری و کہتری کا کوئی فتنہ نہ تھا۔ وطن و قومیت کا کوئی جھگڑا نہ تھا' ہر مرد ہر عورت' ہر بچہ' ہر کنیز' ہر غلام' ہر مزدور اپنے جائز اور صحیح حقوق کی ادائیگی کا خوگر تھا۔ خیال تو کیجئے آج رسل و رسائل کے ذرائع اتنے کثیر اور وسیع ہیں کہ چھوٹے سے چھوٹے واقعہ کی خبر چند سیکنڈ میں پوری دنیا میں پھیلائی جا سکتی ہے لیکن پروپیگنڈہ کی جدید سائنسی تکنیک نہ ہونے کے باوجود محسن کائنات حضرت محمد ﷺ کی انقلابی دعوت (اسلام) نے پوری دنیا کی تہذیب و تمدن کو بالکل مختصر سی مدت میں متاثر کر دیا۔ جس کی مثال نہیں ملتی۔ یورپ' افریقہ' ایشیا کی تمام تہذیبیں اور قومیں اسلام کی مقناطیسی کشش سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں۔ سورج جب بھی نکلتا ہے تو روشنی سے فرار ناممکن ہو جاتا ہے اور جب سراج منیر چکا تو کفر کے اندھیروں نے اپنی راہ لی۔

جہاں تاریک تھا ظلمت کدہ تھا سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اجالا تھا

مگر نہایت دکھ کی بات ہے کہ آج اس محسن اعظم ﷺ کی امت افتراق

Marfat.com

انتشار کا شکار ہے۔ ماڈرن تہذیب غیر اسلامی تمدن کو حرز جان بنائے ہوئے ہے۔ سامان تعیش کی بھرمار میں دین کو چھوڑ کر دنیا اور روحانیت سے منہ موڑ کر۔ مادیت کی محبت میں مستغرق' اپنوں سے دشمنی' غبار سے دوستی کی پینگیں بڑھائی جارہی ہیں۔ اتفاق واتحاد' اخوت والفت' حب ومودت' ایثار وقربانی کی جگہ حسد' بغض' عداوت' دشمنی' کینہ' نفاق غیبت کا دور دورہ ہے۔ مصائب و آلام شکست و ذلت' نکبت و پستی ہمارا نشان بن چکا ہے۔ اسلاف کے کارناموں کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ کشمیر وفلسطین' قبرص' افغانستان' لبنان' بوسنیا اور چیچنیا کے مظلوم و نہتے مسلمانوں کو ظلم وستم کی چکی میں پسا جارہا ہے۔ ہندوستان کے امن پسند مسلمانوں کی عزت و آبرو کو لوٹ کر صرف اس لئے بے دردی سے شہید کردیا جاتا ہے کہ یہ محسن اعظم تاجدار مدینہ کے نام لیوا اور توحید کے پرستار ہیں۔ مشرقی پاکستان کو اسی دشمنی کی بناء پر غداران ملک وملت نے بنگلہ دیش کے نام سے بدل کر رکھ دیا ہے' دیگر ممالک میں بھی مسلمانوں کی زندگیاں بے چینی سے گزر رہی ہیں غور کا مقام ہے' آخر وجہ کیا ہے؟ یہی اور صرف یہی کہ ہم نے خدا اور رسول کے احکامات پر عمل کرنا چھوڑ دیا اور بیگانوں سے لو لگالی۔ اتنی شکستوں کے بعد ہم خواب غفلت میں پڑے عیش وعشرت میں پیہم مصروف ہیں۔ دشمنان اسلام ہر طرف سے حملہ آور ہے الحاد و دہریت' اشتراکیت و عیسائیت اور مذہب سے دوری کی بمبارمنٹ ہورہی ہے مگر ہم ہیں کہ بیدار ہونے کا نام تک نہیں لیتے۔ آخر یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا۔ مسلمانو! خواب غفلت سے بیدا ہوکر دین متین کی خدمت کے لئے کمربستہ ہوجایئے اپنی قدر ومنزلت پہچانئے اسلام کی یاد تازہ کیجئے۔ مادی و فانی ترقی کو روحانی سرفرازی پر ترجیح مت دیجئے۔ اپنے بزرگوں کی باتوں پر کان دھریئے اور ان پر عمل پیرا ہوجایئے۔ یاد رکھئے! جب دنیاوی غلامی کی زنجیریں توڑ کر روحانی پٹکا گلے میں سجالو گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وَاَنتُمُ الاعلون کا تمغہ جرأت تمہارے زیب گلو ہوگا۔ اے بادہ کشانِ غفلت:

Marfat.com

سلطان رحمت کی بارگاہ کے دروازے کھل گئے اب صرف ایک حرف ندامت' ایک عذر شرمسار اور بھیگی ہوئی پلکوں کا صرف ایک چمکتا ہوا قطرہ دل کی طہارت کے لئے کافی ہے۔ اے گیتی کے روسیا مد ہوشو! آؤ چشمہ نور میں غوطہ لگا لو جو تمہاری نظر کے نشانے پر بہہ رہا ہے گیارہ ماہ کے بعد روحانی برکات کا یہ سہانا موسم اسی لئے آیا ہے کہ تمہارے چہرے کا غبار دھل جائے اور رحمتِ خداوندی کی موسلا دھار بارش میں تمہارا دامن نکھر جائے۔ اے خفتگانِ شب ملامت! دنیا کی بڑی بڑی امید گاہوں سے تم نے لو لگا کر دیکھ لیا۔ فرصت ہو تو پل بھر ذرا حافظہ پر زور دے کر یاد کرو تم نے مادی اقتدار کی چوکھٹوں پر اپنی کتنی فریادیں ضائع کر دیں۔ وقت کے روٹھے ہوئے فرعونوں کو منانے کے لئے تمہیں کتنی بار اپنی سطح مرتفع سے نیچے اترنا پڑا لیکن سچ بتایئے ان ساری منتوں' سماجتوں اور خوشامدوں کے بعد ذلتوں کی شکست اور نامرادیوں کی ٹھوکر کے سوا کوئی چیز تمہارے ہاتھ آئی؟

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے ان کے در پر پڑ رہو
قافلہ تو اے رضا اول گیا آخر گیا

پیہم فریب کی چوٹ کھانے والو! اب تو پلٹ آؤ اس رحمت حق کی طرف جس نے اپنے امیدواروں کو کبھی مایوس نہیں کیا اور جو پلکوں کا آنسو دامن میں جذب ہونے سے پہلے اپنے فریادی کے دل کی پکار سن لیتا ہے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہے کوئی سائل ہی نہیں!
راہ دکھلائیں کسے رہروِ منزل ہی نہیں

ربیع الاول! کا یہ مقدس مہینہ جو ہمارے سروں پر سایہ فگن ہے یہ مایوس چہروں کے نکھرنے کا بہترین موسم ہے۔ قدم قدم پر رحمت و زعفران کی جو نہریں بہہ رہی ہیں ان سے بھی اگر ہم نے اپنے روح کی تشنگی نہیں مٹائی تو اس کے بعد پھر کوئی ایسا دلنواز موسم نہیں آئے گا۔ آیئے! ربیع الاول کے رحمت بھرے شب و روز کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے رب کے حضور غفلتوں کی گہری نیند میں ہم نے

Marfat.com

جنتی خطائیں کی ہیں، معاف کرائیں اور اپنے خالی دامن کو بارگاہ بے کس پناہ میں پھیلا دیں تا کہ دین و دنیا کی کامرانیوں اور کامیابیوں سے مالا مال ہوسکیں۔ اس ماہ مبارک کی ایک ایک ساعت کی عزت و حرمت کا خیال رکھیں کیونکہ اس ماہ مبارک کی 12 تاریخ کو تاجدار عرب و عجم محسن کائنات، فخر موجودات، باعثِ ایجاد عالم نبی مکرم، نور مجسم ﷺ کی تشریف آوری ہوئی۔

## کُنتُ کنزاً مخفیاً کا راز تابش کھل گیا

جب جہاں میں سرور دنیا و دیں پیدا ہوئے

جن کی تشریف آوری سے قبل انسانیت اندھی تھی، اخلاق بہرا تھا، انسانی کردار مفلوج ہوکر رہ گیا تھا چہار جانب کو وحشت و بربریت کے طوفان نے اپنی لپیٹ میں یوں دبا رکھا تھا جیسے نزع کے آخری ہچکی، یاس و ناامیدی کے بادل فضائے عالم پر چھا چکے تھے۔ پھر وہ آفتاب عالم طلوع ہوا جس کی تابندگی سے شب کی سیاہی نور سحر میں تبدیل ہوگئی ظلم و ستم کی جگہ عدل و انصاف رحم و ہمدردی نے لے لی۔ تشنگان لہو کی لبوں پر صلح و آشتی کا پیغام نغمہ ریز ہوا۔ تلوار کے قبضہ پر رکھنے والے ہاتھ تعلیم، و اخلاق کے لئے میدان عمل میں نکلے ایک مختصر سے عرصہ نے زمانہ کے غبار وحشت کو بارانِ رحمت میں تبدیل کر دیا۔ کانٹے پھول بن گئے اور کلیاں مسکرا اٹھیں۔

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں!
زہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو!

ماہ ربیع الاول کی ان ہزار صد مبارک ساعتوں میں انسانیت کے محسن اعظم ﷺ کا یوم ولادت مسلمانانِ عالم کے لئے جہاں انتہائی مسرت و شادمانی کا گہوارہ ہے وہاں ایک ضابطہ حیات کا ترجمان بھی ہے اور وہ ضابطہ حیات عدل و مساوات تنظیم و اتحاد، علم و عمل اخلاق و محبت ایسے زریں اصولوں سے بھی عبارت ہے۔ جس کا دوسرا نام ''اسلام'' ہے۔ ذرا ماضی کی طرف نگاہ لے جایئے اسلام

Marfat.com

کے ابتدائی دور میں مسلمانوں کی زندگی جس تنگی اور عسرت سے گزری وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ان کے پاس نہ کوئی دولت تھی اور نہ ہی شاہی محلات' بنگلے اور کوٹھیاں تھیں۔ لیکن اس فقر و فاقہ میں بھی ان کو سکونِ قلب' تسکینِ روح' سرورِ زندگی اور راحت جگر کی لافانی دولت حاصل تھی۔ اس لئے کہ وہ اس عارضی نشوونما' فانی شان و شوکت' غیر یقینی جاہ و حشمت کے مقابلہ میں دائمی مسرت ابدی کیف و مستی اور غیر فانی زندگی کو زیادہ اہمیت دیتے تھے اور جب ان کی پُر شوق نگاہیں جمال مصطفیٰ ﷺ کو دیکھ لیتیں تو زندگی بھر کی رعنائیاں سمٹ کر ان کے دامن مراد میں پھیل جاتی ہیں اور وہ نشہ عشق و محبت سے سرشار ہو کر دنیا و مافیہا سے بے خبر اس حسنِ لازوال کا مشاہدہ کرتے تو نہ انہیں بھوک لگتی اور نہ ہی پیاس محسوس کرتے بلکہ دنیا کی ہر چیز بھول جاتے کیونکہ جمال یار کو دیکھنا ہی ان کے نزدیک سب سے بڑی نعمت تھی۔

مغزِ قرآں' جانِ ایماں روحِ دیں
ہست حب رحمۃ اللعالمین

لیکن ان کی غربت' تنگی و عسرت کو دیکھ کر مکہ مکرمہ کے فرعونی دماغ رکھنے والے کافر اسلام و پیغمبر اسلام کے جھوٹا ہونے کی ایک دلیل سمجھ لیتے کیونکہ دولت کے نشے اور سرمایہ داری کے جنون اور امارت کے غرور نے ان کی آنکھوں پر پردے اور دلوں پر مہریں لگا دی تھیں۔ یہاں تک کہ ان کے نزدیک حق و صداقت کا معیار ہی بدل گیا تھا اور ان کا عقیدہ تھا کہ غریب اور مفلس انسان خدا کی رحمت کا سرے سے حق دار ہی نہیں' حق و صداقت کے معیار کو طہارت قلب' تزکیہ نفس' اتقاء اور پرہیز گاری کی بجائے سرمایہ کاری' جاگیرداری' ظاہری شان و شوکت اور عارضی جاہ و حشمت سمجھتے تھے اور اسی بنا پر خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کا انکار کرتے' نیز ان کا مقولہ تھا۔ اگر خدا نے کسی کو نبی بنا کر بھیجنا ہی تھا کہ تو مکے کے کسی بڑے سردار کو نبوت عطا فرماتا۔ آخر یہ نبی کیسے ہو سکتا ہے جو ٹوٹے ہوئے

Marfat.com

حجرے میں رہتا ہے۔ کھجور کی چٹائی پر مسند لگاتا ہے' پھٹے ہوئے کپڑے زیب تن ہوتے ہیں اور دعویٰ کرتا ہے ساری خدائی کے نبی ہونے کا۔ اگر یہ نبی ہوتا تو اس کے پاس سونے چاندی کے خزانے ہوتے' لعل و جواہرات کے ڈھیر اور سنہری محلات ہوتے۔ جب ان کا غرور و تکبر اور تعصب حد سے بڑھ گیا تو پھر غیرتِ حق نے پکار کر کہا۔ میرے محبوب کی نبوت کو سونے چاندی کے خزانوں' لعل و جواہرات کے ڈھیروں ریشمی لباسوں اور سنہری محلات میں تلاش نہ کرو بلکہ میرے محبوب کی نبوت کو اگر دیکھنا ہو تو کسی یتیم کے ٹوٹے ہوئے دل میں دیکھو۔"

آہستہ آہستہ زمانے نے کروٹ بدلی تو وہی لق و دق پوشوں کی مقدس جماعت' فاقہ مستوں کا متبرک گروہ اور صحرانشینوں کا نورانی ٹولہ' ساری دنیا کے لئے امن و سلامتی' عدل و انصاف' لطف و کرم کا ایک مضبوط قلعہ بن گیا اور پھر وہی تنگی و عسرت اور فقر و فاقہ کی زندگی بسر کرنے والے دنیا کے تاجدار ہوئے۔

آج دنیا کی نفس پرست اور ننگ انسانیت حکمران اقتدار کے بھوکے سیاسی لیڈر آئے دن اعلان کرتے رہتے ہیں کہ غریبو! ہم تمہارے لئے ہیں۔ امریکہ کی نام نہاد جمہوریت اور روس کی نسل انسانی کو تباہ کر دینے والی آمریت (اشتراکیت) بھی غریبوں کی حمایت کی مدعی ہے۔ مگر یہ سب دھوکہ ہے فریب کاری ہے مکاری اور عیاری ہے ایسے اعلانات و بیانات میں صداقت کا نام تک نہیں اس لئے آج تک کسی نے اس کا عملی ثبوت مہیا نہیں کیا۔ کوئی پری پیکر کار میں بیٹھ کر کوئی ہوائی جہاز میں پرواز کر کے کوئی ایئر کنڈیشنڈ کوٹھیوں اور بنگلوں کی مسحور کن فضاؤں میں بدمست غریبوں سے ہمدردی کا اعلان کرتا ہے مگر غریب کے آنسوؤں نے بھیگی ہوئی پلکوں سے دیکھا تو اسے موجودہ ترقی یافتہ دور میں ہر طرف مایوسی ہی مایوسی نظر آئی۔ جب حسرت بھرے دل سے مدینہ طیبہ کی طرف نگاہ اٹھائی تو اس نے دیکھا کائنات کا ہادی زمین و آسمان اور کون و مکان کا شہنشاہ' عرب و عجم کا تاجدار کونین کا والی ایک ٹوٹے ہوئے حجرے میں کھجور کی ایک پھٹی ہوئی چٹائی پر بیٹھا'

Marfat.com

پیٹ پر پتھر باندھے یوں دعا کر رہا ہے:

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِی مِسْکِیْنًا وَّ اَمتنی مسکیناً وَّ احشرنی فی زمرہ المساکین (مشکوۃ ص 447)

الٰہی مجھے مساکین میں زندہ رکھ اور مسکینی میں ہی وصال عطا فرما اور بروز حشر مساکین کو میری ذات سے مشرف فرما۔

یہ سن کر حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہیں۔ کملی والے آقا آپ مولائے کل اور محبوب رب العالمین ہو کر ایسی دعا فرماتے ہیں! آپ نے جواباً نوازا حبیبہ حبیب خدا غریب و مساکین قیامت کو امیروں سے چالیس برس پہلے جنت میں جائیں گے اور پھر امام الانبیاء علیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الفقر فخری کی عملی تصویر دنیا والوں کے سامنے اس طرح پیش فرمائی کہ اگر کوئی غریب امتی دو روز سے بھوکا ہے تو محبوب خدا کے پیٹ پر پتھر دیکھا جاتا ہے۔

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا!
سلام اس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی!
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

آج کے مہذب اور ترقی یافتہ دور میں غریبوں کو نفرت اور حقارت سے دیکھا جاتا ہے لیکن دولت و ثروت سرمایہ داری و جاگیرداری کے نشے میں سرمست اور متکبر انسان یہ نہیں جانتے کہ مرنے کے بعد جتنی زمین کسی بڑے سے بڑے صنعت کار اور امیر کو ملتی ہے اتنی ہی غریب مزدور اور فقیر کو اور اتنا ہی کفن جو ملک کے بادشاہ کو پہنایا جاتا ہے ویسا ہی بستی کے گدا کو خیال تو کیجئے۔

نہ دارا رہا سکندر نہ فریدوں بادشاہ
تخت زمین پر سینکڑوں آئے چلے گئے

میلاد النبی کی صبح ایک ہی پیغام سنا رہی ہے" ایک ہی دعوت دے رہی ہے

Marfat.com

درود یہ ہے کہ حضور رسالت مآب ﷺ کے عطا فرمودہ عزت و شرف سے رہنا چاہتے ہو اور اقوام عالم کی امامت پر فائز ہونے کے آرزومند ہو تو چودہ سو سال قبل کے اس نورانی مقام کی طرف لوٹ چلو جو میلاد النبی ﷺ کی معجز نمائی کا صدقہ تھا۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کردے
ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزمِ توحید بھی دنیا بھی نہ ہو تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے
بزمِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے
قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمدؐ کا تمہیں پاس نہیں

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ جل وعلا محسن اعظم کے صدقے ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ عدل انصاف امن وسلامتی کا خوگر بنائے اور اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے خصوصاً پاکستان کی سرزمین کو نظام مصطفیٰ اور مقام مصطفیٰ کا امین بنائے۔ (آمین ثم آمین)

بجاہِ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم !!!

Marfat.com

# تفہیمات نور

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جناب رسالت ماب سرور دو عالم ﷺ کو تمام کائنات میں وہ مقام حاصل ہے جس کی بلندی اور وسعت کو کوئی اور ذات نہ پہنچی ہے اور نہ پہنچ سکتی ہے۔

انسانی وجود میں چونکہ قلب ہی نور محمد کی اور نور محمد کے ذریعے نور ذات کی جلوہ گاہ ہے اس لئے ہر انسان حمد و نعت کے مضمون سے صرف اسی حد تک لطف اندوز ہوسکتا ہے جس حد تک اس کے اپنے قلب کی نوری صلاحیت کسی نہ کسی رنگ میں بیدار ہوچکی ہے۔ جن حضرات نے رسول کریم ﷺ کی ذات گرامی اور ان کے مقامات وصفات خصوصی کے متعلق پہلے سے کچھ غور فرمایا ہے ان کے ذہن میں تو ''پیکر رحمت'' کے مطالعہ سے کوئی الجھن پیدا نہیں ہوسکتی۔ لیکن تعلیم یافتہ اصحاب کا وہ طبقہ جنہیں اسلامی کتب کے مطالعے یا بزرگان دین کی صحبت سے مستفیض ہونے کا زیادہ موقع نہ ملا ہو ممکن ہے وہ فکری کاوش کے باوجود اس نعت کے بعض حصوں کو پورے طور پر سمجھنے سے قاصر رہیں لہٰذا ایسے دوستوں کی سہولت کے لے ذیل میں نور ذات اور نور محمد ﷺ کی تفہیم کے متعلق کچھ اشارات لکھے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ ان اشارات کو سمجھ لینے کے بعد اگر وہ پھر ایک دفعہ نعت کا مطالعہ فرمائیں گے تو انہیں بھی اس کا کوئی حصہ مشکل معلوم نہیں ہوگا۔ بلکہ ہوسکتا ہے کہ وہ ساری نعت کے مضمون سے پہلے کی نسبت زیادہ دلچسپی محسوس فرمائیں۔

1۔ انسان اللہ تعالیٰ کی تخلیقی صنعت کا شاہکار ہے اور حضور سرور دو عالم ﷺ اس صنعت کا نقش اول اور نقش اکمل ہونے کی حیثیت سے اس کی قدرت کاملہ

Marfat.com

کا بہترین نمونہ ہیں۔

2۔ رسول کریم ﷺ ان تمام صفات الٰہیہ کے مظہر اتم ہیں جو خالق سے مخلوق میں امکانی طور پر منتقل ہو سکتی ہیں۔ باقی انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی جگہ جزوی طور پر صفات الٰہیہ کے مظاہر ہیں لیکن رسول کریم ﷺ جامع الصفات ہیں اور ظاہر و باطن مجسم نور ہیں۔

3۔ نور کیا چیز ہے؟ نور کی کوئی جامع اور واضح تعریف کرنا مشکل کام ہے بلکہ نور کی کسی تعریف کا ادراک بھی عام عقل و فکر کی حدود سے باہر۔ یہاں اجمالی طور پر صرف اتنا سمجھ لینا کافی ہوگا کہ نور روح عظیم کی قوت تجلی کا نام ہے اور نور ہی زمین و آسمان میں ہر چیز کی طاقت کا مصدر و ماخذ ہے۔

4۔ اللہ تعالیٰ کی تخلیقی قدرت کی پہلی جامع تجلی (Radiation) نور محمد ﷺ اور نور محمد ﷺ ہی تمام کائنات کے لئے سرچشمہ حیات ہے۔

5۔ تمام انوار و تجلیات کا ابتدائی مرکز خود اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کی ذات نور۔ اس کی صفات نور' اس کا علم نور' اس کا کلام نور' ارادہ نور' عزم نور' خیال نور' اس کا ہر اسم اور ہر حکم نور۔ اس کی ہر صفت نور ہر نعمت نور' ظاہر نور' باطن نور' اول نور' آخر نور اللہ نور السموات والارض ط

6۔ انور تجلیات کا ثانوی مرکز جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی ہے جو تمام صفات حسنہ کا حامل ہے۔

7۔ نور تمام قوت و حیات کا مصدر ضرور ہے لیکن نور کوئی مجہول طاقت نہیں جس سے غیر شعوری طور پر مختلف قسم کے تغیرات خود بخود ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ نور کی ہر تجلی اپنے مرکز کی صفات خصوصی کی حامل ہوتی ہے یعنی اس کی حکمت و دانش' شعور و فہم تنظیم و ترکیب وغیرہ کی وہ تمام صلاحیتیں موجود رہتی ہیں جو اس تجلی کی غرض و غائیت کی تکمیل کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔

8۔ ہر نوع حیات کا اپنا ایک دور یا سائیکل ہوتا ہے جس کا نقطہ انجام کم

Marfat.com

ہے جو ظاہر حالت میں اس کا نقطہ آغاز ہوتا ہے۔ مثلاً ایک درخت کی زندگی کا دور بیج سے شروع ہوتا ہے اور بیج ہی پیدا کرنے پر ختم ہوتا ہے۔

9۔ حیات کائنات کی ابتداء نور محمد ﷺ سے ہوئی ہے اور بہ ہیئت مجموعی نور محمد ﷺ ہی اس کا مقصود و منتہا ہے۔

10۔ چونکہ نور ذات کی پہلی تجلی نور محمد ﷺ ہے اور نور محمد ﷺ سے ہی تمام خلقت پیدا ہوئی ہے اور اس لئے خالق اور مخلوق کے درمیان نور محمد ﷺ ایک لازمی ازلی اور ابدی واسطہ ہے اس نور کی وساطت کے بغیر نہ کوئی نعمت و برکت و راحت خالق کی طرف سے مخلوق تک رسائی حاصل کر سکتی ہے۔

11۔ عالم شہود میں کسی شے کے اندر کوئی ایسی صفت ظاہر نہیں ہوتی جو عالم امر میں کسی نہ کسی شکل میں اس شے کے جوہر میں موجود نہ ہو۔

12۔ کسی چیز کے کل کی تمام جوہری خصوصی کسی نہ کسی حالت میں اس کے ہر جز میں قائم رہتی ہے اور ہر جز سے کل کا کام لینے کے لئے قوانین قدرت کے کسی ماہر کی ضرورت ہوتی ہے۔

13۔ قدرت کاملہ نے ہر نوع حیات میں تجدد امثال (Reproduction of Species) اور تعدد امثال (Multiplicity of Species) کا خاص اہتمام کیا ہوا ہے۔ ہر نوع میں کل سے جز اور جز سے کل کا نزولی اور صعودی دور حیات ہر وقت قائم اور جاری ہے اور بقائے دنیا تک جاری رہے گا۔ مثلاً بیج سے درخت اور درخت سے بیج۔ انڈے سے مرغی اور مرغی سے پھر انڈا وغیرہ وغیرہ۔

14۔ سائنس کی موجودہ تھیوری یہ ہے کہ ''ایزجی'' یا قوت کی پہلی ہیئت اور آخری ہیئت روشنی ہے۔ یعنی مادہ روشنی کی تبدیل شدہ شکل ہے اور مختلف تبدیلیوں کے ذریعے روشنی ہی کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

اس تھیوری یا قیاس کا رخ اگرچہ صحیح ہے لیکن یہ حقیقت سے ابھی دور ہے

Marfat.com

کیونکہ قوت کے ابتدائی آخری شکل روشنی نہیں بلکہ نور ہے۔ روشنی خود نور کی تبدیل شدہ حالت ہے۔ نور محمد ﷺ سے ستر ہزار تبدیلیوں کے بعد روشنی کا وجود آتا ہے اور پھر روشنی سے تقریباً اتنی ہی تبدیلیوں کے بعد مادی اجسام ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

15۔ مادے کا جوہر روشنی ہے اور روشنی کا جوہر نور ہے۔ جس طرح مادے کے چھوٹے سے چھوٹے ذرے میں بھی دو جوہری اعزاز کا التزام ہوتا ہے جنہیں پروٹونز اور الیکٹرونز کہا جاتا ہے اس طرح جوہری قوت کے اصل یعنی نور میں بھی ایسے دو اجزا کا وجود لازم ہے۔ نور کے ان جوہری اجزاء کا اعتباری نام جمال اور جلال ہے جنہیں حسن اور عشق بھی کہتے ہیں۔

16۔ مادے کی جوہری زندگی پروٹونز اور الیکٹرونز کی مسلسل محوری حرکت پر منحصر ہے۔ اگر ہر ایک جز کی یہ مرکزی حرکت بحالہ بند ہو جائے تو جوہری سیل (Cell) مردہ متصور ہوگی اور اگر دونوں اجزاء کسی وجہ سے باہم مخلوط ہو جائیں تو جوہری حیات ختم نہیں ہوگی بلکہ مخفی ہو جائے گی۔ جو پھر کسی عمل سے بیدار کی جاسکتی ہے۔ اسی سے نور کی فعالی اور غیر فعالی حالت کا قیاس کیا جاسکتا ہے۔

17۔ جس طرح بجلی کی مخفی قوت کو بیدار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کسی عمل سے اس کے ہر دو اجزا مثبت اور منفی کو علیحدہ علیحدہ فعال کیا جائے اسی طرح قوت نور بھی اس وقت تک کارفرما نہیں ہوتی جب تک اس کے ہر دو اجزاء جمال اور جلال یا حسن و عشق الگ الگ جلوہ گر نہ ہوں۔

18۔ نور قدم نور کی اس مخفی قوت یا غیر فعالی حالت کا نام ہے جس میں اس کے اجزائے ترکیبی جمال و جلال ابھی اپنی اپنی جداگانہ شان میں جلوہ گر نہیں ہوئے تھے۔ نور کی اسی مخفی قوت کو اللہ تعالیٰ نے کنز مخفی سے تعبیر کیا ہے۔

19۔ اگرچہ ترکیب ذاتی کے اعتبار سے خالق نور اور مخلوق نور اپنے جواہر ازلی د

Marfat.com

ابدی یعنی جمال و جلال پر مشتمل تھے لیکن ان کی ہیئت کذائی میں آفرینش کائنات غرض سے روز اول ہی تھوڑا سا فرق رکھا گیا تھا جسے صوفیا کرام میم کا پردہ کہہ لیتے ہیں۔ وہ فرق جمال و جلال یا حسن و عشق کے انوار کی باہمی ترتیب میں تھا جس کی صورت نعت کے تیسرے بند میں حاشیہ پر واضح کردی گئی ہے۔

20۔ نور ازل کی پہلی تجلی جو غیر معین فضائے میں پورے زور کی ساتھ ہر سمت اور ہر جانب ظہور پذیر ہوئی اور ذات و صفات کی خصوصیات سے بھرپور اور مرکز نور کو محیط تھی وہ تجلی نور محمد ﷺ ہیولا قرار پائی جسے محض سہولت بیان کے لئے اور تفہیم مدعا کے لئے مخلوق نور کہا گیا ورنہ حقیقت میں یہ نور خود نور ذات کا ظہور تھا نہ کہ اس کی تخلیق۔

21۔ نور محمد ﷺ کے اس ہیولے میں کائنات کی تمام اشیاء کے ہیولے شامل تھے۔ اس میں زمین، آسمان، فرشتے، انسان، چرند پرند، شجر حجر وغیرہ پوری ترتیب کے ساتھ اپنی اپنی جوہری حالت میں اس طرح محفوظ موجود تھے جس طرح ایک بڑی تن آور درخت مثلاً بڑ کی جڑیں، تنا، شاخیں، پتے اور پھول وغیرہ سب کے سب اس کے بیج میں ترتیب وار موجود ہوتے ہیں۔

22۔ اللہ تعالیٰ کے امر کن کے ماتحت جو تمام خلقت فوراً پیدا ہوگئی اس کا یہ مطلب نہیں کہ آن واحد میں تمام موجودات عالم اس شکل و ہیئت میں ظاہر ہوگئے جس میں وہ اب نظر آتے ہیں بلکہ اس امر کن کا نتیجہ یہی تھا کہ ہر شے اپنی جوہری حالت میں یا نکلیر فارم (Nuclier Form) میں اپنے اپنے مقام پر نور محمد ﷺ میں مرتب ہوگئی اور پھر اپنی فطری اور جوہر قوت کے مطابق خدائی نظم و نسق کے ماتحت ہزارہا امتزاجی تبدیلیوں کے بعد اپنے اپنے وقت پر اور اپنے اپنے جداگانہ رنگ میں ظہور پذیر ہوتی۔

23۔ نور محمد ﷺ سے لے کر روشنی کے وجود تک عالم امر کہلاتا ہے جس میں امر

Marfat.com

ربی سے ہر شے کا نوری ڈیزائن تیار ہوتا ہے اور ہر آنے والے تغیر و تبدل کا بنیادی اہتمام ہوتا ہے۔ اس کے بعد روشنی سے مادے کی آخری ہیئت پذیری تک عالم شہود کہلاتا ہے جو حواس خمسہ پر اثر انداز ہوتا ہے۔

24۔ انسانی وجود اگرچہ مادی ہے لیکن اس کی ہیئت کذائی دوسرے مادی اجسام کی طرح کسی ارتقائی عمل یا نور کی امتزاجی تبدیلیوں کا نتیجہ نہیں۔ انسانی وجود صنعت خداوندی کا ایک خاص کرشمہ ہے جس کی صورت گری اس وقت ہوئی جب کہ عالم شہود میں تمام انواع حیات اور تمام موجودات اپنی اپنی جگہ مرتب ہو کر سرگرم کار ہو چکے تھے۔

25۔ وجود انسانی کی تعمیر کے لیے اللہ تعالیٰ نے عالم شہود میں سے ہر قسم کے مادے کا بہترین حصہ منتخب کیا اور اپنے دست قدرت سے ان سب کی آمیزش کر کے ایک خاص شکل و ہیئت کا ڈھانچہ تیار کیا یا کروایا جس میں تنظیم و ترکیب اور ترتیب و تناسب کا کمال اس کی اپنی قدرت کے کمال پر دال تھا۔ پھر اس عنصری ڈھانچہ میں اپنی روح پھونک کر اس میں حیات ظاہری کا اجرا بھی کیا اور اس کے قلب کو اپنے نور خاص کی تجلی گاہ بننے کی صلاحیت بھی بخشی۔

26۔ اس طرح خدا نے عالم شہود میں ایک نئی اور خاص الخاص نوع حیات کی طرح ڈالی۔ اس نوع کے پہلے نمونے یعنی پہلے انسان کا نام آدم علیہ السلام رکھا گیا۔ اس کے تجدد اور تعدد کے لیے بھی وہی قاعدہ جاری کر دیا گیا جو اس کی ظاہری حیات کی قریبی نوع میں یعنی حیوانات میں پہلے سے جاری تھا۔ اس غرض کے لیے حضرت آدم علیہ السلام ہی کے وجود سے قدرت کاملہ نے مائی حوا کا وجود پیدا کر دیا۔

27۔ جن وجوہ کی بنا پر انسان کو باقی مخلوق پر تفوق یا برتری حاصل ہے ان میں سے چھ امور بہت اہم اور قابل توجہ ہیں۔

Marfat.com

(1) انسان کا مادی وجود اپنی ساخت کے اعتبار سے کائنات کے تمام مادی اجسام کا نمائندہ ہے اور اس طرح ان تمام انوار محمد ﷺ کا مظہر ہے جو عالم امر سے عالم شہود میں پہنچ کر ہزارہا تبدیلیوں کے بعد ارضی و سماوی اجسام کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔

(2) انسانی وجود کو تنظیم و ترکیب اور ترتیب و تناسب کا وہ کمال حاصل ہے جسے خود اللہ تعالیٰ نے احسن تقویم کہا ہے اور جو کسی اور مخلوق کے حصے میں نہیں آیا۔

(3) تمام مخلوق میں صرف انسان کو اللہ تعالیٰ نے نطق۔ شعور و فکر۔ خیال اور ارادہ کے انوار سے سرفراز کیا ہے۔

(4) قلب یا (mind) کی دولت صرف انسان کو ملی ہے جو نور محمد ﷺ اور نور محمد ﷺ کی وساطت سے نور خدا کی تجلیات کا مورد ہے۔

(5) مخلوق میں صرف انسان ہی ہے جس کی نوعی حیات کا آغاز اللہ تعالیٰ نے براہ راست اپنی روح کے انفاخ سے کیا ہے۔

(6) کائنات میں باقی مخلوق کو نور محمد ﷺ سے صرف یہ ایک تعلق حاصل ہے کہ عالم شہود میں تمام موجودات نور محمد ﷺ ہی کا ظہور ہیں۔ لیکن انسان کو سرور دو عالم ﷺ کے نور سے دہرا تعلق حاصل ہے۔ ایک بواسطہ مادی اجسام کے مرکزی نور کے ذریعے اور دوسرا براہ راست اپنے قلب و روح کے ذریعے۔

28۔ مندرجہ بالا امتیازات کی بنا پر انسان کو کائنات میں دوہری نمائندگی حاصل ہے۔ ایک طرف وہ اپنے قلب و روح کے نور کی معرفت خدا کا نمائندہ یا نائب ہے۔ دوسری طرف وہ اپنے وجود کی معرفت امام موجودات کا نمائندہ اور سربراہ ہے۔

29۔ انسان کے لیے اسرار کائنات کا صحیح علم حاصل کرنے کے دو امکانی طریق

Marfat.com

ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ عالم شہود میں علم سائنس کے ذریعے مادی اجسام کی سطح کو کرید کرید کر اور ان کے خواص کا تجزیہ کر کے ان کی نوری بنیادوں کو دریافت کرے جن میں صورت و سیرت کے ہزار ہا انقلابات و تغیرات کے راز چھپے ہوئے ہیں۔ دوسرا یہ کہ انسان اپنے قلب کی نوری صلاحیت کو بیدار کر کے اپنی روح کو نور محمد ﷺ میں مدغم کر دے جو نور کو مخلوق اور خالق کے درمیان لازمی اور لابدی واسطہ ہے اور پھر اسی نور کی کرنوں کے ذریعے حقائق اشیا پر نظر ڈالے۔

30۔ بدیہی طور پر پہلا طریق کار نہایت مشکل۔ پر خطر غیر یقینی اور حوصلہ فرسا ہے کیونکہ عالم شہود اتنی لاتعداد انوع حیات پر مشتمل ہے اور اتنا وسیع عمیق اور بسیط ہے کہ سارا عالم تو ایک طرف رہا کسی ایک نوع حیات کی مکمل اور نتیجہ خیز تحقیق کے لیے تمام نبی نوع انسان کی مجموعی عمر بھی شاید کافی نہیں ہوگی۔

31۔ نیز طریق اول کی ناکامی اور بھی واضح ہو جاتی ہے اگر یہ یاد رکھا جائے کہ وہ تمام نظام شمشی جس میں ہماری زمین ایک چھوٹی سی بستی ہے تجلی نور ذات کی صرف ایک کرن کا کرشمہ ہے مرکز نور سے چونکہ ایسی لاتعداد کرنیں ہر سمت میں جلوہ پاش ہوئیں۔ اس لیے کائنات میں ایسے بے شمار نظام بہ یک وقت وجود میں آ کر ایک وسیع سلسلہ حیات کے حامل ہو گئے۔

32۔ ظاہر ہے کہ اسرار کائنات معلوم کرنے کا دوسرا طریقہ نہایت جاذب۔ موثر اور مختصر ہے۔ درحقیقت یہ قرآنی تعلیم کی پیروی اور رسول کریم سرور دو عالم ﷺ کی مکمل اطاعت و محبت کا راستہ ہے۔ اس راستے سے حیات انسانی کی منزل مقصود ہر بشر کی امکانی زد میں آ جاتی ہے۔

نور محمد ﷺ میں مدغم ہو کر انسان ایسے بلند اور رفیع مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں سے اس کی نوری نظر حیات کا آن واحد میں بے نقاب دیکھ لیتی ہے۔ اس مقام سے ایک طرف تو وہ خدا کی ذات و صفات کا عرفان حاصل

Marfat.com

کر سکتا ہے اور دوسری طرف ان تمام انوار کی سیر کر سکتا ہے جو آنحضور ﷺ کے نوری وجود سے جاری ہو کر عالم شہود کے تمام اجساد اور تمام انواع حیات کی باطنی قوت کا باعث ہیں۔ انہی انوار کے ذریعے وہ تمام اجسام کے باطنی نظام کو ایک نظر میں سمجھ سکتا ہے اور ایک قلیل مدت میں اسرار کائنات پر حاوی ہو سکتا ہے۔

33۔ نور محمد ﷺ کا مقام ہی وہ مقام ہے جہاں سے انسان اپنی دوگونہ نمائندگی کا حق ادا کر سکتا ہے۔

ایک طرف اس کا دل کمال عبدیت کی لذت سے سرشار ہو کر خالق کے حضور میں انتہائی خلوص اور عجز و انکسار سے سربسجود ہوتا ہے اور اس کے قرب خاص میں داخل ہو کر بے پایاں سرور اور راحت ابدی سے ہم کنار ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف وہ خود اس کے نائب خلیفہ یا مختار کی حیثیت سے موجودات کے تمام مخفی رازوں سے واقف ہو کر ان پر پورا تسلط و تصرف حاصل کر لیتا ہے۔

34۔ ہر نوع حیات کی ہر منزل اور ہر منزل پر ہر شکل و ہیئت کا ایک متبادل نوری ڈھانچہ ہوتا ہے جو اس کے ساتھ ساتھ تغیر پذیر ہوتا رہتا ہے۔ مادی اجسام کے تمام متبادل ڈھانچے نور کی کرنوں کے ذریعے باہم مربوط اور مرکز نور سے وابستہ رہتے ہیں۔

35۔ ہر انسانی وجود کا بھی ایک ڈھانچہ ہوتا ہے جو اپنے مقام پر مادی اجسام کے بنیادی انوار کا مجموعہ ہوتا ہے۔ انسانی اجسام کے یہ مرکب نوری ڈھانچے بھی باہم مربوط اور نور محمد ﷺ سے وابستہ رہتے ہیں اور ان کا کنٹرول نور محمد کی وساطت سے قدرت کے اپنے ہاتھ میں رہتا ہے۔

36۔ جس طرح روشنی کے قوانین کے مطابق کوئی تصویر بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح نور کی انتہائی لطافت کے سبب

Marfat.com

انسان کا نوری ڈھانچہ اتنا بڑا ہوسکتا ہے کہ وہ تمام آفاق کو اپنے اندر سمیٹ لے اور اتنا چھوٹا ہوسکتا ہے کہ کائنات کے ذرے ذرے میں خود پورے طور پر سما جائے۔

37۔ اگر انسان اپنے اندرونی نور سے فائدہ اٹھا کر اپنے قلب کی تمام مخفی قوتوں کو بیدار کر لے اور نور محمد ﷺ میں مدغم ہو جائے تو وہ مطلوبہ صفات الٰہیہ کا حامل ہو جاتا ہے اور اس کا مادی جسم بھی نور محمد کی برکت سے ایک لطیف ہیئت اختیار کر لیتا ہے۔ یہی اس کی فطری ترقی ہے اور یہی اس کے منعم علیہ ہونے کی منزل ہے۔

38۔ روح انسانی روح عظیم کا پرتو ہے اور خداوند عالم کے رازوں میں سے ایک خاص راز ہے۔

39۔ قلب انسانی وجود انسانی میں بمنزلہ عرش کبریا ہے اور نور محمد ﷺ کی وساطت سے تجلیات ذات کا مطمع و مخزن ہے۔ اس جلوہ گار نور کو نوری سامان سے ہی آراستہ کرنے کی ضرورت ہے۔

40۔ انسانی عقل اور ضمیر دونوں روح انسانی کے انواز ہیں اور دونوں روح کی طرف سے انسانی وجود میں ایجنٹ یا گماشتے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ضمیر روح کی طرف سے قلب کا نقیب۔ نقاد اور نگران احوال ہے۔ عقل روح کی طرف سے حواس خمسہ کی خبر گیر اور رہبر ہے جن کی صحت پر دماغ انسانی کے فیصلوں کی صحت کا دارومدار ہے اور ساتھ ہی خواہشات نفس کی عناں گیر ہے تاکہ حرص و ہوا کی آلودگیوں سے قلب انسانی کو محفوظ رکھے اس کی صحت فکر اور نوری صلاحیتوں کو برقرار رکھے۔

41۔ قلب اور دماغ دونوں روح کی فکری پرواز کے معاون ہیں لیکن قلب کو دماغ پر ایک خاص برتری حاصل ہے۔ دماغ ایک مشین ہے جو اپنے صحیح کام کے لئے حواس خمسہ کی محتاج ہے اور اس کا دائرہ عمل باصرہ۔ سامعہ۔

Marfat.com

شامہ۔ ذائقہ اور لامسہ کی محدود قوا کے مطابق محدود ہے۔ مگر انسانی قلب (Mind) جو اپنی ساخت میں انسانی دماغ کا خود کفیل نوری ڈھانچہ ہے۔ اس کے نوری حواس کی رسائی غیر محدود ہے۔ اس لئے اس کی عملی اور فکری وسعتیں بھی غیر محدود ہیں۔

42۔ مادی قوانین اور روحانی قوانین دو بالکل علیحدہ اور الگ چیزیں نہیں بلکہ ایک ہی مربوط سلسلہ قانون کے دوسرے ہیں۔ مادی قوانین باریک سے باریک تر ہوتے ہوتے روحانی قوانین کی لطیف سرحدوں میں مدغم ہو جاتے ہیں۔ دونوں میں کوئی حد فاصل نہیں۔ ہاں روشنی کو مادہ اور نور کی درمیانی منزل کہہ سکتے ہیں۔

43۔ مادی قوانین کا علم سائنس کہلاتا ہے اور روحانی قوانین کا علم عرفان۔

44۔ عرفان خیر ہی خیر ہے مگر سائنس ایک حد تک خیر کا موجب بھی ہو سکتی ہے اور شر کا بھی۔

45۔ عرفان سائنس کی بغیر بھی مکمل ہو سکتا ہے لیکن سائنس عرفان کے بغیر نہ صرف نامکمل رہتی ہے بلکہ تباہی اور ہلاکت کا باعث بن جاتی ہے۔

46۔ سائنس کا رخ صحیح رکھا جائے تو وہ عرفان کی طرح رہنمائی کر سکتی ہے اس لئے سائنس کا مطالعہ صرف اس حد تک ضروری ہے جس حد تک یہ عقل انسانی کو عرفان کی ابتدائی منزل کا پتہ دے سکے۔ بعد میں عرفان کی روشنی میں سائنس کی تکمیل بھی آسانی سے ہو سکتی ہے اور مادی اجسام کے اسرار و معارف کی تحقیق بھی نہایت تھوڑے وقت میں ختم ہو سکتی ہے۔

47۔ عرفان نور اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک انسان اپنے قلب کی صلاحیتوں کو بیدار کر کے تجلیات نور کو برداشت کرنے کے قابل نہ ہو جائے۔

48۔ قلبی صلاحیتوں کو صحیح طریق سے بیدار کرنے کے لئے سرور دو عالم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت و غلامی لازمی ہے کیونکہ اس غرض کے لئے ان کی

Marfat.com

تعلیم سے بہتر کوئی تعلیم نہیں۔

49۔ یہ شرط اس لئے بھی ضروری ہے کہ آنحضور ﷺ کی ذات بابرکات قوانین نور کی سب سے زیادہ ماہر اور مظہر ہے ان ہی کا نور کائنات کی ہر شے میں کارفرما ہے۔ انہی کے نور کی تخلیق موجودات عالم کا سب سے بڑا راز ہے۔ انہی کے صدقے قلب انسانی تجلی گاہ نور ذات بنا ہے۔ انہیں کے فیض سے قوانین نور کا علم انسان کو حاصل ہوا ہے جسے علم لدنی کا نام دیا گیا ہے۔ ان ہی ذریعے اللہ تعالیٰ نے حیات انسانی کی رہنمائی کے لئے قرآن پاک کی شکل میں ایک نوری ہدایت نامہ عطا فرمایا۔ انہی کی زندگی ان ہدایات الٰہیہ کا بہترین عملی مرقع ہے اور انہوں نے ہی تسخیر کائنات کے سینکڑوں نمونے اپنی ذات سے پیش کر کے انسانی عروج کا رخ متعین کیا ہے۔ اس ضمن میں مشتے از خروارے کے طور پر چند امور کا اجمالی ذکر کیا جاتا ہے۔

(1) عالم بشری میں نزول وحی کی تاب لا کر بندوں کو خدا کا کلام سنایا اور ایک مکمل ضابطہ حیات عطا فرمایا۔

(2) انگلی کے اشارے سے چاند کو دو ٹکڑے کر دکھایا۔

(3) شب معراج میں عروج بشری کا منتہا دنیا پر واضح کر دیا اور انتہائی ٹائم کنٹرول اور سپیس کنٹرول کی مثالیں قائم کیں۔ مثلاً

الف۔ اپنے جسد مبارک کے ساتھ ایک لمحہ میں افلاک تک بلکہ بلائے افلاک پرواز کیا۔ ملائکہ اور ارواح کی سلامیاں لینے کے بعد رب ذوالجلال سے بالمشافہ ملاقات وہم کلامی کا شرف حاصل کیا۔

ب۔ 18 سال کا زمانہ ایک ثانیہ کی قلیل ترین مدت میں سمیٹ کر رکھ دیا۔

ج۔ تمام افلاک کے حالات کو آن واحد میں ملاحظہ فرمایا۔ اور

د۔ پھر اسی آن واحد میں اتنی بلندیوں سے اپنے مقام ارضی پر واپس تشریف لے آئے۔

Marfat.com

(4) ایک موقع پر اپنے وجود باسعود کو زمین کے آبی چشموں سے ہم آہنگ کر کے آن واحد میں اپنے دست مبارک کی انگلیوں سے پانی کے فوارے جاری کر دیے۔

(5) شجر و حجر کو اپنے حکم سے قوت گویائی اور ان کے مدعا کو سماعت فرمایا۔

(6) بارہا انسانی سمع و بصر کو حضور و غیب کی حدود سے بے نیاز کر کے دنیا کو متحیر کیا۔

(7) اپنے پیشرو انبیاء علیہم السلام کے معجزات کی اس طرح تصدیق فرمائی کہ انہیں خود اپنی ذات بابرکات سے متعدد بار صادر فرما دیا۔ وعلی ھذا القیاس۔

50۔ سب انسان اپنی اپنی جگہ مظاہر خدا ہیں تو سب کو اللہ تعالیٰ نے علی قدر مراتب اتنی صلاحیت ضرور ودیعت کر رکھی ہے کہ اگر وہ چاہیں تو اپنے خیال کا تار قلب محمد ﷺ سے جوڑ کر نیابت الٰہیہ کی استعداد پیدا کر لیں۔ کسی کو اس فطری ودیعت سے محروم رکھنا اس کی شان عدل کے منافی تھا۔ یہ اور بات ہے کہ کوئی اس ودیعت سے فائدہ اٹھائے یا نہ اٹھائے

51۔ ودیعت کے کم از کم درجے کی مثال بجلی کے ایک بلب سے دی جا سکتی ہے جس کی اندرونی اہلیت صرف چند ایک باریک تاریں، اگرچہ اس بلب کے ساتھ کائلز (Coils) کنڈینسر۔ گراریاں اور مشینیں وغیرہ نہیں ہیں جو بجلی کے کسی بڑے سٹیشن کا سامان ہوتا ہے تاہم جب یہی بلب تار کے ذریعہ کسی بڑے سٹیشن سے مل جاتا ہے تو اس سٹیشن کی تمام قوت تنویر اس بلب کے ذریعے میں صرف ہونے لگ جاتی ہے۔ اسی طرح کمتر ودیعت والا انسان محمدی ﷺ پاور ہاؤس سے مل کر اس قابل ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام قوتیں اس انسان کے وجود سے ظاہر ہو سکیں۔

52۔ اسرار کائنات قلوب انسانی پر تو وقتاً فوقتاً منکشف ہوتے ہی رہے ہیں۔ پیغمبروں کے معجزات اور اولیاء اللہ کی کرامتوں کا بڑا مقصد انہی اسرار کا

Marfat.com

طرف توجہ دلانا تھا۔ دوسرے الفاظ میں معجزات و کرامات سے یہ واضح کرنا مقصود تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے انسانی وجود میں کیا کیا مخفی قوتیں ودیعت کی ہوئی ہیں اور انہیں کس طرح بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔ عقل انسانی کی تدریجی پختگی کے ساتھ ساتھ ان اسرار کے عقلی عرفان کا امکان بھی اب پہلے سے زیادہ روشن ہوگیا ہے۔ بلکہ اس عرفان کی تکمیل منطقی تقاضا ہے اس حقیقت کا کہ خدا نے انسان کو اپنی نیابت اور خلافت کے لیے پیدا کیا ہے۔ تخلیق انسان کا یہ مقصد تبھی پورا ہوسکتا ہے جب نبی نوع انسان بہیئت مجموعی صرف وجدانی طور پر ہی نہیں بلکہ پورے شعوری طور پر تمام اسرار کائنات کا عرفان حاصل کر کے ان کے استعمال پر قادر ہو جائے۔ اسی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کے اختتام سے پیشتر انشا اللہ ایک ایسا وقت بھی آئے گا جب عوام الناس میں سے 50 فیصد سے زائد انسان فزیکل آلات کی امداد کے بغیر وہ تمام کام کرنے کی استعداد رکھتے ہوں گے جنہیں ہم اس وقت کرامات سے تعبیر کرتے ہیں۔

53۔ تمام غیر انسانی اقسام حیات کی غرض و غایت انسانی حیات کی خدمت و اعانت ہے اور انسانی حیات کا مقصد عظیم کائنات کے رازوں اور مخفی قوتوں کا تجسس اور خدا کی ذات و صفات کا عرفان ہے۔

54۔ حیات انسانی کے اس مقصد کو مختلف الفاظ میں پیش کیا جا سکتا ہے جو نتیجہ اور مطالب کے اعتبار سے مترادف ہیں مثلاً۔

(الف) انسانی وجود کو ان تمام صفات الٰہیہ سے آراستہ کرنا جو خالق سے مخلوق میں منتقل ہوسکتی ہیں۔

(ب) حقیقت محمدیہ ﷺ کا عرفان اور صفات محمدیہ ﷺ کی مشق علیٰ قدر ہمت و مراتب۔

(ج) نور محمد ﷺ کی وساطت سے نور ذات میں مدغم ہونا اور صفات الٰہیہ

Marfat.com

کی تحصیل سے دنیا میں امن وراحت پیدا کرنا۔

(د) خدا کی خلافت ونیابت کے فرائض ادا کرنے کی لیاقت پیدا کرنا۔

(ہ) خدا کے نائب کی حیثیت سے اسرار کائنات کی تحقیق وتسخیر اور موجودات عالم پر تصرف وتسلط۔

(و) قلب کی ودیعت شدہ مخفی قوتوں کو بیدار کر کے نور محمد ﷺ اور نور ذات کا عرفان حاصل کرنا۔

(ز) اخلاق وسیرت کو پاکیزہ کر کے خدا کا قرب حاصل کرنا۔

(ح) رسول اللہ ﷺ کی رسالت کے اقرار کے ساتھ خدا کی توحید قائم کرنا اور بنی نوع انسان کو ایک برادری میں منسلک کرنا۔

(ط) جسم۔ دل۔ دماغ اور روح کی متوازن ترقی وتربیت سے انسان کو انسان بنانا وغیرہ وغیرہ۔

55۔ انسان کا جسم اس کی روح کی سواری ہے۔ اس لیے مقصد حیات کے حصول کے لیے انسان کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ جسمانی صحت کے تقاضوں کو بقدر حاجت پورا کرے۔ یعنی مکان، لباس، غذا اور نقل وحرکت کے سامان کو اپنی جائز ضرورتوں کے مطابق فراہم کر لے، لیکن اس فراہمی سامان کو اپنا نصب العین نہ بنا لے۔ ویسے تمام مادی دنیا انسان ہی کی آسائش و سہولت کے لیے پیدا کی گئی ہے اس سے جتنا چاہے تمتع کرے بشرطیکہ ہر لمحہ اپنا مقصد حیات پیش نظر رکھے اور اس کی طرف قدم بڑھاتا رہے۔

56۔ نور محمد ﷺ تک رسائی حاصل کرنے کے لیے ان بزرگ ارواح سے استفادہ کیا جا سکتا ہے جو پہلے نور محمد ﷺ میں مدغم ہو کر فائز المرام ہو چکی ہیں جس طرح کسی آدمی کو اپنے گھر کے لیے بجلی کی تلاش ہو تو اسے بجلی کے ابتدائی پاور ہاوس تک تار بڑھانے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ کسی قریبی مرکز سے تار متصل کر دینے سے ہی اسے مطلوبہ قوت مل جاتی ہے۔ اسی طرح

Marfat.com

اپنے قلب کا نوری تارا گر کسی کامیاب روح سے جوڑ دیا جائے تو یہ الحاق بہ آسانی نور محمد ﷺ کے فیضان کا سبب بن جاتا ہے۔

نیز یاد رہے کہ باطن کی فطری ودیعت کے مطابق ہر انسان کا قلب کم از کم نور کی ایک کرن کے ذریعے جناب رسالتمآب ﷺ کی ذات گرامی کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ یہی کرن انسان کی روح کے لیے زینے کا کام دے سکتی ہے اور وہ تمام بزرگ ارواح جن کے ظہور کا تعلق اسی کرن سے ہے ایک نہایت ہی مفید اور موثر وسیلہ بن جاتی ہیں۔

57۔ قصہ کوتاہ نور کی پہلی تجلی سے لے کر مادی اجسام کے آخری شہود تک نور محمد ﷺ اور ذات محمدی (ﷺ) حیات عالم کا ازلی اور ابدی محور ہے۔ اس لیے ہر انسان کے لیے ان ہی کی جستجو۔ ان ہی کی اطاعت اور ان ہی کی ذات گرامی سے عشق و محبت حاصل حیات ہے۔ خالق کا قرب و وصال اور مخلوق پر تصرف و تسلط اس حاصل کا دہرا انعام ہے۔

**صلوۃ اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه و حبیبه سیدنا و مولانا محمد و علی اله و اهل بیته واصحابه اجمعین۔ امین۔**

☆............☆............☆

نوٹ:۔ تفہیمات کے تحت جو اشارات لکھے گئے ہیں ان کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ دور حاضر کے تعلیم یافتہ احباب بعض حقائق نور کی طرف توجہ فرما کر سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان خصوصی کا کچھ تصور محض اعتقادی طور پر ہی نہیں بلکہ عقلی اور فکری بنا پر بھی ذہن میں لا سکیں۔

سید شیر محمد ترمذی (رحمۃ اللہ علیہ)
(ریٹائرڈ) ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ تعلیم پنجاب لاہور

Marfat.com

# عجائب الصلوٰۃ والسلام

سَلِّمُوا یَا قَوْمِی بَلْ صَلُّوا عَلٰی صَدْرِ الْاَمِیْن
مُصْطَفٰی مَاجَاءَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْن

صلوۃ وسلام کی رفعت وعظمت، اہمیت وحیثیت، محامد جلیلہ، محاسن جمیلہ اور برکات کثیرہ کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ کیونکہ جتنی بھی عبادات وتسبیحات اور دعوات و اذکار ہیں، ان تمام کی عملی نسبت انبیاء و رسل خصوصاً رحمۃ للعالمین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنن مبارکہ سے ہے۔ مگر صلوۃ وسلام کے وظیفہ کو رب للعالمین نے اپنا معمول ٹھہرایا، گویا کہ یہ عمل مقدس ''درود وسلام'' سنت الٰہیہ ہے۔

نیز صلوۃ وسلام کو نصوص قطعیہ نے قوت اور جگہ کی قید سے آزاد رکھا جب کہ دیگر جملہ عبادات کے اوقات اور مقامات مقرر فرمائے۔

## 1- نماز

نماز کو ''ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا'' سے خاص فرمایا۔ جہت قبلہ اور قیام وغیرہ شرائط سے موکد کیا جب کہ درود وسلام کے لیے نہ وقت کا تعین اور نہ ہی کسی جہت وسمت کی قید ہے۔

## 2- روزہ

روزہ ماہ صیام میں فرض قرار دیا اور پھر سحری و افطاری کے وقت خاص

Marfat.com

فرمائے۔ نفلی روزوں کے لیے بھی انسان آزاد نہیں۔ ان میں طلوع و غروب کی قید ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ شب بھر کچھ نہ کھائے اور کہے میرا روزہ ہے۔ یا سورج کے غروب ہونے سے پہلے افطار کرنے سے اسے تکمیل روزہ کی بشارت سے نوازا گیا ہو۔ بہر حال روزہ قید زمانی کے ساتھ خاص ہے۔

## 3- زکوٰۃ

زکوٰۃ کو بنائے اسلام میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ مگر اس عبادت کی سعادت صرف صاحب نصاب ہی کے حصہ میں آئی۔ جب کہ امت محمدیہ ﷺ کی اکثریت مقدار معینہ کے نہ ہونے کے باعث محروم رہتی ہے۔ یوں بھی صاحب ثروت ونصاب حال ''**علیها الحول**'' کی سہولت کے پیش نظر ممکن ہے۔ سعادت سے محروم رہ جائے۔

## 4- حج

حج ارکان اسلام میں حج عظیم ستون کی عظمت سے مزین ہے لیکن **من استطاع الیه سبیلا** کے ساتھ ایام حج، احرام و میقات معینہ اور مقامات خاص کی شرائط سے مقید و مخصوص کر دیا گیا ہے۔ بناء علیہ شاید ہی عالم اسلام کی کل آبادی کا 1/4 حصہ اس سعادت کو حاصل کر سکتے۔ ممکن ہے اس سے بھی قلیل تعداد وہاں حاضر ہوتی ہو۔

نیز جملہ عبادات (نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) میں بلوغت کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ نماز بالغ پر فرض، روزہ بالغ، تندرست، مقیم پر فرض، زکوۃ صاحب نصاب پر فرض، حج بالغ پر فرض اور دیگر فرائض و واجبات، سنن و مستحبات کی ادائیگی میں بھی اکثر و بیشتر بلوغت شرط ہے۔ نابالغ پر ان تمام امور شرعیہ کی بجا آوری فرض نہیں اور پھر طرہ یہ کہ فرض از خود ایک قید ہی تو ہے اور درود شریف ایسی کسی بھی قید سے

Marfat.com

آزاد، فرض محبت ہے۔

مگر ان جملہ امور کے برعکس ''صلوۃ وسلام'' کے لیے بلوغت شرط نہیں، نہ ہی اوقات کی قید ہے نہ ماہ وسال کی تخصیص اور نہ ہی لباس کی ہیئت میں تبدیلی کا اشارہ، نہ مالی استطاعت اور جسمانی صحت کی تاکید، الغرض ایمان کے سوا درود و سلام کو ہر قسم کی قیود اور حدود سے آزاد رکھا۔ چنانچہ مسلمان بچہ، بوڑھا، نوجوان، مرد، عورت، بیمار، تندرست، مقیم، مسافر، غلام کسے باشندے دنیا، میں کہیں بھی ہو، وہ اپنے پیارے نبی رحمۃ للعالمین ﷺ کی بارگاہ عرش پناہ میں ہدیہ صلوۃ وسلام پیش کر کے سنت الٰہیہ کی ادائیگی، فرشتوں کی موافقت اور مومنین کی رفاقت کو پا کر سعادت دارین کا حق دار بن سکتا ہے۔

صلوۃ وسلام جملہ عبادات کی قبولیت کے لیے وسیلہ عظمٰی ہے۔ دعا جسے رحمت عالم نور مجسم نبی مکرم ﷺ نے عبادت کا مغز قرار دیا۔ الدعاء مخ العبادۃ۔ وہ اس وقت تک قبولیت کا جامہ نہیں پہن سکتی جب تک اس کے اول و آخر درود وسلام نہ پڑھا جائے۔ چنانچہ مشکوۃ شریف (باب الصلوۃ علی النبی ﷺ) میں حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور سید عالم ﷺ تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک صاحب آئے اور نماز ادا کی۔ پھر اس نے **اللھم اغفرلی وارحمنی** کے کلمات سے دعا کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلدی کی۔ سن! جب نماز ادا کرنے لگو تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کرو۔ جیسے کہ اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر مجھ پر درود شریف پڑھ۔ پھر دعا کر، حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسی اثناء میں ایک اور صاحب آئے۔ انہوں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھا تو رسول کریم ﷺ نے اسے فرمایا۔

''اے نمازی! اب دعا کر تیری دعا قبول ہوگی۔''

نیز حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے۔ وہ قبولیت حاصل نہیں کر پاتی۔ یہاں تک کہ نبی کریم

Marfat.com

ﷺ پر درود شریف نہ پڑھا جائے۔

تفسیر روح البیان میں ہے کہ ہر دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب رہتا ہے۔ یہاں تک کہ حضور سید عالم ﷺ اور آپ کی آل پر درود شریف نہ پڑھا جائے۔ پس جب درود و سلام پڑھا جاتا ہے تو حجاب ہٹ جاتے ہیں اور دعا مقام قبولیت میں داخل ہو جاتی ہے اور جب تک درود شریف نہ پڑھا جائے دعا قبول نہیں ہوتی۔

بے بدرقہ از ہیچ دعا<br>
البتہ بمنزل اجابت نرسد<br>
بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے<br>
حاشا غلط، غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

بلاشبہ صلوۃ و سلام کو عبادات میں اولیت کا شرف حاصل ہے کیونکہ اس کی ابتدائی نسبت اور پہلا تعلق خالق کل سے ہے۔

**ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوعلیہ وسلموا تسلیما۔**

نیز جب حضرت آدم علیہ السلام کو احسن تقویم سے مرصع فرما کر **نفخت فیہ من روحی** سے شاد کام کیا اور انہی سے حضرت حوا کو تخلیق فرما کر اپنی حکمت بالغہ کے تحت دونوں میں انسیت کو ودیعت کیا۔ پھر رفاقت کی تکمیل کے لیے نکاح کا طریقہ القا ہوا تو ساتھ ہی ساتھ بطور حق مہر دس یا بیس مرتبہ باعث تخلیق عالم نبی مکرم رسول اعظم و خاتم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ صلوۃ و سلام کا بیج بو دیا۔ لہٰذا جو بھی انسان کہلانے کا مستحق ہے اس پر لازم ہے کہ وہ رحمۃ للعالمین ﷺ کی ذات احسن و اجمل پر درود و سلام پیش کر کے اپنے انسان ہونے کا ثبوت مہیا کرے۔

لوگوں میں حقیقتاً ایماندار وہی انسان کہلانے کا حق دار ہے اور جو ایمان کی

Marfat.com

دولت سے محروم ہے وہ عنداللہ، کالانعام بل ھم اضل کے ضمرہ میں آتا ہے۔ نیز جو صورتاً انسان ہے مگر وہ محبوب خدا حضور پر نور ﷺ کا نام نامی سن کر درود شریف نہیں پڑھتا وہ بہت بڑا بخیل ہے۔

چنانچہ حضرت سیدنا انس ؓ سے مروی ہے کہ رسول دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔ ''آیئے میں تمہیں بخیل اعظم بتاؤں، وہ کون ہے اور سب سے زیادہ محتاج کون ہے؟'' صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عرض گزار ہوئے۔ ارشاد فرمایئے۔ آپ نے فرمایا۔

**''من ذکرت عندہ فلم یبصل علی۔''**

وہ شخص بخیل اعظم ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں۔ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا۔

**''البخیل الذی من ذکرنا عندہ فلم یصل علی۔''**

(مشکوۃ شریف)

وہ بہت بڑا بخیل ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ ہو مگر وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔ یہاں پر حضرت شیخ سعدی کا عام بخیل کے بارے میں ایک فتویٰ ملاحظہ فرمایئے اور پھر بخیل اعظم کی سزا کا خود اندازہ لگایئے۔ آپ فرماتے ہیں ۔

بخیل ار بود زاہد بحر و بر
بہشتی نہ باشد بحکم خبر

اگر چہ بخیل بحر و بر کی عبادت و ریاضت کر چکا ہو مگر بحکم حدیث شریف وہ بہشتی نہیں ہو سکتا۔ یہ زاہد، بحر و بر، بخیل کی سزا ہے جو بخیل اعظم ہوگا اس کی سزا کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں لگا سکتا۔ چنانچہ ایسے شخص کے لیے آپ نے فرمایا۔

**یل لمن لا یرانی یوم القیمتہ۔**

قیامت کے دن ایسے شخص کے لیے خرابی ہے وہ میری زیارت نہ کر سکے گا۔

Marfat.com

نیز فرمایا۔ ''ذلیل ہو وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود و سلام نہ پڑھا۔'' نیز فرمایا۔ ''ایسے شخص کو جنت کا راستہ سدھائی نہیں دے گا جو میرے نام آنے پر درود شریف پڑھنا بھول گیا۔''

اور جو قصداً نہیں پڑھتا بلکہ پڑھنے والوں کو روکتا ہے اس کا کیا حشر ہو گا؟

صلی اللہ حبیبه محمد وآله واصحابه و بارك و سلم۔

ان تمہیدی کلمات کے بعد چند واقعات عجیبہ اہل عشق و محبت کی نذر کرتا ہوں جو نہایت پر اثر، روح پرور اور ایمان افروز ہونے کے ساتھ ساتھ عبرت انگیز بھی ہیں۔

جامع المعجزات فی سیر خیر البریات مطبوعہ مصری میں علامہ محمد رہادی رحمتہ اللہ علیہ نے واقعہ معراج میں ایک نہایت سبق آموز روایت بیان کی ہے جسے امت اسلامیہ کے نامور خطیب سلطان الواعظین حضرت مولانا علامہ ''ابوالنور محمد بشیر آف کوٹلی لوہاراں'' نے ''جان ایمان'' کے عنوان سے نظم کا جامہ پہنایا ہے۔ پڑھئے اور اپنے ایمان و ایقان کی دولت میں اضافہ کیجئے۔

علامہ محمد رہادی رحمتہ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ معراج کی نعمت عظمیٰ کے کچھ عرصہ بعد حضرت جبریل امین رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آج ایک عجیب بات عرض کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ یہ آپ کے معراج سے پہلے کا واقعہ ہے کہ آسمان پر میں نے ایک بہت عزت و وقار کے مالک فرشتے کو دیکھا جو

ایک مرضع تخت پر بیٹھا ہوا تھا ذی وقار
اور فرشتے تخت کے ماحول تھے ستر ہزار
وہ فرشتے مقتدی تھے اور یہ ان کا امام
کر رہے تھے ذکر حق مل کر یہی تھا ان کا کام

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! وہ فرشتہ ایک دن تو شان و شوکت اور رفعت و منزلت کی

Marfat.com

بلندیوں پر فائز دیکھا مگر چند دن بعد کوہ قاف سے میرا گزر ہوا تو نہایت دردناک آواز سنی۔ میں وہاں پہنچا جہاں سے یہ آواز سنائی دے رہی تھی۔ حضور! میں کیا بتاؤں اور کیسے بیان کروں کہ میں نے کیا دیکھا۔

اللہ اللہ رب کے بھی کیا بے نیازی کے ہیں کام
یا نبیؐ یہ تھا وہی جو تھا فرشتوں کا امام
تخت پر دیکھا تو اس کو ایک دن افلاک پر
اور اس دن دیکھتا ہوں رو رہا ہے خاک پر
اس کے تھے فرشتے ایک دن ستر ہزار
آج یہاں تنہا پڑا ہے کوئی حامی ہے نہ یار

یارسول اللہ ﷺ! میں منظر دیکھ کر حیران ہوگیا کہ یہ وہی معزز و معظم فرشتہ جو ستر ہزار فرشتوں کا امام تھا آج بے کس و تنہا پہاڑوں میں پڑا ہوا ہے اور کوئی پرسان حال نہیں، رو رہا ہے اور زار و قطار رو رو کر حق تعالیٰ سے معافی طلب کر رہا ہے۔

سرکار! جب میں اس کے پاس پہنچا اور اس سے انقلاب کی وجہ دریافت کی نیز زوال مرتبہ کا سبب پوچھا تو پکار اٹھا۔

لیلۃ المعراج کو بیٹھا تھا اپنے تخت پر
ذکر حق میں محو تھا اور ماسویٰ سے بے خبر
سرور دو کون محبوب خدائے بحر و بر
میرے آگے سے ہوا ان کی سواری کا گزر
محو، ذکر حق میں ہو کر لے رہا تھا رب کا نام
بہر تعظیم محمد رہ گیا مجھ سے قیام
بس یہی لغزش ہوئی میرے لیے وجہ زوال
آ گیا اپنی جلالت میں رب ذوالجلال

Marfat.com

بس اے جبریل! مجھ سے جونہی لغزش واقع ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس بات پر اپنے جلال میں آ گیا اور میری ساری عبادت کے عدمِ قبولیت کا اعلان فرما دیا اور حکم فرمایا۔

نکل جا تو اس جگہ سے اے فرشتے پر غرور
کیوں نہ کی تعظیم آیا سامنے جب میرا نور
یہ عبادت رات دن کی مجھ کو نامنظور ہے
دور ہے جو میرے احمد سے وہ مجھ سے دور ہے
وہ عبادت ہی نہیں جس میں نہ ہو حب رسول
جن میں بو پائی نہیں جاتی وہ ہیں کاغذ کے پھول

اے جبرائل! اسی دن سے اللہ تعالیٰ نے معتوب فرما کر مجھے تخت عزت سے اتار کر یہاں پھینک دیا ہے۔ اب ہر وقت اس سے معافی مانگ رہا ہوں۔ تا حال میری توبہ منظور نہیں ہوئے۔ اے جبرائیل! تو ہی میرے لیے دعا کر کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے۔

یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بڑا رحم آیا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے بصد عجز و نیاز اس کی معافی کے لیے دعا کی۔ حضور ﷺ! آپ کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ کا دریائے رحم و کرم جوش میں آیا۔ میری دعا قبول ہوئی اور مجھے ارشاد ہوا۔ جبریل! اس معتوب فرشتے سے کہو

تم اگر یہ چاہتے ہو رحمتوں کا ہو درود
تو میرے محبوب پر ایک بار پڑھ ڈالو درود

یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اسے کہا کہ حضور ﷺ پر درود پڑھو تاکہ تجھے معافی ہو جائے۔ چنانچہ اس نے بڑے ذوق و شوق سے آپ پر درود و سلام پڑھنا شروع کیا ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا ہے اور حضور ﷺ!

آج میں نے پھر اسے دیکھا ہے اپنے تخت پر
پڑھتا رہتا ہے۔ درود اب آپ پر وہ بیشتر

Marfat.com

آخر میں سلطان الواعظین دامت برکاتہم فرماتے ہیں۔ ''میرے بزرگو! یہ سارا واقعہ میں نے نظم میں لکھ کر مقطع میں یہ لکھا ہے کہ''

اے بشیر اس واقعہ میں یہ سبق موجود ہے
کہ بجز حب نبی ذکر خدا مردود ہے۔

## بیوی کو طلاق

حضرت شمس العارفین خواجہ محمد شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات عالیہ ''مرات العاشقین'' میں مرقوم ہے کہ ایک دن حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیمہ دیکھا۔ اس نے چاہا کہ خیمے کے اندر جائے۔ جواب آیا تو اس قابل نہیں، جا اور قطب الدین سے کہہ دو کہ تم ہمیشہ درود وسلام کا تحفہ بھیجتے تھے۔ آج کیوں نہ بھیجا؟

وہ آدمی اسی وقت حضرت خواجہ قطب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ ''ہاں! ہر رات کو تین ہزار مرتبہ درود شریف میرا مقررہ وظیفہ تھا۔ آج نکاح کے باعث مجھ سے چھوٹ گیا۔ اس وجہ سے آپ نے بیوی کو طلاق دے دی۔ اللہ اکبر''

لاؤ کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کی یہ داستان

Marfat.com

# علامہ یوسف نبہانی رحمتہ اللہ علیہ کی گرفتاری اور رہائی

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ کے ملت اسلامیہ کی نامور شخصیت سے گہرے مراسم تھے۔ انہی عظیم ترین اکابر میں شہرہ آفاق علمی شخصیت حضرت علامہ الحاج الحافظ الشیخ الامام یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمتہ اللہ علیہ سابق وزیر انصاف بیروت بھی ہیں۔ جن سے قطب مدینہ کے عمدہ تعلقات تھے۔ نیز وہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے ہم عصر تھے۔ امام اہل سنت مولانا سید دیدار علی شاہ صاحب محدث الوری رحمتہ اللہ علیہ بانی حزب الاحناف لاہور نے حج و زیارت کے دوران ان سے ملاقات کی۔ نیز علامہ یوسف نبہانی صاحب اعلیٰ حضرت بریلوی کی کتاب ''الدولۃ المکیۃ'' پر زوردار تقریظ تحریر فرما چکے تھے۔ اس نسبت سے بھی مولانا ضیاء الدین احمد قادری کو ان سے خصوصی نسبت تھی۔ جب راقم السطور نے پہلی بار 1976ء میں بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کا شرف پایا تو حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری کے ہاں محفل میلاد میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ موقعہ غنیمت جانا اور حضرت سے عالم اسلام کی اہم شخصیات کے بارے میں معلومات جمع کرتا رہا۔ تو آپ نے علامہ یوسف نبہانی رحمتہ اللہ علیہ کا ایک نہایت ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا۔ (جسے میں نے پہلی مرتبہ اپنی

Marfat.com

کتاب۔ ''اغثنی یا رسول اللہ'' ﷺ میں درج کیا بعدہ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ نے علامہ نبہانی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب ''الشرف المؤبد لآل محمد'' کے ترجمہ ''برکات آل رسول'' کے ساتھ تقدیم میں شامل کیا پھر ''نقوش کے رسول نمبر'' انوار قطب مدینہ اور قطب مدینہ کے علاوہ پاک و ہند کے مختلف مذہبی رسائل و جرائد نے بڑے اعتماد سے شائع کیا نیز ماہنامہ ''دلیل راہ'' کے خاص نمبر کی زینت بنا۔ قطب مدینہ فرمانے لگے۔

بعض شر پسندوں اور منافقین نے سلطان عبدالحمید ''سلطان ترکی'' کے کان بھرے کہ علامہ نبہانی رحمتہ اللہ علیہ اپنے قصائد کے ذریعے تمہاری رعایا میں انتشار پھیلا رہے ہیں چنانچہ 1330ھ/ 1912ء میں جب علامہ مدینہ طیبہ پہنچے تو انہیں نظر بند کر دیا گیا۔ ''علامہ فرماتے ہیں۔

''حسبت فی المدینة مدة اسبوع لکن بالاکرام والاحترام۔

مجھے ایک ہفتہ کے لیے نظر بند کر دیا گیا، لیکن عزت و احترام کے ساتھ۔

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ جو اس واقعہ کے شاہد ہیں۔

گرفتاری کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ سلطان عبدالحمید نے مدینہ منورہ کے گورنر کو علامہ کی گرفتاری کا حکم دیا۔ گورنر بصری پاشا علامہ کا انتہائی معتقد تھا۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلطان کا حکم نامہ پیش کیا۔ علامہ یوسف نبہانی ملاحظہ فرماتے ہی گویا ہوئے۔

''سمعت و قرات'' واطعت۔

میں نے سنا، پڑھا اور اطاعت کی۔

گورنری بصری پاشا عرض کرنے لگا۔ حضرت! گرفتاری تو ایک بہانہ ہے گورنر ہاؤس تشریف لائیے۔ آپ میرے ہاں بحیثیت مہمان ہوں گے۔ اس

Marfat.com

بہانے مجھے میزبانی کا شرف حاصل ہو جائے گا اور جو علماء و مشائخ آپ سے ملاقات کے لیے آئیں گے وہ بھی میرے مہمان ہوں گے آپ کے عقیدت مندوں پر گورنر ہاؤس کے دروازے ہر وقت کھلے رہیں گے۔ آپ کا گورنر ہاؤس میں قیام قید نہیں محض سلطان کے حکم کی تعمیل کے لیے ایک حیلہ ہے۔

حضرت علامہ نبہانی عالم اسلام کی ممتاز شخصیت تھے۔ ہم عصر علماء و مشائخ کے ان کے ساتھ گہرے مراسم تھے۔ ان کی گرفتاری کی خبر جنگل کی آگ کی طرح بڑی تیزی سے عالم اسلام میں پھیل گئی۔ خاص و عام سراپا احتجاج بن گئے۔

مگر علامہ صاحب بالکل مطمئن تھے۔ گھبراہٹ اور پریشانی کا نام تک نہیں تھا۔ تاہم علماء زعماء ملت نے ملاقات کے دوران علامہ سے کہا اگر آپ اجازت دیں تو ہم آپ کی رہائی کے لیے سلطان سے اپیل کریں علامہ نے فرمایا اگر آپ کو اپیل کرنا منظور ہے تو سلطان کونین ﷺ کی بارگاہ اقدس میں صلوۃ وسلام کے ساتھ یوں استغاثہ کی صورت میں کریں۔

صَلی اللّٰہُ عَلَی النَّبِی الاُمِّی ﷺ صلوۃً وَّ سلامًا علیك یا رسول اللّٰہ قَلَّتُ حِیلَتِیُ اَنتَ وَسِیلَتِیُ اَدرِکنِیُ یَا سَیِّدِیُ یَا رَسُولَ اللّٰہ۔

حضرت قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ چنانچہ ہم نے (مذکورہ) استغاثہ شروع کیا ابھی تین دن تک ہی اس درود شریف کے ساتھ استغاثہ پیش کیا تھا کہ سلطان عبدالحمید کا گورنر بصری پاشا کو پیغام ملا۔ حضرت شیخ یوسف نبہانی کو باعزت بری کر دیا جائے۔ چنانچہ آپ کو بری کر دیا گیا۔ اسے علامہ نے الدلات اواضحہ میں از خود یوں تحریر فرمایا ہے۔

”جب حکومت پر واضح ہوا کہ میں پورے خلوص کے ساتھ دین اسلام کی خدمت اور نبی کریم ﷺ کی طرف سے دفاع کر رہا ہوں تو میری رہائی کا حکم صادر کیا گیا اور حکومت کے ذمہ دار افراد نے میری گرفتاری پر معذرت کا

Marfat.com

اظہار کیا۔

صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ واصحابہ و بارک وسلم۔

## شہد کی مکھی

نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کی رحمت و رافت نہ صرف نوع بشر پر ہی تھی۔ بلکہ آپ کا فیضان کائنات کی ہر چیز کو محیط ہے اور خالق کل کی ہر تخلیق خواہ چھوٹی ہو یا بڑی وہ رحمۃ للعالمین ﷺ کی محتاج ہے اور جس محتاج کو اپنے آقا کی عنایات گراں مایہ سے حظ وافر عطا ہو رہا ہوگا وہ بلاشبہ اپنے انداز میں بطور شکرانہ اظہار محبت کرے گا اور ہمیشہ اپنے محسن کے گن گاتا رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ریت کے ذروں سے لے کر آفتاب و مہتاب کی چمک دمک تک آپ کی عطا پر رطب اللسان ہیں۔ شہد کی مکھی کو لیجئے۔ جو خالق ارض و سماء کی مخلوق میں ایک بہت ہی چھوٹی سی تخلیق ہے ایک دن سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کبھی لباس پر قربان ہوتی۔ کبھی گیسوئے عنبرین کی بلائیں لیتی۔ کبھی جسم منور پر تصدق ہوتی اور کبھی پائے اقدس کو چوم کر اپنے ذوق کا سامان مہیا کرتی۔ اسی اثناء میں حضور ﷺ اس سے مخاطب ہوئے۔

اے مکھی! تو یہ تو بتا! شہد کس طرح تیار کرتی ہے؟ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ ہم چنبیلی، موتیا، گیندا، گلاب، نرگس، اور رنگا رنگ پھولوں کا رس چوس کر جب اپنے چھتے کی طرف آتی ہیں تو اس رس کو وہاں اگل دیتی ہیں۔ وہ شہد بن جاتا ہے۔

اس پر آپ نے فرمایا۔ پھولوں کا رس تو کڑوا یا پھیکا اور بے ذائقہ ہوتا ہے جب کہ شہد میٹھا؟ تو یہ بتا اس کڑوے اور بے ذائقہ رس میں شیرینی کہاں سے آجاتی ہے۔ تو اس نے عرض کیا۔

Marfat.com

گفت چوں خوانیم بر احمد درود
می شود شیریں و تلخی را ربود

یا رسول اللہ ﷺ، ہمارے منہ یا پیٹ میں تو شیرینی و میٹھا نہیں بلکہ جب ہم گلشن سے پھولوں کا رس چوس کر اڑتی ہوئی اپنے گھر کی طرف آتی ہیں تو آپ پر درود و سلام پڑھتی ہوئی آتی ہیں۔ جس کی برکت سے شہد، شیریں و خوش ذائقہ بن جاتا ہے قرآن فرماتا ہے فیہ شفاء و رحمۃ۔ ممکن ہے شہد کی مکھی کی یہی ادا بارگاہ رب اللعالمین میں پسند آئی ہو اور سورۃ النحل کو قرآن پاک میں نازل فرما کر اسے زندہ جاوید بنایا گیا ہو۔

سبحان اللہ کیا تعجب ہمارے بداعمال، درود و سلام پڑھنے کے باعث اچھے ہو جائیں۔ نیز منکر وسیلہ کو شہد کے استعمال پر بھی حرمت کا فتویٰ لگا دینا چاہئے کیونکہ یہ بھی درود شریف کے وسیلہ جلیلہ سے ہی شیریں و میٹھا بنتا ہے۔

**صلی اللہ علیہ حبیبہ محمد و آلہ اصحابہ و بارک وسلم۔**

Marfat.com

# محفلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
# در
# کاشانۂ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

ایک دن سید عالم نور مجسم نبی مکرم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی معیت میں حضرت سیدنا صدیق اکبر' حضرت سیدنا فاروق اعظم اور حضرت عثمان ذوالنورین کو لے کر حضرت علی المرتضیٰ کے دولت کدہ پر جلوہ افروز ہوئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فوراً خاطر مدارت کا اہتمام کیا اور ایک چمکدار صاف ستھری طشت (پلیٹ) میں نہایت نفیس شہد خدمت عالی میں حاضر کیا۔ عجیب اتفاق کہ شہد میں ایک بال پڑا نظر آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرماتے ہی صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا' یہ طشت (پلیٹ) اور شہد جس میں بال بھی نظر آ رہا ہے بعض حقائق و معارف کی تصریح چاہتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر شخص اس کے متعلق اظہار کرے۔

ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہی حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایماندار انسان اس پلیٹ سے زیادہ چمکدار ہے اور ایمان اس کے دل میں شہد سے زیادہ شریں ہے اور ایمان' آخرت تک اپنے ساتھ لے جانا اس بال سے زیادہ باریک ہے۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بادشاہی اس پلیٹ سے زیادہ روشن ہے اور حکمران شہد سے زیادہ شیریں ہے لیکن حکومت میں

Marfat.com

عدل و انصاف کرنا بال سے زیادہ باریک ہے۔

پھر حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ عرض پیرا ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! علم اس طشت سے زیادہ روشن اور علم دین پڑھنا شہد سے زیادہ شیریں ہے اور علم پر عمل کرنا بال سے زیادہ باریک ہے۔

خلفاء ثلاثہ رضوان للہ علیہم کے ان اسرار و معارف کے انکشاف کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ یوں اظہار فرماتے گویا ہوئے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مہمان اس طشت سے زیادہ روشن ہیں اور خدمت مہمان شہد سے زیادہ شیریں ہے لیکن مہمان کی دلنوازی اور خوشنودی حاصل کرنا بال سے زیادہ باریک ہے۔

یاران مصطفیٰ جب اپنے اپنے مقدس خیالات کا اظہار کر چکے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کی دوسری جانب حضرت سیدہ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ آپ بھی کچھ کہیں۔

حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ ''ابا جان! عورتوں کے حق میں حیا اس طشت سے زیادہ چمکدار ہے اور چادر عورت کے منہ پر شہد سے زیادہ شیریں ہے اور خود کو نگاہ غیر محرم سے بچانا بال سے زیادہ باریک ہے۔

اس علم کے بعد معلم کتاب و حکمت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

حاضرین میں بھی اس بارے میں کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ سنو!

معرفت الٰہی اس طشت سے زیادہ روشن ہے اور معرفت سے آگاہ ہونا شہد سے زیادہ شیریں ہے' لیکن اس کو اپنے دل میں محفوظ رکھنا بال سے زیادہ باریک ہے۔

ابھی یہ مبارک گفتگو ختم نہ ہونے پائی تھی کہ دروازے پر آنے والے نے باریابی کی اجازت چاہی۔ یہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت پا کر جب محفل مصطفیٰ میں عام انسانی شکل میں جبریل امین حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے بھی اظہار کا موقع مرحمت فرمائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہیے۔ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے دربان

Marfat.com

نے عرض کیا۔

"راہ خدا اس طشت سے زیادہ روشن ہے اور اس راہ پر چلنا ایمان دار کو شہد سے زیادہ محبوب ہے لیکن اس راہ پر قائم رہنا بال سے زیادہ باریک ہے۔"

اس کے بعد حضور پرنور پر وحی کا نزول ہوا اور حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

"میرے حبیب! بہشت اس طشت سے زیادہ چمکدار ہے اور بہشت کی نعمتیں شہد سے زیاہ شریں ہیں لیکن پل صراط سے گزرنا ہے جو بال سے بھی زیادہ باریک ہے۔"

حضرت علامہ قسطلانی شارح الصحیح البخاری رحمۃ اللہ علیہ کنز المعارف میں اس واقعہ کو نقل فرماتے ہیں کہ بظاہر یہ ایک پراسرار خوش طبعی ہے لیکن درحقیقت یہ حکمت و معرفت کی ایک جامع تفسیر اور فیضان وعرفان کا بہترین انکشاف ہے۔

**واللہ یا محمد مثلك لم یکن فی العالمین و انت الذی ناداك ربك مرحبا**

خدا کی قسم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ تمام مخلوق میں بے مثل ہیں۔ آپ ایسا نہ کوئی ہوا اور نہ ہی ہوگا۔ آپ کی شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرحبا کہہ کر مخاطب فرمایا۔

**لم یخلق الرحمن مثل محمد ابداً و علمی انه لایخلق**

اللہ رحیم وکریم نے آپ کی مثل کوئی پیدا نہ کیا اور ہمارا ایمان (علم) ہے کہ نہ ہی وہ پیدا کرے گا۔

شریعت در محفل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
طریقت عروج دل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
شریعت میں ہے قیل و قال حبیب
طریقت میں محو جمال حبیب

کنز المعارف بحوالہ جمال حق کانپور ص 17 مطبوعہ اکتوبر 1964ء

Marfat.com

# عجائب میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

## ابو محمد آدم علیہ السلام

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی کنیت ابو محمد ہے، تفاسیر، احادیث، آثار تواریخ اور کتب سیر میں اس کنیت کو ائمہ کرام، محدثین عظام، علماء اور مورخین نے تسلسل سے تحریر کیا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ کسی بھی انسان نے حضرت عبدالمطلب سے پہلے اپنی اولاد کے لیے اسم محمد کو علم نہ بنایا، انبیاء و مرسلین اپنی اپنی قوموں اور امتوں کو نبی اکرم رسول اعظیم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کمالات جمیلہ سے آگاہ فرماتے رہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی جلالت شان نے ہر دل کو مرعوب کر رکھا تھا۔ بناء علیہ کسی بھی شخص کو اپنے بیٹے کا نام محمد رکھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ خصوصا ابو البشر سیدنا آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پانچ صد فرزند بھی عطا فرمائے، مگر کسی ایک بیٹے کا نام حضور کے نام نامی پر نہ رکھا بلکہ معلوم کا تو یہ عالم تھا کہ اپنی لغزش بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے وسیلہ جلیلہ سے معاف کرائی۔ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو ابو محمد کنیت سے نوازا تو انہوں نے عرض کیا

لِمَ رَبِّ كُنِيَتِي اَبَامُحَمَّدٍ؟

الٰہی میری کنیت ابو محمد کس سبب سے ہے؟ ارشاد ہوا

اِرْفَعْ رَاْسَكَ

اپنا سر مبارک اٹھایئے اور اوپر دیکھئے

فَرَفَعَ رَاْسَهٗ

تو انہوں نے سر اقدس اوپر اٹھایا

Marfat.com

فَرَاٰی نُوْرَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِی سَرَادِقِ الْعَرْشِ

انہوں نے نور محمد مصطفیٰ ﷺ ساق عرش پر دیکھا تو آواز آئی

ھٰذَا نُوْرُ نَبِیٍّ مِّنْ ذُرِّیَّتِکَ

یہ اس عظیم نبی کا نور ہے جو تمہاری اولاد سے ہوگا

اِسْمُہٗ فِی السَّمَاءِ اَحْمَدُ وَفِی الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ۔

ان کا اسم گرامی آسمانوں میں احمد اور زمین پر محمد ﷺ ہے

لَوْلَاہُ مَا خَلَقْتُکَ وَلَا خَلَقْتُ سَمَآءً وَّلَا اَرْضًا۔

اگر انہیں پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو نہ تجھے پیدا کرتا اور نہ ہی زمین و آسمان معرض وجود میں لاتا۔

واضح ہوا کہ ہر ایک کا میلاد، میلاد مصطفیٰ ﷺ کے سبب ہے۔

سبب ہر سبب منتہائے طلب

علّت جملہ علّت پہ لاکھو سلام

## تمنائے زیارت

اللہ تعالیٰ جَلَّ وَعُلٰی نے جب سیدنا آدم علیہ السلام کی پشت مبارک میں نبی کریم ﷺ کے نور کو ودیعت فرمایا تو ان کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑے ہو کر فرشتے درود و سلام پڑھنے لگے سیدنا آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ الٰہی؟ فرشتے میرے پیچھے کھڑے کیا دیکھ کر درود سلام پڑھ رہے ہیں۔ آواز آئی

یَنْظُرُوْنَ اِلٰی نُوْرِ مُحَمَّدٍ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ۔

یہ نور محمد ﷺ کی زیارت سے محظوظ ہو کر ان پر درود شریف پڑھ رہے ہیں تو آپ کے قلب اطہر میں بھی نورانیت مصطفیٰ ﷺ دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی عرض کیا یا اللہ؟ مجھے بھی اس نور مقدس کی زیارت سے مشرف فرما تو اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم ﷺ کے نور کو ان کی انگلیوں کے ناخنوں میں ظاہر فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرط محبت سے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگا لیے پھر کیا ہوا۔ مولوی

Marfat.com

عبدالستار صاحب اکرام محمدی میں تحریر کرتے ہیں:

حضرت نے اوہ انگلی چم کے اکھاں اوپر لائی
پڑھ صلوات نبی دے اتے عزت خوب بڑھائی
بانگ و چالے سنت آدم اوتھوں مومن کر دے
نام نبی دا سن انگوٹھے چم اکھیاں تے دھر دے

## خوشبو ہی خوشبو

مواہب لدنیہ میں ہے کہ پشت در پشت نور مصطفیٰ ﷺ اصلاب طاہرہ اور ارحام فاخرہ میں منتقل ہوتا ہوا حضرت عبدالمطلب کے صلب مبارک میں جلوہ افروز ہوا، جوانی کے عالم میں آپ ایک دن حطیم کعبہ میں سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو عجیب کیفیت تھی، آنکھوں میں سرمہ، سر پر تیل لگا ہوا اور نہایت دیدہ زیب لباس سے مرصع ہیں نیز حسن و جمال کا عالم ہی کچھ اور ہے حضرت عبدالمطلب اپنی اس نرالی ہیئت پر سخت حیرت زدہ اپنے والد ماجد ہاشم بن عبدمناف کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ انہیں قریشی کاہنوں کے پاس لائے اور مذکورہ واقعہ بیان فرمایا۔ کاہنوں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ عبدالمطلب کو نکاح کا حکم فرما رہا ہے، چنانچہ آپ نے پہلے قیلہ سے عقد کیا وہ جلد ہی فوت ہوگئیں تو فاطمہ بنت عمرو سے نکاح ہوا۔ جس کے بطن اطہر سے حضرت عبداللہ پیدا ہوئے۔ بیان کرتے ہیں کہ جب تک نور مصطفیٰ ﷺ حضرت عبدالمطلب کی پشت مبارک میں جلوہ افروز رہا ان کے بدن مبارک سے ہر وقت بھینی بھینی روح پرور خوشبو آتی رہتی تھی جہاں سے گزرتے فضا مشکبار ہو جاتی نیز بیان کرتے ہیں اگر مکہ مکرمہ میں قحط پڑ جاتا تو لوگ حضرت عبدالمطلب کا ہاتھ تھامے کوہ ثبیر پر لے آتے اور ان کے توسل سے بارش کی دعا مانگتے تو باران رحمت کا نزول ہوتا اور قحط ختم ہو جاتا۔

## مشرق و مغرب کا مالک:

مستند روایات میں ہے کہ ایک رات حضرت عبدالمطلب نے خواب دیکھا

Marfat.com

کہ ان کے سامنے اچانک ایک درخت نمودار ہوا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے اس تیزی سے بڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ اس کی شاخیں مشرق، مغرب، شمال اور جنوب میں پھیل گئیں۔ جڑیں تحت الثریٰ تک اور چوٹی آسمان سے باتیں کرنے لگی۔ وہاں ایک گروہ آیا جو اس درخت کو اکھاڑنے پر آمادہ دکھائی دیتا تھا۔ اسی اثناء میں ایک مختصر سی جماعت ظاہر ہوئی جو اس کے مقابل ڈٹ گئی اور اس گروہ پر غالب آئی۔ جب حضرت عبدالمطلب بیدار ہوئے تو اس عجیب ترین خواب کی تعبیر کے لیے ایک یہودی معبر کے ہاں پہنچے۔ خواب بیان کیا، مگر اس نے حقائق کو چھپاتے ہوئے کہا یہ محض تمہارا خیال ہے پریشان ہونے کی چنداں ضرورت نہیں، مگر جو منظر آپ دیکھ چکے تھے محض وہم و گمان تصور کر کے بھلایا نہیں جاسکتا تھا۔ چنانچہ وہاں سے پلٹے اور ایک معبرہ خاتون قریشیہ کے پاس آئے اسے خواب سنایا۔ وہ فوراً گویا ہوئی۔

لَيَخْرُجَنَّ مِنْ صُلْبِكَ رَجُلٌ يَمْلِكُ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ

پشت تیری تھیں بچہ ہوسی رب دیاں سمجھ عطائیں
مالک ہوسی کل دنیا دا مشرق و مغرب تائیں

حفیظ جالندھری مرحوم اس تعبیر کو یوں موزوں فرماتے ہیں:

جوانی کے دنوں میں اک نرالا خواب دیکھا تھا
درخت نسل ہاشم اس قدر شاداب دیکھا تھا
کہ اس کے سایہ میں دونوں جہاں معلوم ہوتے تھے
مکان و لامکاں دو ٹہنیاں معلوم ہوتے تھے

## عبرتناک انجام

جوں جوں ظہور نور محمدی کا وقت قریب آتا جا رہا تھا توں توں شیطان اپنی ذریت کے ذریعے نئے نئے جال بن کر انہیں ختم کرنے کے منصوبے مرتب کرتا

Marfat.com

رہتا تھا ادھر عبدالمطلب کی پشت مبارک سے حضرت عبداللہ کے صلب اطہر میں نور نبوت جاگزین ہوا تو ادھر شیطان نے حضرت عبداللہ پر طرح طرح کے وار چلانے شروع کر دیئے۔

حضرت عبداللہ نہ صرف عبدالمطلب ہی کی آنکھ کا تارا تھے، بلکہ اس قریشی، ہاشمی شہزادے پر مکہ مکرمہ کا ہر بچہ بوڑھا، نوجوان، مرد و زن شیدا تھے۔ اس رعنا جواں کا حسن و جمال دیدنی تھا، شرافت کا یہ پتلا ایک روز طواف کعبہ سے فارغ ہو کر گھر کی طرف پلٹا ہی تھا کہ بنت مرالخشعمیہ حسینہ نے آپ کو اپنی طرف رغبت دلائی اور اپنی خواہش کی تکمیل پر ایک سو اونٹوں کے عطیہ کی پیشکش بھی کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک غیرت مند انسان کی طرح نہ صرف اس کی تمنا کا جنازہ نکال دیا، بلکہ اس کی پیشکش کو پائے حقارت سے ٹھکراتے ہوئے گویا ہوئے۔

فعل حرام کے ارتکاب سے تو مر جانا ہی اچھا۔ حلال کو بیشک میں پسند کرتا ہوں، مگر اس کے لیے اعلان ضروری ہے کہ تم مجھے بھکاتی اور پھسلاتی ہو مگر شریف انسان کو لازم ہے کہ اپنی عزت اور دین کی حفاظت کرے۔

دکھائی مرد نے جب اس طرح سے شوکت ایماں
ہوئی شرمندہ عورت پست ہو کر رہ گیا شیطان

اس کے بعد جب گھر تشریف لائے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی طبیعت پر بے حد بوجھ تھا کہ میرے جیسے عفت ماب کی طرف اسے دیکھنے کی جرأت تک کیوں ہوئی؟ والد ماجد نے آپ کی اندرونی کیفیت کو جاننے کی کوشش کی مگر ایک غیرت مند انسان کی طرح آپ نے شرم و حیا سے کام لیتے ہوئے عرض کیا۔ ابا جان! اجازت فرمایئے تاکہ میں ہرن کا شکار کھیل آؤں؟ حضرت عبدالمطلب نے اجازت فرمائی۔ شکار کے لیے باہر تشریف لے گئے انہی دنوں خیبر سے آئے ہوئے پانچ یہودی تاجر مکہ مکرمہ سے واپسی کا سامان باندھے باتیں کرتے جا

Marfat.com

رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا میں نے تورات میں دیکھا کہ وادی عرب میں ایک نبی کا ظہور ہوگا دوسرا بولا بیشک مگر وہ ہماری قوم سے ہوگا۔ تیسرے نے تائید کی بیشک ہماری قوم اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیاری ہے۔ لہٰذا حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کے علاوہ نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ چوتھے نے کہا وہ نبی مدینہ پاک سے اٹھے گا اور ہماری قوم سے ہوگا۔ پانچواں بھی انہی کی تائید کر رہا تھا کہ اچانک شیطان ایک شیخ (بزرگ) کی شکل میں نمودار ہوا۔ نہایت عیاری و مکاری سے اپنی طرف اس نے متوجہ کیا اور کہا میں نے تمہاری تمام باتیں بیت المقدس میں بیٹھے ہوئے سنی ہیں، مگر میں تمہاری خیر خواہی کے لیے وہاں سے آیا ہوں اور واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر تم یہودی قوم کا بھلا چاہتے ہو تو سنو آج کل پروردگار کی توجہ عرب کے مشہور خاندان قریش کی طرف مبذول ہے مکہ مکرمہ کے سردار عبدالمطلب کے صاحبزادے عبداللہ کی پشت میں اس نبی کا نور منتقل ہو چکا ہے عنقریب اس کی ولادت اس شہر مقدس میں ہوا چاہتی ہے۔ اگر میری بات مانو تو عبداللہ ابن عبدالمطلب کو قتل کر دو، وہ بہت جلد اس وادی میں ہرنوں کے شکار کے لیے آنے والا ہے۔

سحر کے وقت نکلو غار سے میدان میں جاؤ۔ وہیں اس نوجوان کو قتل کر ڈالوں جہاں پاؤ۔ اسی اثناء میں حضرت عبداللہ شکار کھیلتے ہوئے ان یہودیوں کے قریب پہنچ گئے۔

ادھر پانچوں یہودی بھی اندھیرے غار سے نکلے
یہ بزدل گھڑ چڑھے اس دامن کوہسار سے نکلے
جوان ہاشمی کی جستجو تھی ان کمینوں کو
کہ شیطان نے حسد سے بھر دیا تھا ان کے سینوں کو
یہودی گھڑ چڑھوں نے دفعتہً پیدل کو آ گھیرا
نظر تلوار آئی دیدہ حیراں جدھر پھیرا

Marfat.com

مگر یہ شیر تلواروں کے سایہ سے نہ گھبرایا
مثال برق کوندا، پشت توسن پر چلا آیا
پکارا پہلے بتلا دو کہ حملے کا سبب کیا ہے
وہ بولے ایک ہی مقصد ہے تجھ کو قتل کرنا ہے

آناً فاناً انہوں نے آپ پر حملہ کر دیا، آپ نے وار روکے اور بہادری کے ایسے جوہر دکھائے کہ پہلے ہی ہلے ان کا ایک ساتھی ڈھیر ہوگیا۔ وہ تجربہ کار، جنگجو اور پختہ عمر رکھتے تھے جبکہ آپ عالم شباب میں قدم رکھ رہے تھے تاہم خاصی دیر تک مقابلہ جاری رہا۔ اس دوران حضرت وہب بن عبدامناف حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ماجد کا اونٹ گم ہوگیا اس کی تلاش میں ادھر آنکلے اور حضرت عبداللہ کو چار آدمیوں سے برسر پیکار دیکھا، ان کے دل میں معاونت کا خیال آیا اور اٹھے ہی تھے کہ اچانک پاؤں میں کپڑا الجھ گیا اور گر پڑے۔ دوبارہ قصد کیا تو پھسل گئے، سر پر چوٹ آگئی، تیسری مرتبہ پھر خون نے جوش مارا تو اچانک اژدہا راہ میں حائل ہوگیا تقدیر پر شاکر دل میں سوچا کہ اب آنکھیں بند کرلوں کیونکہ میں ہاشمی شہزادہ قتل ہوتے دیکھ نہیں سکتا اس بات کے دل میں آتے ہی کیا دیکھتا ہوں کہ چار فرشتے آسمان سے اترے اور ان یہودیوں کو ختم کر ڈالا۔ حضرت وہب وہاں پہنچے دیکھا ان کے سر قلم ہو چکے ہیں۔

پڑے تھے اب یہ لاشے ایک اک سے دور سب تنہا
کھڑا تھا اک جگہ فرزند عبدالمطلب تنہا
غرض زخمی جواں کو ساتھ لے کر وہب گھر آیا
یہ سارا ماجرا ان کے پدر کو جا کے بتلایا

حضرت عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ کے بچ جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور حضرت وہب بن عبدمناف کے دل میں اس عظیم الشان اور عدیم النظیر

Marfat.com

واقعہ دیکھنے کے بعد حضرت عبداللہ کی محبت نے گھر کر لیا اور انہیں اپنی دامادی کے شرف سے ممتاز کرنے کا عزم بالجزم کیا۔

## نور عظیم

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے والد ماجد حضرت وہب بن عبد مناف جب بچشم خود حضرت سیدنا عبداللہ ابن عبدالمطلب کی جلالت شان کا معائنہ کر چکے تھے تو ان کے دل میں ایسے ورنایاب کو اپنانے کی خواہش کا پیدا ہونا فطری تقاضا تھا، چنانچہ انہوں نے اپنی نہایت پاکباز، عفت مآب صاحبزادی حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے عقد کے لیے حضرت عبدالمطلب سے بات کی تو انہوں نے آمادگی کا اظہار فرمایا اور پھر چند ہی دن بعد حضرت سیدنا عبداللہ کا نکاح سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے وقوع میں آیا۔

وہ نور لم یزل جس کی جھلک تھی روئے انور میں
نظر آنے لگی اس کی جھلک تقدیر مادر میں

## أَنَا ابْنُ ذَبِيحَيْن

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے میلاد کا تذکرہ بارہا فرمایا۔ انہیں واقعات ولادت میں آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ ابن عبدالمطلب کے میلاد پاک کی کیفیت بیان فرماء یجو بڑی تعجب خیز لیکن ایمان افروز ہے۔ جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے والہانہ انداز میں بیان کرتے ہوئے فرمایا أَنَا ابْنُ ذَبِيحَيْنِ۔ میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں۔ یعنی حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح عظیم علیہ السلام اور حضرت سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب جن کے ذبح کا واقعہ بڑا دل دوز ہے، جو مکہ مکرمہ ہی میں ظہور پذیر ہوا، قصہ قدرے طویل ہے مگر اختصاراً تحریر کیا جاتا ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عبدالمطلب نے دعا مانگی، الٰہی! تو مجھے

Marfat.com

دس بیٹے عطا فرما، جوان ہونے پر ان میں سے ایک تیری راہ میں قربان کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مختلف ازواج سے دس فرزند عنایت کیے جن میں حضرت عبداللہ تمام سے فائق تھے، وعدہ کے مطابق حضرت عبداللہ کے ذبح کرنے کا پروگرام بنا اور منادی کر دی گئی مکہ مکرمہ کے تمام لوگ یگانے کیا بیگانے حضرت عبداللہ کی قربانی کے خلاف رائے دینے لگے بھائیوں نے اپنی اپنی قربانی کی پیشکش کر دی۔ معاملہ نہایت نازک ہوتا گیا آخر سرکردہ حضرات نے فیصلہ دیا کہ حضرت عبداللہ اور دس اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے اور جب تک اونٹوں کے نام قرعہ فال نہ نکلے دس دس کا اضافہ کیا جائے چنانچہ دسویں مرتبہ ایک سو اونٹوں کے نام قرعہ نکلا۔ جو حضرت عبدالمطلب نے اپنے بیٹے کے فدیہ میں ذبح کر دیئے۔ اس طرح حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ نے زندگی محفوظ رکھی اور عظمت و رفعت کو چار چاند لگا دیئے۔ دراصل جاہلیت میں سرداران مکہ نے یہ طے کر رکھا تھا کہ قتل کے بدلے قتل یا فدیہ و قصاص میں دس اونٹ مقتول کے ورثا کو دینے ہوں گے۔ اسی بنا پر حضرت عبداللہ اور دس اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی عمل میں آئی، مگر حضرت عبداللہ کے فدیہ میں سو اونٹوں کی قربانی کے بعد مقتول کے ورثاء کے لیے یک صد اونٹ ہی جزیہ شہرت پکڑ گیا جو حجاز مقدس میں قبائلی سطح پر آج بھی قائم ہے۔

### اَنَا ابْنُ ذَبِیْحَیْنِ

اسی کی طرف مشہور ہے نیز اس قربانی کے بعد سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ جو لوگ دس اونٹوں کے بدلے میں انسان کو قتل کرنا آسان سمجھتے تھے اب ان کو سو اونٹوں کی ادائیگی کے بوجھ نے قتل سے اجتناب کی راہ دکھائی۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے قبل ہی قتل کے دروازے مقفل ہونا شروع ہو گئے تھے مگر ذاتی انا کی خاطر انسان جب درندگی پر اتر آتا ہے تو اسے کچھ سجھائی نہیں دیتا وہ بہرحال نفس امارہ کی خواہش کو پورا کرتا ہے چنانچہ ابوجہل

Marfat.com

نے نبی اکرم ﷺ کو شہید کرانے کا منصوبہ مرتب کیا تو قاتل کے لیے اس نے بھی سو اونٹوں کا انعام مقرر کیا، مگر آپ کی حفاظت و ضیانت تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لے رکھی تھی۔

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ

میرے حبیب جس طرح چاہو جہاں چاہو تبلیغ کرو، تمہاری حفاظت ہم خود کریں گے، بالفاظ دیگر تمہارے دشمنوں سے ہم خود نمٹ لیں گے۔

مٹ گئے ہیں مٹ جائیں گے اعداد تیرے
پر نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ بھی اڑتا ہے پھریرا تیرا

## جبین منور

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک دن چرخہ کات رہی تھیں جبکہ قریب ہی سید عالم، حبیب مکرم ﷺ نعلین شریف مرمت فرما رہے تھے۔ گرمی کے باعث جبین مصطفیٰ ﷺ پر پسینے کے قطرے ستاروں کی طرح چمک رہے تھے، ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جمال حبیب، پر انوار کی بارش ہو رہی ہے۔ حضرت ام امومنین فرماتی ہیں۔

فَجَعَلَ جَبِيْنُهٗ يَعْرِقُ وَجَعَلَ عِرْقُهٗ يَتَوَلَّدُ نُوْرًا فَبُهِتُّ

یہ منظر دیکھ کر میں مبہوت ہوگئی۔

فَقَالَ مَالَكِ بُهِتِّ؟ قُلْتُ جَعَلَ جَبِيْنُكَ يَعْرِقُ وَجَعَلَ عِرْقُكَ يَتَوَلَّدُ نُوْرًا۔

آپ نے دریافت فرمایا۔

عائشہ! تم مبہوت کیوں ہو رہی ہو۔ میں نے عرض کیا۔ آپ کی جبین

Marfat.com

اقدس پر پسینہ اس انداز میں پیدا ہو رہا ہے گویا اس سے نور کے فوارے پھوٹ رہے ہیں

**وَلَوْرَاكَ اَبُوْ كَبِيْرٍ هُذَلِيٌّ يَعْلَمُ اَنَّكَ اَحَقُّ بِشِعْرِهٖ حَيْثُ يَقُوْلُ۔**

اگر آپ کی اس کیفیت کو ابو کبیر ہذلی (شاعر) دیکھ لیتا تو یقیناً پکار اٹھتا کہ حقیقتاً آپ ہی کی ذات اقدس اس کے ان اشعار کی مصداق ہے۔

**وَمُبَرَّاً مِّنْ كُلِّ غُبَّرِ حَيْضَةٍ**
**وَفَسَادِ مُرْضِعَةٍ وَّدَاءٍ مُّغِيْلِ**
**وَاِذَا نَظَرْتُ اِلٰى اَسِرَّةِ وَجْهِهٖ**
**بَرَقَتْ بُرُوْقُ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ**

ترجمہ: آپ کی ذات حیض کی ہر آلودگی اور دودھ پلانے والی کی اس خرابی سے بری ہے جو زمانہ شیر نوشی میں مرض صحبت سے ہوتی ہے۔ اور جب آپ کی پیشانی کے شکن دیکھتا ہوں تو وہ ایسے چمکتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں جیسے باریک سے بادل میں چاند چمکتا دکھائی دیتا ہے۔

**فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا كَانَ فِيْ يَدِهٖ وَقَامَ اِلَيَّ فَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَقَالَ جَزَاكِ اللّٰهُ يَا عَائِشَةُ خَيْرًا فَمَا اَنْكَرُ اَنِّيْ سُرِرْتُ كَسُرُوْرِيْ بِكَلَامِكِ۔**

یہ اشعار سنتے ہی رسول کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ میں جو کچھ بھی تھا رکھ دیا۔ اور دعا سے نوازا فرمایا اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے، مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے اتنا کبھی خوش نہیں ہوا جتنا آج تیرے اشعار پڑھنے سے مجھے سرور حاصل ہوا ہے۔ (الدرر المنظم)

واضح ہوا کہ حضور سید عالم ﷺ اپنے ذکر سے سرور حاصل کرتے ہیں اور

Marfat.com

خوشی و مسرت کے عالم میں ذکر کرنے والوں کو اپنی دعاؤں سے بھی نوازتے رہتے ہیں اور ان کی مناسب طریقہ سے حوصلہ افزائی کرتے ہیں (کمامرّ)

## خوشبو دار سانپ

حضرت ابراہیم ؓ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم کی ایک جماعت حج کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئی، جن میں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ بھی شامل تھے راستہ میں انہوں نے ایک نہایت خوبصورت سفید رنگ کا سانپ دیکھا۔

یَنۡفَعُ رِیۡحَ الۡمِسۡكِ فَقُلۡتُ لِاَصۡحَابِیۡ اَمۡضُوۡ فَلَسۡتُ نُبَارِحُ حَتّٰی اَنۡظُرَ اِلٰی مَا یَصِیۡرُ اَمۡرُ هٰذِهِ الۡحَیَّةِ مَا بَشۡتُ اِنۡ مَاتَتۡ مُعَمَّلَتُ اِلٰی حَرۡقَةِ بَیۡضَاءَ فَلَفَفۡتُهَا فِیۡهَاثُمَّ تَحۡتَهَا عَنِ الطَّرِیۡقِ فَدَفَنۡتُهَا (الی الاخر)

جس سے کستوری کی خوشبو آرہی تھی۔ میں نے اپنے رفقاء سے کہا آپ جائیے اور میں اس وقت تک یہاں سے آگے نہیں بڑھوں گا جب تک اس کے انجام کو نہیں دیکھ پاتا، سانپ کوئی چیز کھا رہا تھا، اس کے کھاتے ہی وہ مر گیا۔ میں نے سانپ کو ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر راستے کی ایک جانب دفن کر دیا۔ پھر اپنے ساتھیوں سے جا ملا۔

واللہ! ابھی میں ساتھیوں کے پاس بیٹھا ہی تھا کہ مغرب کی طرف سے چار عورتیں آئی ان میں سے ایک نے پوچھا تم میں سے عمرو کو کس نے دفن کیا ہے۔ ہم نے دریافت کیا عمرو کون؟ اس نے کہا وہ سانپ! میں نے کہا، میں دفن کر کے آرہا ہوں، وہ عورت بولی! بخدا تو نے دن کو روزہ رکھنے، رات کو عبادت کرنے اور شب و روز نیکی کی تبلیغ کرنے والے کو دفن کر دیا۔ جو تمہارے رسول ﷺ کی بعثت سے چار سو سال قبل تعریف سن کر آسمان پر ایمان لایا تھا۔ یہ سن کر ہم نے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ پھر حج کعبہ کی سعادت عظمیٰ حاصل کر کے مدینہ طیبہ واپسی پر حضرت امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاصر ہوئے اور خوشبو دار سانپ کا قصہ پیش کیا۔

تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے کہ میرے مبعوث ہونے سے چار سو سال پہلے آسمان پر ایمان لایا تھا۔

سبحان اللہ صدیوں پہلے آمد مصطفیٰ اور میلاد حبیب کی انتظار رہی، جب دنیا میں جلوہ افروز ہوگئے تو منتظر عشاق کی تمنائیں برآئیں اور حضور کی محبت کے باعث انسان تو انسان جنات اور حیوانات جنہیں آپ سے پیار تھا ان میں قدرتی طور پر خوشبو پیدا کر کے اللہ تعالیٰ نے عظمت محبوب کا سکہ بٹھا دیا۔

## وہ شمع کیسے بجھے.........؟

ملفوظات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ میں ایک سوال ''میلاد شریف میں جھاڑ، فانوس وغیرہ سے زیب و زینت اسراف ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں ارشاد کے عنوان سے درج ذیل عبارت درج ہے پھڑ پڑھئے اور اپنے ایمان کی دولت میں اضافہ کیجئے۔

ارشاد! علماء فرماتے ہیں

لَاخَيْرَ فِي الْاِسْرَافِ وَلَا الْاِسْرَافَ فِي الْخَيْرِ

جس شے سے تنظیم ذکر شریف مقصود ہو ہرگز ممنوع نہیں ہوسکتی۔ امام غزالی علیہ الرحمتہ نے احیاء العلوم شریف میں سید ابوعلی رودباری رحمتہ اللہ تعالیٰ عایہ سے نقل کیا کہ ایک بندہ صالح نے مجلس ذکر شریف ترتیب دی اور اس میں ایک ہزار شمعیں روشن کیں، ایک شخص ظاہر بین پہنچے اور یہ کیفیت دیکھ کر واپس جانے لگے، بانی مجلس نے ہاتھ پکڑا اور اندر لے جا کر فرمایا جو شمع میں نے غیر خدا کے لیے

Marfat.com

روشن کی "بجھا دیجئے" کوششیں کی جاتی تھیں مگر کوئی شمع ٹھنڈی نہ ہوئی۔
سچ فرمایا کسی شاعر نے ؎

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیسے بجھے جسے روشن خدا کرے

غالباً مولانا ظفر علی خان نے ایسے ہی موقعہ پر کہا ہوگا ؎

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اس آیت کا مولوی عبدالستار صاحب یوں ترجمہ کرتے ہیں ؎

پھونکاں مار بجھایا لوڑن نور محمد والا
نور محمد کدے نہ بجھ سی وعدہ حق تعالیٰ

## حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا اسلام

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اکابر صحابہ میں شمار ہوتے ہیں، عشرہ مبشرہ السابقون الاولون میں شامل ہیں، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفقاء خاص میں آپ ممتاز مقام پر فائز تھے، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں وہ خلفاء رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب پر فائز ہونے کی صلاحیتوں سے آراستہ تھے۔ آپ ہی کے فیصلہ اور ایثار کے باعث حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ الرسول اور امیر المومنین منتخب ہوئے۔ 32ھ کو پچھتر برس کی عمر شریف میں وصال فرمایا، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے قبل از وصال، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پاک میں دفن کرنے کی پیشکش فرمائی تو آپ نے فرمایا۔ "مجھے حضور علیہ السلام کے پاس لیٹنے سے شرم آتی ہے لہٰذا جنت البقیع میں دفن کیا جائے۔" آپ کی وصیت کے مطابق حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن مظعون کے ساتھ ہی قبر میں دفن کیے گئے اور معلم الامتہ

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود ﷜ جو آپ کے پڑوسی اور رفیق خاص تھے بعد از وصال انہیں آپ کے پہلو میں دفن کیا گیا گویا کہ وہ عالم برزخ میں منازل قرب سے شاد کام ہوئے، ان گنت خوبیوں کے مالک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷜ اپنے اسلام لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''میں نے یمن کا سفر بارہا کیا اور ہمیشہ عسکان بن عواکن حمیری کے پاس قیام کرتا تھا اور وہ مجھ سے پوچھا کرتا تھا کہ تم میں کوئی شخص پیدا ہوا ہے جس کا چرچا لوگوں میں ہو، اس کا لوگ تذکرہ کرتے ہوں، کوئی ایسا شخص ہوا ہے جو تمہارے آبائی دین کی مخالف کرتا ہو۔'' میں اس کا جواب نفی میں دیتا رہا، جس سال آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے آپ کا بیان ہے کہ اس سال میں پھر یمن گیا اور اسی کے پاس ٹھہرا اور مجھ کو آنحضرت ﷺ کی بعثت کا علم بالکل نہ تھا، اس زمانہ میں وہ بوڑھا ہو چکا تھا اور اونچا سننے لگا تھا۔ میری اطلاع ہونے پر وہ باہر آیا، پٹی باندھی اور تکیہ لگا کر بیٹھا اس کے اردگرد اس کے لڑکے پوتے سب جمع ہو گئے۔ مجھ سے میرا نسب نامہ پوچھا۔ میں بیان کرتا کرتا جب زہرہ پر پہنچا تو اس نے کہا ٹھہر جا، کیا میں تم کو ایسی بات کی اطلاع نہ دوں جو تجارت سے بہتر ہو، آپ نے جواباً کہا ضرور ایسا کیجئے۔

اس نے کہا کہ میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے پہلے مہینہ میں تمہاری قوم (قریش) میں ایک رسول مبعوث کیا ہے اور اس کو برگزیدہ اور مقبول بنایا ہے اور اس پر کتاب اتاری ہے اور کتاب پر عمل کرنے والوں کے لیے ثواب مقرر کیا ہے۔ اس کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ بتوں (یعنی اللہ کے سوا سب کی) پرستش سے منع کرتا ہے اور دعوت اسلام دیتا ہے۔ اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور خود بھی اچھے کام کرتا ہے اور بیہودہ باتوں سے منع کرتا ہے اور ان کو مٹاتا ہے۔ آپ نے دریافت کیا کہ وہ کس قبیلہ سے ہے تو اس نے جواب دیا کہ وہ نہ قبیلہ ازد سے ہے اور نہ ثمالہ سے وہ بنی ہاشم سے ہیں اور تم اس کے ننھالی رشتہ دار ہو اور آپ کو

Marfat.com

مخاطب کر کے کہا کہ اے عبدالرحمٰن! اس بات کو تم پوشیدہ رکھو اور جلد واپس جاؤ اور ان سے جا کر ملو اور ان کی دلدہی کرو اور میری طرف سے یہ التماس نامہ پیش کر دینا۔

اَشْهَدُ بِاللّٰهِ ذِی الْمَعَالِیْ
فَالِقِ اللَّیْلِ وَالصَّبَاحِ

گواہ بناتا ہوں اللہ بڑائی اور بزرگی والے کو جو رات دن کا ظاہر کرنے والا ہے۔

اِنَّكَ ذُو السِّرِ مِنْ قُرَیْشٍ
یَا ابْنَ الْفِدیٰ مِنَ الذَّبَاحِ

بے شک آپ قریش، میں راز دار ہیں۔ اے اس شخص کے بیٹے! جس کی قربانی کا فدیہ دیا گیا ہے۔

اُرْسِلْتَ تَدْعُوْا اِلٰی یَقِیْنٍ
وَبِرُشْدِ لِلْحَقِّ وَالْفَلَاحِ

رسول بنا کر بھیجے گئے، یقینی باتوں کی طرح آپ دعوت دیتے ہیں اور حق دار اور بھلی باتوں کی ہدایت کرتے ہیں۔

اَشْهَدُ بِاللّٰهِ رَبِّ مُوْسٰی
اِنْ اُرْسِلْتَ بِالْبِطَاحِ

قسم ہے موسیٰ ں کے رب کی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بے شک بطحا میں رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

فَكُنْ لِیْ شَفِیْعًا اِلٰی مَلِیْكٍ
یَدْعُوا الْبَرَایَا اِلَی الْفَلَاحِ

ہو جائیے شفیع اس مالک کے دربار میں جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن ﷛ فرماتے ہیں کہ یہ اشعار مجھ کو یاد ہو گئے اور میں سفر

Marfat.com

سے بعجلت تمام واپس آیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے جن کے ساتھ میرے مراسم محبت پہلے سے تھے واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے اسلام لانے کی تحریک کی اور مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت خدیجہ کے گھر لے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا ایسا چہرہ دیکھتا ہوں جسے دیکھ کر نیکی کی امید بندھتی ہے۔ دیکھئے اب اللہ تعالیٰ کیا کرتا ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ایک امانت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں ایک مرسل نے پیغام بھیجا ہے وہ مجھ کو پہنچا دو میں نے اشعار یاد کر لیے تھے اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ (سیرت نبویہ علامہ زینی دحلان مکی ص 61 ج 1)

## جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

اس دور کے معروف بین الاقوامی عالم حسن البنا شہید مصری بانی جماعت اخوان المسلمون مصر، عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس میں شمولیت کا ایک نہایت ہی پردرد، روح پرور، ایمان افروز واقعہ اپنی ڈائری میں درج کرتے ہوئے رقم طراز ہیں، جسے پاکستان میں ابو الاعلیٰ مودودی کے دست راست جناب خلیل احمد حامدی نے عربی سے اردو میں ترجمہ کیا اور اسلامک پبلی کیشنز لاہور نے ''حسن البنا شہید کی ڈائری'' کے نام سے کتاب کو شائع کیا، ایک مثالی کردار کے عنوان کے تحت صفحہ 197,196 پر یوں بیان کرتے ہیں ڈ۔

''مجھے یاد ہے کہ جب ربیع الاول کا مہینہ آتا ہے تو یکم ربیع الاول سے لے کر 12 ربیع الاول تک معمولاً ہر رات ہم ''حصافی اخوان'' میں سے کسی ایک کے مکان پر محفل ذکر منعقد کرتے اور میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس بنا کر باہر نکلتے، اتفاق سے ایک رات برادرم شیخ شلبی الرجال کے مکان پر جمع ہونے کی باری آگئی، ہم عادۃً عشاء کے بعد ان کے مکان پر حاضر ہوئے، دیکھا پورا مکان خوب روشنیوں (چراغاں) سے جگمگا رہا ہے۔ اسے خوب صاف و شفاف اور آراستہ و پیراستہ کیا

Marfat.com

جا چکا ہے۔ شیخ شلبی الرجال نے رواج کے مطابق حاضرین کو شربت اور قہوہ اور خوشبو پیش کی۔ اس کے بعد ہم جلوس بن کر نکلے اور بڑی مسرت و انبساط کے ساتھ مروجہ مناقب، اور نظمیں (میلادیہ نعتیں) پڑھتے رہے۔ جلوس ختم کرنے کے بعد ہم شیخ شلبی الرجال کے مکان پر واپس آ گئے اور چند لمحات ان کے پاس بیٹھے رہے۔ جب اٹھنے لگے تو شیخ شلبی الرجال نے بڑے لطافت آمیز اور ہلکے پھلکے تبسم کے ساتھ اچانک اعلان کیا کہ ''انشاء اللہ کل آپ حضرات میرے ہاں علی الصبح تشریف لے آئیں تا کہ ''روحیہ'' کی تدفین کر لی جائے۔''

روحیہ شیخ شلبی کی اکلوتی بچی ہے، شادی کے تقریباً گیارہ سال بعد اللہ تعالیٰ نے شیخ کو عطا کی ہے، اس بچی کے ساتھ ہمیں اس قدر شدید محبت دوابستگ ہے کہ دوران کام بھی اسے جدا نہیں کرتے۔ یہ بچی نشوونما پا کر اب جوانی کی حدود میں داخل ہو چکی ہے۔ شیخ نے اس کا نام روحیہ تجویز کر رکھا ہے کیونکہ شیخ کے دل میں اسے وہی مقام حاصل ہے جو جسم میں روح کو حاصل ہے۔ شیخ کی اس اطلاع پر ہم بھونچکے رہ گئے۔ عرض کیا۔ ''روحیہ کا کب انتقال ہوا؟'' فرمانے لگے۔ ''آج ہی! مغرب سے تھوڑی دیر پہلے۔'' ہم نے کہا آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہ اطلاع کر دی۔ کم از کم میلاد النبی ﷺ کا جلوس کسی اور دوست کے گھر سے نکالتے۔ کہنے لگے جو کچھ ہوا، بہتر تھا۔ اس سے ہمارے حزن وغم میں تخفیف ہو گئی اور سوگ مسرت میں تبدیل ہو گیا۔ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی کوئی اور نعمت درکار ہے؟

سچ فرمایا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ نے ؎

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

(حسن البنا شہید کی ڈائری)

Marfat.com

# آئینہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

## ولادت باسعادت

بوقت صبح صادق بروز پیر 12 ربیع الاول مطابق 20 اپریل 571ء جب کہ آپ کے والد حضرت عبداللہ کی وفات ہو چکی تھی۔ آپ نے سب سے پہلے اپنی والدہ محترمہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا دودھ نوش فرمایا۔ تین روز بعد حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا کا، ایک ہفتہ بعد حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی آغوش رضاعت میں اور پھر پانچ سال کی عمر میں اپنی والدہ کی آغوش میں تشریف لائے۔ مدینہ منورہ کا پہلا سفر والدہ محترمہ حضرت آمنہ کی وفات بمقام ابوا لعمر 6 سال ابوا سے آپ کی دایہ برکت بنت ثعلبہ معروف ام ایمن رضی اللہ عنہا آپ کو مکہ معظمہ لے آئیں اور چچا ابو طالب کی کفالت میں آ گئے۔

| | |
|---|---|
| آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب کی وفات | عمر 8 سال |
| آپ کا پہلا تجارتی سفر ہمراہ چچا ابو طالب | عمر 12 سال |
| حلف الفضول میں شرکت | عمر 15/16 سال |
| حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا الکبریٰ سے نکاح | عمر 25 سال |
| اہل مکہ کی طرف سے صادق وامین کا خطاب | عمر 30 سال |
| غیبی اسرار و رموز کا آغاز وظہور | عمر 33 سال |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| حجر اسود بیت اللہ میں نصب کرنے کیلئے بحثیت ثالث تقرری | عمر 35 سال |
| غار حرا میں شب و روز عبادت | عمر 37 سال |
| بعثت نبوت بروز پیر 9 ربیع الاول 41 ولادت نبوی | عمر 40 سال |
| نماز فجر و عصر کی فرضیت (2-2 رکعت) | 1 نبوت |
| آغاز نزول قرآن مجید۔ جمعرات 17 رمضان | 1 نبوت 17 اگست 610ء |
| دار الارقم | تبلیغ و دعوت اسلام کے مرکز کا قیام |
| چالیس افراد کا قبول اسلام | عمر 43 سال 3 نبوت |
| مسلمانوں کی پہلی ہجرت حبشہ | عمر 45 سال رجب 5 نبوت |
| کفار مکہ کی طرف سے بائیکاٹ | عمر 47 سال۔ یکم محرم 7 نبوت |
| معاشرتی بائیکاٹ کا خاتمہ چچا ابو طالب کا انتقال۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی وفات | عمر سال 50 10 نبوت |
| واقعہ معراج، فرضیت نماز خمسہ 5 | عمر 52 سال 27 رجب 12 نبوت |
| مدینہ منورہ کے 18 افراد کا قبول اسلام بیعت عقبہ اولیٰ | عمر 52 سال ذی الحجہ 12 نبوت |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| مدینہ منورہ کے 72 افراد کا قبول اسلام بیعت عقبہ اولیٰ | عمر 52 سال ذی الحجہ 12 نبوت |
| مدینہ منورہ کے 72 افراد کا قبول اسلام بیعت عقبہ ثانیہ | عمر 43 سال 13 نبوت |
| ہجرت ازمکہ معظمہ، داخلہ غار ثور | عمر 54 سال، جمعرات 27 صفر 13 نبوت |
| قبا میں تشریف آوری | بروز پیر 8 ربیع الاول 13 نبوت |
| داخلہ مدینہ منورہ۔ فرضیت جمعہ کا حکم قیام برمکان ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ | 12 ربیع الاول 1ھ عمر 54 سال 23 ستمبر 622ء |
| بنیاد مسجد نبوی | عمر 54 سال 22 ربیع الاول 1ھ |
| حکم تحویل کعبہ (درمسجد ذو قبلتین) | بروز ہفتہ 15 شعبان 6ھ |
| فرضیت روزہ، زکوٰۃ، جہاد | یکم رمضان 2ھ |
| نماز عید الفطر کی ادائیگی | یکم شوال 2ھ |
| معرکہ بدر | عمر 55 سال 17 رمضان 2ھ |
| معرکہ احد و حرمت شراب | عمر 56 سال 3-4ھ |
| قاری القرآن صحابہ کرام کی شہادت | عمر 57 سال 4ھ |
| غزوہ خندق | عمر 58 سال 5ھ |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| زنا، قذف، لعان کے فوجداری قوانین کا نفاذ، پردے کا حکم | عمر 58 سال 5ھ |
| صلح حدیبیہ | عمر 58 سال ذی قعدہ 6ھ |
| فتح قلعہ خیبر، دنیا کے مختلف بادشاہوں کے نام حضور نے دعوت اسلام کے خطوط ارسال فرمائے۔ | یکم محرم 7ھ |
| فتح مکہ | 20 رمضان المبارک 8ھ |
| اسلامی حکومت کا قیام، حکام کا تقرر فوجوں کی آراستگی، سیاسی انتظامات، غیر مسلم اقوام سے سلوک | عمر 60 سال 8ھ |
| صدقات وزکوٰۃ کے محصلوں کا تقرر | عمر 61 سال 9ھ |
| واقعہ تبوک، ادائیگی حج (ابامارت صدیق اکبر) | ذی الحجہ 9ھ |
| مختلف قبائل اور ممالک کے وفود کی آمد | ذی الحجہ 9ھ |
| مختلف ممالک یمن، بحرین، عمان، یمامہ تک اثرات | 10ھ |
| حجتہ الوداع، آپ کا امت سے آخری خطاب | عمر 63 سال 10ھ |
| وصال سے 5 روز قبل مسجد نبوی میں امت محمدیہ سے رسول اللہ کا آخری خطاب | جمعرات نماز ظہر |
| وصال خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | عمر شریف 63 سال |
| بروز | پیر |
| بوقت | چاشت |
| 12 ربیع الاول 11ھ | |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| بمطابق | 7 جون 632ء |
| تدفین جسد اطہر | 32 گھنٹے بعد وصال |
| 13-14 ربیع الاول (منگل، بدھ درمیانی شب | 11ھ |

## حضور کا سلسلہ نسب

خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کا سلسلہ خاندان آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم کے بعد عدنان اور نابت بن اسماعیل علیہ السلام سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تک پہنچتا ہے بعض تاریخی شواہد کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ولادت کے 2753 سال بعد اس دنیا میں تشریف لائے۔ حضور اکرم ﷺ کے دادا کا نام حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ والد کا نام حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، ماں کا نام حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا۔

## حضور کے دودھ شریک بہن بھائی

حضرت خاتم الانبیاء رحمتہ اللعالمین ﷺ کے دودھ شریک (رضاعی) بہن بھائی چار تھے (1) عبداللہ (2) نیسہ (3) صدیقہ (4) اور حذافہ جو شیما کے لقب سے مشہور تھیں۔ ان میں سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت شیما رضی اللہ عنہا دونوں اسلام کی نعمت سے مشرف ہوئے۔ باقی حضرات کا حال معلوم نہیں ہوسکا۔ آپ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے بھی بچپن میں حضرت ثوبیہ کا دودھ پیا تھا۔ اس لیے وہ بھی رضائی بھائی تھے رسول اللہ ﷺ کی مادری زبان مبارک عربی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری مقدس کتاب قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل فرمایا اور اہل جنت کی زبان بھی عربی ہوگی۔ حضور خاتم الانبیا ﷺ اپنا لباس عموماً سفید، سادہ، موٹا اور روئی سے تیار شدہ استعمال فرماتے۔ ملبوسات میں جبہ، چادر، عمامہ، ٹوپی، حلہ موزے، ازار بند، وغیرہ چیزیں شامل تھیں۔ سبز رنگ کی یمنی چادر آپ کو بہت

Marfat.com

پسند تھی۔ جو بردیمانی کے نام سے مشہور ہے۔ سرخ لباس مردوں کے لیے منع فرماتے۔ کبھی سیاہ عمامہ اور اکثر عمامے کے نیچے ٹوپی استعمال فرماتے گھر میں جو ٹوپی پہنتے وہ سر مبارک کے بالوں کے ساتھ چمٹی ہوتی۔ عمامے کے شملے دونوں پیچھے شانے مبارک پر ہوتے۔ نمائشی اور فاخرہ لباس کو ناپسند فرماتے۔ کرتے کا تکمہ اکثر کھلا رہتا تھا۔ حضرت رسول کریم ﷺ کے خصوصی دوست احباب قبل از نبوت (1) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (2) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ، رئیس مکہ اور حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے چچازاد بھائی جنہوں نے قبول اسلام کے بعد مکہ کا دارالندوہ ایک لاکھ درہم میں خرید کر کے خیرات کر دیا۔ حضور سے عمر میں 5 سال بڑے تھے۔ (3) حضرت ضماد بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ، بنی ازد قبیلہ کے معروف طبیب تھے۔ جنہوں نے حضور کی زبان مبارک سے کلام اللہ سن کر اعلان کیا تھا کہ یہ ''کسی مجنون کا کلام نہیں۔ بلکہ اللہ کا ہے۔'' اور حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

| اسم گرامی | سن نکاح | عمر وقت نکاح | حضور کی عمر | حضور کی خدمت میں عرصہ |
|---|---|---|---|---|
| خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا | 25 میلاد | 28/40 سال | 25 سال | 25 سال |
| حضرت سودہ رضی اللہ عنہا | 10ھ نبوت | 50 سال | 50 سال | 14 سال |
| حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا | 10ھ نبوت | 9/19 سال | 50 سال | 9 سال |
| حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا | شعبان 3ھ | 22 سال | 55 سال | 8 سال |
| حضرت زینب بن حزیمہ رضی اللہ عنہا | شعبان 3ھ | 30 سال | 55 سال | 3 ماہ |
| حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا | 4ھ | 26 سال | 56 سال | 7 سال |

Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت زینب بن جحش رضی اللہ عنہا | 5ھ | 36 سال | 57 سال | 6 سال |
| حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا | شعبان 5ھ | 20 سال | 57 سال | 6 سال |
| حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا | 6ھ | 36 سال | 57 سال | 6 سال |
| حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا | جمادی الاخری 7ھ | 17 سال | 56 سال | پونے چار سال |
| حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا | 7ھ | 36 سال | 59 سال | سوا3 سال |

حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا 6ھ میں شاہ مقوقس نے آپ کو حضور کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا۔ حضور کی تمام ازواج مطہرات اور بیٹیوں کے مہر سوا بارہ اوقیہ نقرہ سے زائد نہ تھے۔ امہات المومنین میں سے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی قبر مکہ معظمہ میں ہے۔ باقی ازواج مطہرات مدینہ منورہ میں مدفون ہیں رسول اللہ کے فرزندانِ ارجمند تین تھے۔

(1) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ

(2) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

(3) اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ کی کنیت طیب اور طاہر تھی۔ طیب حضور علیہ السلام کی عطا کردہ کنیت اور طاہر کنیت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی طرف سے تھی۔

بڑے لڑکے کی مناسبت سے حضور علیہ السلام کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ دونوں فرزند حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے تھے۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ، حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے تھے۔ سب سے پہلے حضرت قاسم اور سب سے چھوٹے حضرت ابراہیم تھے۔ یہ سب بچپن میں ہی اللہ کو پیارے ہوگئے تھے۔ پہلے دونوں فرزند مکہ معظمہ میں پیدا

Marfat.com

ہوئے اور حضرت ابراہیم ؓ، مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور وہیں (مدینہ منورہ) میں مدفون ہیں۔ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی چار بیٹیاں تھیں۔ سیدہ زینب، سیدہ رقیہ، سیدہ ام کلثوم اور سیدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن۔ سب سے بڑی حضرت زینب اور سب سے چھوٹی حضرت فاطمہ تھیں۔ چاروں حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی اولاد اور چاروں کی ولادت مکہ معظمہ میں ہوئی۔ حضرت زینب کا نکاح ان کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ نے اپنے خالہ زاد ابو العاص بن ربیع اموی سے کیا تھا۔ ایک صاحبزادہ (علی) اور ایک صاحبزادی (امامہ) ان کی اولاد تھی۔ 8ھ کو مدینہ منورہ میں ان کی وفات ہوئی۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح قبل از اسلام ابولہب کے لڑکے عتبہ کے ساتھ ہوا تھا اور ظہور اسلام کے بعد طلاق ہوئی اور حضرت عثمان غنی ؓ سے ان کا نکاح ہوا ان کی اولاد ایک لڑکا عبداللہ تھے۔ وفات 2ھ میں ہوئی۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے چھوٹی تھیں ان کا نکاح بھی قبل از اسلام ابولہب کے دوسرے لڑکے عیتبہ سے ہوا تھا۔ اسی طرح ان کی بھی طلاق ہوئی اور سیدہ رقیہ کی وفات کے بعد وہ بھی حضرت عثمان غنی ؓ کے نکاح میں آئیں۔ ان دونوں بیٹیوں کی مناسب سے ہی حضرت عثمان غنی (ذوالنورین) کے لقب سے نوازے گئے۔

ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے 9ھ میں مدینہ منورہ وفات پائی سیدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ ان کا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہ سے ہوا۔ آپ کی اولاد میں دو صاحبزادے حضرت حسن ؓ اور حسین ؓ اور صاحبزادیاں حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور حضرت ام کلثوم تھیں۔ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عمر فاروق سے ہوا تھا۔ حضرت فاطمہ نے حضور ﷺ کے وصال کے 6 ماہ بعد 3 رمضان المبارک 11ھ کو وفات پائی۔ آپ مدینہ منورہ جنت البقیع میں دفن ہوئیں آپ کے فرزند ارجمند حضرت حسن ؓ جو آپ کے بڑے بیٹے ہیں ان کی قبر بھی آپ کے پہلو میں ہے۔

Marfat.com

## حضور سید الکونین کا سامان زندگی

زندگی تھا اور حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کے لیے حضور نے کس قسم کا سامان زندگی مہیا فرمایا تھا۔ اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں حضور کا بستر چمڑے کا تھا۔ جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو ام المومنین ہونے کے بعد ام المساکین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا گھر ملا تھا۔ انہیں جو اثاثہ میسر آیا وہ ایک چکی اور چند سیر جو تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ان کی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں پانی ایک مشک میں ہوتا تھا۔ حضور سرور کائنات ﷺ ایک ٹوٹے ہوئے پیالے میں ہی تمام قسم کے مشروبات نوش فرماتے تھے۔ حضور کی ازواج مطہرات اپنی ضروریات کی چیزیں گھر میں رکھ کر باقی سب اللہ کے راستے میں غریبوں، یتیموں میں خیرات کر دیا کرتی تھیں۔ تمام امہات المومنین کے مکان الگ الگ ایک دوسرے سے ملے ہوئے اور مختصر تھے۔ مثلاً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ جس کا دریچہ مسجد نبوی کے اس حصے میں کھلتا ہے

رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّة

جنت کے باغات میں سے ایک چمن فرمایا گیا ہے۔" یہ اس قدر تھا کہ جب حضور ﷺ کی نماز جنازہ کے لیے صحابہ کرام حجرے میں داخل ہونے لگے تو دس آدمیوں سے زیادہ کی اس میں گنجائش نہ تھی۔ ان تمام حجروں کے اندر سامان برائے نام ہوتا تھا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں حضور کے آرام فرمانے کے لیے ٹاٹ کا ایک ٹکڑا موجود ہوتا جسے دوتہہ کر کے بچھا دیا جاتا تھا۔ حضور ﷺ کے تمام حجروں کی وسعت چھ سات ہاتھ سے زیادہ نہ تھی۔ دیواریں مٹی کی تھیں اور ان میں شگاف پڑ گئے تھے کہ سوراخوں سے دھوپ اندر آتی تھی۔ تمام چھتیں کھجور کی شاخوں اور پتوں سے بنائی تھیں۔ بارش سے بچنے کے لیے کمبل لپیٹ دیئے

Marfat.com

جاتے۔ حجروں کی بلندی اتنی تھی کہ آدمی کھڑا ہو کر چھت کو چھو سکتا تھا۔ گھر کے دروازوں پر پردہ یا ایک پٹ کا کواڑ ہوتا تھا۔ کاشانہ نبوت گو انوار الٰہی کا مظہر تھا۔ لیکن اس میں رات کو چراغ تک نہ ہوتا تھا۔ گھر کی ظاہری زیب و آرائش آپ کو پسند نہ تھی۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دھاری دار رنگین کپڑے لٹکا دیئے تو حضور ﷺ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ ہمیں مال اینٹ اور پتھر کو لباس پہنانے کے لیے نہیں دیا گیا ہے۔

## حضور نبی کریم کے اخلاق و عادات

محسن انسانیت حضرت محمد رسول ﷺ کے اخلاق و عادات سراپا قرآن مجید تھے آپ نہایت خلق و محبت اور خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات فرماتے، سلام کہنے میں سبقت کرتے تھے۔ مصافحہ اور معانقہ کرتے وقار اور متانت کے ساتھ گفتگو فرماتے۔ کسی کی دل شکنی نہ کرتے۔ غریبوں، بیواؤں اور ضعیفوں کے گھر جا کر ان کا پانی بھرتے ضروریات زندگی کی چیزیں بازار سے لا کر دیتے۔ مہمانوں کو خاطر مدارات خود کرتے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ ہر چیز مہمانوں کی خاطر مدارات خود کرتے کبھی ایسا بھی ہوتا کہ ہر چیز مہمانوں کی نذر ہو جاتی۔ تمام اہل و عیال فاقہ کرتے، ہمیشہ سادہ اور ایک ہی غذا پر گزارہ کرتے کسی مجلس میں تشریف رکھتے تو اپنے سامنے جو کھانا ہوتا اسی پر اکتفاء کرتے سب سے مل جل کر زمین پر اس طرح فروکش ہوتے کہ کسی قسم کا امتیاز نہ دکھائی دیتا۔ آپ کا مقدس چہرہ انور ہی پہچان کی علامت تھا۔ عام انسانوں کے ساتھ یکساں اور مساوات کا سلوک کرتے، امیر غریب، چھوٹے بڑے، کالے گورے کی کوئی تمیز اور فرق نہ رکھتے، زمین پر بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے، انسانوں کی عزت و توقیر صرف تقویٰ و پرہیزگاری کی بنیاد پر کرتے۔ بیماروں کی عیادت کرتے۔ حضور کی خدمت میں آپ کے جانثار صحابہ اکرام ہمہ وقت حکم کے منتظر اور مستعد رہتے۔ آپ کے ادنیٰ

Marfat.com

اشارہ ابرو پر جانثاری کو دنیا و آخرت میں سرخروئی اور نجات کا باعث سمجھتے۔ بایں ہمہ حضور اپنے تمام کام اپنے ہاتھ سے کرتے تا کہ امت کا کوئی فرد محنت و مزدوری اور اپنے ہاتھ سے کام کو معیوب خیال نہ کرے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے آپ کے معمولات کی بابت دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا کہ حضور گھر کے کام کاج میں مصروف رہتے اور کپڑوں میں اپنے ہاتھ سے پیوند لگاتے گھر میں خود جھاڑو دیتے، دودھ دوہ لیتے تھے۔ بازار سے سودا سلف خرید لاتے تھے۔ جوتا ٹوٹ جاتا تو خود ہی اس کی مرمت کر لیتے تھے۔ ڈول میں ٹانکے خود لگا لیتے۔ اونٹ اور سواری کے جانور خود باندھتے۔ چارہ دیتے اور غلام کے ساتھ مل کر آٹا خود گوندھتے تھے۔ ہاتھ سے کبھی اپنے کسی غلام، لونڈی، کسی عورت اور کسی جانور کو نہیں مارا۔ آپ نے کسی سائل کی درخواست کبھی رد نہیں فرمائی۔ انسان تو اشرف المخلوقات ہے۔ آپ حیوانات پر بھی رحم فرماتے تھے اور اس بے زبان مخلوق پر جو ظلم روا رکھے جاتے۔ آپ نے اس سے منع فرمایا۔ جانوروں کے گلے میں قلاوہ ڈالنے کا رواج ختم کرا دیا۔ زندہ جانور کے بدن کا گوشت کاٹنے جانور کی دم اور بال کاٹنے، پرندوں کے انڈے اور ان کے گھونسلوں سے بچے اٹھانے کو منع فرما دیا۔ جانوروں کو بھوکے پیاسے رکھنے والے مالکوں کو سخت تنبیہ فرمائی کہ خدا سے ڈرو۔ حضور رحمتہ العالمین ﷺ، طہارت، پاکیزگی اور خوشبو کو پسند فرماتے، اجلا اور پاکیزہ لباس پہنتے اور دوسروں کو پہننے کا حکم دیتے۔ اجتماع عام خصوصاً جمعہ کی نماز کے لیے صاف ستھرا لباس پہنتے۔ خوشبو اور سرمہ لگانے کا حکم دیتے تا کہ پسینے کی بو سے دوسرے مسلمان بھائیوں کو معمولی تکلیف تک بھی نہ پہنچے۔ شرم و حیا کی تلقین فرماتے۔ دوسروں کے سامنے ننگا نہانے، بے پردہ ہونے، کھڑے ہو کر پیشاب کرنے، زنا، شراب سود اور فسق و فجور کی سختی سے ممانعت فرماتے۔

Marfat.com

## حضور کا عدل وانصاف

حضور خاتم النبیا ﷺ کو عرب کے بیشمار قبائل کے واسطہ پڑتا تھا۔ وہ قبائل اور خاندان ایک دوسرے کے سخت دشمن ہوتے تھے۔ حضور نے ان تمام قبائل کے ساتھ ہمیشہ عدل وانصاف سے کام لیا اور اسلام کی دعوت دینے یا عدل و انصاف کا معاملہ کرتے وقت کسی خاص قبیلے یا کسی خاص فرد کی طرفداری نہیں کی۔ حتیٰ کہ مسلم اور غیر مسلم کا فرق و امتیاز بھی روا نہیں رکھا، بلکہ سب کے ساتھ مساوات کا سلوک کیا۔ چنانچہ ایک مرتبہ مخزوم قبیلے کی ایک عورت نے چوری کی۔ بعض لوگوں نے اس عورت کو سزا سے بچانے کے لیے حضور کے نہایت ہی پیارے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے فرمائش کر کے معافی کی درخواست پیش کی۔ آپ نے اس سفارش پر ناراض ہو کر فرمایا: ''بنی اسرائیل اسی سبب سے تباہ ہوئے کہ وہ غریبوں پر حد جاری کرتے اور امیروں سے درگزر کرتے تھے۔'' حضور نے ایسے ہی موقع پر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میری لختِ جگر فاطمہ بھی چوری کا ارتکاب کرے گی تو اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیئے جائیں گے۔ حضور محسن انسانیت ﷺ نے جہاں انسانوں کو غلامی کی ذلت اور کالے گورے کے فرق و امتیاز سے نجات دلا کر شرف انسانیت سے سرفراز کیا۔ وہاں انسانوں میں اقتصادی و معاشی مساوات قائم کرنے کے سلسلے میں جو اصلاحات نافذ کیں اور جو اسوۂ حسنہ پیش فرمایا۔ وہ تاریخ انسانی کا باعث صد افتخار سرمایہ ہے۔

(1) حضور نے فرمایا وہ شخص ایماندار نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا ہمسایہ فاقے اور بھوک سے نڈھال ہو۔

(2) آپ نے فرمایا کہ مزدور کو جو محنت و مشقت کر کے پسینہ سے شرابور ہو جائے) اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کر دو۔

Marfat.com

(3) آپ نے فرمایا جس شخص نے مزدور اور بنجر زمین کو زندہ کر کے قابل کاشت بنالیا اور بیکار زمین پر دیوار کھڑی کر کے قبضہ کرلیا وہ اس کی ہوگی۔

(4) حضور نے فرمایا کہ زمین اس کی ہے جو اس پر کاشت کرتا ہے اور جو شخص کاشت کے بغیر تین سال تک بیکار چھوڑ دے اس کا حق ملکیت خود بخود ساقط ہو جاتا ہے۔

(5) آپ نے فرمایا۔ گھاس اور آگ میں تمام انسان برابر کے شریک ہیں۔ یعنی جو چیز قدرتی پیداوار اور وسائل میں شامل ہیں (درخت، معدنیات، گیس، تیل وغیرہ) وہ سب انسانوں کی مشترکہ میراث ہیں۔

(6) حضور نے فرمایا جس شخص نے چالیس روز تک سامان غذا کو (گرانفروشی) کے لیے ذخیرہ کیا۔ اللہ کی ذات سے اس کا کوئی واسطہ نہیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ ہے۔

(7) آپ نے فرمایا۔ جس شخص نے کھوٹ ملا کر دھوکہ کیا وہ ہم میں سے نہیں۔

## حضور کی تحریری تبلیغ اسلام

حضور خاتم الانبیاء ﷺ نے زبانی دعوت اسلام کے ساتھ ساتھ تحریر و انشاء کی صورت میں دنیا کے مختلف بااثر لوگوں، بادشاہوں اور حکمرانوں کے نام خطوط ارسال کر کے تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیا۔ ایسے ناموں کی تعداد (250) سے زائد بیان کی گئی ہے ان میں سے بعض مشہور افراد کے نام حسب ذیل ہیں۔

| مملکت | حکمران کا نام | قاصدِ نبوی کا اسم گرامی |
|---|---|---|
| حبشہ | شاہ نجاشی اصحمہ بن الجبر | حضرت جعفر طیار، حضرت عمرو بن امیہ ضمری |
| مصر | شاہ مصر مقوقس | حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ |
| ایران | شاہ کسریٰ خسرو پرویز | حضرت عبداللہ ابن حذافہ |

Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| روم | قیصر روم ہرقل | حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی |
| یمامہ | ہوزہ بن علی | حضرت سلیط بن عمرو |
| بحرین | منذر بن ساوی | حضرت علاء بن الحضرمی |
| دمشق | حارث بن ابی شمر غسانی | حضرت شجاع بن وہب اسدی |
| عمان | جیفر بن جلندی بن عامر | حضرت عمرو بن العاص |

علاوہ ازیں پاپائے روم، شاہان حمیر اور خیبر کے یہودی سرداروں کے نام بھی والا نامے ارسال کر کے دعوت اسلام دی گئی۔

............ ان مکتوبات گرامی کی بنا پر دنیا کا سب سے پہلا بادشاہ جس نے دعوت اسلام قبول کرنے کا شرف واعزاز حاصل کیا وہ شاہ حبشہ حضرت اصحمہ ﷛ ہیں اور دنیا کا وہ بادشاہ جس نے حضور خاتم الانبیا ﷺ کا مکتوب گرامی پھاڑ دیا۔ وہ شاہ ایران ''خسرو پرویز'' تھا جس کی گستاخانہ حرکت پر حضور ﷺ نے فرمایا تھا۔ ''ھلک کسریٰ'' کسریٰ ہلاک ہوگیا۔ قاتلوں نے شاہ ایران ''خسرو پرویز'' کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے جہنم واصل کیا اور اس کی سلطنت بھی پارہ پارہ ہوگئی۔

## غزوات، تاریخی جنگیں

تاریخ اسلام میں وہ لڑائیاں غزوات کہلاتی ہیں۔ جن میں حضور اکرم ﷺ نے خود شرکت کر کے جہاد فرمایا اور جس جہاد اور معرکہ آرائی کے لیے صحابہ کرام کو سپہ سالار مقرر فرمایا وہ سرایا کہلاتی ہیں جس کے لغوی معنی ''قصد'' اور سیر کے ہیں۔

| نمبر شمار | نام غزوہ | تعداد | تاریخ وسنہ ھ | بمقابلہ |
|---|---|---|---|---|
| 1- | ابواء (ودان) | 70 | 2ھ | انسداد قافلہ قریش |

Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| -2 | بواط | 200 | 2ھ | انسداد قافلہ قریش |
| -3 | سفوان | 70 | 2ھ | تعاقب کرز بن جابر ڈاکو |
| -4 | ذی العشیرہ | 150 | 2ھ | برائے معاہدہ قبائل مینوع |
| -5 | بدر الکبریٰ | 313 | 17 رمضان 2ھ | کفار قریش ایک ہزار |
| -6 | بنو قینقاع | - | شوال 2ھ | قبائل یہود |
| -7 | السویق | 200 | شوال 2ھ | تعاقب صخر بن حرب اموی |
| -8 | بنو سلیم | 200 | محرم 3ھ | قبیلہ بنو سلیم یا عطفان |
| -9 | عطفان انمار | 1450 سوار | ربیع الاول 3ھ | بنو ثعلبہ۔ بنو محارب |
| -10 | احد | 650 | 16 شوال 3ھ | مدینہ سے تین میل کفار عرب |
| -11 | حمراء الاسد | 640 | 7 شوال 3ھ | احد کے دوسرے دن تعاقب دشمن |
| -12 | بنو نضیر | - | ربیع الاول 4ھ | یہودی قبیلہ کا تعاقب |
| -13 | بدر اخریٰ | 1510 | ذی تعدہ 4ھ | انسداد قبیلہ قریش |
| -14 | دوالجندل | 1000 | ربیع الاول 5ھ | مختلف قبائل عرب |
| -15 | مریسیع | - | 3 شعبان 5ھ | بنو مصطلق کا انسداد |
| -16 | خندق (احزاب) | 3000 | شوال۔ ذی تعدہ 5ھ | سرداران وقبائل |
| -17 | بنو قریظہ | - | ذوالحجہ 5ھ | یہودی قبیلہ بنو قریظہ |
| -18 | بنی لحیان | 1200 سوار | ربیع الاول 6ھ | اہل رجیع قاتلین مبلغ اسلام |
| -19 | ذی قردہ (غابہ) | 500 | ربیع الثانی 6ھ | ڈاکوؤں کے خلاف |
| -20 | حدیبیہ | 1400 | ذی قعدہ 6ھ | قریش مکہ۔ مانعین عمرہ |

Marfat.com

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| -21 | خیبر | 1420 | محرم 7ھ | یہودی قبائل |
| -22 | وادی القرائی | 382 | محرم 7ھ | یہودی قبائل |
| -23 | ذات الرقاع | 400 | 10 محرم ھ | مختلف قبائل |
| -24 | فتح مکہ | 10000 | رمضان 8ھ | قریش |
| -25 | حنین | 12000 | شوال 8ھ | مختلف قبائل |
| -26 | طائف | | شوال 8ھ | مختلف قبائل |
| -27 | تبوک | 12000 | رجب 9ھ | افواج ہرقل۔ قیصر روم کا انسداد |

غزوات کے علاوہ سرایا کی تعداد ساٹھ کے قریب ہے۔ یہ تمام 2ھ سے 9ھ تک آٹھ سال کے اندر معرکے ہوئے۔ ان جنگوں میں فریقین کے کل 918 افراد کا جانی نقصان ہوا اور کفار کے 6565 افراد قیدی بنائے گئے جن میں سے 6347 قیدی رحمتہ العالمین نے آزاد کر دیئے تھے۔

## پیغمبر انسانیت کا عالمی منشور

پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد رسول ﷺ نے 10ھ میں جب اپنی حیات طیبہ کے آخری حج کا ارادہ فرمایا تو جملہ اطراف و اکناف میں اطلاع بھیج دی گئی۔ اس پر فرزندان اسلام کی ایک کثیر تعداد مدینہ طیبہ میں جمع ہوگئی۔ جس میں ہر طبقے اور ہر درجے کے افراد شامل تھے۔ حضور ﷺ نے اپنے ساتھیوں سمیت ذی الحلیفہ میں احرام باندھا اور لبیک لبیک کی صداؤں کے ساتھ آپ مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے۔ 9 ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد وادی نمرہ میں اور پھر میدان عرفات میں ایک لاکھ چوبیس ہزار (یا چوالیس ہزار) قدسیوں کے ساتھ تشریف لائے تو یہ پورا میدان تکبیر و تہلیل کی ایمان افروز صداؤں سے گونج اٹھا۔

حضور محسن انسانیت نے جبل رحمت کے قریب قصوئ نامی اونٹنی پر سوار ہو کر

Marfat.com

کائنات انسانی کے لیے ایک ایسا بین الانسانی منشور پیش فرمایا۔ جو بنی آدم کی فلاح بہبود او۔امن وسلامتی کے ابدی پیغام اور طریق کار پر مشتمل ہے۔ حضور کا یہ آخری خطاب ''خطبہ حجتہ الوداع'' کے نام سے معروف ہے آپ نے خداوند قدوس کی حمد وثنا کے بعد فرمایا۔

''لوگو! میں تمہیں اس کی عبادت کی نصیحت کرتا ہوں۔ میری باتیں پوری توجہ اور غور کے ساتھ سنو! کیونکہ میں نہیں دیکھتا کہ اس سال کے بعد اس مقام پر۔ اس مہینہ میں اور شہر میں پھر تم سے ملاقات ہوسکے۔ خدا تعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت وآبرو کو ایک دوسرے پر آج کے دن اس شہر اور اس مہینہ کی حرمت کی طرح حرام کر دیا ہے۔ لوگو! تمہارا خدا ایک ہے۔ تمہارا باپ ایک، تم سب اولاد آدم ہو۔ اور حضرت آدم مٹی سے پیدا کیے گئے تھے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت اور برتری حاصل نہیں اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر اور گور کو کالے پر کوئی امتیاز حاصل ہے۔ یعنی وطینت اور رنگ ونسل کے سب امتیازات ختم ہیں۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے معزز وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمانوں کا بھائی ہے اور اخوت اسلامی کے رشتے میں منسلک ہے۔ تمہارے یہ غلام! تم اپنے خادموں کو وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔ اور وہ ہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ لوگو! دور جاہلیت کی ہر بات میں اپنے قدموں کے نیچے روندتا ہوں اس زمانے کے تمام خون باطل کر دیئے گئے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون (ابن ربیعہ بن الحارث) کا جو بنی سعد میں ابھی شیر خوار تھا اور ہذیل نے جسے قتل کر دیا تھا، معاف کرتا ہوں اور زمانہ جاہلیت کے تمام سودی لین دین باطل کرتا ہوں۔ سب سے پہلے اپنے خاندان کا سود (عباس ابن عبدالمطلب) کا باطل قرار دیتا ہوں۔ لوگو! اپنی عورتوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو۔ خدا کے کلام سے تم نے ان کا جسم اپنے لیے حلال بنایا ہے۔ تمہاری عورتوں کو تمہارے مقابلے میں کچھ حقوق اور ذمہ

Marfat.com

داریاں سپرد ہیں۔ تمہارا حق عورتوں پر یہ ہے کہ وہ تمہاری خوابگاہوں اور بستروں پر کسی غیر مرد کو ہرگز نہ آنے دیں اور گھروں میں تمہاری اجازت کے بغیر کسی شخص کو داخل نہ ہونے دیں اور وہ کسی بے حیائی کا ارتکاب نہ کریں اور تمہارے ذمے عورتوں کا حق یہ ہے کہ ان کو خوراک اور پوشاک کا اہتمام کرو۔ اے لوگو! تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ کسی شخص کے لیے اپنے بھائی کی اجازت کے بغیر اس کا مال لینا جائز نہیں۔ میرے بعد کہیں اس اخوت اسلامی کو ترک کر کے کافرانہ ڈھنگ اور طرز زندگی اختیار نہ کر لینا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو! اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی یا پیغمبر آنے والا نہیں۔ اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی اور امت پیدا کی جائے گی۔ پس غور سے سن لو! تم اپنے رب کی عبادت میں لگے رہو۔ پانچوں وقت نماز ادا کرتے رہو۔ ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھتے رہو اپنے مال کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ ادا کرتے رہو۔ حج بیت اللہ کرتے رہو اور اپنے امراء و حکام کی اطاعت پر کاربند رہو۔ تاکہ اپنے رب کی جنت میں داخل ہو سکو۔ لوگو! میں تمہارے لیے ایک ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں۔ جب تک تم اس پر کاربند رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ وہ ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) اے لوگو! تمہیں عنقریب خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور تم سے تمہارے اعمال کی بابت باز پرس کی جائے گی اور تم سے میری بابت دریافت کیا جائے گا۔ تو بتاؤ تم وہاں کیا جواب دو گے؟ اس پر تمام حاضرین نے باآواز بلند عرض کیا۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے پیغام حق پہنچا دیا اور امت کو نصیحت کرنے کا حق ادا کر دیا۔ حقیقت سے پردے اٹھا دیئے اور امانت الٰہی کو صحیح طریقے سے ہمارے سپرد کر دیا۔ حاضرین کے اس جواب پر حضور محسن انسانیت نے انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا۔ اے خدا سن لے اور گواہ رہنا کہ تیرے بندے کیا گواہی دے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جو لوگ یہاں پر موجود ہیں وہ سب باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو اس وقت یہاں حاضر نہیں

Marfat.com

ہیں ممکن ہے بعض سامعین کے مقابلہ میں بعض غیر حاضر لوگ ان باتوں کو اچھی طرح یاد رکھیں اور ان پر عمل پیرا ہو کر خوب حفاظت کا فریضہ انجام دیں۔ حضور ﷺ جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو اسی مقام پر قرآن مجید کی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا٥

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں پوری کر دی ہیں ارر تمہارے لیے "دین اسلام" کو پسند کیا۔

بعد ازاں حضور ﷺ مناسک حج ادا کر کے بیت اللہ میں آئے۔ طواف و الوداع سے فارغ ہو کر قدسیوں کی جماعت کے ساتھ "مدینہ منورہ" واپس تشریف لے گئے اور صرف اکیاسی روز بعد محسن انسانیت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اس دارِ فانی سے عالم جاودانی کی طرف تشریف لے گئے۔

وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

(تبرکات حضرت صاحبزادہ سید نثار قطب علی شیرازی)

(نبیرۂ سید جماعت علی شاہ ثانی لاثانی علیہ الرحمۃ)

Marfat.com

# یا صاحب الجمال

## سراپائے رسول ﷺ

جب ام معبد کی بیوی نے دودھ سے بھرا پیالہ اس کے سامنے لا کر رکھا تو حیران رہ گیا یہ کہاں سے آیا؟ بکری تو خشک تھی اور گھر میں دودھ بھی نہ تھا ﷺ ام معبد نے کہا! اللہ کی قسم ہمارے ہاں آج ایک مبارک انسان کا گزر ہوا جس کے ہاتھ لگانے سے اے ابو معبد ہماری بکری کے تھن دودھ سے بھر گئے اللہ کی قسم! تم پی کر دیکھو کتنا لذیذ اور کتنا شیریں دودھ ہے۔ بنی کنانہ کی بکریوں سے بھی زیادہ شیریں! معبد نے دودھ پیا اور حیران رہ گیا دودھ واقعی ایسا تھا جیسا کہ اس کی بیوی نے بتایا تھا۔ دودھ پی کر اس نے بڑی محبت سے اپنی بکری پر ہاتھ پھیرا، پھر منہ صاف کرتے ہوئے بیوی سے پوچھا۔ بتا تو سہی وہ کون مبارک مسافر تھے جو اس خشک بکری کو تروتازہ کر گئے، بیوی نے جو تفصیل بیان کی اسے سن کر ابو معبد بول اٹھا! قسم خدا کی! یہ وہی شخص ہے جسے قریش کے لوگ تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ اے ام معبد! میں بے قرار ہوں تم اپنے زور بیان سے ہر بات کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیتی ہو ذرا وضاحت سے ان کا حلیہ اور ان کا چال ڈھال تو بیان کرو، میں بھی تو جانوں وہ کیسے تھے؟ شوہر کی تعریف پر ام معبد خوش ہوگئی اس کا ذوق بیاں ابھر آیا اور وہ اپنے قبیلہ کے روایتی انداز میں جو فصاحت و بلاغت سے پر تھا بولنے لگی!! پاکیزہ رو، تاباں و کشادہ چہرہ خوش وضع سر، زیبا قامت، صاحب جمال، آنکھیں سیا اور فراخ بال گھنے سیاہ اور گھونگریالے، آواز

Marfat.com

وما رمیت...... اذرمیت ولکن اللہ رمٰی

(دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا)

وہ گنجور معارف جس کے اک اک حرف میں پنہاں

نکات فلسفی، اسرار نفسی، راز عمرانی!

تعلم: کے لیے زبان خیر البشر کی ہے اور کلام مالک الملک پروردگار کا،

وما ینطق عن الھویٰ ان ھوا لاوحی یوحی

(اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے)

وہ ناطق جس کے آگے مہر بر لب بلبل سدرہ

وہ صادق جس کی حق گوئی کا شاہد نطق ربانی

لطف وراحت: ایسی کہ مہد سے تالحد غم امت میں خودرفتہ۔

وبالمومنین رؤف رحیم

(مومنوں کے ساتھ مہربان نہایت رحم کرنے والے)

چشم پوش و کرم شان شما!

کار ما بے باکی، وصرار ہم!

سرعت رفتار: ایسی کہ نبض کائنات کی حرکت حیران ششدر، نظام شمسی دم بخود۔

سبحٰن الذی سریٰ بعیدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الٰی المسجد الاقصیٰ

(پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک)

شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود

نوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام!

Marfat.com

اخلاق: وہ جس نے خون کے پیاسے دشمنوں کو غلام بے دام بنا لیا۔

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیم

(بیشک آپ بہترین اخلاق پر فائز ہیں)

دم خلقش کہ جان دادہ عرب را
فروگستہ چراغ بولہب را!
اخلاق و مساوات و اخوت کا معلم
بیکس کا مدد گار غریبوں کا سہارا

کف پا کی نسبت نے وادی ام القریٰ کی شان و رفعت کو اتنا اجاگر کیا کہ ذات باری نے اس کی قسم ارشاد فرمائی

لا اقسم بھذا البلد وانت حل بھذ البلد

(مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو)

شد قدم گاہ خلیل اور بکام!
عالی از یمن قدومش آں مقام!
کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

یا جامع الصفات...... کامل المحاسن...... شفیع الامم...... رحمتہ للعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(علامہ بدر القادری مدظلہ)

❁ ❁ ❁

Marfat.com

کلیسا کی یہ بے حرمتی دیکھی تو پاسخ ہوا اور دل میں آتش غضب بھڑکی۔ ادھر شیطان لعین کا داؤ بھی چل گیا۔ اس نے ابرہہ کو یہ سبق دیا کہ یہ سب شرارت اہل مکہ کی طرف سے ہے اس لیے بہتر ہے کہ تم ان کی عبادت گاہ کعبہ کو گرا دو۔

چنانچہ ابرہہ تدریس ابلیس پر عمل کرتے ہوئے جنگی ہاتھیوں کے ساتھ اپنے سپاہیوں کا ایک انبوہ کثیر لے کر انہدام کعبہ کی نیت سے چڑھ آیا۔ راہ میں جو کچھ آیا۔ برباد کر دیا۔ آخر جب یہ لشکر کعبہ معظمہ سے تین میل دور وادی محسر میں پہنچا تو ابرہہ کے محمود نامی ہاتھی نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا اور ایک قدم بھی آگے نہ بڑھا۔ پھر دوسرے ہاتھی پر سوار ہو کر بڑھنے کا قصد کیا تو وہ بھی رک گیا۔ آخر مجبوراً اسی جگہ پڑاؤ ڈال دیا۔ عرب والوں نے کبھی ہاتھی نہیں دیکھے تھے اس لیے ہاتھیوں اور اس بڑے لشکر کی سطوت و شوکت سے گھبرا کر اہل مکہ نے اپنے گھروں کو چھوڑ دیا اور پہاڑوں میں جا چھپے۔ صرف حضرت عبدالمطلب (حضور ﷺ کے جدامجد) اور ان کے خاندان کے چند افراد وہ بھی ان کے بیٹے اور پوتے تھے، بس یہی ایک خاندان تھا جو مکہ میں موجود رہ گیا تھا۔ باقی سب بھاگ گئے۔

یہی دس بارہ افراد پر مشتمل مختصر سی فوج تھی۔ جسے رب کعبہ کی طرف سے نصرتِ غیبی پر ناز تھا جسے چند دنوں کے بعد پیدا ہونے والے اپنے خاندان کے چشم و چراغ، نازش کون و مکان اور صاحب اعجاز بیٹے کے مقام عظمت و رفعت پر فخر تھا، جسے اپنی خاندانی سعادت پر گمان تھا۔ گویا

سپہ اولاد تھی، والد سپہ سالار مکہ تھا
یہی کعبے کا خادم تھا، یہی سردار مکہ تھا

اسی اثناء میں ابرہہ کے لشکری اہل مکہ کے مویشیوں کے ساتھ حضرت عبدالمطلب کے کچھ اونٹ بھی ہنکا لے گئے تو خبر ہونے پر حضرت عبدالمطلب تن تنہا اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ابرہہ کے پاس پہنچے ابرہہ نے جب اس پیکر

Marfat.com

شرافت ونجابت اور مجسمہ تقدس وطہارت کو اپنی طرف آتے دیکھا تو خیر مقدم کے لیے باہر نکلا اور کمال تعظیم سے پیش آیا اور کہنے لگا۔ کہیے حضرت! آپ کا نام کیا ہے اور کیا درخواست لے کر آئے ہو تو اس کے جواب میں اشجع العرب حضرت عبدالمطلب نے فرمایا۔ مجھے اہل عرب ''عبدالمطلب'' کے نام سے پکارتے ہیں اور یہاں آنے کی غرض یہ ہے کہ تیرے لشکری میرے اونٹ ہنکا لائے ہیں وہ مجھے واپس دے دو۔ اس کے علاوہ اور کوئی درخواست نہیں ہے۔''

یہ سن کر ابرہہ نے نخوت آمیز قہقہہ لگایا اور کہنے لگا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے تمہاری قدیمی عبادت گاہ۔ (جسے تم کعبہ کے نام سے موسوم کرتے ہو) کو گرانے کی غرض سے یہاں آیا ہوں اور ۔

تعجب ہے کہ تم ناچیز شے کا ذکر کرتے ہو
نہیں کعبے کی فکر، اونٹوں کی اپنے فکر کرتے ہو

''میں نے سمجھا تھا کہ کعبہ کو بچانے کی کوشش کے لیے آئے ہو اور اسے نہ گرانے کی درخواست کرو گے، مگر تم نے تو اپنے ذاتی مفاد کو پیش کیا۔''

ابرہہ کی یہ بات سن کر سرچشمہ صداقت نے نہایت متانت سے جواب دیا کہ اونٹ میرے ہیں اور کعبہ رب کا ہے اس لیے ۔

صداقت ہے یہی میں اپنی شے کا ذکر کرتا ہوں
کہ میرا مال ہیں اونٹ اس لیے میں فکر کرتا ہوں
کرے گا فکر اپنے گھر کی جو اس گھر کا مالک ہے
کہ جو اس گھر کا مالک ہے وہ بحر و بر کا مالک ہے

حضرت عبدالمطلب کا یہ متانت آمیز اور صداقت انگیز جواب سنتے ہی ابرہہ نے خاموش ہو کر اونٹ واپس کر دیئے۔

آپ اپنے اونٹ لے کر گھر واپس تشریف لے آئے اور علی الصبح اپنے خاندان کی معیت میں حرم کعبہ میں تشریف لا کر جناب آمنہ رضی اللہ عنہا والدہ ماجدہ

Marfat.com

آنحضرت ﷺ کو اپنے پاس بٹھا کر دعا مانگتے ہیں۔
"کہ اے کعبہ کے مالک اور اے چودہ طبق کی کائنات کے خالق! تو سمیع و بصیر ہے تو علیم و خبیر ہے تو جانتا ہے کہ ایک دشمن کعبہ تیرے مقدس گھر کو صفحہ ارضی سے مٹا دینے کی نیت سے آیا ہوا ہے۔ اس لیے فتح و نصرت عطا فرما اور پھر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی جانب اشارہ کر کے دعا فرماتے ہیں کہ الٰہی۔

یہ عالی شان بچہ جو ابھی ہے بطن مادر میں!
بشارت تھی کہ اس کو نور چمکے گا تیرے گھر میں
اسی کے واسطے سے ہم دعا کرتے ہیں اے مالک
سوا تیرے کسی سے ہم نہیں ڈرتے ہیں اے ملک
بچا لے یورش دشمن سے اپنے گھر کی حرمت کو
بچا لے آل اسمٰعیل کے سامانِ عزت کو!

صبح کا وقت ہے افق مشرق سے سپیدۂ سحر نمودار ہو رہا ہے۔ دعا سے فراغت کے بعد حضرت عبدالمطلب جملہ احباب و اعزہ کی معیت میں کوہ ثبیر پر چڑھ کر کیا دیکھتے ہیں کہ ابرہہ کے لشکر میں ہلچل مچی ہوئی ہے گویا اب وہ کعبہ پر حملہ کی تیاری میں ہے، دیکھتے دیکھتے ابرہہ پہلے اپنے سفید ہاتھی پر آگے آگے عجب شاہانہ ٹھاٹھ کے ساتھ اور پیچھے پیچھے اس کے لشکر نے کعبہ کا رخ کیا۔ جونہی حریم کعبہ میں آکر ابرہہ نے اپنے ہاتھی کو بڑھایا کہ بس ایک ہی ٹکر سے کعبہ کو مسمار کر دے ادھر عبدالمطلب مقابلہ کے لیے باغیظ و غضب اٹھے اور ادھر رب کعبہ کی قدرتِ کاملہ کی شانِ بے نیازی کو ملاحظہ کیجئے کہ ہاتھی بجائے آگے بڑھنے کے پیچھے ہٹا اور آگے بڑھ کر ٹکر مارنے کی بجائے۔

پئے تعظیم کعبہ عاجزی سے جھک گیا ہاتھی

ابرہہ ایسے پر ہاتھی کی اس حرکت پر سخت برہم ہوا۔ جونہی پیچھے مڑ کر اپنے لشکریوں کو بڑھنے کے لیے کہنے لگا تو دیکھتا ہے کہ تمام لشکر بھی قطار اندر قطار رک

Marfat.com

گیا ہے اور ہاتھیوں کا یہ حال ہے کہ سب کے سب عظمت کعبہ کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔ مہاوت ہاتھیوں کو مارتے ہیں۔ اٹھانیکی کوشش کرتے ہیں مگر ان کی ہر طرح جرأت ناکام ثابت ہوئی اس عجیب واقعہ کے منظر کی عکاسی حفیظ جالندھری نے اپنے شعر میں یوں کی ہے کہ

پڑے ہیں اس طرح ہاتھی کہ جنبش ہی نہیں کرتے

کیوں؟ کس وجہ سے؟ اس لیے کہ

خدا کا ڈر ہے دل میں آج شیطان سے نہیں ڈرتے

آخر ابرہہ نے جب اپنے جنگی ہاتھیوں کو بھی سرنگوں دیکھا تو غضب آلود ہو کر اپنے لشکریوں کو تیغ تبر تیر دستاں لے کر آگے بڑھنے کے لیے کہا اور ادھر قادرِ مطلق کی شانِ بے نیازی کا منظر دیکھئے کہ دعائے عبدالمطلب کی اجابت بحکم رب جلیل ہزاروں ابابیل تین تین کنکریاں ''دانہ مسور کے برابر'' چونچ میں ایک ایک دونوں پنجوں میں لے کر غول کی صورت میں جدہ کی طرف سے نمودار ہوئیں اور بجلی کی سی تیزی کے ساتھ ابرہہ کے لشکر پر چھا کر سنگریزوں کی بارش شروع کر دی۔

اس آفتِ ناگہانی کو دیکھ کر ابرہہ کا لشکر بدحواس ہو کر بھاگنے لگا۔ ہر شخص کا نام اس کنکر پر لکھا تھا جس سے وہ مارا گیا ایک ایک کنکر ہر سوار کے سر سے نکل کر اور جانور کی پشت میں گھس کر پیٹ سے نکل جاتا تھا ایک پل میں ہی کَعَصْفٍ مَّاْکُوْل بن گیا یعنی تباہ و برباد ہو گیا اور حضور پرنور شافع یوم النشور رسید کائنات فخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیات والتسلیمات ؐ کے قدوم میمنت لزوم کے فیوض و برکات سے کعبہ معظمہ شر اشرار اور یورش کفار سے محفوظ رہا۔

سورۂ فیل میں اسی واقع کی طرف اشارہ ہے۔ اس واقعہ سے عرب والوں کے دل میں کعبہ کی عقیدت پہلے سے دو چند ہو گئی اور اس سال کا نام عام الفیل رکھا گیا۔ اس کے ساتھ ہی ظہور قدوسی کی نسبت سے اس سال کو سنۃ الفتح

Marfat.com

لابتہاج کے نم سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

سورۂ فیل (پ 30) کی پہلی آیت سے ثابت ہو رہا ہے کہ حضور ﷺ اپنی ولادت سے قبل ہی نورِ نبوت سے اس واقعہ کو مشاہدہ فرما رہے تھے

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ

اے محبوب (ﷺ) کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا۔ ”یعنی تم نے دیکھا۔“ اس سے یہ ہی ثابت ہوا کہ جس طرح قبلِ ولادت حضور ﷺ معائنہ فرما رہے تھے اسی طرح بعدِ وصال بھی مشاہدہ جاری ہے۔

(علامہ قمر یزدانی مدظلہ)

Marfat.com

# مِیلادِیّہ

# نعتیں

Marfat.com

# اعزاز ربیع اول ہے

ہے عید ولادت عالم میں آغاز ربیع الاول ہے
محبوب خدا کی نسبت سے اعزاز ربیع الاول ہے

عشاق نبی ہیں شیدائی، ہے خلق میں جلوہ آرائی
کتنا دلکش محبوب و حسین اندازِ ربیع الاول ہے

پھولوں میں مہک سینوں میں لہک تاروں میں چمک
جاں بخش وضیائے بخش جہاں اعجاز ربیع الاول ہے

بیخود ہیں جناں میں حورو ملک تسبیح بلب ہیں ارض و فلک
ہر زمزمہ مرغ سدرہ آواز ربیع الاول ہے

وہ پردہ برانداز وحدت آنے کو ہے باشان و شوکت
ہر سر خفی ہر رمز جلی ہمراز ربیع الاول ہے

خوشبو سے معطر ہیں دو جہاں، فردوس بکف ہیں کون و مکان
کونین کے گوشہ گوشہ میں اعزاز ربیع الاول ہے

ہے ورد زباں سبحان اللہ ہر لب پہ ہے بشور صل علیٰ
تکبیر کی دھن میں نغمہ سرا ہر ساز ربیع الاول ہے

جنت سے فرشتے آتے ہیں انوار ملک برساتے ہیں
عشاق نبی پر آئینہ ہر راز ربیع الاول ہے

لاریب کہ ہے میلاد نبی محبوت مجھے مثل رجی!
سینہ میں مرے ہر وقت ضیا اعزاز ربیع الاول ہے

مولانا (ضیاء القادری بدایونی) علیہ الرحمتہ

Marfat.com

# نورٌ علیٰ نور

محمد مصطفیٰ نورٌ علی نور — حبیب کبریا نورٌ علی نور
شہ ارض و سما نورٌ علی نور — شفیع دوسرا نورٌ علی نور
سراپا نور کا نورٌ علی نور — ہے یکتا آئینہ نورٌ علی نور
محمد کے سوا نورٌ علی نور — خدائی میں نہ تھا نورٌ علی نور
بتا گہوارۂ عالم! تیرے پاس — کوئی ہے دوسرا نورٌ علی نور
دو عالم نے تراسا یہ نہ پایا — کہ تھا سرتابہ پا نورٌ علی نور
قمر کو بھی کیا جس نے دو پارہ — ہے وہ معجز نما نورٌ علی نور
جہاں میں رہ نمائی کرنے والا — ہے محبوبِ خدا نورٌ علی نور
لقب جن کا کہ ختم مرسلیں ہے — ہے وہ درِ بے بہا نورٌ علی نور

مجھے زاہد غم دنیا و دیں کیا
وہ ہیں مشکل کشا نورٌ علی نور

صوفی عبدالوہاب صاحب زاہد......

# عید میلاد النبی

ہم منائیں گے نہ کیوں کر عید میلاد النبی
خود مناتا ہے جب داور عید میلاد النبی
گلشن ہستی پہ ہے سایہ فگن ابر کرم
آج ہے اللہ اکبر عید میلاد النبی
آج ہو ہر ایک زبان مصروف نغمات درود
یوں منائیں ہفت کشور عید میلاد النبی
آج کا دن ہے خدا کا ہم پہ احسان دوستو
رحمت حق ہے سراسر عید میلاد النبی
اس کی عظمت پر نچھاور ہے مری ہر ایک خوشی
ساری عیدوں سے ہے بہتر عید میلاد النبی
ہیں میرے احساس اور فکر و تخیل پر سرور
کس قدر ہے روح پرور عید میلاد النبی
ملتفت ہم پر ہے رب ذوالمنن اس واسطے
اپنی خوشیوں کا ہے محور عید میلاد النبی
دولتِ عشق نبی ملتی ہے اس کے فیض سے
یوں کرے ہم کو تو نگر عید میلاد النبی
کیوں نہ ہو اپنا تخیل عرش پر محمودؔ آج
لطف فرما ہے جو ہم پر عید میلاد النبی

(راجا رشید محمود ایم۔اے)

Marfat.com

سارے جہاں پہ چھائی تیری ضیا محمد
بن کر اذان گونجی تیری صدا محمد
جب ذات کبریا نے بھیجے درود تم پر
کہنے لگے ملائک صل علی محمد
پر نور تیری صورت قرآن تیری سیرت
اے رحمت دو عالم خیر الوریٰ محمد
خود چشم سنگ اسود دیتی ہے یہ گواہی
گر کر بتوں نے تیرا کلمہ پڑھا محمد
بطحا کی وادیوں میں فاراں کی چوٹیوں سے
پھر راستہ دکھا دے نور الہدیٰ محمد
پھیلا کے اپنا دامن در پر تیرے کھڑی ہوں
بخشش کا ہے سہارا تیری رضا محمد
مثل نسیم گلشن ہر سو بھٹک رہے ہیں
کوئی نہیں سہارا تیرے سوا محمد

❀❀❀

Marfat.com

# پیغام

آمدِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشی کا اظہار شکرانے کے نفل پڑھ کر کیجئے

جہاں ہم حضور پُرنور ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں، جلسہ، جلوس، میلاد محفلِ نعت، لنگر، چراغاں، صدقات، درود شریف اور دیگر عبادات کرتے ہیں وہاں

## شکرانے کے نفل

پڑھ کر بھی مسرت و ابتہاج اور سرور و انبساط کا اظہار اپنی عادت بنائیے، اپنے دوستوں، گھر والوں، بچوں کو شکرانے کے نفل پڑھنے کی ترغیب دیجئے یہ اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کا افضل ترین ذریعہ ہے۔

چاشت کی نماز کے بعد خواتین گھروں میں اور مرد اور بچے مساجد میں خصوصی طور پر یہ عبادت کریں۔ اور اس عبادت کے لیے مسجدوں کو بطورِ خاص کھولنے کا رواج ڈالیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ جامع مسجد مخدومیہ پنڈی راجپوتاں کوٹ لکھپت لاہور میں ہم نے پچھلے سال یہ ریت ڈالی اور اب ہر سال اس روایت کو **تحریک** کی شکل دے رہے ہیں آیئے آپ بھی اس مبارک عمل میں شریک ہو جایئے

مخدوم زادہ

**حافظ محمد شاہ**

جامع مسجد مخدومیہ پنڈی راجپوتاں کوٹ لکھپت لاہور

Marfat.com